U33194

Title – MUHAWARAAT-E-DAAGH.

Creator – Wali Ahmad Khan.

Publisher – Maktaba Adab Urdu (Delhi).

Date – N.A.

Pages – 380

Subjects – Urdu – Zuban – Muhawaraat; Daagh Dehelvi – Muhawaraat.

مُحاوراتِ داغ

ولی احمد خاں ایم۔اے۔ایم۔ایف
(وزیر اعظم ریاست دوجانہ)

بار اوّل

قیمت چھ رُپے

مکتبۂ ادب اُردو بازار دہلی

محاورات داغ

ولی احمد خاں ایم۔ اے۔ ایم ایف

(جمال پریس دہلی)

اشارات

ی .... یادگار داغ
گ .... گلزار داغ
م .... مہتاب داغ
آ .... آفتاب داغ
ف .... فریاد داغ
ض.ی .... ضمیمۂ یادگار داغ

تقریب

نواب مرزا خاں صاحب داغ دہلوی. رئیس لوہارو کے بھائی شمس الدین خاں صاحب کے بیٹے تھے ۱۲۴۶ھ م ۱۸۳۱ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ گھر پر ہی درس نظامیہ کے حصول کی سعی کی، فنونِ ورزشی اور اسپ سواری بھی سیکھی۔ شعر و سخن میں حضرت ذوق سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ مدت تک ریاست رام پور میں بعہدۂ مہتمم کارخانجات ملازم رہے پھر حیدرآباد دکن چلے گئے۔ کئی سال امیدوارانہ گذارے، بالآخر اعلیحضرت نظام کی باریابی سے ممتاز ہوئے۔ اور دربار آصفی میں ملک الشعرا اور استادشہ کا مرتبہ اور منصب وظیفہ پایا۔ دبیر الدولہ فصیح الملک جہان استاد ناظم یار جنگ کے خطاب سے ملقب ہوئے، فروری ۱۹۰۵ء میں وفات ہوئی۔ ریاست رامپور میں تقریباً نصف صدی تک رہنے کے بعد، ۱۳۰۸ھ میں حیدرآباد جانے سے پہلے، لاہور، کشن کوٹ، علیگڈھ، مانگرول، اجمیر اور جے پور کی بھی سیاحت کی۔ جے پور میں میرے دادا صاحب نواب احمد علی خاں صاحب رونق نے بڑے اعلیٰ پیمانے پر دعوت کی تھی، آپ کا کلام چار دیوان - گلزار داغ آفتاب داغ- مہتاب داغ اور یادگار داغ ان کے علاوہ ایک مثنوی فریاد داغ اور ضمیمہ یادگار داغ پر مشتمل ہے۔

شاعر بالفعل نہیں ہوں اور شعر فہمی میں مرا شیوۂ ذوق "عالم بالا" سے وابستہ ہے۔ بایں ہمہ شکر ہے کہ لطف اندوز ہونے کی صلاحیت رکھتا ہوں۔ شعر کے دو اجزا ہیں خیال کی لطافت اور پرواز۔ زبان کی شیرینی اور صفائی۔ یہ دونوں اوصاف یا ان میں سے ایک بھی جس شعر میں ہوگا وہ میرے ذہن میں جذب ہو جانے اور میرے لئے کیف آفریں ہونے کے لئے کافی ہے۔ اکثر میرا انتخاب مصرعہ پر ہی محدود ہوتا ہے اور میں اسی سے محظوظ ہونے میں چند لمحات کے لئے محو ہو جاتا ہوں۔ پھر اس طرح انتخاب کو قصر کر لینے پر میرے عزیز دوست مولینا رزمی جو تصوف

شعری میں فنا فی الشعر ہونے کا درجہ حاصل کر چکے ہیں۔ بہت جزبز ہوتے ہیں۔ خیر یہ بات تو جملہ معترضہ کی طرح بیچ میں نکل آئی۔ کہنا تو یہ ہے کہ اصناف سخن میں سے غزل کی صنف جس قدر وسیع ہے اسی قدر مقبول ہے۔ غزل کا تمام تر مدار جذبات و حسیات پر ہے اور حسیات و جذبات کے تنوع کا مقتضا وسعت پذیری اور ہمہ گیری ہے۔ لیکن بعض وقت جذبات کی گوناگونی اور پہنائی شعر میں مقید نہیں ہو سکتی بلکہ کسی اور نہج بھی معرض اظہار میں نہیں آتی۔ یہ کیوں؟ اسلئے کہ الفاظ کمیاب ہیں اور اُن کے فقدان نے اس وسیع صنف کو بھی دشوار بنا دیا ہے۔ ارمان ہی کیا بہت احساس ایسے ہیں جو دل کے دل میں رہتے ہیں۔ شاعری دو چیزوں سے مرکب ہے۔ تخیل اور محاکات۔ اگرچہ تخیل کے لئے محاکات اور محاکات کے لئے تخیل کی شرکت ضروری ہے۔ بغیر دونوں کی شرکت کے کسی ایک کو بھی مکمل نہیں کیا جا سکتا۔ پھر بھی یہ دونوں جداگانہ حقیقتیں ہیں۔ محاکات کسی چیز یا واقعہ کی ہو بہو نقل اُتار دینے سے عبارت ہے اور جذبات کو اس طرح بیان کرنا کہ سامع کے دل میں وہی کیفیت پیدا ہو جائے جو خود شاعر کے دل میں ہے۔ بہت مشکل ہے خصوصاً جذبات کی نقالی ایک ایسا دشوار کام ہے کہ سوا ان لوگوں کے جن کو فطرتاً قلب سلیم اور ذوق صحیح کے ساتھ قادرانہ استعداد حاصل ہے، دوسرے کے بس کی بات نہیں کیونکہ مناظر خارجی تو محسوسات میں داخل ہیں اور محسوسات کے اظہار کے لئے الفاظ کا کافی ذخیرہ زبان میں موجود ہوتا ہے۔ اب شاعر کا کام یہ رہ جاتا ہے کہ ایسے الفاظ کی تلاش کرے جو اس منظر کے لئے مخصوص ہیں اور اس طریق سے بیان کر دے کہ سامع کا ذہن اُسی طرف منتقل ہو جائے۔ اور وہ بھی لطف اندوز ہو لے۔ لیکن مناظر کی طرف سامع کے ذہن کا انتقال، چنداں دشوار نہیں کیونکہ وہ محسوسات میں سے ہے۔ ہاں ان مناظر سے جو جذبات پیدا ہوتے ہیں ان کو حیطۂ تحریر میں لانا اور سامع کے قلب میں بھی وہی کیفیت پیدا کر دینا، محاکات کا کمال ہے۔ اس لئے کہ یہ ذوقی اور وجدانی امور ہیں جن کے لئے الفاظ کافی موجود نہیں ہیں۔ اسی طرح عاشقانہ جذبات جو غزل گوئی کا جزو اعظم ہیں ان کو اس طرح ادا کرنا کہ وہی کیفیت ٹھیک ٹھیک سامع پر طاری ہو جائے یا کم سے کم اس کیفیت سے پوری طرح واقف ہو جائے۔ یہ ہی محاکات ہے اور یہ کچھ آسان کام نہیں۔

جذبات محبت نے دنیا میں ہمیشہ مشق سخن کی ہے اور اظہار خیال کے نازک سے نازک پیرایہ پیدا کئے ہیں آج کسی کو فرصت و لیاقت ہو تو ان اساتذہ کے کلام میں سے وہ آگ پیدا کی جا سکتی ہے جو دلوں کو جلائیگی نہیں مگر ایسا گرما دے گی کہ روح رقص کرنے لگے

داغ کو جذبات کے اظہار میں پوری قدرت ہے ۔ وہ محبت کے حقیقی جذبات کو اور وجدانی حسیات کو بہت خوش اسلوبی اور موثر طریق بیان میں ادا کرتے ہیں ۔ ان کی قوت بیان، عاشقانہ جذبات میں بہت بڑھی ہوئی ہے اور وہ جذبات کی تمام نزاکتیں اپنی دل آویز ترکیبوں اور محاروں کے ذریعہ اس خوبی سے بیان کر دیتے ہیں کہ شعر کے پڑھتے ہی وہ تمام کیفیت قلب پر وارد ہو جاتی ہے ۔

اہل سخن حضرات نا واقف نہیں ہیں کہ اردو غزل گوئی میں میر و مومن کی سحر کاریوں کو بڑی حد تک دخل ہے ۔ غالب بھی اپنی ندرت و جدت کے ساتھ شوخی اور شگفتگی کا ایک نرالا انداز رکھتے ہیں ۔ غالب نے نئے اسلوب اور اچھوتے ڈھب سے فارسی ترکیبوں کو اردو زبان میں کھپایا ہے اگرچہ ان کے ارادت مند اور سراہنے والے بھی یہ کہتے ہیں کہ غالب کی مشکل پسندی کی وجہ سے ان کی وزنی دقیق ترکیبوں کے پیوند کو اردو کا کمزور دامن سہار نہیں سکتا ۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسا کہ ایک بچہ کی سریلی، باریک اور کمزور آواز کا کسی بوڑھے ماہر موسیقی کی بلند پاٹ دار اور گونجنے والی آواز ساتھ دینے لگے ۔ مگر میں یوں کہتا ہوں کہ غالب نے فارسی تراکیب کو اردو زبان میں ایسی خوش اسلوبی اور انوکھے پن سے روشناس کیا بلکہ ایسا سمو دیا ہے جیسا موسیقی میں بھاری اور باریک آوازوں کے امتزاج سے ایک خاص کیفیت صوتی پیدا ہو جاتی ہے اور ایک اعتدال سریلے پن اور رس نمایاں ہو جاتا ہے جو نہایت دلپسند اور خوشگوار ہوتا ہے ۔ بہر کیف جو ذرہ جس جگہ ہے وہیں آفتاب ہے ۔

اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ داغ کے تخیل میں عمق کم ہوتا ہے مگر یہ تغزل کے لئے کچھ ضروری بھی نہیں ۔ اگر غزل میں دقت آفرینی اور بلند پروازی نہ ہو تو تغزل کی لطافت اور رنگینی میں کچھ کمی واقع نہیں ہوتی ۔ غزل کے لئے تو زبان کی حلاوت اور اس کا ترنم جزو اوّل ہے کیونکہ مخاطب لطیف سے گفتگو نہایت نرم اور نازک زبان میں کی جاتی ہے اور تغزل اسی کو کہتے ہیں دوسرے انداز بیان کی ندرت اور دلکشی ۔ جو جذبہ یا خیال ادا کیا جاوے وہ اس خوش اسلوبی سے کیا جاوے کہ اس میں جدت یا لطافت کا کوئی پہلو نکلتا ہو ۔ اس کے علاوہ بندش کی چستی اور شعر کی پختگی یہ سب خوبیاں داغ کے کلام میں موجود ہیں اور یہ ہی غزل کی جان ہیں ۔

زبان کی شیرینی و ترنم ۔ ترکیبوں کی لطافت الفاظ کی سادگی ۔ انداز بیان کی دلنشینی اور برجستگی کے لحاظ سے دور متاخرین میں داغ کو ایک نمایاں امتیاز حاصل ہے ۔ ان کے کلام میں زبان کی صفائی ، گھلاوٹ ، سلاست ، روانی ، شستگی اور بے ساختگی کے علاوہ ایسی دلآویز اور چست بندشیں پائی جاتی ہیں کہ خصوصاً دورِ آخر کے متغزلین کو نصیب نہیں ۔ اور اس کا سہرا اُن کے محاورں

اور ٹکسالی زبان کے سر ہے۔ محاورہ داغ کے مخصوص امتیازات شعری میں ہے۔

ہزاروں محاورات ہیں جو دلی لکھنو والوں کے روز مرے میں داخل ہیں اور بہتیرے ملک کے اکناف و اطراف میں پھیلے ہوئے پائے جاتے ہیں۔ محاورات تو پھر بھی ایک چیز ہیں۔ لیکن اس کے توابع مہمل بھی تو اتنے دلکش ہیں کہ یہ کہیں اور نہ دیکھیے گا۔ فقدان الفاظ کی گلہ طرازیاں برطرف، میں تو کہتا ہوں کہ اردو زبان زندہ ہے اور زندہ رہے گی اسوقت تک کہ محل سرا میں بیگمات۔ گھروں میں بیبیاں اور یہ گھر کی مامائیں۔ نوکرانیاں "اوئی اور نوج" کہنے والیاں موجود ہیں۔ روزمرہ اور محاورات سے زبان کی آرائش ہی نہیں ہوتی بلکہ ان کی نزاکتیں، زبان کے حسن کو اور اس کی کیفیت کو چار چاند لگا دیتی ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ اردو اپنے ذخیرۂ محاورات کے لحاظ سے کسی دوسری زبان سے پیچھے نہیں ہے اُس نے دنیا کی اور کلاسکس (ادبیات قدیم) سے جو کچھ لیا اس کے سوا ذاتی سرمایہ بھی اتنا رکھتی ہے کہ مانگے تانگے کی ضرورت نہیں۔ مگر اس سرمایہ کا بڑا حصہ جو امانت دار تھے ان کے ساتھ ضائع ہو چکا۔ لال قلعہ اور قیصر باغ ویران ہو گئے۔ کچھ بچے کھچے بکھرے ہوئے موتی ان اساتذہ کے کلام میں ملتے ہیں۔ ان کو سمیٹ کر مالائیں پرو دیجیے

میرا موضوع تحریر نہ تقلیل الفاظ اور تفریط مصطلحات کا رونا رونا ہے نہ داغ کے کلام پر نقد و نظر کرنا۔ مجھے تو یہ بتانا ہے کہ داغ کے اشعار میں سادگی، شستگی، صفائی اور بے ساختگی اس وجہ سے ہے کہ انھوں نے روزمرہ اور محاورات کا برجستہ استعمال اس کثرت سے کیا ہے کہ شاید کسی دوسرے شاعر کے ہاں اتنی بہتات محاوروں کی ملے، مولینا احسن مارہروی نے اس موضوع پر فصیح اللغات ترتیب دینے کا کام شروع کیا تھا مگر بدقسمتی سے وہ پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکی۔ اور اس اصلاح کاری کا قرعۂ فال "مجھ خراب" کے نام پر پڑا۔ میرے استاد مکرم ناظم الملک مولنا سید معشوق حسین صاحب اطہر ہاپوڑی کی تحریک و تجویز پر اور ان کی رہنمائی میں جملہ دواوین داغ کا استحصار (استقصار) کر کے، میں نے یہ چار ہزار چار سو چونسٹھ محاورے اخذ کئے اور محاورات داغ کے نام سے مدوّن و موسوم کر کے اردو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ التزام یہ ہے کہ محاورہ چن کر اس کی تشریح لکھی ہے اس کے سامنے داغ کا وہ ہی شعر سند کے طور پر لکھ دیا ہے اور آگے کے خانے میں دیوان کا حوالہ دیدیا ہے۔ ان محاورات میں چند مصادر بھی لے لئے ہیں اور چند ضرب الامثال بھی۔ بعض تراکیب ایسی ہیں جو ابتدا میں بطریق تشبیہ استعمال کی گئیں، پھر استعارہ ہو گئیں اور اب بطور محاورہ مروج ہیں۔ جیسے پکا پان۔ کہولت اور بڑھاپے کو پکے پان سے تشبیہ دی جاتی ہے یا بہ سبیل استعارہ ضعیف العمر کو پکا پان ہی کہہ دیا جاتا ہے۔ لیکن اس استعارہ نے محاورہ کا روپ اختیار کر لیا ہے بعض الفاظ ندائیہ ہیں جو محض اضطراری کیفیت کے حامل ہوتے ہیں اور کسی خاص معنی سے تعلق نہیں رکھتے، جس طرح اُف ایے ہے

وغیرہم اور ایسے الفاظ بھی ہیں جنہوں نے اس طرح جنم لیا کہ بغیر کسی مصدر یا مخرج کے وہ زبان سے بے ساختہ نکلے اور کسی خاص واقعہ انداز یا کیفیت کے ترجمان ہو گئے، سامع نے بالقوی ماحول کو محسوس کر کے مفہوم سمجھ لیا۔ اور جب کسی سخنور نے ان کو استعمال کر کے سند قبولیت دیدی تو صرفیوں نے اُن کے مصدر یا حاصل مصدر بنا دیئے۔ جیسے اُشغلہ چھوڑنا۔ تڑی دینا۔ اِٹھلانا۔ اتوت وغیرہم عام طور پر زیادہ تر الفاظ اسی طرح اور اسی اصول پر وضع ہوتے ہیں بس یہ زبان کے خاص محاورے ہیں جو کسی ہندی بھاشا، یا عجمی عربی زبان سے منتقل نہیں ہوتے۔ اور ان ہی محاوروں سے باوجود سادگی الفاظ داغ کا انداز بیان بے حد دل نشیں۔ اور بندشیں نہایت برجستہ و بے ساختہ ہوتی ہیں جس سے سلاست و روانی کے ساتھ ساتھ رس اور ترنم بدرجۂ اتم پیدا ہو جاتا ہے۔ ان کی غزلیں متصنع انداز سے خالی ہیں۔ لیکن ان کے کلام میں وہ تمام خوبیاں جو تغزل کی جان ہیں بحدِ وافر پائی جاتی ہیں۔ ملاحظہ کیجئے، کہتے ہیں کہ ؎

بات تک کرنی نہ آتی تھی تمہیں
یہ ہمارے سامنے کی بات ہے

خدا کی قسم اس نے کھائی تھی آج
قسم ہے خدا کی مزہ آ گیا

شکوۂ مہر و وفا کس سے سنا کس نے کیا
پھر وہی آپ مرا نام لئے جاتے ہیں

تمہیں نے داغ نرالے نہیں اُٹھائے ستم
سلف سے یونہی مرے یار ہوتی آئی ہے

زباں کھلے جو شکایت پہ ایک کم کیا ہو
ہزار میں بھی نہ چوکیں کبھی ہزار سے ہم

داغ کو تم سے یہ ہرگز کبھی امید نہ تھی
جھوٹے منہ بھی تو نہ پوچھا کہ پریشاں کیوں ہو

کہوں کیا پہلے ہی آنکھیں لگالیں آپ نے مجھ پر
ابھی کمبخت پوری بات بھی منہ سے نہیں نکلی

اتنی ہی تو بس کسر ہے تم میں
کہنا نہیں مانتے کسی کا

جاؤ بھی کیا کرو گے مہر و وفا
بار ہا آزما کے دیکھ لیا

تلچھٹ بھی آج حضرت زاہد نے صاف کی
مے نوش کیا ہوئے کہ بلانوش ہو گئے

الفاظ کس قدر سادہ۔ انداز بیان کس درجہ سلیس۔ نہ کوئی پیچیدہ ترکیب ہے نہ اوق لفظ ہے۔ مگر بایں ہمہ جذبات صحیحہ کو کس قدر دلنشیں طریق سے ادا کیا ہے۔ محاورات کیسے برجستہ مربوط کئے ہیں کہ رنگینیٔ سخن دوبالا ہو گئی۔ بعض اشعار میں تو محض لفظوں کی لوٹ پھیر اور محاوروں کے برجستہ استعمال سے ایسا حسن پیدا ہو گیا ہے کہ بے اختیارانہ تحسین و آفریں منہ سے نکلتی ہے۔ بعض اشعار اتنے بے ساختہ ہیں کہ سہل ممتنع کی تعریف صادق آتی ہے، گیا با محاورہ بات چیت معلوم ہوتی ہے۔

یہ ایک امر مسلّم ہے کہ جس طرح دنیا کے تمام کاروبار اسباب و علل کے ماتحت ہیں۔ اسی طرح شاعری

کے لئے بھی کچھ اسباب ومحرکات ہوا کرتے ہیں جن سے متاثر ہو کر شاعر کی طبیعت اس کو اپنے خاص انداز میں نظم کر دیتی ہے۔ یہ تاثرات جس قسم کے ہوتے ہیں اور شاعر کی طبیعت پر ان کا جس قسم کا اثر ہوتا ہے۔ اسی کیفیت کے تابع شعر ہوا کرتے ہیں۔ بشرطیکہ شاعر اس امر پر قدرت بھی رکھتا ہو کہ اپنے تاثرات کو بے کم وکاست باحسن وجود منظوم کر دے۔ داغ کا ماحول اور داغ کا زمانہ جس قسم کے شعر کا طلبگار تھا۔ وہ صاف ستھری اور بامحاورہ زبان کا ہوتا تھا اور مضامین معاملہ یا وقوع گوئی سے معمور۔ داغ محاورات کے ماہر اور ٹکسالی زبان کے مالک تھے۔ اسی طرح باقتضائے ذوق مجلس یا ماحول معاملہ اور وقوع گوئی میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے۔ مندرجہ بالا اشعار سے یہ بصراحت ترشح ہوتا ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ داغ کے کلام میں اخلاقی اور نفسیاتی اشعار کی بھی کمی نہیں۔ ملاحظہ ہوں:

لذت سیر و گر چشم تماشا لے گی
ایک بار اور بھی دنیا ابھی پلٹا لے گی

عیش و اقبال عجب شئے ہے یہ ہم دیکھتے ہیں
چار ہی دن میں بدل جاتی ہے صورت کیسی

دوست یکرنگ جو اک جا کہیں مل بیٹھتے ہیں
لطف کے ساتھ گذر جاتی ہے صحبت کیسی

چھیڑ ہر وقت کی اچھی نہیں یہ یاد رہے
کبھی کیسی ہے کبھی اپنی طبیعت کیسی

امید اس کی ذات سے اے داغ چاہیئے
سب منحصر ہے رحمت پروردگار پر

دیکھ کر فیاض کو گھٹتی ہے کیا طبع بخیل
موت تھی قارون کی ہوتا اگر حاتم کے پاس

داغ سچ ہے جو خدا چاہے کرے
آدمی کا بس نہیں تقدیر پر

آغاز کو کون پوچھتا ہے
انجام اچھا ہو آدمی کا

ہزاروں حسرتیں وہ ہیں کہ روکے سے نہیں رکتیں
بہت ارمان ایسے ہیں کہ دل کے دل میں رہتے ہیں

خوب رو وہ جسے زمانا کہے
گفتگو وہ جسے زمانا سنے

شاید بے محل نہ ہوگا اگر میں یہ کہوں کہ انگریزی تعلیم کے اس دور میں اپنے ہی گھر سے بے خبری اور غیروں کی نکتہ آرائیوں سے لطف اٹھانے کی فکر، ایک عجیب ماجرا ہے نہایت تاسف خیز اور الم انگیز۔ اردو گھرانوں کے نوجوانوں کی اپنی ہی مادری زبان سے اور ایسی زبان سے جو نہایت لطیف اور نکتہ خیز ہے، اعتنا نہ کرنا اپنے ہی عزت نفس کے تحفظ نہ کرنے کے مرادف ہے۔ نئی نسل کی یہ بے توجہی اور زبان کی ترقی سے عدم تعاون، خود ان ہی کی علمی بنیاد اور ذاتی استعداد کو کھوکھلا کر رہا ہے۔ حالت یہ ہے کہ بول چال میں آدھے کے قریب انگریزی کے غیر مانوس اور ثقیل الفاظ ٹھونس دیتے ہیں، ریل، ٹکٹ، اسٹیشن، پولیس، گورنر کلکٹر تک تو خیر صبر کر لیا گیا مگر اب تو اسما و صفات سے گذر کر افعال تک اردو گفتگو میں استعمال کرنے لگے

اور لطف یہ ہے کہ انگریزی فعل کے ساتھ اردو فعل "کرنا" اور جوڑ دیتے ہیں۔ گویا یہ ایک قسم کی "افعالی جمع الجمع" یا فعل کا ایک قسم کا "افعل التفضیل" ہے حالانکہ زبان میں خاصہ سرمایۂ الفاظ موجود ہے، الفاظ کی کچھ کمی محسوس کی جاتی ہے تو وہ باریک اور بلند جذبات کے اظہار میں یا کچھ فنی مصطلحات کے تراجم ہیں ورنہ نفیس سے نفیس ترکیبیں، بندشیں، تشبیہات، استعارے۔ روزمرہ اور محاورے اس قدر وافر ہیں کہ کسی دوسری زبان سے کم نہیں۔ نئی پیداوار اور اضافے کو جانے دیجئے۔ پچھلے سرمایہ کے دفینہ کو نکال کر دیکھئے، تو بہت کچھ مل جائے گا۔ میر تقی میر۔ میر درد، میر حسن، میر انیس، مومن خان، سودا ذوق۔ داغ اور ظفر دوسری طرف غالب اور اقبال کو لیجئے، ان اساتذہ کے کلام ایسے ایسے جواہر پاروں سے مرصّع ہیں کہ آپ دیکھ کر حیران ہونگے۔ ان ادبی جواہر ریزوں کو چن کر ہار گوندھئے یا گجھا بنا لیجئے، اور جب ضرورت ہو موقع موقع جہاں چاہیئے جڑ دیجئے۔ یہ تراکیب بندشیں اور محاورے زبان زد ہونگے، استعمال کئے جاویں گے تو بساطِ زبان میں وسعت اور اظہار پر قدرت ہو جاوے گی اور اسی وقت آپ زبان داں ہو کر اہل زبان کہلائے جانے کے مستحق ہوں گے۔ بس ذرا سی توجہ درکار ہے!۔

نہیں کھیل اے داغؔ یاروں سے کہدو

آتی ہے اردو زباں آتے آتے

اب میں سب سے پہلے استادی مکرمی ناظم الملک مولینا سید معشوق حسین صاحب اطہر ہاپوڑی کا نیازمندانہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس کو مطبع میں بھیجے جانے سے پہلے انھوں نے بہ نظر اصلاح ملاحظہ کر لیا۔ مشفقی مولانا محمد اسمٰعیل خانصاحب رزمی بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ ان کی اس موضوع پر معترضانہ مگر مشفقانہ تنقید سے مجھے اپنی بعض لغزشوں کی صحت کر لینے کا موقع مل گیا بڈھالنسی ضلع علیگڈھ میں میرے قیام کے دوران میں میرے لڑکے خلیل احمد خان ام اے۔ ال ال بی علیگ نے بھی اس کتاب کی نظر ثانی اور ترتیب تبیض میں میری معاونت کی اس کو میں بہ نظر استحسان دیکھتا ہوں مجھے اپنی کم مائگی علم کا احساس ہی نہیں اعتراف ہے اور اندیشہ ہے کہ مبادا کوئی کوتاہی اور فرو گذاشت رونما ہوئی ہو اس لئے یقین کیجیئے کہ بصورت مطلع ہو جانے کے میں ان کے تصحیح و اصلاح کے لیئے ہر وقت مستعد و آمادہ ہوں۔ خدا کرے میری کاوش ادبی کا یہ ناچیز نمونہ قبول انام سے مشرف ہو اور کیا عرض کروں؟ ع

اب حکم ہو تو ختم کروں داستاں کو میں

ولی احمد خاں

باغ چونڑی والہ، جے پور، راجپوتانہ مؤرخہ ۱۰ اپریل ۱۹۴۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان داغ
آب آب ہونا	پانی پانی ہونا نہایت شرمسار ہونا	؎ تیرے دہن سے چشمۂ حیوان ہے آب آب پر اس کی آبرو تو سیاہی میں رہ گئی	گلزار داغ
آب ہونا	دھار تیز ہونا، جوہر ہونا	؎ شہرہ تھا کہ ہے خنجر قاتل میں بہت آب دم سوکھ گیا اس کا مری تشنہ لبی سے	م
آبرو رہ جانا	عزت قائم رہنا	؎ گیا دل گیا داغ اس بزم میں غنیمت ہوا آبرو رہ گئی	م
ابرو کے خم کھلنا	غصہ اُتر جانا	؎ چتون کے مٹیں گے بل ابرو کے کھلینگے خم پر دل کی گرہ کوئی آسان نکلتی ہے	گ
ابرو پُرخم ہونا	بھوؤں میں بل پڑنا	؎ حسن میں انداز کے آتے ہی نخوت آگئی زلف میں پڑتے ہی بل ابرو بھی پرخم ہوگیا	"
اب کا	اس زمانے کا - موجودہ	؎ جرم تھا پیشتر تغافل بھی حال جب کا کہوں کہ میں اب کا	م
ابھارنا	اُکسانا - تحریک کرنا پرچاک دینا	؎ شوق نے راہِ محبت میں ابھارا لیکن ضعف نے ایک بھی گرنے کو سنبھلنے نہ دیا	گ
آب و دانہ میسر ہونا	کھانے پینے کو کچھ ملنا	؎ بھرے کچھ آنکھ میں آنسو پڑے کچھ حلق میں کانٹے قفس میں یہ میسر مجھ کو آب و دانہ آتا ہے	"
اب سے دور	دور از حال - خدا نکردہ کے محل پر یہ محاورہ بولا جاتا ہے یعنی جو واقعہ بیان کیا جاتا ہے وقوع میں نہ آئے	؎ سوال وصل پر یوں اس نے ٹالا مجھ کو ہنس ہنس کر یہاں ہے پاک محبت اب سے دور ایسا نہیں ہوتا	یادگار
آب و دانہ حرام ہونا	کھانا پینا منع ہونا - ناجائز ہونا	؎ فرقت میں آب و دانہ ہمیں یوں حرام ہے جس طرح منہ کو قفل کوئی روزہ دار دے	گ
آب و دانہ اٹھ جانا	وقت پورا ہوجانا - جانے کا وقت	؎ دل ہمارا اب وطن سے اٹھ گیا	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
	آجانا۔ کہیں سے کہیں کو جانا	آب و دانہ اس چمن سے اُٹھ گیا	
ابر اُٹھنا	گھٹا چھانا	؎ ترس رہے تھے شرابی کہ انگلیاں اٹھیں وہ ابر رحمتِ پروردگار سے اٹھا	آ
اُبکائی آنا	متلی ہونا۔ جی مالش کرنا قے آنا۔	؎ شراب ناب سے اُبکائی جس کو آتی ہو وہ کیا کرے گا الٰہی مئے طہور کی قدر	ی
اُبل جانا	چھلک پڑنا	؎ خوشی سے ابل جائیں تسنیم و کوثر جو ملجائے آب وضوئے محمدؐ	م
ابٹن	غازہ ایک مرکب جس کو چہرہ پر ملتے ہیں تاکہ رنگ صاف ہو جائے	؎ دامن سے رشک گل کے اڑی باغ میں جا کے ابٹنا وہ بن گئی ہے عروس بہار کا	ی
ابرو میں بل ہونا	مکدّر ہونا۔ ترش رو ہونا	؎ ابرو میں جو بل ہے وہی گیسو میں شکن ہے ہم کو تو نہ کچھ فرق سر مو نظر آیا	ضمیمہ
ابرو کھنچ جانا	بھویں تننا۔ غصہ ہونا	؎ کھچ گئے ابرو ہوئی ترچھی نگاہ میرے دل پہ وار جو چاہے کرے	ی
اب آتے!	ابھی آتے ہیں۔ ذرا سی دیر میں آنے والے ہیں۔	؎ وہ آئے اور اب آتے یہ آئے بشارت دی مجھے بادِ صبا نے	ی
اب کے	حال کے۔ ابھی کے	؎ گالوں پہ تھے کچھ نیل کے دھبے مری شامت پوچھا یہ نشان کب کے ہیں کہنے لگے اب کے	ض ی
اب کا	اس وقت کا۔ حال کا	؎ جرم تھا پیشتر تغافل بھی حال جب کا کہوں کہیں اب کا	م
آب اُترنا	دھار جانا۔ کند ہو جانا۔ تیزی نہ رہنا	؎ جو نگاہ شرمگیں تھی ہو گئی وہ سرمگیں باڑھ پر چڑھ کر آب اتری ہے تری تلوار کی	ی
آپ ہی آپ جلنا	خود بخود رنج سے گھلا جانا۔ رشک کرنا۔	؎ داغ کو دیکھ کے بولے یہ شخص آپ ہی آپ جلا جاتا ہے	گ
آپ	اسم اشارہ ضمیر واحد حاضر۔ احترامی	؎ آپ کیوں خاک میں ملاتے ہیں	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
آپ کو کھینچنا	کلمہ خطاب ۲۔ خود۔ خود بخود۔ اپنے آپ غرور کرنا۔ تکبر کرنا	ہم مصیبت طلب طلبیں گے آپ ؎ سیکھی شب فراق یہ کس کا غرور صبح کیا کھینچتی ہے آپ کو رہ رہ کے دور صبح	م
آپ سے دور، آپ کی جان سے دور۔	آپ کو نقصان نہ پہنچے۔ آپ کو خدا بچائے	؎ داغ کہتے ہیں جنہیں دیکھئے وہ بیٹھے ہیں آپ کی جان سے دور آپ پہ مرنے والے	گ
آپس میں یک دل ہونا	متفق ہونا۔ ایک دوسرے میں سما جانا۔	؎ ترے فیض کرم سے نار و نور آپس میں یکدل ہیں ثنا گر یک زباں ہر ایک ہے جن و ملک تیرا	″
اپنے آپ کو کھینچنا	الگ تھلگ رہنا۔ غرور کرنا اپنے آپ کو بڑا سمجھنا۔	؎ آشنا نہ اپنے آپ کو اے سر جمال کھینچ نازک بہت ہے رشتۂ الفت نہ ٹوٹ جائے	″
اپنے رنگ میں ڈبونا	اپنا جیسا کر لینا	؎ آنا تھا کوئی نشۂ صہبا میں ڈوب کر ملتے ہی آنکھ رنگ میں اپنے ڈبو گیا	ی
اپنا ہونا	دوست ہونا۔ یگانہ بننا	؎ کب ہوا اے بت بیگانہ منش تو اپنا دل جو اپنا ہے نہیں اس پہ بھی قابو اپنا	گ
اپنی جمانا	اپنی بات رکھنے کی کوشش کرنا۔	؎ اشک خون رنگ لائے جاتا ہے داغ اپنی جمائے جاتا ہے	″
اپنے ہاتھوں	اپنے آپ۔ بالارادہ اپنے ہی فعلوں سے	؎ ہم تو برباد ہوئے عشق میں اپنے ہاتھوں کوئی بدخواہ نہیں اپنے سے بڑھ کر اپنا	″
اپنے کئے کو پانا	جیسا کرنا ویسا بھرنا جزا و سزا حسب اعمال ملنا	؎ سب اہل حشر جب اپنے کئے کو پائیں گے بڑا مزہ ہو جو مجھ کو مرا گناہ ملے	″
اپنے کو اپنے کا پاس ہونا	آپس میں اپنے ہی دوستوں اور عزیزوں کا خیال ہونا	؎ پاس اپنے کا ہے اپنے کو ریاض دہر میں سرو کو ہے سرو کا شمشاد کو شمشاد کا	ی
اپنی دوزخ کو بھرنا	اپنا ہی پیٹ بھرنا۔ خود غرضی کرنا۔	؎ رند مے خوار تو پیتے ہیں پلا کر ورنہ اپنی دوزخ کو بھرا کرتے ہیں بھرنے والے	گ
اپنے پرائے	یگانہ و بیگانہ۔ اعزا و اغیار	؎ دل میں نے لگایا ہے مگر دیکھئے کیا ہو	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
		سب جھینکتے ہیں اپنے پرائے مر گئے	
اپنے مطلب کی کہنا	اپنے فائدے کی بات کہنا	؎ اپنے مطلب کی غیر کہتے ہیں ان کی باتوں میں تم نہ آجانا	ی
اپنے مطلب کا	خود غرض۔ سب سے الگ رہنا	؎ بیگانہ یہاں ہر ایک لگا نہ دیکھا اپنے مطلب کا سب زمانہ دیکھا	گ
اپنے سایہ سے بچنا	ملنے سے انتہائی پرہیز کرنا احتیاط کرنا۔	؎ مدعی کون وہاں وصل کسی کا کیسا اپنے سایہ سے بھی بچتا تھا کیسا کیسا	گ
اپنا بس چلنا	اپنا قابو ہونا۔ اپنی قدرت ہونا	؎ رکے جو کام تو بے داد رس نہیں چلتا پرائے بس میں ہو کچھ اپنا بس نہیں چلتا	آ
اپنی راہ لینا	اپنا راستہ اختیار کرنا۔ الگ ہونا۔	؎ دل جو لیتا ہے عشق کا رستہ جان بھی اپنی راہ لیتی ہے	ض ی
آپ میں آنا	ہوش میں آنا	؎ اس نزاکت پہ گئے غیر کے گھر چین سے تم ہم اگر آپ میں آتے تو یہ مشکل آتے	گ
اپنے دل میں لینا	سن کر خاموش ہونا۔ دل میں رکھنا۔	؎ ہم جو الزام دیئے جاتے ہیں اپنے دل میں وہ لیئے جاتے ہیں	ض ی
اپنی خبر لینا	اپنے گریبان میں منہ ڈالنا اپنے حال کو دیکھنا	؎ اس کے ہاتھوں سے یہ ہی ذلت و خواری ہوگی غیر اپنی تو خبر لیں مجھے کیا کہتے ہیں	آ
اپنا بنا لینا	دوستی کرنا۔ دوست بنا لینا	؎ غیر کو اپنا بنا لیتے ہیں ہم تو وقت پر دوست کو دشمن بنانا کوئی تم سے سیکھ جائے	آ
اپنی کرنی کیئے جانا	جو دل میں آئے وہ کرتے رہنا	؎ رنج پر رنج دیئے جاتے ہیں اپنی کرنی وہ کیئے جاتے ہیں	ض ی
آپی آپ	خود بخود۔ آپ ہی آپ	؎ دیکھ کر آئینہ آپی آپ وہ کہنے لگے شکل یہ پریوں کی جو رو کی صورت ہو گئی	آ
اپنا سا منہ لیکر رہ جانا	خفیف ہونا، اپنی بات کھونا	؎ بگڑتے ہو عبث رہ جاؤ گے اپنا سا منہ لیکر	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
		اگر آئینہ منہ پر صاف کہہ بیٹھا صفائی سے	
آپس میں ہونا	حجت ہونا ۔ تکرار ہونا	؎ مری ان کی بھری محفل میں ہو گی زبان پر آئینگی جو دل میں ہو گی	آ
آپ اپنے منہ	اپنی ہی زبان سے اپنی تعریف	؎ فصل گل میں کیوں ہے بلبل نغمہ سنج آپ اپنے منہ مبارکباد کیا	آ
اپنے نام کا ایک ہی نکلنا	بے مثل ہونا	؎ سچ تو یہ ہے کہ عاشقی میں داغ ایک ہی اپنے نام کا نکلا	م
اپنا سا	مقابل ، خود جیسا	؎ تم کو چاہا تو خطا کیا ہے بتا دو مجھ کو دوسرا کوئی تو اپنا سا دکھا دو مجھ کو	آ
اپنے مطلب کے یار	غرض آشنا ہونا	؎ تم اگر اپنی گوں کے ہو معشوق اپنے مطلب کے یار ہم بھی ہیں	م
اپنی بات پر آجانا	اپنے کہے پر اڑ جانا ۔ ضد کرنا	؎ جانتا ہوں مری نہ مانیں گے آ گئے ہیں وہ بات پر اپنی	ی
اپنی گوں کے ہونا	اپنے ڈھب کے ہونا ۔ خود غرض ہونا ۔	؎ تم اگر اپنی گوں کے ہو معشوق اپنے مطلب کے یار ہم بھی ہیں	م
اپنی سی کر چلنا	اپنا کام کر جانا ۔ بسر کر جانا جیسی ہو سکے ۔	؎ دیکھئے پس ماندگاں پر کیا بنے ہم تو اپنی سی بہت کچھ کر چلے	م
اپنی بات اپنے ہاتھ ہونا	اپنی عزت اپنے اختیار میں ہونا ۔	؎ تم کو محبت غیر سے دن رات ہے دیکھو اپنی بات اپنے ہات ہے	م
اپنے جی میں شرمانا	پشیمان ہونا ۔	؎ عدو سے مل کے پھر ایسی ڈھٹائی ذرا شرمائے ہوتے اپنے جی میں	م
اپنی اپنی پڑنا ۔	نفسی نفسی ہونا ۔ اپنے اپنے بچاؤ کی فکر کرنا ۔	؎ عدو بھی تنگ ہے ان کے ستم سے اُسے اپنی مجھے اپنی پڑی ہے	م
اپنے ہاتھوں خراب ہونا	اپنی تباہی خود کرنا	؎ غیر سے کیا گلہ محبت میں	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
اپنی خبر لینا	حال سے باخبر ہونا۔ اپنی حالت کو دیکھنا	اپنے ہاتھوں خراب ہم تو ہوئے ؎ لٹ گئے خود آئینہ درِ مقابل کیا ہوا آپ اپنی تو خبر لیں آپکا دل کیا ہوا	م
اپنے سر مول لینا	اپنے اوپر لے لینا	؎ غرض تمہیں جو سنو ان سے غیر کا شکوہ یہ قصہ مول نہ اے داغ اپنے سر لینا	م
آپے سے گذر جانا	بے ہوش ہونا۔ مغرور ہونا	؎ جب سماتا ہے ترا اس میں غرور اپنے آپے سے گذر جاتا ہے دل	م
اپنی راہ لینا	اپنا راستہ پکڑنا۔ اپنا طریقہ کام کرنا	؎ الجھتا کیوں ہے دیوانوں سے راہِ عشق دشت میں چل اپنی راہ لے تو کام کر اے راہزن اپنا	م
اپچ لینا	کوئی نئی بات پیدا کرنا۔ نئی سوجھنا طبیعت کی تیزی ظاہر کرنا	؎ لگاوٹ میں بھی اکھڑی ان سے اک آفت کی لیتا ہے اپچ لیتا ہے جب یہ دل نئی صورت کی لیتا ہے	م
آپ ہی آپ	خود بخود	؎ روٹھنے کا بھی سبب کوئی ہوا کرتا ہے آپ ہو جاتے ہیں باتوں میں خفا آپ ہی آپ	م
آپا دھاپی	اپنا فائدہ پیش نظر رہنا۔ خودکامی صرف اپنی ہی غرض پوری کرنیکی کوشش	؎ دل کا بدلہ دل ہے مجھ سے لو تو اپنا دو مجھے آپا دھاپی اسقدر اے مہربان اچھی نہیں	م
اپاہج	ہاتھ پاؤں سے معذور جو چل پھر نہ سکے	؎ حضرت خضر اپاہج تو نہیں ہیں یارب	م
اپنے حق میں	اپنے واسطے۔ اپنے لئے	؎ اپنے حق میں یہ زہر گھول لیا طعنے دے دے کے رنج مول لیا	ف
اپنی اپنی کہنا	اپنی اپنی رائے کا اظہار کرنا۔ اپنا مطلب ظاہر کرنا۔	؎ ہر کوئی اپنی اپنی کہتا ہے رائے میں اختلاف رہتا ہے	ف
اپنی نیند سونا	بغیر خلل کے چین سے سونا۔ جب چاہے سو جانا۔ جب چاہے اٹھ جانا	؎ چپکے چپکے نہ شب کو روتے تھے چین سے نیند اپنی نیند سوتے تھے	ف
اترا ہوا ہونا	باسی۔ زوال پذیر۔ بوسیدہ	؎ زخم کہن نے آج رلایا بہت لہو اتری ہوئی بہار سے تازہ چمن ہوا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
آتش بیان	بہت موثر اور جوشیلی تقریر کرنا۔ وہ لا۔	؎ تری آتش بیانی داغ روشن ہے زمانے پر پگھل جاتا ہے مثل شمع دل ہر اک سخنداں کا	گ
آتش قدم	بے قرار۔ کہیں پاؤں نہ ٹکنا	؎ میں وہ ہوں آتش قدم جس سے پگھلتے ہیں پہاڑ موم ہو جاتا ہے جو آتا ہے پتھر زیر پا	گ
اترنا یا اترا ہونا	غیر موزوں ہونا۔ کچھ کمی ہونا	؎ ڈھلا سارا بدن سانچہ میں گویا ذرا اترا نہیں ظالم کہیں سے	گ
اترانا	ناز کرنا۔ فخر کرنا	؎ وصل میں ہائے وہ اترا کے مرا بول اٹھنا اے فلک دیکھ تو یہ کون مرے گھر آیا	گ
اتری ہوئی	چھوئی ہوئی۔ استعمال کی ہوئی	؎ تیری اتری ہوئی مہندی جو اسے ہاتھ لگے ید بیضا کا نشان پنجۂ مریم میں رہے	گ
اتنے سے اتنا کر دینا	بڑھانا۔ بڑا کرنا۔ خاک سے پاک کرنا۔	؎ داد طلب اس سے ہیں سب داد خواہ جس نے تجھ کو اتنے سے اتنا کیا	م
اتر آنا	آمادہ ہونا۔ مستعد ہونا۔ مصروف ہونا	؎ مجھے تم دیکھتے ہی گالیوں پر کیوں اتر آئے بھرے بیٹھے تھے کیا محفل میں یہ بھرمار کیسی ہے	م
اتارا، اتارنا	صدقہ اتارنا۔ بدلہ لینا۔ نقل کرنا	؎ اپنے ہی پہ قربان کیا آپ نے اس کو دشمن کا اتارا نہ اتارا مرے سر سے	ی
آتش کا پرکالہ	آگ کا ٹکڑا۔ سر بسر آگ	؎ بچائے جان کیوں کر تجھ سے تیرا چاہنے والا نگہ آفت کا پرکالہ تو رخ آتش کا پرکالہ	ی
اتو کر دینا	کسی کپڑے کو چننا۔ شکنیں ڈالنا۔	؎ اینٹھ کر تڑپ کے دل پہ مارے زلف نے ہائے بیچارے کو اتو کر دیا	ی
اتنا سا منہ نکل آنا	خفیف ہونا۔ خوف زدہ ہونا	؎ مقابل اس کے جوا بروئے یار نکل آیا ہلال چرخ کا اتنا سا منہ نکل آیا	سی
اتنا ہونا	اسقدر ہونا۔ ایسا باقتدار ہونا	؎ پچھتی ہوتی ہے یہ گردن انکے پھندے میں چھڑا دے کوئی ہو اتنا خدا کے بندوں میں	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
اُتار چڑھاؤ دینا	اونچ نیچ بتانا۔ کبھی دل بڑھانا۔ کبھی دھمکی دینا	؎ دئے ناصح نے گو اُتار چڑھاؤ اس کی باتوں میں ہم کب آتے ہیں	ی
اُتّو کرتا چلنا	گن گن کر قدم رکھنا۔ آہستہ آہستہ چلنا	؎ ملا ہے نامہ بر بھی ہم کو ایسا کہ اُتّو کرتا چلتا ہے زمیں پر	ی
اترائے پھرنا	اینٹھنا۔ ناز کرتے پھرنا	؎ منہ لگایا تم نے غیروں کو بہت کیوں نہ ایلے گیلے اترائے پھرنا	ن
اتا پتا کہنا	نشان پتہ کچھ ظاہر کرنا	؎ چیستان سمجھے وہ دہن کا وصف کہتے ہیں کچھ اتا پتا تو کہو	ی
اُترن	پہنا ہوا۔ برتا ہوا۔ استعمال کیا ہوا۔	؎ صائی مے کو کیا پیر مغاں نے تقسیم شیخ جی کعبہ کے جامے کی جو اُترن لائے	ی
اُترا ہونا	کم ہونا۔ غیر موزوں ہونا	؎ ڈھلا سارا بدن سانچہ میں گویا ذرا اُترا نہیں ظالم کہیں سے	گ
آتے آتے پھر جانا	لوٹ جانا۔ واپس ہو جانا ارادہ بدل دینا۔	؎ آتے آتے پھر گئے وہ راہ سے بخت برگشتہ ہمارا ہو گیا	
اُتار ہونا	نشہ اُترنا۔ کسی چیز کا کم ہونا	؎ بے وقت کی چڑھی ہے نہ ہوگا اُتار آج ہوتے ہیں تیرے مست کوئی ہوشیار آج	گ
اُتار چڑھاؤ دینا	اونچ نیچ سمجھانا۔ بھپارہ دینا	؎ دیتے ناصح نے گو اُتار چڑھاؤ اس کی باتوں میں ہم کب آتے ہیں	ی
اُتارا دینا	صدقہ دینا۔ رد بلا کرنا	؎ غیر پر بھاری ستارے ہیں کئی تم اُتارا دو کٹورا پھول کا	ی
اٹک کر رہ جانا	رکاوٹ سے آگے نہ بڑھنا	؎ مرے دل ہی سے نگہ تری اٹک کر رہ گئی دوسری جانب جگر بھی تھا برابر کا جواب	گ
اٹکی رہنا	کام بند ہونا۔ حاجت روا نہ ہونا۔	؎ نکلی تو سہی جان اگر سہل نہ نکلی اٹکی نہیں رہتی مرے جلاد کسی کی	"

نام دیوان	شعر	تشریح	محاورہ
م	؎ مجھے انجام الفت کی پڑی ہے یہ غم آٹھوں پہر چونسٹھ گھڑی ہے	دن رات۔ چوبیس گھنٹہ چودہ سو چالیس منٹ	آٹھوں پہر چونسٹھ گھڑی
م	؎ ملتی نہیں ہے راہ نکیرین کے لئے کیا قبر اٹ گئی مرے گرد ملال سے	بھر جانا۔ ڈھیر لگ جانا پُر ہو جانا۔	اٹ جانا
م	؎ اٹکھیلیوں کی چال سے چلنا نہ حشر میں عالم کرے گا تم پہ سرِ محشر اعتراض	اٹھلا کر چلنا۔ ناز سے چلنا	اٹکھیلیوں کی چال سے چلنا
م	؎ پیمانے کی حاجت نہیں مجھ تشنۂ مے کو اے پیر مغاں تو مجھے اٹکل سے پلا دے	اندازے سے	اٹکل سے
م	؎ فیصلہ ہو آج میرا آپ کا یہ اٹھا رکھا ہے کس دن کیلئے	ملتوی کرنا۔ باقی رکھنا	اٹھا رکھنا
ی	؎ اک دم میں پہونچ جاتے ہوا اہل عدم تم رستے میں کہیں بھی نہیں اٹکاؤ تمہارا	رکاوٹ۔ مزاحمت	اٹکاؤ ہونا
ی	؎ عشق کی عقل سے رہی کشتی آخر اس نے اسے اٹھا مارا	زمین پر چت گرا دینا، غالب آنا۔	اٹھا مارنا
ی	؎ کس قیامت کی ہے اٹھان تری یہ قیامت اٹھائے گی اک دن	بدن کا بڑھاؤ۔ قد کی درازی جسم کا ترقی کرنا۔	اٹھان ہونا
ی	؎ رقیب اپنا ہے آٹھوں گانٹھ کمیت نہ آجانا کہیں تم اس کے دم میں	بہت چالاک ہونا	آٹھوں گانٹھ کمیت ہونا
ی	؎ دل نہ رکھ زلف میں اُچکا ہے گانٹھ کترا، اٹھائی گیرا ہے	موقع پر کوئی چیز چرا لے جانا	اٹھائی گیرا ہونا
ی	؎ غیر کی محفل میں مجھ کو مثل شمع آٹھ آٹھ آنسو رلایا آپ نے	زار زار رلانا۔ برابر رلانا	آٹھ آٹھ آنسو رلانا
ی	؎ حشر پر تم نے ملاقات اٹھا رکھی ہے آج کی کل پہ عبث بات اٹھا رکھی ہے	ملتوی کرنا۔ چھوڑ رکھنا۔	اٹھا رکھنا

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
اٹیرن	دو متوازی و ملحق حلقوں میں ایک ہی سلسلہ میں گھوڑے کو ادھر اُدھر چکر دیتے ہوئے دوڑانا۔	؎ سمندِ عمرِ رواں جب چلا تو تیز چلا نہ کاوا ہے نہ اٹیرن نہ ہے پھرت اسکی	بی
اُٹھ نہ سکنا	جواب نہ بن پڑنا	؎ ہم نے شیطان کی پھبتی جو کہی دشمن پر پھب گئی اور پھبی ایسی کہ اُٹھ ہی نہ سکی	ی
اُٹھ سکنا	برداشت کرنا۔ متحمل ہونا	؎ غصہ کی جو ہو بات کڑی کس سے اٹھ سکے گویا تمہاری بات وہ ہے لاکھ من کی بات	ف
اُٹھانا (۱)	گوارا کرنا	؎ رنج و قلق کہ صدمہ و ایذا اٹھائیے دل کو بٹھا کے سینہ میں کیا کیا اٹھائیے	گ
" (۲)	ہٹانا	؎ ہم ہی جگر کو تھام لیں دل کو سنبھال لیں تھم تھم کے رُخ سے زلفِ چلیپا اُٹھائیے	گ
" (۳)	خرچ کرنا	؎ الفت کا داغ تک بھی نہ دیجے رقیب کو دولت یہ وہ نہیں جسے بے جا اٹھائیے	گ
اُٹھنا (۱)	چلا جانا۔ نکلنا	؎ جگر کو تھام کے میں بزمِ یار سے اٹھا ہر اک قرار سے بیٹھا قرار سے اٹھا	آ
" (۲)	ہٹنا۔ جدا ہونا	؎ نہ چھوڑتا اگر ان کے قدم وہ کیوں جاتے مگر نہ ہاتھ دلِ بے قرار سے اٹھا	آ
" (۳)	سہنا۔ برداشت کرنا	؎ تم اپنے ہاتھ سے دو پھول غیر کو چن کر یہ داغ کب دلِ امیدوار سے اٹھا	آ
اثر آنے لگنا	تاثیر ہونا شروع ہو جانا	؎ کچھ آنے لگا جب سے اثر آہ رسا میں دل اور ہوا میں ہے جگر اور ہوا میں	آ
اُجاڑنا	ویران کرنا	؎ پچھتاؤ گے بہت مرے دل کو اجاڑ کر اس گھر میں اور کون ہے مہماں تمہیں تو ہو	آ
اجی بس	اسے صاحب رہنے دیجئے	؎ خواب میں دیکھ لیا خلد کو ہم نے واعظ اجی بس رہنے دو واں لطف بشر کچھ بھی نہیں	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
اُجالتے جانا - اُجالنا	منور کر دینا۔ روشن کر دینا۔ مجلیٰ کر دینا۔	؎ دکھائی دیگا کسی دن وہ دل کے آئینے میں مگر یہ شرط ہے اس کو اُجالتے جاؤ	ی
اُجاڑ کا	ویرانے کا۔	؎ قیس تنہا اک اُجاڑ کا وحشی کوہ کن آدمی پہاڑ ہی تھا	ی
اُچکی ہوئی تقدیر	خوش قسمت - بلند تقدیر	؎ گر رسائی چاہتی ہے اور تو اپنا عروج اے دعا مل جا کسی اچکی ہوئی تقدیر سے	گ
اُچٹ کر پڑنا	پلٹ کر لگنا۔ الٹی آ لگنا	؎ نہ بیٹھی تیغ عشق اُس سنگ دل پر اچٹ کر چوٹ کچھ پر ہی پڑی ہے	م
اُچک لینا	اُڑا لینا - چھین لینا	؎ جب دیکھتی ہے نالۂ بلبل میں اثر کچھ اس کو بھی اچک لیتی ہے فریاد کسی کی	م
اُچٹتی ہوئی باتیں	سرسری باتیں	؎ ان اچٹتی ہوئی باتوں کے نہیں ہم قائل کیجے انکار باندازۂ پیمان کوئی	م
اُچکا ہونا	کوئی چیز لے بھاگنے والا	؎ دل نہ رکھ زلف میں اُچکا ہے گانٹھ کترا، اٹھائی گیرا ہے	ی
اچھی کہی !	طنز و تعریض کا کلمہ ہے مراد یہ ہے کہ یہ بات اچھی نہیں کہی اسکو ہم نہیں مانتے	؎ اچھی کہی کہ مجھ کو بُرا کہہ کے چھوٹ جاؤ کب مانتا ہوں میں بھی برا بر کہے بغیر	ض ی
اَچنبھا ہونا	تعجب - حیرت	؎ ناز ہے تیغ ادا تیر نگہ ہے برچھی جان لے لے جو کسی کی تو اچنبھا کیا ہے	ی
اُچھو ہونا	حلق میں پھندا لگنا پانی یا کسی اور رقیق یا خشک چیز سے۔	؎ اچھا ہے مے کشی میں جو اُچھو ہوا مجھے اس وقت میں شراب کا پینا حلال ہے	ی
اچھی طرح	پورے طور سے - خوب طریقہ سے۔	؎ اُن کو پہونچا ہے پیام اچھی طرح اب نکل آئے گا کام اچھی طرح	ض ی
احسان ماننا	کسی کے اچھے سلوک اور مہربانی کا اثر لینا۔	؎ دے مجھ کو داغ عشق کہ احسان مان لوں اس دردِ جاں فزا و غم دل نواز کا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
احسان جتانا	عنایت ظاہر کرنا۔ احسان دھرنا	؎ آئے بھی آپ غیر کے گھر سے کھڑے کھڑے یہ اور کو جتاتے احسان، جاتے	م
احسان سر پر ہونا	مہربانی کا بار ہونا۔	؎ مرا قاتل نے سر کاٹا تو میں ممنون ہوں اُس کا زمانے کا کوئی احسان سر پر ہو نہیں سکتا	ی
احسان دھرنا	سلوک جتانا۔ مہربانی دکھانا	؎ لے کے دل یہ مفت کا احسان مجھ پر دھر دیا بوسہ دے کے کہتے ہیں نقصان تیرا بھر دیا	ی
آخور کی بھرتی	کوڑا۔ کرکٹ۔ معمولی چیز	؎ لطف جب شعر کا ہے لطف سے خالی نہ رہے اس میں بھرتی ہو تو آخور کی بھرتی نہ رہے	ی
آخر آخر	بعد میں	؎ وہ کب لطف کرتے ہیں بے آزمائے کرم آخر آخر عتاب اوّل اوّل	م
آدمی ٹھکانے کا ہونا	معقول آدمی ہونا۔	؎ سمائیں اپنی نگاہوں میں ایسے ویسے کیا رقیب ہی سہی ہو آدمی ٹھکانے کا	م
اِدھر کی اُدھر ہونا	تلپٹ ہونا۔ انقلاب ہونا تغیر پذیر ہونا۔	؎ جو مجھ پہ چشم لطف تھی اب غیر پر ہوئی دنیا کی طرح یہ بھی اِدھر سے اُدھر ہوئی	م
اِدھر ہونا اُدھر بھی ہونا	طرفدار ہونا۔ دونوں طرف ہونا	؎ شوقِ دیدار فکر سر بھی ہے دل اِدھر بھی ہے دل اُدھر بھی ہے	گ
آدمیت سے گذر جانا	قابو میں نہ رہنا۔ جامۂ انسانیت سے باہر ہو جانا۔	؎ ان پری رویوں کی صورت دیکھ کر آدمیت سے گذر جاتا ہے دل	ی
آدبکنا	آکر چھپکے پڑ جانا۔ گھس کر پڑ جانا	؎ لے کے دل تم نے جب ستم توڑے پھر ہماری بغل میں آ دبکا	م
ادھورا پڑنا	پورا نہ پڑنا۔ پورا نہ ہونا	؎ ہاتھ کب قاتل کا پورا پڑ گیا نیم جانوں پر ادھورا پڑ گیا	ی
اُدھیڑ دینا	چمڑی اُتار دینا۔ بہت زیادہ زدوکوب کرنا۔	؎ زلف نے اس کی مار کر کوڑے دلِ عشاق کو اُدھیڑ دیا	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
اُدلا بدلا	تبادلہ ہونا	؎ کون روکش ہو محمدؐ کے تن پر نور سے ادلا بدلا جس کے سایہ کا ہو برقِ طور سے	ی
اد بدا کے کرنا	جان کر کے کرنا۔ ضد سے کرنا	؎ دل کا نقصان جس میں ہوتا ہے کام کرتا ہوں اد بدا کے وہ ہی	ی
آدھیڑ ہونا	متوسط عمر کا ہونا۔ ڈھلی ہوئی عمر کا۔	؎ کہاں جوانوں کو دنیا سے دل لگی کا مزہ یہ پیر زال بلا سے آدھیڑ ہی ہوتی	ی
ادنیٰ بات ہونا	نہایت معمولی	؎ تڑپادیا کسی کو۔ کسی کو لٹا دیا ادنیٰ ہے یہ تو اس نگہ سحر فن کی بات	ض ی
آدھی بات بھی بُری لگنا	ذرا سا کچھ کہنا بھی ناگوار گذرنا	؎ میں کروں پوری شکایت ان سے کیا جب بُری لگتی ہو آدھی بات بھی	ی
ارمان نکلنا	آرزو پوری ہونا	؎ داد خواہوں کا بھرا ارمان مفر نہ نکلا گر طرف دار ترا داورِ محشر نکلا	گ
ارمان کا خون ہونا	آرزو پوری نہ ہونا	؎ نگاہِ تغافل نے تلوار کھینچی یہاں خونِ ارمان ہوا چاہتا ہے	آ
اِردگرد پھرنا	چاروں طرف گھومنا	؎ پروانہ شمع کعبہ کے پھرتا ہے اردگرد ایسی لگی ہو جس کو تو پاس ادب کہاں	ی
آدھوں آدھ کرنا	دو حصّے برابر کے کرنا۔ نصف نصف کرنا	؎ دل جو لیتے ہو تو آدھوں آدھ دو حصّے کرو ایک میرے پاس رکھو ایک اپنے پاس تم	ی
اُڑا جانا	ٹال دینا۔ اَن سُنی کر دینا	؎ ذکر میرا اگر آجاتا ہے سُن کے وہ صاف اُڑا جاتا ہے	گ
اُڑ کے جانا	کسی چیز کا خود بخود کسی کے پاس پہنچنا۔	؎ تقصیر مے فروش کی اے محتسب نہیں یہ چیز اُڑ کے جاتی ہے میخوار کی طرف	گ
اُڑ کے پہنچنا	فوراً پہنچنا۔ ہوا کی سی تیزی سے پہونچنا۔	؎ بلا سے ہوں برباد ہم اڑ کے پہنچیں نہیں آتی ہم تک ہوائے وطن بھی	م

محاوره	تشریح	شعر	نام دیوان
اُڑا لانا	کھینچ لانا	؎ کون مرنے کو ترے کوچہ میں خود آتا ہے پر یہ بیتابیٔ دل ہے کہ اُڑا لاتی ہے	گ
اُڑ جانا	غائب ہو جانا	؎ کیا وہ غارت گرِ دین حشر سے اُڑ جائے گا ہر مسلمان کا سنتے ہیں مآل اچھا ہے	آ
اُڑا دینا	دماغ بڑھا دینا	؎ وہ ناز سے زمین پہ رکھتے نہ تھے قدم تعریف کر کے اور بھی ہم نے اُڑا دیا	آ
اُڑی پھر	دور رہنا	؎ آئی اترائی ہوئی کس کی گلی سے یارب کہ نسیم سحری ہم سے اُڑی پھرتی ہے	گ
اُڑا ہوا آنا	دوڑا ہوا آنا۔ بھاگ کر آنا	؎ اے جذب شوق ہو نہ ہو یہ نامہ بر ہی ہو آتا ہے کوئی شخص اِدھر کو اُڑا ہوا	م
آڑے زخم		؎ آڑے زخموں کی جو قاتل نے بنائی بدھی آج مقتل میں شہید آئے ہیں دولہا بن کر	ی
آڑے ہاتھوں لینا	ذلیل کرنا۔ شرمندہ کرنا۔ بُرا کہنا۔ لعنت ملامت کرنا	؎ چارہ گر ہونگے تجھے کپڑے چھڑانے مشکل آڑے ہاتھوں مری وحشت کبھی ایسا لے گی	م
اُڑتی سی خبر کان میں پہنچنا	افواہ سننا	؎ اُڑتی سی خبر آج مرے کان میں آئی تم اُڑ کے پہنچتے ہو کبھی غیر کے گھر میں	ی
اُڑا کے لے جانا	بھگا کر لے جانا۔ بغیر مرضی لے جانا	؎ نہ کوہسار نہ صحرا نہ آسمان نہ زمین ہوائے شوق کہاں لے گئی اڑا کے مجھے	ی
اُڑ جانا	پھیل جانا۔ مشہور ہو جانا	؎ ہم تصور میں بھی جو بات ذرا کہتے ہیں سب میں اُڑ جاتی ہے ظالم سے کیا کہتے ہیں	آ
اُڑانا	استعمال کرنا۔ تصرف میں لانا	؎ صبح مسجد کو گئے شام کو مے خانے میں رات کو ہم نے اُڑائی صبح استغفار کی	ی
اُڑانا	نقل کرنا۔ تقلید کرنا۔	؎ ناتواں دیکھ کر افسوس نہ آیا مجھ پر وہ خفا ہیں کہ اڑا لی ہے نزاکت میری	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
آڑ میں دیکھنا	اوٹ میں سے دیکھنا، چھپ کر دیکھنا	؎ ہمراہ غیر تھے وہ درختوں کی باڑ میں ہم دیکھتے رہے دمِ گلگشت آڑ میں	ی
آڑے آنا	مصیبت میں مددگار ہونا	؎ آدمی وہ ہے جو ڈھونڈے نہ سہارا کوئی کہ بُرے وقت میں آڑے نہیں آتا کوئی	ی
اُڑائی ہوئی سی ہے	ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی کی نقل ہو۔ مانند تقلید کرنے کے۔	؎ تم دل سے مہربان ہو اس کا یقین نہیں یہ طرزِ التفات اڑائی ہوئی سی ہے	م
اڑے تھُڑے میں	مصیبت کے وقت مشکل پیش آنے پر۔	؎ کریں نہ قدر جو دل کی تو اور کس کی کریں اڑے تھُڑے میں ہمارے یہ کام آتا ہے	ی
آڑ کرنا	پروا کرنا	؎ آکر کھڑے ہوئے ہر کم [illegible] اہل کو آڑ کی جب تم نے بات کی تو عبث ہم نے آڑ کی	ی
اڑی رہنا	رکاوٹ رہنا۔ کام بند رہنا	؎ مدام سر پہ مصیبت پڑی نہیں رہتی ہمیشہ یار کسی کی اڑی نہیں رہتی	ی
اَڑ جانا	ضد کرنا ۔ جم جانا	؎ ٹلیں وہ کب جو دل لینے میں اُڑ جائیں یہ کیا کچھ کھیل چوسر کی اڑی ہے	م
اُڑ کے آنا	نہایت جلد آنا	؎ چاہتے ہیں تو اُڑ کے آئیں گے ورنہ ہر طرح ہچکچائیں گے	ف
اُڑا لینا	نقل کرنا۔ تقلید کرنا کسی کی خاص طرز اور طریقہ کی نقل کرنا	؎ سبب کھلا یہ ہمیں ان کے منہ چھپانے کا اُڑا نہ لے کوئی انداز مسکرانے کا	گ
اُڑا لے جانا	اچک کر لے جانا۔ چُرا لے جانا	؎ نچوڑا دل کو اے کافر ترے پیکان ایسے ہیں خدا کا گھر اُڑا لے جائیں یہ مہمان ایسے ہیں	ض ی
آسرا جاتا رہنا	امید یا سہارا جاتا رہنا	؎ جس توقع پر تھی اپنی زندگی وہ مٹ گئی جو بھروسا تھا ہمیں وہ آسرا جاتا رہا	م
اِسی آن	ابھی، اسی وقت، اسی لمحہ میں	؎ ہمیں یہ فکر کہ دل سوچ کر سمجھ کر دیں انھیں یہ ضد کہ اسی آن لے کے جائیں گے	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
آسمان ٹوٹ پڑنا	انتہائی مصیبتیں آجانا۔ سارے ستم ختم کر دینا۔	؎ آسماں ٹوٹ پڑا ہے ستم بے جا کا یہ ہے میرا ہی کلیجا کہ اُٹھا تا ہوں میں	گ
آسمان پھٹ پڑنا	آسمان ٹوٹ پڑنا۔ کوئی آسمانی مصیبت پیش آنا۔	؎ وہ ہوئے مہربان دشمن پر پھٹ پڑے آسمان دشمن پر	ی
آس ٹوٹ جانا	امید جاتی رہنا۔ مایوس ہو جانا۔	؎ اس کو کہتے ہیں لوگ عہدِ شکن ٹوٹ جائے نہ اپنی آس کہیں	ی
استغفار کرنا۔	توبہ کرنا بخشش چاہنا	؎ صبح مسجد کو گئے شام کو مے خانہ میں رات کو ہم نے اُڑا ای صبح کو استغفار کی	ی
آسن جما ہونا	جم کر بیٹھنا۔ گھوڑے پر ران جما کر بیٹھنا۔	؎ باقی نہیں نشان کسی کے مزار کا آسن جما ہوا ہے مرے شہ سوار کا	ی
اس کان سے اس کان اُڑا دینا۔	بے پروائی کرنا۔ دھیان نہ دینا۔	؎ افسانہ مرا سُن کے بھلا دیتے ہو کیا اس کان سے اس کان اڑا دیتے ہو کیا	ی
آستین چڑھانا	آمادہ ہو جانا	؎ دامن سنبھال باندھ کمر آستین چڑھا خنجر نکال دل میں اگر امتحان کی ہے	
آستین کا سانپ	ظاہر ا دوست باطن میں دشمن	؎ دوستی دشمن جتاتا ہے مجھے آستین کے سانپ سے ڈرتا ہوں میں	
آستین نکلنا	آستین پھٹ جانا	؎ نکل کر تم مری آغوش سے اس حال کو پہنچے کہیں سے چل دیا دامن کہیں سے آستیں نکلی	
آس بندھنا	امید ہونا	؎ کیوں نہ اے پیمان شکن جی چھوٹ جائے کیا کروں جب آس بندھ کر ٹوٹ جائے	
آسیب پہنچنا	ایذا پہنچنا۔ تکلیف پہونچنا	؎ آئینہ میں لیتے ہو جو زلفوں کی بلائیں آسیب نہ پہونچے کہیں ہاتھوں کو تمہارے	
آسن مار کے بیٹھنا	جم کر بیٹھنا۔ جوگیوں کی طرح دھونی رما کر بیٹھنا۔	؎ مر کے اُٹھیں گے اگر اٹھیں گے ہم بیٹھے ہیں اس در پہ آسن مار کے	

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
اوس سے پیاس بجھنا	تھوڑی مقدار سے تسکین ہوجانا ذراسی چیز سے رفع ضرورت ہونا	؎ قطرہ قطرہ پلا نہ اے ساقی اوس سے بھی بجھی ہے پیاس کہیں	ض ی
آس پاس ہونا	اردگرد۔ نزدیک ہونا	؎ بزم میں داغ گر نہیں تو نہ ہو یہیں ہوگا وہ آس پاس کہیں	ضمیری
اس میں دم کیا ہے؟	اس میں جان کہاں ہے۔ اس میں کچھ طاقت باقی نہیں رہی	؎ رہوں ستم سے بھی محروم یہ ستم کیا ہے وہ دیکھ کر مجھے کہتے ہیں اس میں دم کیا ہے	غ ی
اشارہ چلنا	آنکھ سے اشارہ ہونا	؎ ستم وہ چشم کافر سے تری چلنا اشاروں کا غضب وہ دل پکڑ کر بیٹھ جانا بے قراروں کا	گ
اشارہ پہ چلنا	فوراً حسب منشاء کام کرنا	؎ رہنما بادیہ گردی کو ہوی جیب دری، پاؤں چلتے ہیں اشارہ پہ مری ہات کے ساتھ	گ
اشک بھر آنا	آنسو بھر آنا۔	؎ اس بت کی جو یاد آئی ہمیں خلد بریں میں اُف کرکے جگر تھام لیا اشک بھر آئے	گ
اشاروں میں پورا ہونا	اس طرح اقرار ہوجانا کہ دوسرا نہ سمجھ سکے	؎ جو نگاہوں میں ادا ہو وہ جواب اولیٰ ہے جو اشاروں میں ہو پورا وہ سوال اچھا ہے	؟
اُشغلا چھوڑنا	شگوفہ چھوڑنا۔ کوئی فساد کی بات کہنا۔	؎ کہدیا مجھ سے دوست ہے دشمن خوب ناصح نے اُشغلا چھوڑا	ی
اشتعالک دینا	بھڑکانا۔ اکسانا	؎ مجھ سے برہم ہوتے ہیں وہ اس پر اشتعالک رقیب دیتے ہیں	ی
اشک ڈبڈبانا	آنکھوں میں آنسو بھر آنا	؎ اشک آنکھوں میں ڈبڈباتے ہوئے پاس بیٹھے تو منہ بناتے ہوئے	ف
اعتراض اٹھنا	تردید کرنا۔ جواب دینا	؎ کرتے ہیں وہ تمام حسینوں پہ اعتراض پھر بھی وہ اس طرح کہ نہ اٹھے ہر اعتراض	م
اشک پی جانا	ضبط کرجانا۔ آنسو پینا رونا روک لینا	؎ اشک پی کر رنج کھا کر ہجر میں ہوگیا جوں توں گزارا ہوگیا	ف

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
اعتبار اٹھنا	بھروسہ جاتا رہنا	؎ تمہارے جھوٹ نے بے اعتبار سب کیا کہ جیسے ایک سے اٹھا ہزار سے اٹھا	آ
آفت!	کلمہ ندا۔ حیرت۔ استعجاب اور اندیشہ ظاہر کرتا ہے	؎ ہر ادا مستانہ سر سے پاؤں تک چھائی ہوئی آفت تری کافر جوانی جوش پر آئی ہوئی	آ
آفت کے مارے	مصیبت زدہ	؎ کرے انصاف دنیا میں اگر آفت کے ماروں کا بنے خود آسماں چھالا تمہارے دل فگاروں کا	گ
اُف نکالنا	فریاد کرنا۔ تکلیف ظاہر کرنا	؎ بات کیسی وہ ہو گئے ہیں خفا منہ سے اُف بھی ذرا نکالی ہے	[illegible]
آفت کی	انتہا درجہ کی۔ بہت زیادہ	؎ لگاوٹ میں بھی اکھڑی آن سے اک آفت کی لیتا ہے اُچک لیتا ہے جب یہ دل نئی صورت کی لیتا ہے	می
اُفتاد پڑنا	صورت درپیش آنا۔	؎ دل دھڑکتا ہے کہ آغاز محبت ہے ابھی کیا پڑے دیکھئے افتاد ہماری یارب	هم
اُف کرنا	کراہنا۔ اظہار تکلیف۔ بات کرنا۔	؎ نالہ اس کے سامنے کیا کر سکوں اُف بھی کرتا ہوں دبی آواز سے	می
آفت کا پرکالہ	آفت کا ٹکڑا۔ سر بسر آفت	؎ بچائے جان کیوں کر تجھ سے تیر اچھالنے والا نگہ آفت کا پرکالہ تو رخ آتش کا پرکالہ	می
افیون گھلنا	افیون گھول کر پینے کے لئے تیار کرنا۔	؎ ادھر اڑتی ہے مے گھلتی ہے افیون بھنگ گھٹتی ہے ادھر پینے کی شرطیں ہو رہی ہیں نشہ بازوں میں	می
آفت میں جان آنا	بہت مشکل درپیش آنا۔ بہت مصیبت ہونا۔ ضیق میں جان ہونا	؎ دے کے دل اک فتنۂ قیامت کو جان آئی ہے اپنی آفت میں	می
اقرار سے پھرنا	وعدہ کرکے انکار کر دینا	؎ کس طرح جان دینے کے اقرار سے پھروں میری زبان ہے یہ تمہاری زبان نہیں	می
اُکھڑ جانا	بگڑ جانا۔	؎ یک بیک سُن کے مرا حال اکھڑ جاتے ہیں کے ہمنشیں میں انھیں ہاتھ سے لگالوں تو کہوں	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
اُکھڑی اُکھڑی لگاوٹ	کبھی کبھی کی محبت۔ غیر مستقل اتحاد۔	؎ اُکھڑی اُکھڑی یہ لگاوٹ ہی ستم کرتی ہے یاس کیوں ہو کسی کمبخت کو ارماں کیوں ہو	ی
اکہرا بدن ہونا	پتلا جسم ہونا۔	؎ دلائی نہ کیوں کر ہو بار نزاکت کہ اس نازنین کا اکہرا بدن ہے	ی
اکھڑی لینا	بے پروائی کرنا۔ توجہ نہ کرنا۔ ایسی باتیں کرنا جس سے رنجش ظاہر ہو	؎ لگاوٹ میں بھی اکھڑی ان سے اک آفت کی لیتا ہے اُنیچ لیتا ہے جب یہ دل نئی صورت کی لیتا ہے	ی
اکڑ نہ جانا	غرور نہ جانا۔ اینٹھنا کم نہ ہونا تناؤ۔	؎ اس سہی قد نے کر دیا سیدھا سرو کی پھر اکڑ نہیں جاتی	ی
اُکھڑے اکھڑے رہنا	ناراضگی کی وجہ سے اچھی طرح بات نہ کرنا۔	؎ وصل کے ذکر نے رنجیدہ کیا کیا ہم سے اُکھڑے اُکھڑے وہ رہا کرتے ہیں کیا کیا ہم سے	ی
آگ لگنا	مفقود ہونا۔	؎ لگ گئی آگ ایسی دولت کو کہ رُپے بُھنتے ہیں چنوں کی طرح	ی
آگ پھونکنا	آگ روشن کرنا آگ لگانا۔	؎ عشق در پردہ پھونکتا ہے آگ یہ جلانا نظر نہیں آتا	گ
آگے آنا	پیش آنا۔ جیسا کرنا ویسا بھرنا	؎ ہم نہ کہتے تھے نہ کر عشق پشیمان ہوگا جو کیا تو نے وہ آگے ترے اے دل آیا	گ
آگ لگنا (دوسرے مفہوم میں)	جلنا۔ جی جلنا۔ بہت بُرا معلوم ہونا	؎ ذکر مجنوں سے مجھے آگ لگی جاتی ہے گرچہ ظاہر ہے تمہارا وہ طلبگار [?] تھا	گ
آگے نکلنا	سبقت لے جانا	؎ کوئی آگے نکل نہیں سکتا تجھ سے فتنہ بھی چل نہیں سکتا	گ
الگ تھلگ رہنا	بالکل علیحدہ۔ واسطہ نہ رکھنا	؎ کچھ اس کو وہم کچھ اس کو غرور رہتا ہے الگ تھلگ وہ بہت دور دور رہتا ہے	ی
الف سے بے نہ سننا	کسی قسم کی تنبیہہ برداشت نہ کرنا	؎ نہ کسی کو بُرا کہے نہ سنے عمر بھر جو الف سے بے نہ سنے	ف

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
اگلا دور	پچھلا زمانہ	؎ کیفیت زمانۂ جمشید دیکھ لیں ساقی پلا شراب کہن اگلے دور کی	گ
آگ لگانا	جلانا۔ پھونک دینا۔ کیا کرایا ضائع کر دینا۔	؎ سرد مہری سے زمانے کی ہوا ہے دل سرد رکھ کے اس چیز کو کیا آگ لگائے کوئی	م
آگ بھڑکانا	آنچ تیز کر دینا یا شعلہ اٹھانا	؎ ارنی کہہ کے آگ بھڑکا دی برق نور جمال ہو ہی گیا	م
اُگال	چبایا ہوا پان۔	؎ سمجھیں اُسے ہم تو لعل و یاقوت مل جائے اگر اُگال تیرا	ی
آگ بگولا بننا	نہایت غصہ و غضب کی حالت میں ہونا۔	؎ آئے تھے گھر میں مرے آگ بگولا بن کر ٹھنڈے ٹھنڈے وہ گئے باد سحر کی صورت	م
آگ پانی میں لگانا	اس شخص کو بھڑکا دینا جس سے بھڑک جانے کی توقع کم ہو۔ برائی کا وہ کام کرنا جو ظاہرا ممکن نہ ہو	؎ کب شرارت سے باز آتے ہیں آگ پانی میں یہ لگاتے ہیں	و
اگواڑا پچھواڑا	سامنے کا حصہ اور پیچھے کا حصہ	؎ مکان منحوس ہے ڈھنگا ہے دشمن کا نہ تم لینا نہ اگواڑا ہی اچھا ہے نہ پچھواڑا ہی اچھا ہے	ن
اگلوں کو رونا	مرنے والوں کو یاد کرنا۔ گذر جانے والوں کی باتوں کو یاد کرنا	؎ اب روئیگا ہم کو اک زمانہ اگلوں کو جہاں میں رو گئے ہم	ضمیمہ فنا
اگلے وقتوں کی	پرانے زمانے کی	؎ ناصح پیر ہے پرانا اک اگلے وقتوں کی باتیں کرتا ہے	ی
الگ الگ ہی (۱)	اپنے طور پر۔ بغیر دوسرے کو شریک کئے ہوئے	؎ ہوا نہ اس سے کوئی اور کانوں کان خبر الگ الگ ہی کیا سب معاملہ دل کا	م
الٹا پیچ	الٹی سیدھی اچکر کی، صاف بات نہ ہونا۔	؎ سیدھی سادی ہم تو باتیں انکو لکھ بھیجینگے داغ واں الٹ پیچوں کی گر تقریر الٹی ہو تو ہو	گ
اللہ رے	کلمہ استعجاب جو کسی چیز کی زیادتی یا خوبی پر دلالت کرے، واہ واہ	؎ اللہ رے اس کا حسن ترقی بلا کی ہے ہر موئے زلف موئے کمر سے نکل گیا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
الگ بچا کے رکھنا	کسی کا حصہ نکال کر محفوظ رکھ دینا	؎ رکھنا الگ بچا کے رقیبوں سے اے فلک آزار میرے حق کا جفا میرے نام کی	گ
اُلٹے پاؤں چلنا	پشت کی طرف، منہ کی طرف نہ چلنا۔	؎ کوسوں تک اُلٹے پاؤں چلا آہ میں غریب جب تک مری نظر سے نہ پنہاں وطن ہوا	گ
الگ ہی الگ (۲)	دور سے رہنا۔	؎ ٹھہرو ذرا الگ ہی الگ وار کر چلے دامن بچاتے جاتے ہو بسمل کے ہاتھ سے	گ
اللہ کو سونپنا	دم رخصت اللہ حافظ کہنا۔	؎ جو چارہ گر آیا مری بالیں پہ یہ بولا اللہ کو سونپا تجھے بیمار محبت	گ
اُلجھنا (۱)	پھنسنا۔	؎ کھلتے نہیں تم داغ اُلجھتی ہے طبیعت اچھے کسی عیار ستمگار سے اُلجھے	گ
اُلجھنا (۲)	جھگڑا کرنا، تکرار ہونا	؎ رقیب آیا ہے چھپ چھپ کر ترے در پر مگر اُلجھا ہوا ہے پاسباں سے	گ
آلے زخم	ہرا گھاؤ	؎ زخم آلے تو بھی خشک ہوا کرتے ہیں داغ مٹتا ہی نہیں اس کا نشاں رہتا ہے	م
اُلٹی سمجھ	ناسمجھی، مقصد کے خلاف سمجھنا، جرم عاید ہونا۔	؎ میں کہوں کچھ تم اور کچھ سمجھو ایسی اُلٹی سمجھ کا کیا کہنا	ی
الزام نکلنا	تدبیر غلط ہونا۔ بات بگڑنا	؎ دشمن کی ندامت نے انھیں پیار دلایا اے کاش مرے ذمہ بھی الزام نکلتا	آ
اُلٹا پانسہ پڑنا	پانسہ پھینک کر حساب شمار کیا جاتا تو پانسہ غلط پڑ جائے تو حساب غلط نکلتا ہے۔	؎ کبھی دیکھیے نہ مرا زائچہ کوئی چال پڑ نہ جائے مری تقدیر کا پانسہ اُلٹا	ی
الگ کھسکنا	علیحدہ ہٹ جانا	؎ جو سر کو پھوڑیں تو پتھر پہ سر کٹے ہیں جو لوٹیں کانٹوں پہ کانٹے الگ کھسکتے ہیں	گ شہر آشوب
اللے تللے ہونا۔	بے حساب بے اندازہ خرچ ہونا۔	؎ وہ فیاض حاتم زمانے کے ہیں اللے تللے خزانے کے ہیں۔	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
الٹی چھری سے حلال کرنا	اتنی شدید تکلیف ہونا جتنی الٹی چھری سے حلال کرنے میں ہوتی ہے	؎ نگاہ پھیر کے عذرِ وصال کرتے ہیں مجھے وہ الٹی چھری سے حلال کرتے ہیں	آ
القط کرنا ۔ ہو جانا	ترکِ تعلق ہو جانا ۔ مراسم ختم ہو جانا	؎ کیا ملاقات اس جفا پرنجھ سکے ہم نے القط کی اب القط ہو گئی	ی
الٹی	برعکس، برخلاف	؎ پڑ گئے لینے کے دینے دل کو واپس مانگ کر اور لیجئے ہم کو الٹی بات دینی آگئی	ی
الٹی گنگا بہانا	برعکس کام کرنا جیسا ہونا چاہیئے اس کے خلاف کام کرنا	؎ مجھ پہ رکھتے ہیں غیر کا الزام الٹی گنگا بہائی جاتی ہے	ی
الٹے سر ہو جانا	بجائے خوش ہونے کے ناراض ہو جانا خلاف توقع برعکس پیچھے پڑ جانا ناخوشگوار ہو جانا	؎ شکوہ کرتا تو خدا جانے وہ کیا کرتے غضب میں نے کی تعریف وہ الٹے مرے سر ہو گئے	آ
آلش	کھاتے ہوئے کھانے میں سے بچا ہوا۔	؎ چھوڑا جو ہم نے کھا کے تو کھایا عدو نے غم تھوڑا سا وہ ہمارا آلش تھا بچا ہوا	ی
امید بندھنا	توقع ہونا ۔ آس ہونا	؎ جس لطف و کرم پہ مجھے امید بندھی کچھ اخلاص وہ غیروں سے بھی ایسا نہیں رکھتے	گ
امید اٹھ جانا	توقع نہ رہنا	؎ بے طرح پھیلا ہے اُن زلفوں کا جال اب اُمید رستگاری اٹھ گئی	گ
امید توڑ دینا	مایوس کر دینا	؎ تم تو امید توڑ دیتے ہو تم سے امید کوئی کیا رکھے	ی
امید رکھنا	توقع رکھنا ۔ آس رکھنا	؎ " " " " " " " " " " "	ی
امید بر آنا	توقع پوری ہونا ۔	؎ ہلایا جب مری آہ و فغاں نے زمیں پکڑی ہے کیا کیا آسماں نے	ی
آمنے سامنے ہونا	روبرو ۔ مقابل مقابلہ ہونا ۔	؎ آئینہ رکھ کے یہی بات ہوا کرتی ہے آمنے سامنے دن رات ہوا کرتی ہے	ضمیمہ ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
اُمنڈ اُمنڈ کر آنا	ہجوم کر کے آنا	؎ لب تک اُمنڈ اُمنڈ کے تو آتی ہیں حسرتیں چلتی نہیں زبان ترے ڈر سے کیا کہیں	م
اُمڈنا	گھر کر آنا۔ چاروں طرف سے چھا جانا۔	؎ اشک امنڈیں برس گئیں آنکھیں دیکھنے کو ترس گئیں آنکھیں	ف
امید ٹوٹ جانا	نا امید ہو جانا۔ مایوس ہو جانا	؎ تم حرف دل شکن نہ نکالو زبان سے امید ٹوٹ جائے گی امیدوار کی	ی
امتحان میں پورا اترنا	آزمائش میں کامیاب ہو جانا	؎ ہے وہ ہی آن تان میں پورا اُترے جو امتحان میں پورا	ف
آنکھیں دکھانا	تنبیہہ کرنا۔ غصہ ظاہر کرنا۔	؎ سلامت منزل مقصود تک اللہ ہو پہنچا دے مجھے آنکھیں دکھاتا ہے ہر اک نقش قدم میرا	گ
آنکھیں فرش راہ ہونا	قدموں کے نیچے آنکھیں بچھانا مراد ہے انتہائی شوق اور انتہائی تعظیم	؎ بہت آنکھیں ہیں فرش راہ چلنا دیکھ کر ظالم کف نازک میں کانٹا چبھ نہ جائے کوئی مژگاں کا	گ
آنکھوں میں پھر جانا	وہ ہی نقشہ سامنے آ جانا تصور ہونا۔	؎ سنے جو حضرت زاہد سے وصف جنت کے تو صاف پھر گئے آنکھوں میں اس مکاں کی طرح	گ
آنکھوں پر بٹھانا	نہایت عزت اور احترام کرنا	؎ مرتبہ دیکھنے والوں کا ترے ایسا ہے کہ بٹھاتے ہیں جسے اہل نظر آنکھوں پر	گ
آنکھ جھپکنا	شرمانا۔ غنودگی طاری ہونا	؎ کل غیر کے بھی سامنے جھپکے گی تیری آنکھ دل کو مزا دکھائیگا اس رات کا لحاظ	گ
انگلیاں اٹھنا	انگشت نمائی ہونا۔ شہرت ہونا دور سے بتانا۔	؎ آتا نہیں قریب کوئی دور دور سے اٹھتی ہیں انگلیاں ترے بیمار کی طرف	گ
انتظار کھینچنا	راہ دیکھنا۔ انتظار کرنا	؎ مدت سے کھینچتا تھا بڑا انتظار عیش	ح قصیدہ
آنچ نہ آنا۔	کسی مصیبت سے بچ جانا۔ اثر نہ پہنچنا۔	؎ آتش تو یہ سوز حاک لگے آنچ آئے نہ دامن تر تک	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
آنچل میں لے جانا	پلّو میں لے جانا	؎ دمِ رخصت تم آنچل میں مرا دل باندھ لے جانا ابھی تو رات باقی ہے چلے جانا دھندلکے میں	ی
آنکھ مِلنا	ہمسری کرنا۔ مقابلہ کرنا	؎ ملی ہے پنجۂ مژگاں میں خونِ دل سے حنا ہماری آنکھ ملی سب سے سرخرو ہو کر	گ
آنکھ ملنا	نگاہ لڑنا۔ محبت ہو جانا	؎ آنکھ کے ملتے ہی باہم چھا گئیں حیرانیاں آئینہ کی شکل یاں عالم وہاں تصویر کا	گ
آنکھ پڑنا	چار آنکھیں ہونا۔ سامنے آنا نگاہ ڈالنا۔ دیکھنا	؎ آنکھ پڑتی ہے کہیں پاؤں کہیں پڑتا ہے سب کی ہے تم کو خبر اپنی خبر کچھ بھی نہیں	گ
آنکھ پلٹنا	پھر جانا۔ نظر پھرنا۔ نگاہ بدلنا	؎ یوں آنکھ اُن کی کر کے اشارہ پلٹ گئی گویا کہ لب سے ہو کے کچھ ارشاد رہ گیا	گ
آنکھیں پتھرانا	نگاہ کم ہونا۔ نظر دھندلا جانا	؎ انتظارِ یار میں پتھرا گئیں آنکھیں اس قدر اشک بھی بن کر ہماری آنکھ سے پتھر گرا	گ
آنکھیں پھٹنا	حیران ہونا۔ مغرور ہو جانا	؎ نخوتِ دولت سے آنکھیں پھٹ گئیں قاروں کی کاش آنکھیں پھاڑ کر انجام اپنا دیکھتا	م
آنکھ لڑنا	شیفتہ ہونا۔ محبت کرنا	؎ جنتوں سے بھی نہ وہ حور شمائل آیا کس جگہ آنکھ لڑی ہائے کہاں دل آیا	گ
آنکھ کے بل چلنا	انتہائے شوق کا اظہار ہے	؎ آنکھوں کے بل چلوں گا تری راہِ شوق میں موئے مژہ بنیں گے مری چشمِ تر کے پاؤں	گ
آنکھ کا تارا ہونا	بہت عزیز۔ پیارا ہونا	؎ ہم سیہ رو ہیں سو امردمکِ چشم سے بھی پر جو دیکھے تو کہے آنکھ کا تارا ہم کو	گ
آنکھ جھپکنا	شرمانا	؎ لڑ گئی یارِ گلعذار سے آنکھ اب نہیں جھپکتی ہزار سے آنکھ	گ
آنکھ چوکنا	غافل ہونا۔ خطا کرنا۔ نگاہ نہ پڑنا۔	؎ کیا بچے ناوکِ نظر سے دل چوکتی ہی نہیں شکار سے آنکھ	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
آنکھ کھل جانا	نیند سے بیدار ہونا۔ عبرت حاصل کرنا۔ جاگ اٹھنا۔ سبق لینا	؎ نشہ ترا اُتر گیا اے داغ کھل گئی غفلت خمار سے آنکھ	گ
آنکھ نہ لگنا	نیند نہ آنا	؎ کبھی لگتی ہی نہیں نرگسِ بیمار کی آنکھ اُس نے دیکھی ہے چمن میں کسی ہشیار کی آنکھ	گ
آنکھ پھرنا	بے اتفاقی ہونا۔ مخالف ہونا	؎ آنکھ تقدیر نہ پھیرے نہ پھرے یار کی آنکھ کیا ہوا تم سے اگر پھر گئی اغیار کی آنکھ	گ
آنکھ میلی نہ ہونا	رنج کرنا۔ کسی صدمے سے متاثر نہ ہونا۔	؎ اے دلِ صاف صفائی کے تو یہ معنے ہیں کبھی میلی نہ ہوا اس آئینہ رخسار کی آنکھ	گ
آنکھیں نکالنا	ناراض ہونا۔ غصہ ہونا	؎ اشکِ خون دیکھ کے آنکھیں نہ نکال اے ظالم دیکھنے آئی ہے تری طالبِ دیدار کی آنکھ	گ
آنکھوں پر آنا	اظہارِ تعظیم اور اشتیاق	؎ تنہا جو آئیے مری آنکھوں پہ آئیے ساتھ اپنے غیر کو نہ کبھی لے کر آئیے	م
آنکھ لگنا	محبت ہو جانا۔ نیند آنا۔	؎ لگی نہ آنکھ مری چشمِ پاسباں کی قسم شبِ فراق کہیں دیکھنے کو خواب نہ تھا	گ
"	" " "	؎ آنکھ لگتی ہے تو کہتے ہیں کہ نیند آتی ہے آنکھ اپنی جو لگی چین نہیں خواب نہیں	گ
انگاروں پہ لوٹنا	بے چین ہونا	؎ شام ہی سے لوٹتا ہے مجھ کو انگاروں پہ آج اس لئے میں نے الگ تر کر کے بستر رکھ دیا	گ
آنکھ پہ پٹی باندھنا	آنکھ بند کر لینا۔ نہ دیکھنا	؎ پہلے ہی میری رگِ جاں میں لگایا نشتر پٹی آنکھوں پہ مگر باندھ کے صیاد آیا	گ
انجام پہ نظر کرنا	نتیجہ معلوم کرنا	؎ انجامِ محبت پر کریں کیا نظر آج انسان ہے مجبور نہیں کل کی خبر آج	گ
آنکھ دیکھتے جانا	منشا معلوم کرنا۔ اندازہ لگانا۔	؎ بولی جاتی ہے سوا بوسۂ لب کی قیمت دیکھتے جاتے ہیں وہ اپنے خریدار کی آنکھ	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
آنکھ سے آنکھ ملنا	چار نظر ہونا	؎ غش آجاتا ہے اس کو آنکھ سے جب آنکھ ملتی ہے نگہبان اور پیدا کیجیے اپنے نگہبان کا	گ
آنکھ سامنے ہونا	آنکھ ملنا۔ آنکھ اٹھنا حجاب نہ آنا۔	؎ دل چرایا ہے وہ اب آنکھ ملائیں کیونکر سامنے ہوتی ہے مشکل سے گنہگار کی آنکھ	گ
آنکھ کھلنا	بیدار ہونا۔ سنبھل جانا	؎ نشہ تیرا اتر گیا اے داغ کھل گئی غفلت خمار سے آنکھ	گ
آنسو پی جانا	ضبط کرنا	؎ آنسو نہ پیے جائیں گے اے ناصح ناداں ہیرے کی کنی جان کے کھائی نہیں جاتی	گ
آنکھ میں سرمہ کی تحریر کھینچنا	آنکھوں پر ہلکا سا سرمہ لگانا	؎ تیرہ بختوں کا خط تقدیر دیکھ آنکھ میں اس سرمہ کی تحریر کھینچ	گ
آن نکلنا	ادا نکلنا۔ انداز ظاہر ہونا	؎ ہر بات میں کافر کے کیا آن نکلتی ہے واں آن نکلتی ہے یاں جان نکلتی ہے	گ
آنکھوں میں کھٹک سا ہونا	آنکھوں میں کوئی چیز چبھنا	؎ اس بہانے سے بہاتے سر محفل آنسو کہہ دیا ان سے کہ آنکھوں میں کھٹک ہوتی ہے	م
آنکھ بدلنا	رخ بدلنا۔ مخالف ہو جانا	؎ ان جفاؤں پہ وفا کوئی نہ کرتا لیکن دل بدلتا نہیں او آنکھ بدلنے والے	گ
آنکھ اٹھ جانا	دیکھ لینا	؎ رہ گئے لاکھوں کلیجہ تھام کر آنکھ جس جانب تمہاری اٹھ گئی	گ
انداز ملانا	مشابہت پیدا کرنا	؎ انداز کچھ ملانے لگا جور یار کا اب لطف دیکھنا ستم روزگار کا	گ
آنکھ چرانا	بے مروتی کرنا۔ انجان بننا نظر بچانا	؎ سامنے میرے جو چراتے ہو آنکھ آئینہ کیا آج نیا ہو گیا	گ
آنکھوں میں رہنا	سامنے رہنا۔ پیش نظر رہنا	؎ برسوں آنکھوں میں رہے آنکھوں سے پھر کر دل میں آئے راہ سیدھی تھی مگر پہنچے بڑے چکر سے آپ	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
آنکھوں میں نیند بھر آنا	بہت نیند آنا	؎ اب کہاں تک سناؤں قصۂ غیر میری آنکھوں میں نیند بھر آئی	گ
آنکھ بھر آنا	چشم پرنم ہونا۔ آنکھوں میں آنسو آجانا۔	؎ چوٹ دل کی دہیں ابھر آئی جب ہنسی آئی آنکھ بھر آئی	گ
انگلی نہ لگانا۔ یا نہ لگانے پانا	ہاتھ نہ لگانا۔ چھیڑ نہ کرنا چھو نہ سکنا۔	؎ چھیڑ منظور نہ ہو تجھ کو تو مژگاں تیری دل بیتاب کو انگلی نہ لگانے پائے	گ
آنکھ سے نکل جانا	دیکھنے میں آنا	؎ اب کیا ہے گر کسی سے ملاتے نظر نہیں لاکھوں ہماری آنکھ سے جلسے نکل گئے	گ
آنکھ آنا	آشوب چشم۔ آنکھیں دکھنا	؎ اشک خونیں نے گل کھلائے ہیں آج آئی ہے کس بہار سے آنکھ	گ
آنکھ اٹھا کر دیکھنا	متوجہ ہونا۔ خیال کرنا	؎ اے قیامت تجھے کیا آنکھ اٹھا کر دیکھوں بس رہا ہے مری آنکھوں میں تماشا کیسا	آفتاب داغ
آنکھوں میں بسنا	آنکھ میں سمانا۔ پیش نظر رہنا	؎ ایضاً	آ
آنکھ لگانا	سو جانا۔ نیند بھر لینا۔ محبت کرنا	؎ رات بھر ہجر میں جاگا ہوں میں اے داور حشر حال دل کونی گھڑی آنکھ لگا لوں تو کہوں	آ
آنکھوں میں خون اترنا	بہت غصہ آنا۔ آنکھیں سرخ ہو جانا۔	؎ عدو کو دیکھ کر آنکھوں میں اپنی خون اتر آیا وہ سمجھے یادۂ گلرنگ میں سرور آیا	آ
آنکھیں جھکنا	شرمسار ہونا شرم سے نیچی نگاہ رکھنا	؎ گلہ رقیب کا سن کر جھکی رہیں آنکھیں حجاب کب نگہ شرمسار سے اٹھا	آ
آنکھ ناک سے درست ہونا۔	نقشہ چہرہ کا اچھا ہونا۔ خوب صورت ہونا۔	؎ بولے وہ ماہ مصر کی تصویر دیکھ کر ہاں خیر کچھ درست ہے یہ آنکھ ناک سے	م
انجام نکلنا	نتیجہ برآمد ہونا۔	؎ معلوم نہ تھا یوں تری باتوں میں ہیں گھاتیں آغاز میں کیا عشق کا انجام نکلتا	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
آنکھ ملانا	رُخ کرنا ۔ متوجہ ہونا	؎ جو دیکھتا ہے اس کو مجھے دیکھنا نہیں دنیا میں کون آنکھ ملاتے غریب سے	آ
اَن بَن ہونا	بگاڑ ہونا ۔ تکرار ہونا	؎ خوب آتا ہے لگا لینا نگاہ یار کو ایک سے ان بن ہوئی تو دوسرا آگرویدہ ہے	آ
آنکھیں پھاڑنا	کوشش کرنا ۔ دور اندیشی سے کام لینا	؎ نخوت دولت سے آنکھیں پھٹ گئیں قارون کی کاش آنکھیں پھاڑ کر انجام اپنا دیکھتا	م
آنکھوں میں سمانا	آنکھوں میں بسنا، نظروں پہ چڑھنا ۔	؎ نگہ شرم کو بیتاب کیا خوب کیا رنگ لایا تیری آنکھوں میں سمانا دل کا	م
آن کی آن میں	آناً فاناً ۔ ایک لمحہ میں ذراسی دیر میں ۔	؎ رخنہ گروہ ہو تو محشر کا تماشا کیسا آن کی آن میں سب کھیل بکھر جائیگا	م
انداز اُڑا لینا	طریقہ اختیار کرنا ۔	؎ سبب کھلا ہمیں یہ اُن کے منہ چھپانے کا اُڑا نہ لے کوئی انداز مسکرانے کا	م
آنکھ جمانا	انتخاب کرنا ۔ چن لینا	؎ کس پر جمائے آنکھ خریدار کیا کرے بازار حسن میں ہے نئی ہر دوکان کی سیر	م
آنکھ سے اوجھل ہونا	آنکھ کے سامنے نہ ہونا ۔ نظر سے دور ہونا ۔	؎ دیکھو دیکھو مجھ پہ برساتے رہو تیر نگاہ صید جس دم آنکھ سے اوجھل ہوا جاتا رہا	م
آنکھ پڑنا	گرفت کرنا ۔ قابل اعتراض لفظ کو فوراً دیکھ لینا ۔ آنکھ اٹھا کر دیکھنا	؎ شوخئ الفاظ کچھ لائے گی رنگ آنکھ پڑتی ہے مری تحریر پر	م
آنکھیں ڈگر ڈگر کرنا	آنکھوں سے ناتوانی ظاہر ہونا ۔	؎ ضعف سے کچھ نظر نہیں آتا کر رہی ہیں ڈگر ڈگر آنکھیں	م
آنکھ ڈالنا	آنکھ ملانا	؎ الفت کو ہم بلائیں جینے دیکھ بھال کر دل کو غضب میں ڈال دیا آنکھ ڈال کر	م
آنکھیں سینکنا	نظارہ بازی کرنا ۔ پوٹلی بنا کر آنکھوں پر لگانا ۔	؎ ہے دوا اُن کی آتش رخسار سینکتے ہیں اس آگ پر آنکھیں	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
آنکھ میں آنکھ ڈالنا	آنکھ سے آنکھ ملا کر دیکھنا ڈھٹائی سے دیکھنا	؎ آنکھ میں آنکھ تو ڈالی نہیں جاتی ظالم دل میں دل ڈال دے کس طرح سے انساں کوئی	م
آنکھیں زمین پر بچھانا	انتہائی عاجزی اور شوق کا اظہار	؎ خاک پر کیوں ہو نقش پا تیرا ہم بچھاتے ہیں زمیں پر آنکھیں	م
آن رہ جانا	بات رہ جانا - آبرو رہ جانا	؎ اب تو کھالی ترے ملنے کی قسم اے ظالم آن رہ جائے مری جان رہے یا نہ رہے	م
آن	سج دھج - رنگ ڈھنگ - وضع قطع	؎ بجا اے حضرت واعظ کہاں دنیا کہاں جنت نرالی آن بانکی وضع جب نکلی یہاں نکلی	م
انداز ملنا	کچھ مشابہت ہونا	؎ دروازے پر آہی گئے وہ میری صدا پر ملتا تھا بہت غیر کی آواز کا انداز	م
آنسو پونچھنا	کچھ تسکین ہونا - کچھ تلافی ہونا	؎ لی سوز و گداز ہجر کی داد پونچھے آنسو مرے شمع سحر نے	م
آنکھوں میں نیند سمانا	نیند آنا - نیند کے ماتے ہونا	؎ چھایا ہوا ہے بزم عدو میں خمار سا آنکھوں میں تری نیند سمائی ہوئی سی ہے	م
آنکھ آنا	آشوب چشم - آنکھ دکھنا	؎ چشمک زنی نہ کی ہو کسی چشم مست نے نرگس کی آنکھ آج جو آئی ہوئی سی ہے	م
آنکھوں میں دم اٹکا ہونا	دم آنکھوں میں باقی رہنا	؎ وہی پیش نظر آیا کہ تھا جس بات کا کھٹکا رکا جب ہاتھ قاتل کا مری آنکھوں میں دم اٹکا	م
آنکھیں نیلی پیلی کرنا	غصہ کرنا، غضبناک صورت سے دیکھنا	؎ نیلی پیلی کرتے ہیں وہ آنکھیں مجھ کو دیکھ کر ایک رنگ آتا ہے اک جاتا ہے مجھ رنجور کا	م
آنکھ مچولی	ایک کھیل ہے ایک آدمی آنکھیں بند کر لیتا ہے دوسرے جو ایک سے زیادہ ہوں ادھر ادھر چھپ جاتے ہیں۔ وہ پہلا آدمی آنکھیں کھول کر ان کو ڈھونڈتا پھرتا ہے جب کسی کو پکڑ لیتا ہے پھر وہ آنکھیں بند کرکے اوروں کو تلاش کرتا ہے۔	؎ غیر کو گھر میں چھپایا مری آنکھیں ڈھانکیں کھیل یہ آنکھ مچولی کا نرالا دیکھا	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔	صدمہ کا اثر۔ انتہائی غم کے اثر سے کچھ نہ سوجھنا۔	؎ آگے آنکھوں کے اندھیرا چھا گیا کچھ دکھائی دے تو دیکھوں دل کی چوٹ	م
آنکھوں سے لگانا	بہت قدر کرنا	؎ جو متاع ہنر بیش بہا رکھتے ہیں اُن کو آنکھوں سے خریدار لگا رکھتے ہیں	م
آنکھوں میں چربی چھانا	کچھ نہ سوجھنا۔ اندھا ہو جانا۔ کچھ نہ خیال کرنا۔	؎ ہمارے شمع رو کے سامنے یوں شمع جلنا الٰہی کیسی چربی چھائی پروانے کی آنکھوں میں	م
آنکھیں چندھیانا	چکا چوند ہونا۔ آنکھیں جھپک جانا	؎ زاہد کو ہے پھر جلوۂ دیدار کی حسرت بجلی کی چمک دیکھ کے چندھیا گئیں آنکھیں	م
آنکھوں میں خاک	چشم بد دور۔ خدا نظر بد سے بچائے۔	؎ آدمی کو بری نظر سے نہ دیکھ اے فلک خاک تیری آنکھوں میں	م
آنکھیں ڈھانکن	آنکھیں چھپا لینا	؎ یہ نرالا ہے شرم کا انداز بات کرتے ہو ڈھانک کر آنکھیں	م
آنکھوں کی سوئیاں باقی رہنا۔	زیادہ تکلیف دور ہو جانا اور تھوڑی تکلیف باقی رہنا۔	؎ جو بیٹھیں آنکھیں تو پلکیں بھی کوئی پل کی ہیں رہی ہیں بس یہی آنکھوں کی سوئیاں باقی	م
آنکھوں پہ پردے پڑنا	آخری حصہ مصیبت کا [illegible] غفلت کرنا۔ خیال نہ رہنا غافل ہونا۔	؎ کرتا ہے داغ کو جو قاتل میں تاک جھانک پردے پڑے ہیں آنکھوں پہ غفلت تو دیکھئے	م
آنکھوں آنکھوں میں	صرف نگاہ سے کام لے کر نظروں نظروں میں آنکھ کے اشارے سے	؎ آنکھوں آنکھوں میں کیا اس نے مرا کام تمام شکر ہے کشتۂ انداز تغافل نہ ہوا	م
آنکھوں پہ ٹھیکری رکھنا	آنکھیں چرانا۔ لحاظ نہ کرنا۔ بے مروتی کرنا دیدہ و دانستہ اغماض کرنا۔ آنکھوں پہ پردہ اٹھانا	؎ ٹھیکری آنکھوں پہ دانستہ جو مجنوں رکھتا لیلیٰ پردہ نشیں جامہ سے باہر ہوتی	م
آنکھوں آنکھوں میں کھانا	چپکے سے اڑا لینا۔ کسی چیز کو چپٹ لینا۔	؎ وہ نظر باز وقت نظارہ آنکھوں آنکھوں میں کھا گیا دل کو	م
آنکھوں کے نیچے بجلی چمک جانا	آنکھیں خیرہ ہو جانا۔ یکایک نظر کا کم ہو جانا۔	؎ اُن سے نگاہ ملتے ہی دل پر لگی وہ چوٹ بجلی سی اپنی آنکھوں کے نیچے چمک گئی	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
آنکھوں میں گھر کرنا	نظروں میں جگہ پا لینا	؎ ابھی غمزوں سے اشاروں میں ہوتی ہیں باتیں دیکھتے دیکھتے آپ آنکھوں میں گھر کرتے ہیں	م
آنکھوں میں بیٹھنا	آنکھوں میں سمانا	؎ دل کو چرا لیا ہے نگاہوں سے اور پھر آنکھوں میں بیٹھتے ہیں ڈھٹائی تو دیکھئے	م
آنکھوں میں ٹیسو پھولنا	آنکھوں میں سرسوں پھولنا، زردی ہی زردی ہر چیز نظر آنا۔ آنکھوں میں زردی چھا جانا	؎ آپ کی آنکھوں میں کس طرح نہ ٹیسو پھولے زردی چہرۂ بیمار اثر کرتی ہے	م
آنکھیں تیورا جانا	آنکھیں خیرہ ہو جانا۔	؎ خورشید مرے سامنے یا شمع طور ہے آنکھیں جو تیورا گئیں یہ کس کا نور ہے	م
آنکھیں چلتی پھرتی ہونا	دیکھنے بھالنے تاک جھانک میں بہت ہوشیار ہو جانا	؎ اسے تاکا اسے جھانکا یہی نقشہ دیکھا چلتی پھرتی ہیں قیامت کی تمہاری آنکھیں	م
آنکھیں چڑھی ہونا	نشہ کا اثر ہونا۔ حدت کا اثر ہونا۔	؎ اس بدگمان کو نشۂ مے کا گمان ہے آنکھیں چڑھی ہوئی ہیں ہماری بخار سے	م
آنکھیں دوڑانا	نظر ڈالنا۔ سب طرف دیکھنا	؎ ہر طرف مجمع اغیار ہی دیکھا ہم نے آنکھیں دوڑائیں تری بزم میں کیا کیا ہم نے	م
آنکھیں بیٹھنا	موت کی علامت ہے	؎ بالیں سے نہ اٹھنا تھا کیا تم نے قیامت کی لو بیٹھ گئیں آنکھیں بیمار محبت کی	م
آنکھوں میں تنکلے چبھونا	تنکلے لوہے کی باریک سلاخ کو کہتے ہیں جس میں تاگے کو چرخہ سے تیار کرتے ہیں۔ آنکھیں پھوڑنا	؎ کرے دعویٰ ہمچشمی تو مژگاں دراز اس کی چبھوئے خوب تنکلے نرگس شہلا کی آنکھوں میں	م
آنکھیں سفید ہونا	حد درجہ انتظار کرنا	؎ آنکھیں مری سفید ہوئیں انتظار میں اُن کو نصیب سایۂ زلف رسا نہیں	ی
آنکھوں میں ترمرے پھرنا	اُڑتی ہوئی موہوم سی چیزیں نظر آنا۔	؎ خیال ذرۂ ریگ بیاباں کو ہی جاتا ہے پھریں گے ترمرے تربت میں بھی مجنوں کی آنکھوں میں	م
اندھیرے اُجالے	وقت بے وقت، موقع بے موقع، رات میں یا دن میں، کسی نہ کسی وقت	؎ ہمیں بھی رات دن اس تاک میں گذرتی ہے کبھی اندھیرے اُجالے وہ مل ہی جائیں گے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
آنکھ میں کھب جانا	نظر پہ چڑھنا۔ پسند آنا	؎ عاشق کو نہ اچھے سے غرض ہے نہ بُرے سے جو آنکھ میں کھب جائے سما جائے نظر میں	م
اندھیر کھاتا ہونا	ناانصافی ہونا۔ دیکھ بھال نہ ہونا	؎ محبت کی نہ دیں گے داد وہ خط کو مرے پڑھکر وہاں انصاف پھر کیا ہو جہاں اندھیر کھاتا ہو	م
آنکھیں پھوٹنا	بینائی جاتی رہنا۔ کوسنا ہے	؎ آج اس کو شکل میری دیکھ کر حیرت ہوئی آنکھیں پھوٹیں میں نے دیکھا ہو جو دن پھر آئینہ	م
آنکھ کھولنا	ہوش میں آنا۔ بیدار ہونا عبرت حاصل کرنا۔	؎ بیمار ہجر آنکھ ذرا کھولتا نہیں غفلت کا پردا اس پہ ہے کیسا پڑا ہوا	م
آنکھیں بچھانا	انتہائی انکساری، اشتیاق اور تواضع کا اظہار۔	؎ خاک پر کیوں ہو نقش پا تیرا ہم بچھائیں زمین پر آنکھیں	ی
آناکانی کرنا	ٹالنا۔ حیلہ بہانے کرنا۔ متوجہ نہ ہونا۔	؎ سمجھ کر مرا حال پھر پوچھتے ہو یہ کیا ہے اگر آناکانی نہیں ہے	ی
آن بان	سج دھج۔ ہٹ۔ ضد۔ اکڑ وضعداری۔ اطوار	؎ اُس خوبرو کو بزم حسیناں میں دیکھئے کرتا ہے آن بان بڑی آن تان سے	ی
آن تان	غرور، دماغ، غیرت	؎ ایضاً	〃
اندھیر چھا جانا	تاریکی آجانا۔ کچھ نہ سوجھنا	؎ ہوا ملال جب اُن سے تو چھا گیا اندھیر کہ دل میں آتے ہی آنکھوں میں بھی غبار آیا	م
اناڑی	بیوقوف۔ جس نے استاد سے نہ سیکھا ہو۔	؎ سلیقہ چاہیئے عادت ہے شرط اس کیلئے اناڑیوں سے نہ جنت میں مے کشی ہوگی	ی
انگارے برسنا	بے حد گرمی ہونا۔ آگ برسنا۔	؎ کیوں قبر عدو بارش رحمت کو نہ ترسے وہ دوزخی ایسا تھا کہ انگارے ہی برسے	ی
اندھا دھند	بے دیکھے بھالے۔	؎ دل اندھا دھند ہی آتا ہے ہمیشہ اے داغ چھان بین اس میں نہ کچھ چھان پھٹک ہوتی ہے	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
انگور پھٹنا	زخم ٹوٹنا۔ بھرا ہوا زخم کھل جانا۔	؎ پھر تری تیغ ناز نے تڑپا دیا ہے دل پھر مرے دل کے زخم کا انگور پھٹ گیا	ی
آنکھوں میں خاک ڈالنا	ظاہر بات کو چھپانے کی کوشش کرنا۔	؎ گیلے ہیں بال آئے کہیں سے نہا کے تم آنکھوں میں خاک ڈالتے ہو خاک اڑا کے تم	ی
اَن پڑھ ہونا	جاہل، بے پڑھا ہونا	؎ مری قسمت کا لکھا پڑھ کے لکھتے کراماً کاتبین اَن پڑھ نہیں ہیں	ی
اندھا دھند	اندھیر، بے انصافی، بے خبری۔	؎ عشق کی سرکار میں ہے کیا اندھا دھند ان دنوں دل لٹے جاتے ہیں ان کا کوئی بھی پرساں نہیں	ی
اندھا کیا چاہتا ہے دو آنکھیں۔	جس کو جس چیز کی ضرورت ہو اسی کی اس کو خواہش ہونا۔	؎ کیوں نہ یوسف کو چاہتے یعقوب اندھا کیا چاہتا ہے دو آنکھیں	ی
انجان بننا	بے خبر ہونا۔ لاعلمی ظاہر کرنا	؎ اب وہ انجان بنے جاتے ہیں ننھے نادان بنے جاتے ہیں	ی
آنکھ دیکھنا	کسی سے سیکھنا۔ کسی کے طور طریق پر چلنا۔	؎ کبھی لگتی ہی نہیں نرگس بیمار کی آنکھ اس نے دیکھی ہے چمن میں کسی ہشیار کی آنکھ	گ
آنکھ چندھی ہونا	چھوٹی چھوٹی کم کھلتی ہوئی آنکھ کو چندھی کہتے ہیں۔	؎ اک نظر سے اک جہاں کو دیکھتا ہے آئینہ ورنہ چندھی کس قدر ہے حلقۂ جوہر کی آنکھ	ی
آنکھ خیرہ ہونا۔	آنکھ میں چکاچوند ہو جانا دھند ہلکا سا ہو جانا۔	؎ اہل نظر کے واسطے ہیں سب خرابیاں نرگس کی آنکھ خیرہ ہو کب آفتاب سے	ی
انداز ہونا	طریقہ ہونا۔	؎ دنیا میں کسے محرم اسرار بنا دیں ہے ایک ہی غماز کا ہمراز کا انداز	م
آنی جانی ہونا	زوال پذیر ہونا۔ قائم نہ رہنا	؎ کیا مری جان اعتبار اس کا دولت حسن آنی جانی ہے	ی
آنکھوں سے صورت نہ جانا	تصور میں نقشہ قائم رہنا۔ خیال میں صورت سامنے پھرتی رہنا	؎ ہم چاہ کے پچھتائے ہیں اس پردہ نشیں کو آنکھوں سے کسی وقت وہ صورت نہیں جاتی	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
آنکھوں آنکھوں میں سحر ہو جانا۔	ساری رات جاگتے کٹنا	؎ رات مصیبت کی بسر ہو گئی آنکھوں ہی آنکھوں میں سحر ہو گئی	ی
الوٹ	انداز۔ ادا۔ غمزہ	؎ وہ حسن وہ انداز پھر وہ بانکپن اس کا چھل بل ہے قیامت کی تو الوٹ ہے غضب کا	ی
آنکھیں کھٹکنا	آنکھوں میں چبھن ہونا	؎ نشتر کی طرح سے دم نظارہ چبھ گئیں آنکھیں مری کھٹکتی ہیں تیر نگاہ سے	ی
انیس بیس ہونا	کچھ کم ہو جانا۔ کچھ فرق ہونا	؎ دیدار یار سے مجھے صحت نہیں ہوئی انیس بیس بھی تپ فرقت نہیں ہوئی	ی
آنکھوں کی پتلیاں پھر جانا	مرنے کے وقت پتلیاں آنکھوں کے گوشوں میں چھپ جانا۔	؎ منتظر ہی رہے دیدار کے ہم وقت اخیر پتلیاں پھر گئیں آنکھوں کی وہ آکر نہ پھرے	ی
اناپ شناپ	بے حد۔ بے مقدار۔ بے اندازہ	؎ کھائے جاتا ہے غم اناپ شناپ بڑھ گئی دل کی اشتہا کیسی	ی
اناپ شناپ ہانکنا	ہر کچھ غیر ذمہ دارانہ طور پر کہدینا	؎ ہانکتا ہے یہیں اناپ شناپ کوئی ناصح کی بات کیا سمجھے	ی
آنکھوں میں آنسو ڈبڈبانا	آنکھوں میں آنسو بھر آنا	؎ اشک آنکھوں میں ڈبڈباتے ہوئے پاس بیٹھے تو منہ بناتے ہوئے	ف
آنسوؤں کے تار باندھنا	آنسوؤں کی لڑی بن جانا برابر آنسو بہے چلا جانا	؎ دید کے قابل ہیں یہ موتی کی لڑیاں دیکھیے آنسوؤں کا تار باندھا چشم گوہر بار نے	ی
آنکھ بھر کر دیکھنا	پوری طرح دیکھ لینا	؎ ہائے کہنا وہ کسی بت کا دم نظارہ آنکھ بھر کر ہمیں دیکھے تو بس اندھا ہو جائے	گ
آنہ پائی سے چکانا	ایک ایک پائی ادا کر دینا۔ بے باق کر دینا۔	؎ لیں گے پھر سے فروش سے ہم قرض گو چکایا ہے آنا پائی سے	ی
آنکھیں جانا	بینائی نہ رہنا۔ اندھا ہو جانا	؎ رونے سے بھی ٹوٹتا ہے کہیں شوق نظارہ آنکھیں بھی گئیں تو بھی حسرت نہیں جاتی	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل ہونا	جو آنکھوں کے سامنے نہیں وہ گویا پہاڑ کی آڑ میں ہے یعنی تھوڑا سا حجاب بھی بہت زیادہ ہے۔ اوجھل غائب۔	؎ غمِ دوری سے جان بے کل ہے آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل ہے	ف
آئی جائی ہونا	زوال پذیر ہونا۔ قائم نہ رہنے والی	؎ کیا مری جان اعتبار اس کا دولتِ حسن آئی جائی ہے	ی
انار سا چھٹنا	خوشی کے مارے دل ایسا کھل گیا جیسا انار چھٹ جاتا ہے	؎ بجھ گیا دل انار سا چھٹ کر رہ گیا سینہ میں دھواں گھٹ کر	ف
آنکھیں ہونا	نظر آنا۔ سبق حاصل ہونا۔ روشن ہونا۔	؎ یوسف کا حال دیکھ کے آنکھیں ہوئیں جیسی ڈوبا جو اس کی چاہ میں ڈوبا نہ چاہ میں	ض ی
آنکھیں کھلنا	حیرت و استعجاب کا عالم ہونا غفلت خود سے دور ہونا یا کسی وجہ سے حیرت کے ساتھ اشتیاق زیادہ ہونا۔	؎ دیکھ کر شہر کھل گئیں آنکھیں ماہ رویوں پہ ڈھل گئیں آنکھیں	ف
آنکھیں ڈھلنا	مصروف ہونا۔ متوجہ ہونا	؎ ایضاً	ف
آنسوؤں سے خون کے رونا	حد سے زیادہ روتے رہنے پر آنکھوں سے خون کے آنسو آنے لگتے ہیں۔	؎ گرچہ بسمل ہوں مگر دیکھا نہیں جاتا ذرا آنسوؤں سے خون کے رونا تری تلوار کا	ض ی
آن تان میں پورا ہونا	شان و شوکت۔ وضعداری۔ رنگ ڈھنگ۔	؎ ہے وہی آن تان میں پورا اترے جو امتحان میں پورا	ف
آنکھوں کا اندھا	نابینا۔	؎ آپ کے چاہ ذقن سے دل نہ نکلے گا کبھی یہ کنوئیں میں گر پڑا آنکھوں کا اندھا دیکھئے	ض ی
آنکھ کا تارا ہونا	ذریعۂ بینائی ہو جانا، عزیز، پیارا	؎ راہ سے لیلی کی جو ذرہ اڑا آنکھ کا مجنوں کی تارا ہو گیا	ض ی
آنکھوں پر بٹھانا	عزت کرنا۔ انتہائی مدارات کرنا	؎ جائے حوروں میں اگر تیرا شہید اپنی آنکھوں پر بٹھائیں سب کی سب	ض ی
آنکھ سیدھی ہونا۔	اچھا برتاؤ ہونا۔	؎ ہم سے اب تک تو تری آنکھ بہت سیدھی تھی دیکھئے کرتی ہے یہ کل کے دغا کون سے دن	ض ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
آنکھ پھڑکنا	شگون علامت۔ داہنی آنکھ پھڑکنا خوشی کی اور بائیں غمی کی قیاس کی جاتی ہے	ٹھہر ٹھہر کے پھڑکتی ہے داہنی بائیں آنکھ شگون کون سا اچھا برا ہے کیا کہیے	م
اوسان درست رہنا	ہوش و حواس قائم رہنا	آتا ہے سامنے جو غارت گر شکیب اوسان داغ رہتے ہیں اپنے کہاں درست	گ
آوارہ ہونا	بے کار ادھر ادھر پھرتے رہنا۔	صبا تجھ کو تو غنچے چٹکیوں ہی میں اڑا دیتے جو نکہت خود ہو آوارہ تو ٹھہرانے سے کیا ٹھہرے	گ
اوسان جانا	حواس جاتے رہنا	مجنوں کا حال سن کے پریشان ہو گئے میرا اگر سنو گے تو اوسان جائیں گے	گ
آوازے کسنا	پھبتی کسنا۔ طعنہ مارنا	اُن کی محفل میں رقیبوں نے کسے آوازے بولتا میں تو گلا میرا دبایا جاتا	م
اوک سے پینا	دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر ان میں لے کر پینا۔ چلو میں پینا	کب گدلتے در مے خانہ کو عار آتی ہے اوک سے پی جو میسر قدح مل نہ ہوا	م
اوس پڑنا	ٹھنڈا ہو جانا۔ بے اثر ہو جانا۔ لفظی معنی میں شبنم گرنا۔	گریۂ شب سے توقع تھی بہت اُوس الٹی پڑ گئی تاثیر پر	م
اوّل۔اوّل	پہلے پہلے۔ ابتدا میں۔	وہ کب لطف کرتے ہیں بے آزمائے کرم آخر آخر عتاب اوّل اوّل	م
اوقات ہونا	حیثیت ہونا۔	دل و دین لے کے بھی راضی نہ ہوئے آپ کبھی یہ تو فرمائیے میں کیا مری اوقات ہے کیا	م
اوپری دل سے	ظاہرا طور پر۔ دکھانے کو	وہ جب اوپری دل سے کرتے ہیں وعدہ تو کھاتی ہے پلٹے زبان کیسے کیسے	م
اور طرف کی راہ لینا	دوسرے راستہ جانا	اے راہ نما راہ لے تو اور طرف کی کچھ اور ہوا رہرو منزل کو لگی ہے	م
اوسان رہنا	ہوش و حواس قائم رہنا	جلوۂ یار قیامت ہے حضرت ناصح کہئے حضرت کے بھی اوسان رہے یا نہ رہے	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
اوسان خطا ہونا	بدحواس ہوجانا۔ ہوش نہ رہنا	؎ وہ جلوہ دیکھتے ہی آگیا غش مجھ کو دعویٰ تھا خطا ہوتے نہیں ہرگز مرے اوسان ایسے ہیں	ض ی
اودھم مچا رکھنا	شور و شغب کرنا	؎ شور ہے قلقل مینا کا چلو آؤ پیو مینچوں نے بھی مچا رکھی ہے کیا کیا اودھم	م
اور ہونا	بدلا ہوا ہونا۔ دوسرا ہونا	؎ یاں دل میں خیال اور ہے واں مدنظر اور ہے حال طبیعت کا ادھر اور اُدھر اور	گ
اور عالم ہونا	دوسرا رنگ ہونا	؎ کیا نئے دوستوں سے بگڑی آج دشمنوں کا کچھ اور عالم ہے	گ
اونچ نیچ	بھلائی برائی۔ نشیب و فراز	؎ ناصح نے اونچ نیچ تو سمجھائی ہے بہت میں اس کو کیا کروں کہ یہ دل مانتا نہیں	ی
اوچھا	کم ظرف، کم حوصلہ، تنگ دل	؎ کیا غیر چھپائے گا ترا رازِ محبت اوچھے کو خدا اتنی سمائی نہیں دیتا	گ
اوبچی	وہ سپاہی جو تمام ہتھیار لگائے ہو۔ سلحشور۔	؎ اوبچی بن کر وہ قاتل آج نکلا سیر کو خود تھا سر پر زرہ بھی تن پہ تھی بکتر بھی تھا	ی
اوہ!	ندائیہ ہے۔ اظہار بے پروائی	؎ کچھ طبیعت ٹھہر ہی جائے گی اوہ یوں بھی گذر ہی جائے گی	ی
اونگھتے گذرنا	نیند کے خمار میں وقت گذرنا	؎ لیلۃ القدر میں جاگے ہیں جناب زاہد اونگھتے گذریگا دن بھر تو تماشا ہوگا	ی
اوہ جی!	ندا ہے۔ اظہار حقارت	؎ دل کو لے کر دیکھتے ہو کیا ہمیں اوہ جی کیا اس کی ہے پروا ہمیں	ی
آوازہ پھینکنا	فقرہ کسنا۔ طعنہ دینا۔ آوازہ کسنا۔	؎ اس کو عیار کہو تم یہ یقین ہے کس کو غیر کے نام سے آوازہ یہ مجھ پر پھینکا	ی
آؤ بھگت کرنا۔	تواضع کرنا۔ خاطر مدارات کرنا	؎ تیر کو تیرے کلیجہ سے لگایا ہم نے اپنے مہمان کی یوں آؤ بھگت کرتے ہیں	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
آواز بیٹھنا	آواز پڑ جانا۔ گلا بیٹھ جانا۔ آواز نہ نکلنا	؎ نالوں پہ مرے گوش بر آواز تھے وہ آج آواز مری بیٹھ گئی اس کو کیا کروں	ی
اور ہوا میں ہونا	دوسرے رنگ میں ہونا۔ بدلا ہوا انداز ہونا۔	؎ کچھ آنے لگا جب سے اثر آہِ رسا میں دل اور ہوا میں ہے جگر اور ہوا میں	آ
اولہ ہو جانا	بہت ٹھنڈا ہو جانا۔	؎ دیکھتا ہے نبض کیا مردے کی تو اے چارہ گر دم کہاں ہے مجھ میں اولہ ہو گیا ہے تن بدن	ی
اوٹ میں بیٹھنا	آڑ میں۔ پس پردہ بیٹھنا	؎ اس طرح ہم سے ملاقات کیا کرتے ہیں اوٹ میں بیٹھ کے وہ بات کیا کرتے ہیں	ی
اول میں	ضمانت۔ یرغمال۔ کسی چیز کی عوض چیز کو امانت رکھ دینا۔	؎ آنے کا وعدہ کرتے ہو کیا اس کا اعتبار بلوا دو اپنی اول میں میرے رقیب کو	ی
اور گھر دیکھنا	دوسری جگہ ٹھکانہ کرنا۔	؎ حضرتِ دل نہیں قرار تمہیں نکلو پہلو سے اور گھر دیکھو	ی
اور گھر تلاش کرنا	ایضاً	؎ دل کی ہے مفت ہی تجھے اے مفت بر تلاش یہ ہتھکنڈے اگر ہیں تو کر اور گھر تلاش	ض ی
اوپر کے دم بھرنا	سینہ کے اوپر سانس لینا پاؤں سے سینہ تک دم نکل جانا۔	؎ بیمار میں تیرے کیا دھرا ہے اوپر کے دم وہ بھر رہا ہے	ی
اول جلول ہونا	بے عقل۔ بے وقوف۔ بے سلیقہ	؎ قاصد مری بات کچھ نہ سمجھا کیا اول جلول آدمی ہے	ی
اوندھی پیشانی کا آدمی	الٹی سمجھ کا۔ بے وقوف	؎ ہم نے دیکھا ہی نہیں ناصح سا کوئی بے وقوف اوندھی پیشانی کا اوندھی کھوپری کا آدمی	ی
اوندھی کھوپری کا آدمی	" " "	؎ " " " " " " " "	"
آواز پر لگانا	آواز کے ساتھ چلنا	؎ آنسوؤں کا قافلہ چلنے لگا نالے کے ساتھ یہ جرس آواز پر اپنی لگا کر لے چلا	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
اونے پونے بیچ ڈالنا	کم و بیش داموں میں بیچ ڈالنا	؎ اب متاعِ دل پرانی ہو گئی اونے پونے بیچ ڈالیں گے اسے	ی
اولے پڑنا	سردی ہو جانے کی علامت	؎ دودِ آہ آتشیں کا ابر ہے احتمال ہیں نہ جانا برسے لگائے اگر اولے پڑے	ی
اونگ پر اونگ آنا	جھپکی لگ لگ جانا	؎ شورِ محشر نے اٹھایا مجھ کو کبھی نیند اگر اونگ پر اونگ آئیگی صبح قیامت بھی مجھے	ی
اُدھار لیتا جانا	قرض لے کر جانا	؎ خرید کر دلِ عاشق کو یار لیتا جا نہ ہوں جو دام گرہ میں ادھار لیتا جا	ض ی
اونچی دکان والے	بڑے سوداگر۔ گراں مایہ تاجر بڑے دوکاندار	؎ بیٹھے ہیں بام پر وہ ہر ایک مشتری ہے لیتے ہیں نفع کیا کیا اونچی دکان والے	ی
اوپری دل سے	ظاہرا طور پر۔ ناگواری سے دکھاوے کو۔	؎ اوپری دل ہی سے اس دل کے خریدار بنو جس کو تم لوگے اسی چیز کو دنیا لے گی	م
اونچا سنائی دینا	بہراپن۔ کم سننا	؎ کیا نکیرین مرا عذر سنیں اُن کو اونچا سنائی دیتا ہے	ی
اُوپر ہی اُوپر ملنا	بغیر کسی کو خبر ہوئے ملتے رہنا چپکے چپکے الگ ہی الگ ملنا	؎ وہ اوپر ہی اوپر ملا غیر سے بڑا پیچ پیغام بر نے کیا	ی
آواز بھرّا جانا	آواز بلند ہونے کے صدمہ سے کانپنے لگنا اور کچھ بھاری پھٹی ہوئی سی ہو جانا	؎ کان رکھ کر نہ سنی گل نے صدائے بلبل چیختے چیختے بھرّا گئی آواز تری	ی
آوارہ مزاج	قائم نہ رہنے والی طبیعت۔ متلون	؎ ہمارے ایک مشفق مٹ گئے ہیں دخترِ رز پر مزاج اس کا ہے آوارہ طبیعت لاابالی ہے	ض ی
اوس سے پیاس بجھنا	تھوڑی مقدار سے تسکین ہو جانا ذرا سی چیز سے رفع ضرورت ہونا	؎ قطرہ قطرہ پلا نہ اے ساقی اُوس سے بھی بجھی ہے پیاس کہیں	ض ف
اور سے اور ہونا	کچھ سے کچھ ہو جانا۔ بدل جانا ترقی کرنا۔ تنزل ہونا۔ انقلاب ہونا	؎ گھڑیوں بڑھتا ہے حسینوں کا جمال اور سے اور ہوئے جاتے ہیں	ض ف

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
اور (۱)	حرف عطف	ے پڑا ہے تفرقہ کیا دل میں اور دلبر میں ہزاروں کوس ہو گر ہو بہت قریں سے قریں	م
〃 (۲)	پھر	ے مرتا ہوں اور روز ہے مرنے کی آرزو اس عاشقی میں روح بھی عاشق قضا کی ہے	ی
〃 (۳)	سوا ۔ زیادہ	ے راہ پر اُن کو لگا لائے تو ہیں باتوں میں اور کھل جائیں گے دو چار ملاقاتوں میں	آ
〃 (۴)	طرفہ ۔ عجیب	ے دو دن میں وہ کسی سے برابر نہیں ملتا یہ اور قیامت ہے کہ مل کر نہیں ملتا	م
〃 (۵)	کسی خلاف قیاس بات پر تعجب سے کہنا ۔	ے خطا معاف تم اے داغ اور خواہش وصل قصور ہے یہ فقط ان کے منہ لگانے کا	م
〃 (۶)	اس کے سوا	ے غزل اک اور بھی اے داغ لکھو طبیعت اس زمیں میں کچھ لڑی ہے	م
〃 (۷)	دوسری جگہ	ے میت ہی ہماری نہ رہے کوچے میں انکے وہ کہتے ہیں رکھوا اسے لے جا کے کہیں اور	ی
〃 (۸)	آگے ۔ پرے	ے مشکل ہے کہ میں منزل مقصود کو پہنچوں بڑھ جاتی ہے تاثیر سے قدموں کی زمیں اور	ی
〃 (۹)	دوسرا ۔ اس کے علاوہ	ے امید شفاعت ہے مجھے روز قیامت ارمان نہیں اس کے سوا اے شہ دیں اور	ی
〃 (۱۰)	غیر ۔ دوسرا	ے اور اور ہیں آپ آپ ہیں کیا آپ سے نسبت ہوں لاکھ زمانے میں اگر رشک قمر اور	گ
اور بھی (۱)	زیادہ	ے تند خو ہے کب سنے وہ دل کی بات اور بھی برہم کو برہم کیا کریں	آ
〃 (۲)	اور کوئی ۔ دوسرا	ے ہمارے دل میں وہ آئے تو بدگمان ہوئے کہ اور بھی کوئی اس میں ضرور رہتا ہے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
اور اس پر یا اُس پر	باوجود اس کے۔	؎ ایک تو وعدہ اور اس پہ قسم یہ یقین ہے کہ اب ملیں گے آپ	گ
اور اس پر بھی	ایضاً	؎ کر لیا وعدہ انھوں نے ہو گئی تدبیر وصل اور اس پر بھی اگر تقدیر الٹی ہو تو ہو	گ
اور پھر اس پر	مستزاد۔ اس کے سوا	؎ تیری نمکیں کم نہ تھی کچھ بار رکھنے کے لئے اور پھر اس پر یہ شوخی یہ شرارت الحفیظ	م
اور جو	اگر۔ کلمۂ شرط ہے	؎ تم کو ہے وصل غیر سے انکار اور جو ہم نے آ کے دیکھ لیا	آ
اور جو کچھ	اس کے علاوہ	؎ لیجئے دیتا ہوں میں دل کے سوا اور جو کچھ ہے مرے امکان میں	گ
اور زیادہ	نہایت تاکید	؎ جب کبھی اُن سے ہوتے اور زیادہ مضطر مرض عشق کے پرہیز نے مارا ہم کو	گ
اور کچھ	نئی چیز۔ اس کے سوا۔ بہت زیادہ	؎ ہوا ہے کیا ابھی ہنگامہ اور کچھ ہوگا فغاں میں حشر کے آثار دیکھتے جاؤ	م
اور کو	دوسرے کو۔	؎ سنا ہے کسی اور کو چاہتا ہے وہ دشمن ہمارا وہ پیارا ہمارا	گ
اور چندے	چند دنوں تک۔ کچھ دنوں	؎ داغ ہم کو سرائے دنیا میں اور چندے قیام کرنا تھا	گ
اور لیجئے	اور سنئے	؎ پڑ گئے لینے کے دینے دل کو واپس مانگ کر اور لیجے ہم کو الٹی بات دینی آ گئی	ی
اوڑھنا	اوڑھنے کی چیز۔ اوڑھنا بچھونا بستر۔	؎ کاش مل جائے ترا سایۂ دیوار ہمیں اوڑھنا کیا ہے فقیروں کا بچھونا کیا ہے	م
اور ہی کچھ	دوسرا۔ خلاف	؎ کچھ کدورت سی آ گئی اس کو اور ہی کچھ سما گئی اس کو	ش

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
اوسان گم ہونا	حواس جاتے رہنا	؎ مجھ کو انجام کی فکر کہ کیا ہونا ہے گم ہیں اس خوف سے اوسان سوال عربی	ض ف
آہ کھینچنا	نالہ و فریاد کرنا۔	؎ وہ ٹھنڈے ٹھنڈے چین سے گھر کو چلے گئے لے اور آہِ سردِ دلِ پر ملال کھینچ	گ
آہ پڑنا	اثر ہونا۔	؎ بجلی گری کہ آہ پڑی بادہ خوار کی ہلچل پڑی ہوئی ہے عجب خانقاہ میں	م
آہ لینا	صبر سمیٹنا۔ اثر پڑنا	؎ یوں ستاتی ہے گردشِ گردوں کیوں غریبوں کی آہ لیتی ہے	ض ف
ایک کی چوٹ ایک پر آنا	ایک پر وار ہونا اور دوسرا بھی زد میں آجانا۔	؎ صدمہ پہنچا جگر کا دل تک داغ ایک کی چوٹ ایک پر آئی	گ
آئی بلا کو ٹال دینا	آئی مصیبت کو جس کا اندیشہ ہو آنے دینا آفت کو دور کرنا۔ تدارک کے تحفظ کی تدبیر کرنا۔	؎ جو سر میں زلف کا سودا تھا سب نکال دیا بلا ہوں میں بھی کہ آئی بلا کو ٹال دیا	گ
آئینہ کی شکل	آئینہ کی طرح حیران ہونا، حیرت میں آنا۔	؎ آنکھ کے ملتے ہی باہم چھا گئیں حیرانیاں آئینے کی شکل یاں عالم وہاں تصویر کا	گ
آئی کا	موت کا۔	؎ جان لے جائیگا آنا شبِ تنہائی کا کون اب روکنے والا ہے مری آئی کا	گ
ایک پر بیٹھے ہوئے ہونا	ایک ہی سے متعلق ہونا	؎ وہ ہرجائی اگر ہے داغ ہو تم بھی تو آوارہ تمہیں کب صبر ہے بیٹھے ہوئے تم ایک پر کیا ہو	ی
آئینہ اندھا ہونا	دھندلا پڑ جانا کہ عکس دکھائی نہ دے۔	؎ اس میں کیا دیکھی رقیبِ روسیہ نے اپنی شکل آج اندھا ہو گیا کل تھا منور آئینہ	ی
آئی کر لینا	سودا طے کر لینا	؎ دل کو وہ مول لے کے کہتے ہیں فکر کیا ہے یہ چیز آئی کر لی قیمت بھی مل رہے گی	ی
آئے دن کا	روز روز کا	؎ روز آنے لگی شبِ فرقت یہ بُرا آئے دن کا جھگڑا ہے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ایک دل یہ کہتا ہے	ایک خیال یہ آتا ہے دوسرا خیال یہ آتا ہے۔	؎ ایک دل کہتا ہے کیجے اُن سے رسم و راہ ترک ایک دل کہتا ہے کچھ دن اور دیکھا چاہیئے	ی
ایک پر ایک	اوپر تلے۔ لگاتار۔ متواتر سلسلہ بہ سلسلہ	؎ ساقیا ابر ہے دے جام شراب ایک پر ایک آج محفل میں گرے مست شراب ایک پر ایک	گ
ایسے کہاں کے ہیں	وہ میرے مقابل کے نہیں۔ وہ میرے سامنے کچھ نہیں معمولی درجہ کا ہونا۔	؎ جلوے مری نگاہ میں کون مکاں کے ہیں مجھ سے کہاں چھپیں گے وہ ایسے کہاں کے ہیں	گ
ایکا ہونا	اتفاق ہونا	؎ جنوں میں دیکھیے میدان کس کے ہاتھ رہے پڑی ہے آبلوں میں پھوٹ اور ایکا ہی خاروں میں	گ
ایسے دن دکھانا	دعا یہ ہے! ایسی خوشیوں کے دن نصیب ہوں خدا خوشیاں نصیب کرے	؎ ترے گھر داغ ہو ہر روز نو روز دکھائے تجھ کو بھی ایسے خدا دن	ض ی
اینڈتے ہوئے پھرنا	اٹھلاتے ہوئے۔ اتھا زنکبر کرنا	؎ حشر میں اینڈتے ہوتے یارب کس کے تقصیروار پھرتے ہیں	گ
ایسے اتنی ہزار	مراد کثرت سے ہے	؎ داغ کا ذکر سُن کے وہ بولے ایسے اتنی ہزار پھرتے ہیں	گ
ایک ہونا	سب کا مل جانا۔ متفق ہونا	؎ ایک ہونے سے رقیبوں کے ہوا کیا کیا کچھ غم نہ تھا رشک نہ تھا داغ نہ تھا خار نہ تھا	گ
ایک کی سو سو سنانا	ذرا سی بات پہ بہت بُرا بھلا کہنا	؎ وہ سنایا ہی کیئے ایک کی سو سو مجھ کو حرف مطلب مرے لب پر نہ مکرر آیا	گ
ایک کو ایک کھائے جاتا ہے۔	رشک و حسد کرنا، ایک دوسرے سے جلنا	؎ دیکھنا رشک اس کی محفل کا ایک کو ایک کھائے جاتا ہے	گ
ایک ایک سے کہنا	جو ملے اُسی سے کہنا۔ عام طور پر کہتے پھرنا۔	؎ تن تن کے جو چلتا ہے وہ شوخ کمان ابرو ایک ایک سے کہتا ہے ہوتا ہے شباب ایسا	گ
ایک طرح پر گذرنا	یکساں گذرنا۔ ایک ہی مشغلہ رہنا۔	؎ نیرنگ روزگار سے بدلا نہ رنگ عشق اپنی ہمیشہ ایک طرح پر گذر گئی	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
آئی ہے (جس کی کسی کی)	موت کا وقت آجانا	؎ اس کے در تک کسے رسائی ہے وہ ہی جائیگا جس کی آئی ہے	آ
ایک رنگ ہونا	یکساں برتاؤ کرنا	؎ ایک ہی رنگ ہے سب سے یہ تماشا کیسا کوئی کیسا ہے کوئی چاہنے والا کیسا	آ
ایک صورت سے	ایک ہی رنگ ہیں۔ یکساں	؎ گذرے اوقات عیش عشرت سے دو مہینے تک ایک صورت سے	ف
ایسے ہی ویسے	معمولی۔ کم درجہ کے لوگ	؎ جو ہوئی خوبصورت تو نہ چھپتی قیس سے لیلی مگر ایسے ہی ویسے پردۂ محمل میں رہتے ہیں	آ
ایک چال چلنا	یکساں رہنا۔ ایک ہی انداز پر قائم رہنا۔	؎ گذر گئے ہیں جو دن پھر نہ آئیں گے ہرگز کہ ایک چال فلک ہر برس نہیں چلتا	آ
ایک کی ایک سے نہ بننا	اتفاق نہ ہونا۔ باہم تکرار ہونا	؎ تو نے ایسے لگاڑ ڈالے ہیں ایک کی ایک سے نہیں بنتی	آ
ایمان لانا	یقین کرنا۔	؎ جلتے ہو بات ہر غماز کی آیت حدیث جھوٹ پر ایمان لانا کوئی تم سے سیکھ جائے	آ
ایک نہ دو	ایک دو پر ہی بس نہیں بلکہ بہت زیادہ۔	؎ چرخ سا اور سخی کون ہے دینے والا مجھ کو دس بیس دیے داغ الم ایک نہ دو	آ
ایمان کی کہنا	سچ کہنا۔ یقین کے ساتھ کہنا	؎ ایمان کی کہیں گے ایمان ہے ہمارا احمد رسول تیرا مصحف کلام تیرا	م
آئے گئے کا سودا	قریب مرگ ہونا	؎ دیکھ کہتے ہیں اسے آئے گئے کا سودا ہم ترے آتے ہی سو جان سے قربان گئے	م
ایمان جانا	نیت بگڑ جانا۔ عقیدہ خراب ہو جانا۔	؎ خط کے لے جانے سے ایمان نہیں جانے کا کوئی جاتا ہی نہیں بندہ خدا کا لے کر	م
ایک ایک گھڑی بھاری ہونا۔	ایک ایک لمحہ مشکل سے گذرنا	؎ ان کو وعدے میں بھی دشواری ہے مجھ کو ایک ایک گھڑی بھاری ہے	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ایمارہ ہونا	اشارہ ہونا۔ نشار ہونا	؎ وصل کا وعدہ کسی سے ہو وہ گویا ہم سے ہے کیا یقین سے جانتے ہیں ہم یہ ایما ہم سے ہے	م
ایک رنگ آنا ایک جانا	حالت متغیر ہونا۔ منہ فق ہونا	؎ نیلی پیلی کرتے ہیں آنکھیں وہ مجھ کو دیکھ کر ایک رنگ آتا ہے اک جاتا ہے مجھ رنجور کا	م
ایمان پھسلنا	نیت خراب ہونا۔ لغزش ہونا ایمان جانا	؎ لائے مے خانہ پہ کیا آج قدم ہی پھسلے پہلے مومن کا جو ایمان تو دھرم ہندو کا	م
ایک آن	ایک لمحہ	؎ ذرا سی دیر کرو امتحان کی تکلیف اٹھاؤ میرے لئے ایک آن کی تکلیف	ی
ایک جہاں کی تکلیف	تمام دنیا کی مصیبت	؎ بیان کس سے کریں اپنی جان کی تکلیف ہماری جان پہ ہے اک جہان کی تکلیف	ی
ایک جہان دشمن پر جھک پڑنا	ساری دنیا کا دشمن پر متوجہ ہو جانا	؎ لوگ کہتے ہیں کیا؟ سنو تو سہی جھک پڑا اک جہاں دشمن پر	ی
ایمان ٹھکانے ہونا	ایمان قائم رہنا۔ نیت صحیح ہونا	؎ جھوٹی قسموں کے کہاں تک کوئی دھوکے کھائے نہیں ایمان ٹھکانے تمہیں ہم جانتے ہیں	ی
ایسا تیسا	کمینہ، نالائق۔ کلمۂ حقارت	؎ رنج فرقت بہت تری ہم نے اٹھایا کیسا تجھ سے آئندہ ملے گا کوئی ایسا تیسا	ی
اینٹھ لینا	چھین لینا۔ زبردستی لے لینا	؎ تری معاملہ کی بات زلف نے تیری سمجھ کے مفت کا مال دل کو اس نے اینٹھ لیا	ی
ایمان پر چھوڑنا	بھروسہ پر، اعتبار پر دیدینا	؎ ہر طرح پر اس کی خاطر چاہیئے دل کو چھوڑا ہے ترے ایمان پر	ی
ایمان سے کہنا	سچ سچ کہنا	؎ یہ کیا کہا کہ ہم نہیں کہتے تجھے برا کس کس سے کہہ چکے ہو تم ایمان سے کہو	ی
ایک ہی ہونا	بے مثل ہونا۔ ثانی نہ رکھنا	؎ چھیڑ اس پردہ وش سے کرتا ہے سچ تو یہ۔ ایک ہی شریر ہے دل	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ایک ہی ہوئی	لاجواب۔ لاثانی ہوئی	؎ دل لے کے پوچھتے ہو تری چیز کیا ہوئی اچھی کہی یہ ایک ہی اے دلربا ہوئی	م
ایک ایک کرکے لے لینا	کچھ باقی نہ چھوڑنا۔ گن گن کر سب لے لینا	؎ اہلِ عقل کو اس نے لوٹ لیا لے لئے ایک ایک کرکے دل	ی
ایک دم کے ساتھ کتنے لگے پڑے ہونا۔	ایک ذات سے بہتوں کا وابستہ ہونا۔	؎ دل کی ہے پرورش خلش درد و غم کیساتھ کتنے لگے پڑے ہیں یہاں ایک دم کیساتھ	م
ایلچی	قاصد۔ سفیر	؎ اے صبا تو پیغام پہنچا دے ایلچی کو کوئی زوال نہیں	ی
ایڑیاں رگڑنا	بہت کاہش و کلفت کے ساتھ چلنا بہت خرابی سے دن گزارنا	؎ نہ رہنما ہے نہ منزل کا پتہ ہے کوسوں طریقِ عشق میں ہم ایڑیاں رگڑتے ہیں	ی
ایمان کانپنا	خدا کے خوف سے لرز جانا۔	؎ ایمان کانپتا ہے اُن کی شہادتوں سے جو کوڑیوں پہ اپنا ایمان بیچتے ہیں	ی
ایمان بیچنا	کچھ لے کر جھوٹ بولنا کسی لالچ سے جھوٹی گواہی دینا	؎ ایضاً	ی
ایک گھر کے دو گھر بنانا	مثل ہونا اتفاقی کیلئے بولتے ہیں مگر یہاں محض لفظی معنی ہی مراد ہیں یعنی دو حصہ کر دینا	؎ کئے خنجر سے دو ٹکڑے جگر کے بنائے تم نے دو گھر ایک گھر کے	ی
اینڈی بینڈی سنانا	الٹی سیدھی سنانا۔ آڑی ٹیڑھی باتیں کرنا۔	؎ بانکپن اپنا وہ دکھاتے ہیں اینڈی بینڈی مجھے سناتے ہیں	ی
ایلے گیلے	اترا کر چلنا۔ ناز کرتے ہوئے پھرنا	؎ منہ لگایا تم نے غیروں کو بہت کیوں نہ ایلے گیلے اتراتے پھریں	ی
اینٹ سے اینٹ بجا دینا	مسمار کر دینا۔ بالکل توڑ ڈالنا	؎ لشکرِ غم نے کیا کعبۂ دل کو برباد اینٹ سے اینٹ بجا دی ہے خدا کے گھر کی	ی
ایک منہ ایک زبان ہونا	متفق ہونا۔ ایک ہی بات کہنا	؎ دل بھی شاکی ہے ترا میرے ساتھ ایک منہ ایک زبان ہیں دونوں	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ایسا نہ نکلنا	جواب نہ ہونا۔ ہمسر نہ ہونا	؎ نہ نکلے عالم بالا تک ایسا چاند سا چہرہ انہیں کا فرہنوں میں ایک صورت ایسی ہوتی ہے	آ
اینچ پینچ	چکر کی بات۔ جو صاف صاف نہ ہو۔	؎ نہیں ہے پینچ سے خالی کوئی تمہاری بات یہ اینچ پینچ کی باتیں سمجھ میں کیا آئیں	ی
آئے تو کیا آئے	آنے سے کیا ہوا۔ نہ آنے کے برابر۔	؎ تمہاری بزم میں ہم نے نہ دیکھا داغ سا کوئی جو سو آئے تو کیا آئے ہزار آئے تو کیا آئے	ض ی
ایرے غیرے	اجنبی معمولی آدمی۔ کم حیثیت	؎ ایسے ویسوں سے کیا ملے کوئی ایرے غیرے ہیں تیری محفل میں	ض
اینٹھتے پھرنا	فخر و ناز کرتے ہوئے چلنا	؎ تھا سیدھا سادا اُن کا چلن کل کی بات ہے اب اینٹھتے پھرتے ہیں وہ کس بانکپن کیساتھ	ض
اے لو!	ندا ہے۔ مراد یہ لیجیئے	؎ نام ناصح کا لیا تھا میں نے اے لو حضرت وہ چلے آتے ہیں	ض
ایڑ کرنا	پاؤں کی ایڑی سے گھوڑے کو دوڑنے کا اشارہ کرنا	؎ نکلٹ مرے مزار پہ آیا وہ شہ سوار توسن کو اتنی دیر میں سو بار ایڑ کی	ض
آئی گئی کا سودا	سانس آیا آیا نہ آیا نہ آیا	؎ تیرے بیمار میں رہا کیا ہے اب تو آئی گئی کا سودا ہے	ض
ایذا اٹھانا	تکلیف پانا۔	؎ ہجر میں دیکھئے بچے نہ بچے دل نے ایذا بہت اٹھائی ہے	ض
ایمان ہے تو سب کچھ	ایک مشہور مثل ہے یعنی ایمان بڑی دولت ہے۔ ایمان رہے اور کچھ رہے نہ رہے	؎ کہیں گے ہم تو نہ مصحف رخ کتابی کو یہ سچ مثل ہے کہ ایمان ہے تو سب کچھ ہے	ض
ایمان کا سودا ہونا	ایمان داری سے لین دین ہونا	؎ بوسہ پہ نہیں ہونگا کچھ جان کا سودا ہے ایمان سے تم کہدو ایمان کا سودا ہے	ض
ایک ایک گھڑی گننا	مسلسل شمار کرتے رہنا۔ لگاتار گننے میں مشغول رہنا۔ شدت انتظار کا اظہار	؎ آخر تھکی زبان گھسیں اپنی انگلیاں اک اک گھڑی گنی جو ترے انتظار میں	ض

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ایک کھیل ہونا	کھیل جیسی معمولی چیز ہونا۔	؎ ایک کھیل ہے اُن کو وعدہ کرنا ایک بات ہے جھوٹ بولنا بھی	ی
ایک بات ہونا	معمولی بات ہونا۔ کچھ بھی اہم نہ ہونا۔ کچھ وقعت یا لحاظ کی چیز نہ ہونا۔	؎ ایضاً	″
ایک رنگ پر	یکساں۔ ایک ہی حالت میں محفل کا گرم ہونا۔	؎ پریوں کا جمگھٹ اور حسینوں کا مجمع ہے کیا ایک رنگ پر ہے یہ جشن شہانہ آج	گ قصیدہ
ایمان لانا (دوسرے مفہوم میں)	دل سے معتقد ہو جانا۔ ماننا متفق ہونا۔	؎ آپ دعویٰ رنائے بیٹھے ہیں ان پر ایمان لائے بیٹھے ہیں	ف
ایک بات میں سو مزے دیکھنا۔	ایک ہی بات میں طرح طرح کے لطف آنا	؎ سو مزے ایک بات میں دیکھے سو ہنر ایک ذات میں دیکھے	ف
اُلٹنا (۱)	چھان مارنا	؎ خاک کیا کیا نہ اڑائی ترے دیوانوں نے دشت پر دشت بیابان پہ بیابان الٹا	م
اُلٹنا (۲)	لوٹنا۔ اوندھا کرنا	؎ لہو چاٹا ہی کیا ہر دہن زخم جگر آج جھنجھلا کے جو قاتل نے نمکدان اُلٹا	م
اُلٹا لگانا	صحیح جگہ اور شکل میں نہ لگانا	؎ خاک کیا کیا نہ اُڑائی ترے دیوانوں نے دشت پر دشت بیابان پہ بیابان الٹا	م
اُلٹا پھر جانا	واپس چلا جانا۔ آتے آتے رہ جانا۔	؎ روتے روتے وہ تبسم جو کبھی یاد آیا پھر گیا اشک میں آ کر سر مژگاں الٹا	م
الٹا پھیر دینا	واپس کر دینا۔ لوٹا دینا	؎ ہے چلا بارگنہ میں تو عدم کو مجبور اختیار اس کو ہے گر پھیر دے سامان الٹا	م
اُلٹا	برعکس	؎ پڑ گئے لینے کے دینے سر محشر ہم کو ہو گیا نفع کی امید میں نقصان الٹا	م
ایک نظر دیکھنا	ایک بار یا سرسری طور پر دیکھ لینا۔	؎ اور تمنا نہیں بس ہے یہی آرزو آ کے مرا حال تم ایک نظر دیکھ لو	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ایک نظر سے دیکھنا	یکساں برتاؤ کرنا۔ سب سے ایک ہی طرح سے پیش آنا۔	۵ اک نظر سے اک جہاں کو دیکھتا ہے آئینہ ورنہ چندھی کس قدر ہے حلقۂ جوہر کی آنکھ	ی
ایمان کی تو یہ ہے!	حق بات تو یہ ہے۔ سچ تو یہ ہے	۵ ایمان کی تو یہ ہے غضب ہیں بتانِ ہند اپنا ہی سا سمجھے بھی یہ کافر بنائیں گے	م
ایمان پھرنا	نیت بدل جانا۔ عقیدہ بدل جانا۔	۵ کعبے کی سمت جا کے مرا دھیان پھر گیا اس بت کو دیکھتے ہی بس ایمان پھر گیا	گ
ایمان میں آنا	مناسب ہونا۔ جچنا۔ اندازہ میں آنا۔	۵ دل کی قیمت اک نگہ ہے اے صنم آ گئے جو آتے ترے ایمان میں	گ
ایک ٹھوکر کا ہونا۔	ذرا سے اشارہ میں ہونا	۵ دھوم ہے حشر کی سب کہتے ہیں یوں ہے یوں ہے فتنہ ہے اک تری ٹھوکر کا مگر کچھ بھی نہیں	گ
ایک سر ہزار سودا	ایک جان سو جنجال۔ ایک آدمی کے لئے بہت سے کام ہونا۔	۵ دنیا کے کام پورے انسان سے ہوں کیونکر یہ تو وہ ہی مثل ہے ایک سر ہزار سودا	ی
باغ باغ ہونا	بہت خوش ہونا۔	۵ کیا اثر ہے کہ غنچۂ تصویر اس کے ہنسنے سے باغ باغ ہوا	گ
بات زہر ہونا	بری معلوم ہونا۔ بات کڑوی لگنا۔	۵ مری تو ہے بات زہر انکو وہ انکے مطلب ہی کی نہ کیوں ہو کہ اس نے جو التجا سے اپنا غضب ہے انکو وہی نہ کرنا	گ
بازو رہ جانا	بازو شل ہو جانا۔ بازو میں طاقت نہ رہنا۔	۵ یہ سخت جان تو قتل سے ناشاد رہ گیا خنجر چلا تو بازوئے جلاد رہ گیا	گ
بات کا لحاظ ہونا	بات کی پیچ ہونا۔ خیال ہونا	۵ دامن جھٹک جھٹک کے چھڑایا ہزار بار تم کو ہوا نہ خاک مری بات کا لحاظ	گ
بات میں بگڑنا	اچانک ناراض ہو جانا	۵ ہیں چوکے غم دل قابل اظہار نہ تھا بات میں یار یہ بگڑا کہ کبھی یار نہ تھا	گ
بات بات میں	ہر ایک بات میں	۵ یہ بات بات میں کیا نازکی نکلتی ہے دبی دبی ترے لب سے ہنسی نکلتی ہے	ض ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بات بات پر رکنا	ہر ایک بات پہ تامل ہونا صاف صاف نہ کہنا	ے پیامبر کی زبان بات بات پر جو رکے شریک حال میرے دل کا اضطراب نہ تھا	گ
بات کا چھینٹا	فریب دینا۔ چاپلوسی کرنا ذراسی بات۔ تھوڑا سا ذکر	ے سنا کلام جو رندوں کا شیخ چکرایا وہاں تو بات کا چھینٹا بھی بے شراب تھا	گ
باتوں میں لگانا	دھیان بٹانا۔ بھلانا مشغول کرنا	ے لگا کے باتوں میں لے آتے ہم انہیں گھر تک ہزار ہم پہ ہوئے گو عتاب رستے میں	گ
باریکیاں چھننا	بال کی کھال نکالنا ہر بات میں نکتہ پیدا کرنا	ے بنتی ہیں تری کمر کی کیا خیالی صورتیں چھنتی ہیں باریکیاں کیا مانی و بہزاد میں	گ
باز آنا	کسی کام کو چھوڑ دینا۔ ترک کرنا	ے اے چشم یار دیکھ تغافل سے باز آ دل ٹوٹ جائے گا کسی امیدوار کا	گ
بار سے گردن نہ اٹھنا	بوجھ سے سر نہ اٹھنا سر پر بار رہنا۔	ے اٹھے گی گردن قاتل نہ بار خون سے کبھی ستم شعار کو نازک مرے لہو نے کیا	گ
باریکیاں چھننا	نازک نکتہ نکالنا	ے بنتی ہیں تیری کمر کی کیا کیا خیالی صورتیں چھنتی ہیں باریکیاں کیا مانی و بہزاد میں	گ
بات کرنے میں رات جانا	جلد گزر جانا۔ باتوں ہی میں رات ختم ہو جانا	ے نہیں بات کرتا اگر جانتا کہ یوں بات کرنے میں جائیگی رات	گ
بات ٹھہرنا۔	قرار پانا۔ طے ہونا	ے سوال وصل پہ وہ گالیاں ہی دیں لیکن کوئی تو بات ٹھہر جائے گفتگو ہو کر	گ
باتیں بنانا	دل سے گھڑ کے کہنا۔ اپنی طرف سے کہہ دینا۔	ے قاصد آ کے بنا جاتے ہیں جھوٹی باتیں لاتیں ٹھہری کوئی اس سیم بدن کا کاغذ	گ
باب مسدود کرنا	دروازہ بند کرنا	ے مایوس ہو گئے ہم تو ہوئے عجز کی ناکام مسدود کیا باب قبول اپنی دعا نے	گ
بات نہ اٹھائی نہ دھری جانا	بات کا کسی طرح قابل برداشت نہ ہونا۔	ے کبھی اقرار ہے تجھ کو کبھی انکار وصال بات تیری نہ اٹھائی نہ دھری جاتی ہے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بات بڑھ جانا	قصہ طول کھینچنا ۔ تکرار بڑھ جانا	؎ وعدۂ وصل کی تکرار نے ہم کو مارا فیصلہ خوب ہوا بات کے بڑھ جانے کا	گ
بات کاٹ دینا	بیچ میں بول اٹھنا	؎ تیغ اُن کی زبان ہے وقت سوال کاٹ دیتے ہیں وہ ہماری بات	ی
بات میں بات نکالنا	باریکی پیدا کرنا ۔ نکتہ نکالنا	؎ گالیوں میں ادا نکالی ہے بات میں بات کیا نکالی ہے	گ
بات دل میں پھرنا	کچھ کہنے کی خواہش ہونا	؎ دل دھڑکتا ہے کہیں تجھ سے کہوں بات نہ کھول بات اک دل میں مرے رشک پری پھرتی ہے	گ
بال بال بچانا	مصیبت آتے آتے رہ جانا بڑی مشکل سے محفوظ ہونا	؎ اسیر حلقۂ کاکل ہوا نہ میں اے داغ مرے خدا نے بچایا ہے بال بال مجھے	گ
باتوں میں آنا	دھوکہ میں آنا ۔ فریب میں آنا	؎ پیامبر تری باتوں میں ہم کب آتے ہیں وہاں ضرور گیا اور تو ضرور گیا	آ
بات اُڑنا	خبر پھیلنا ۔ مشہور ہونا	؎ ہم تصور میں بھی جو بات ذرا کہتے ہیں سب میں اُڑ جاتی ہے ظالم اسے کیا کہتے ہیں	آ
باتیں سنانا	بُرا کہنا ۔ ناراض ہونا ۔ ملامت کرنا ۔	؎ مجال کس کی ہے اے ستمگر سنائے جو تجھ کو چار باتیں بھلا کیا اعتبار تو نے ہزار منہ ہیں ہزار باتیں	آ
" " "	بیان کرنا ۔ باتیں کرنا	؎ جو کیفیت دیکھنی ہو زاہد تو چل کے تو دیکھ مے کدے میں بہک بہک کر مزے مزے کی سنائینگے بادہ خوار باتیں	آ
باتیں بگھارنا	شیخی مارنا ۔ باتیں بنانا	؎ فسانۂ درد و غم سنایا تو بولے وہ جھوٹ بولتا ہے سنی ہوئی ہے بہت کہانی نہ ہم سے ایسی بگھار باتیں	آ
بات چیت	گفتگو	؎ ہم بھی کچھ کہتے وہ بھی کچھ کہتے بات چیت ان سے اب نہیں ہوتی	ی
بازو دکھانا	طاقت بتانا	؎ بازو دکھائے تم نے لگا کر ہزار ہاتھ پورے پڑیں تو وہ بھی بہت امتحان کے ہیں	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بات میں پہلو ہونا	ذو معنی بات۔ طنزیہ بات	؎ ایک دن غیر کے پہلو میں انھیں دیکھا تھا جب سے وہ بات نہ کی جس میں کہ پہلو نہ ہوا	گ
بات کا سر ہونا نہ پیر ہونا	بے تکی بات۔ سمجھ میں نہ آنے والی بات۔ غیر معقول بات ہونا۔	؎ کیوں دعویٰ رقیب سراپا نہ ہو غلط جب اس کی بات کا کوئی سر ہو نہ پیر ہو	آ
بات بگڑی ہوئی نہ بننا	کام جو خراب ہو جائے درست نہیں ہوتا۔ ٹوٹا ہوا نہ جڑنا۔	؎ اُس سے کہا خاک ہمنشیں بنتی بات بگڑی ہوئی نہیں بنتی	آ
بات رکھ لینا	آبرو رکھ لینا۔ کہنا مان لینا شرم رہ جانا۔	؎ دو دو باتیں ہوئی تھیں واعظ سے رکھ لی اللہ نے ہماری بات	م
باتوں میں کام نکالنا	ترکیب سے مطلب پورا کر لینا	؎ نامہ بر دیکھ کے تیور آئے سے خط دیتا تھا باتوں باتوں میں فقط کام نکالا ہوتا	م
بات کا پورا ہونا	قول کا سچا ہونا	؎ نہ کیا وعدہ رات کا پورا تو نہیں اپنی بات کا پورا	م
بات کا پورا نکلنا	قول کا سچا ثابت ہونا۔	؎ نہ نکلا کوئی بات کا اپنی پورا مگر ایک نکلا تو منصور نکلا	م
بات کٹ جانا	قطع کلام ہونا۔ بات کہتے ہوئے اپنی بات کہنے لگنا۔	؎ ذکر آتا ہے اگر ان کا تو کٹ جاتی ہے بات تیغ سے بڑھ کر کہیں ترش ہے ہی ابروئے دوست	م
باتوں پہ جانا	خیال کرنا۔ یقین کرنا	؎ ہوں محو تصور مری باتوں پہ نہ جاؤ کچھ بے خودی شوق میں کہتا ہوں کسی سے	م
باچھیں کھلنا	خوش ہونا۔ خوشی کی وجہ سے ہنسی لبوں پر کھیلنا۔	؎ صورت غنچہ کھلی جاتی ہیں باچھیں کس قدر کیا خوشی ہے کس کو مارا کیوں ہے قاتل باغ باغ	م
بارِ خدا	خدائے بزرگ	؎ حیران ہوں کہ بار خدا ماجرا ہے کیا دیتا ہے کس کو یہ فلک کینہ بار عیش	گ قصیدہ
باغ باغ پھرنا	ہر ایک باغ میں گھومنا	؎ اُس کی خوشبو جب کسی گل میں نہ پائی آپ نے پھر جو اب داغ کیا پھرنے سے حاصل باغ باغ	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بات کا خیال ہونا	قول کا سچا ہونا۔ پاس سخن ہونا	؎ اے داغ جو کہا ہے اُسے کر دکھائیں گے انسان کیا وہ جس کو نہ ہو بات کا خیال	م
باتوں میں لگانا	متوجہ کرنا۔ مصروف کرنا مشغول رکھنا۔	؎ لگا کے باتوں میں لے آتے ہم انہیں گھر تک ہزار ہم پہ ہوتے گو عتاب رستہ میں	گ
بات مان لینا	کہا کرنا۔	؎ ضد ہر اک بات میں نہیں اچھی دوست کی دوست مان لیتے ہیں	م
بال پڑ جانا	کسی ظرف میں گرنے سے جو نشان پڑ جاتا ہے اسکو بال کہتے ہیں خصوصاً شیشہ کے برتن میں	؎ ساقی ہمارے جام میں کیوں بال پڑ گیا ایسا نہ ہو کہ غیر کی جھوٹی شراب ہے	م
بال نکلنا	وہ نشان دور ہو جانا	؎ دل چوٹ جو کھاتا ہے تو رہتا نہیں ثابت اس شیشہ میں جس وقت پڑا بال نہ نکلا	ض ی
بال پڑنا	خط پڑ جانا۔ باریک لکیر سی پڑ جانا	؎ وقت نظارہ اُس کا تار کمر بال سا میری چشم تر میں پڑا	م
باتوں میں ٹٹولنا	باتوں باتوں میں راز یا منشا معلوم کر لینا۔	؎ اُس شوخ دغا باز کا کھلتا نہیں کچھ بھید جب تک اُسے باتوں میں ٹٹولا نہیں جاتا	ی
بات دینی آجانا	جواب دینا۔ برات کرنا	؎ پڑ گئے لینے کے دینے دل کو واپس مانگ کر اور لیجے ہم کو الٹی بات دینی آ گئی	ی
بات تیر لگنا	تیر کے زخم کی مانند ناگوار ہونا	؎ یہ بات تیر لگتی ہے اُن کو اگر کبھی کرتا ہے کوئی ذکر مری آہ آہ کا	ی
بات : بات ہونا	بڑی بات ہونا۔ اصل بات ہونا	؎ وہ عشق عشق ہے کہ جو آل نبی کا ہے وہ بات بات ہے کہ جو ہے پنجتن کی بات	ض ی
بال بھر	ذرا سا	؎ مثال تار گیسو ہے کمر بھی نہیں ہے فرق اصلیں بال بھر بھی	ی
بال سے باریک ہونا۔	نہایت باریک۔ مبالغہ ہے	؎ وہ بگڑ کر مجھ سے بولے تم بناتے ہو مجھے کیا کمر نازک ہماری بال سے باریک ہے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
باڑہ چڑھنا	دھار تیز کرنا۔ سان پر رکھنا	؎ جو نگاہ سرگیں تھی ہوگئی وہ شرگیں باڑہ چڑھ کر اب اتری ہے تری تلوار کی	ی
باتوں میں آنا	فریب میں آنا۔	؎ اپنے مطلب کی غیر کہتے ہیں اُن کی باتوں میں تم نہ آ جانا	ی
بازار گرم ہونا	زور ہونا۔ رونق ہونا۔ کامیاب ہونا۔	؎ شعلہ رویوں کا گرم ہے بازار ہے خریدار اک جہاں ان کا	ی
بانٹ	تقسیم۔ حصہ	؎ غیر کی قسمت سے ہوں میں کم نصیب بانٹ کیسی تھی یہ تھی تقسیم کیا	ی
بات الٹنا	لوٹ کر وہی بات کہہ دینا	؎ ہم سے سنتے ہیں کب وہ ساری بات کہ الٹتے ہیں وہ ہماری بات	ی
بات پکڑنا	اعتراض کر دینا۔ عیب نکالنا غلطی جتانا۔ بال کی کھال نکلنا	؎ بات پکڑے نہ تیری اے قاصد اس سے کرنا یہ ہوشیاری بات	ی
باریکی میں باریکی نکلنا	بال کی کھال نکلنا	؎ رموز عاشقی کو عاشقوں کم داغ سے پوچھو کہ باریکی میں باریکی اُسی کامل سے نکلیگی	آ
بات پھوٹ جانا	بات پھیل جانا۔ راز مشہور ہو جانا	؎ بات دل کی نہ پھوٹ جائے کہیں رکھے میری یہ راز داری بات	ی
بات پر بات یاد آنا	ایک بات پر دوسری بات نکل آنا۔	؎ بات پر بات یاد پھر آئی کہہ چکا تھا اگرچہ ساری بات	ی
باتونی	باتیں زیادہ کرنے والا۔ تقریری۔ آبرو رہنا۔ کلام باقی رہنا	؎ سن کے افسانہ مرا پیر داد دی واہ باتونی تری کیا بات ہے	ی
بات رہ جانا	اچھی باتیں یادگار رہ جانا	؎ ایک دن ہم نہ ہوں گے دنیا میں اور رہ جائے گی ہماری بات	ی
بات اٹھنا	گوارا ہونا۔ برداشت ہونا	؎ واہ رے اُن کی نازکی کی بات اُن سے اٹھتی نہیں کسی کی بات	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بات زہر لگنا	بہت بری معلوم ہونا	؎ اپنی مطلب کی بھی نہیں سنتے زہر لگتی ہے اُن کو میری بات	ی
باڑھ مارنا	ایک ساتھ تیروں کی بوچھار کرنا۔	؎ جا پڑی ہے نگہِ شوق رُخِ قاتل پر باڑھ مارے صفِ مژگاں نہ ہمارے دل پر	ی
بادی چور ہونا	ہمیشہ کا چور ہونا۔ چالاک چور ہونا۔	؎ ہے یہ یادِ خزاں وہ بادی چور نہیں چھوڑا چمن میں تنکا تک	ی
بال بیکا ہونا	کوئی کسی قسم کا آزار نہ پہنچنا	؎ الٰہی نہ ہو داغ کا بال بیکا رگِ جان بنے تارِ موئے محمد	م
بال کی کھال کھینچنا	باریکی نکالنا۔ بات میں بات پیدا کرنا۔	؎ مضمون کمر میں ترے شاعر کیا بال کی کھال کھینچتے ہیں	ی
بانسوں اُچھلنا	بہت اونچا اُچھلنا کودنا	؎ بجلی چمک رہی ہے بادل گرج رہا ہے فرطِ خوشی میں ہے کش بانسوں اچھل رہے ہیں	ی
باتیں چھانٹنا	طنز آمیز فقرے تراشنا باتیں بنانا۔	؎ خدا کی شان ہے محفل میں تری عدو بھی ہم پہ باتیں چھانٹتے ہیں	ی
باڑھیں ہونا	حدبندی۔ صف۔ قطار در قطار	؎ ہمراہِ غیر نکلے وہ درختوں کی باڑھیں ہم دیکھتے رہے دمِ گلگشت آڑ میں	ی
باتیں ہی باتیں ہونا	خالی باتیں بنانا۔ کچھ نہ کرنا	؎ کئے وعدے وفا کس دن یہ دھوکے ہیں یہ گھاتیں ہیں جو تم کہتے ہو وہ کرتے نہیں باتیں ہی باتیں ہیں	ی
بالا بنانا	بیوقوف بنانا	؎ زمانہ تم نے دیکھا ہے زمانہ ہم نے برتا ہے ہمیں دیتے ہیں وہ دھوکے ہمیں بالا بناتے ہیں	ی
بات اڑانا	ٹال دینا	؎ بات مطلب کی کیا اُڑاتے ہو تم تو بھولے نہیں ہو سپکے ہو	ی
باتوں میں اُڑا دینا	دوسری گفتگو چھیڑ کر بات ٹال دینا۔	؎ مطلب میں ہمارے کچھ مطلب ہے تمہارا بھی سمجھو تو سہی تم تو باتوں میں اُڑاتے ہو	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بات میں بات کی صفائی ہونا۔		؎ قتل کرتی ہے گفتگو اُن کی بات میں بات کی صفائی ہے	آ
بارہ باٹ ہونا	کام خراب ہونا۔ معاملہ طے نہ ہونا۔	؎ اے نجومی آسماں پر بھی تو بارہ بُرج ہیں کیوں نہ سودا اپنی قسمت کا بھی بارہ باٹ ہو	ی
باسی منہ	صبح اُٹھ کر منہ نہ دھویا جائے تو باسی منہ کہلاتا ہے۔	؎ کون منہ دھوئے اُٹھ کے صبح فراق غم بھی کھاتے ہیں ہم تو باسی منہ	ی
بال باندھا نشانہ	باریک نشانہ۔ سچا نشانہ	؎ نہ چھوڑا تیر مژگاں نے مرا دل اُڑایا بال باندھا یہ نشانہ	ی
بات اکارت جانا	بیکار جانا۔ ضائع جانا۔ کچھ اثر نہ ہونا۔	؎ جو کہا میں نے سمجھ سوچ کے وہ مان گئے شکر ہے آج مری بات اکارت نہ گئی	ی
باڑ چلنا	ایک ساتھ توپیں یا بندوقیں چھوڑنا	؎ گرجتا ہے بادل تو کہتے ہیں مست یہ چلتی ہے ملک پر باڑ کیسی	ی
بات چلنا	بات چھڑنا۔ تحریک ہونا	؎ جب شب وصل اُن سے بات چلی بات کی بات ہی میں رات چلی	ی
بات کی بات میں	آناً فاناً۔ بیکار	؎ ایضاً	ی
بات اٹھا رکھنا (۱)	ملتوی کرنا۔	؎ حشر میں تم نے ملاقات اٹھا رکھی ہے آج کی کل پہ عبث بات اٹھا رکھی ہے	ی
" (۲)	کسر چھوڑنا	؎ آپ نے میرے ستانے کے لئے کون سی بات اُٹھا رکھی ہے	ی
بائیں آنکھ پھڑکنا	بدشگونی	؎ ٹھہر ٹھہر کے پھڑکتی ہے دہنی بائیں آنکھ شگون کون سا اچھا بُرا ہے کیا کہئے	ی
باگ موڑنا	لگام کے اشارہ سے گھوڑے کا رخ پھیرنا۔	؎ وہ شہسوار ادھر کو جب باگ موڑتا ہے پامال کر کے مرقد کیا خاک چھوڑتا ہے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بازی بدنا	شرط لگا کر کوئی کام کرنا	؎ اُن سے وفا میں دیکھئے کیا ہار جیت ہو بازی بدی ہوئی ہے یہ بازی لگی ہوئی	ی
بازی لگانا	شرط لگانا	؎ ایضاً	〃
بازو چھٹنا	پر کھلنا	؎ بازو تو چھٹتے ہی نہیں صحرا کو کیونکر جاؤں میں لپٹے ہیں وہ اہل وطن اک اس طرف اک اس طرف	م
بازی لے جانا	جیت جانا۔ سبقت کرنا آگے نکل جانا	؎ جیت کر بازی سپر مقتل بھی بازی لے گئے ہم نہ تھے ایسے کہ جان بازی کی بازی ہارتے	ی
بازی ہارنا	شکست کھانا۔ کھیل میں ہار جانا۔ پیچھے رہ جانا	؎ ایضاً	ی
بازی جیتنا	فتح پانا۔ کامیاب ہونا	؎ ایضاً	ی
باڑھ کرنا	دھار جاتی رہنا۔ کند ہو جانا	؎ پتھر ہے مرا گلا نہیں قاتل تلوار کی باڑھ کر نہ جائے	ی
بات ہاتھ لگنا	نئی معلومات ہونا۔ کوئی نکتہ حاصل ہونا۔	؎ میرا فسانہ تو نے جو اے پند گو سنا کچھ تیرے ہاتھ بات بھی اے نکتہ داں لگی	م
باتونی	بہت باتیں کرنے والا۔	؎ سن کے افسانہ مرا یہ داد دی واہ باتونی تری کیا بات ہے	ی
بات کی پیچ ہونا	اپنی بات پر اڑنا۔ ضد کرنا	؎ ان کی عادت میں جھوٹ ہے سچ ہے وہ ہٹیلے ہیں بات کی پیچ ہے	ی
بات پچنا	بات پیٹ میں ٹھہرنا۔ راز محفوظ رکھنا	؎ راز میرا عدو سے کہتے ہو بات پچتی نہیں ذرا تم سے	ی
بات کھونا	توقیر جاتی رہنا۔ بات ہلکی ہونا	؎ اس نے مانی نہ کوئی میری بات منتیں کر کے بات بھی کھوئی	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بات ماننا	اطاعت کرنا۔ کہا کرنا جیسا کوئی کہے ویسا کرنا	؎ ایضاً	ی
باوا آدم ہی نرالا ہونا (کہیں کا)	ساری دنیا سے الگ طریقہ ہونا	؎ بظاہر آدمی ہیں آدمیت کب ہے غیروں میں عجب خلقت ہے اُن کا باوا آدم ہی نرالا ہے	ی
بات پکی کرنا •	قطعی طور سے طے کر دینا۔ ہر طرح سے معاملہ پختہ کر لینا۔ ٹھہرا لینا	؎ نہ رہ جاتے الٰہی کوئی خالی پیامی بات پکی کر کے آتے	ی
بات پر آجانا	بات پر اڑ جانا۔ اپنی رائے سے نہ ہٹنا۔	؎ جانتا ہوں مری نہ مانیں گے آ گئے ہیں وہ بات پر اپنی	ی
بات پانا	دل کا بھید معلوم کر لینا منشاء تاڑ جانا۔	؎ ہم تو اشارہ فہم بھی ہیں زود فہم بھی ملتے ہی آنکھ بات ترے دل کی پا گئے	ی
بات تک کرنی نہ آنا	کمسنی کی وجہ سے بات کرنے کا شعور نہ ہونا۔	؎ بات تک کرنی نہ آتی تھی تمہیں یہ ہمارے سامنے کی بات ہے	م
بانکے کا بانا	لباس ہتھیار۔ وردی۔ ایک چیز جو بانکے اپنے پاؤں میں پہنتے ہیں	؎ جگر پر داغ سینہ پر نشان ہے اُن کے چھلے کا یہی عاشق کا تمغہ ہے یہی بانکے کا بانا ہے	ی
بات کسی کے ہاتھ ہونا	اختیار میں رہنا۔ قبضہ میں رہنا	؎ سر پھوڑے لاکھ عشق میں کوئی تو کیا ہوا وہ کوہکن کے ہاتھ رہی کوہکن کی بات	ض ی
باؤلا ہونا	حواس باختہ ہونا۔ دیوانہ ہونا	؎ غیر کہتا ہے رشک قیس ہوں میں باؤلا ہے سڑی ہے پاگل ہے	ی
بانگی دکھانا۔	نمونہ بتانا	؎ اسے پیر مے فروش لگائیں گے دام پھر تو بانگی دکھا ہمیں پہلے شراب کی	ی
بازی چڑھنا	کھیل میں غالب آجانا	؎ کھیل سمجھے وہ اسے بھی جان پر کھیلے جو ہم ہو گئی کمزور بازی چڑھ کے یہ کیا ہاری	ی
بازی ہار جانا	بات کھا جانا۔ شکست ہونا	؎ ایضاً	"

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
باہنی	سانپ کا بل	؎ کہتے ہیں دشمن کو مار آستین آستین ہے یا کہ باہنی سانپ کی	ی
باڑہ رکھنا	دھار تیز کرنا	؎ آنکھ میں سرمہ لگا کر باڑہ رکھی آپنے اب نگاہِ ناز کی تلوار چلتی ہو گئی	ی
باتوں میں سنبھالنا	باتوں سے بہلانا تسلیوں سے ہمت بڑھانا زبانی دلاسوں سے تقویت پہنچانا۔	؎ جلوۂ یار سے جب بزم میں غش آیا ہے تو رقیبوں نے سنبھالا ہے مجھے باتوں میں	آ
بات کا سلسلہ بگڑنا	بے ربط ہو جانا۔ بے میل ہو جانا	؎ سلسلہ بات کا بگڑتا ہے نامہ بر بات جی سے گھڑتا ہے	ی
بات جی سے گھڑنا	نئی بات دل سے بنا لینا	؎ ایضاً	″
باون باون نوبتیں بجنا	اتنا بڑا لشکر اور جلوس ہونا کہ جس میں باون نوبت و نشان ہوں اور یہ کہ باون امرا ہم مرتبہ کے ہونا جہاں نوبت نقارے بجتے ہیں	؎ حیدرآباد کا بجتا ہے جہاں میں ڈنکا نوبتیں کیوں نہ بجیں دھوم سے باون باون	م
بات پکانا	بات قرار دینا۔ معاملہ طے کرنا	؎ پکاؤ بات بھی اے داغ دل ہی دل میں تم کھلیگا رازِ محبت تو غیر کھٹکیں گے	ی
بات رکھنا	آبرو رکھنا	؎ یا رب یہ تجھ سے داغ دعا گو کی ہے دعا دونوں جہاں میں رکھ مرے شاہ دکن کی بات	ض، ی
باسی ہار	رات گذری ہوئی پھول مالا	؎ صبح کو وہ زلفِ مشکیں کی بہار اور وہ بو باس باسی ہار کی	ی
بات کہنے میں نہ آنا	کہہ نہ سکنا کہنے کی جرأت نہ ہونا	؎ دل میں کیا مہربان نہیں آتی بات کہنے میں ہاں نہیں آتی	ص، ی
بات بیچ میں سے لینا	بات کاٹنا۔ قطع کلام کرنا۔ ادھوری بات سے مطلب نکالنا	؎ بات پوری کرو تمہاری بات ؎ بیچ میں سے تو لی نہیں جاتی	ی
بات کہنے میں آنا۔	تذکرہ آ جانا۔ منہ سے نکل جانا	؎ صرف مطلب کہا تو کیوں بگڑے بات کہنے میں کیا نہیں آتی	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
باوا آدم نرالا ہونا	عجیب طور و طریق ہونا	؎ بظاہر آدمی ہیں آدمیت کب ہے غیروں میں عجب خلقت ہے اُن کا باوا آدم ہی نرالا ہے	ی
بازی چڑھنا	کھیل میں غلبہ پانا۔ جیت جانے کے آثار ہونا۔	؎ کھیل سمجھے وہ اسے بھی جان پر کھیلے جو ہم ہو گئی کمزور، بازی چڑھ کے یہ کیا ہار ہے	ی
بائیں ہاتھ کا داؤ ہونا	معمولی پیچ۔ نہایت مشق کیا ہوا پیچ کرتب۔	؎ اثر نہ کیوں ہو وہ ہے اپنے بائیں ہاتھ کا داؤ کہ ہو گئے ہیں رواں ہتکنڈے دعا کے مجھے	ی
باتوں میں کھولنا	باتوں باتوں میں راز یا منشا معلوم کر لینا۔	؎ اس کو باتوں میں کھولتا تھا میں خط کمر میں ٹٹولتا تھا میں	ف
بادل پھٹنا	بادل صاف ہو جانا۔ آسمان بادلوں سے صاف ہو جانا۔	؎ بادل کبھی پھٹتا ہے تو پھٹ جاتا ہے دل بھی گھنگھور گھٹا میں ہے مزا بادہ کشی کا	ی
بال باندھا غلام ہونا	غلام کی طرح فرمانبردار ہونا نہایت مطیع ہونا	؎ بال باندھا مرا غلام ہے تو اسی باعث سے نیک نام ہے تو	ف
باز آنا (دوسرے معنے میں)	احتیاط کرنا۔ پشیمان ہونا۔ توبہ کرنا	؎ باز آئے ہم ایسے آنے سے کہ بندھیں مورچے زمانے سے	ف
بارے	آخر کار	؎ داغ صاحب بھی ہوئے عاشق مزاج ہو گیا اُن کو بھی بارے ذوق شوق	م
بات کا پورا ہونا	قول کا سچا ہونا	؎ نہ کیا وعدہ رات کا پورا تو نہیں اپنی بات کا پورا	م
باتیں سننا	سخت سست برداشت کرنا۔ بُرا بھلا سننا۔	؎ دبا کے کیا ہے سنے وہ جو آپ کی باتیں رئیس زادہ ہے داغ آپ کا غلام نہیں	گ
بات جانا	بے اعتباری ہونا۔ وقعت جانا	؎ داغ سے رسم التفات نہ جاتے سر بھی جاتے تو جاتے بات نہ جاتے	ف
بات دہرانا	وہ ہی بات لوٹ کر کہہ دینا	؎ میں نے اُن پر ڈھال دی جب بے وفا مجھکو کہا اک مزا ہے اس محل پر بات دُہرانے میں بھی	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
باہر	بیرون مکان۔ مکان سے نکل کر	؎ تم گھر سے تو نکلو کوئی آیا ہے مسافر تم بات تو کر لو کسی رہ گیر سے باہر	آ
باہر	علاوہ۔ اس میں شامل یا داخل نہیں۔	؎ در پردہ جو مضمون اسے میں نے لکھا ہے ہے کاتب اعمال کی تحریر سے باہر	آ
بپھرا ہوا ہونا	مشتعل ہونا۔ غصہ کی حالت میں ہونا۔	؎ جینا نظر اپنا ہمیں اے دل نہیں آتا بپھرا ہوا شیر آتا ہے قاتل نہیں آتا	ی
بٹ جانا	تقسیم ہو جانا۔	؎ کچھ تو لی زلف نے کچھ تشنے سیاہی تیری بٹ گئی بخت سیہ خوب تباہی تیری	گ
بٹے کھاتہ میں ڈال دینا	وصول نہ ہونے والا سمجھ کر حساب کے کھاتہ میں درج کر دینا۔	؎ چکی تھی قسمت دل ایک بوسہ وہ نہ ملی یہ مال ڈال دیا ہم نے بٹہ کھاتے میں	ی
بٹہ لگانا	کھوٹا کر دینا۔ بدنام کر دینا عیب لگانا۔	؎ لگایا تم نے بٹہ نقد دل کو پرکھ سیکھو کھری کھوٹی رقم کی	ی
بجرا سجا ہونا	ایک قسم کی چھوٹی سی ناؤ آراستہ ہونا۔	؎ بجرا سجا ہوا ہے بنارس میں سیر کو چل کر ہمارے ساتھ تماشہ تو دیکھیے	ی
بجلی ہونا	نہایت پھرتیلا۔ نہایت سرعت کے ساتھ حرکت کرنے والا۔	؎ مرغ بسمل ہے یا یہ ہے سیماب دل بیتاب ہے کہ بجلی ہے	ی
بجلی گرانا	جلانا۔ آگ لگانا۔ غارت کرنا	؎ آہ کی بجلی نہیں جس سے نہ پہونچے کچھ گزند جان پر بجلی گرائیگی یہ بجلی کان کی	ی
بجلی	کان کا ایک زیور ہے جو بندے سے بڑا ہوتا ہے	؎ ایضاً	ی
بجلی پڑنا	بجلی گرنا۔ سوخت کر دینا۔ جلا دینا	؎ تڑپتا ہے جلن دل میں بڑی ہے دیکھئے کیا ہو نگاہِ شوق کی بجلی پڑی ہے دیکھئے کیا ہو	ی
بچھے جانا یا بچھنا۔	فرش راہ ہونا۔ عاجزی سے مدارات کرنا۔	؎ کبھی وہ محفل عشاق میں جو آتے ہیں نیاز مند تواضع میں بچھے جاتے ہیں	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بچ کر چلے جانا	کترا کر نکل جانا۔ رخ نہ کرنا۔	بتا کر اپنا دیوانہ الگ بچ کر چلے جاتے ترے دامن سے لینا ہے ہمیں بدلا گریباں	گ
بچاؤ ہونا۔	محفوظ ہونا	اس سے عاجز ہے افلاطون بھی موت سے کب بچاؤ ہوتا ہے	ی
بچھڑ کر ملنا	جدا ہو کر ملاقات ہو جانا۔	یا رب مرے اشکوں سے نہ تاثیر جدا ہو اس قافلہ سے کوئی بچھڑ کر نہیں ملتا	م
بچت ہونا	نفع ہونا۔ آخر میں کچھ بچ رہنا	سودے میں جس دل کے دوالا نکل گیا بیوپار وہ کیا تھا کہ جس میں بچت نہ تھی	ی
بچ کھیلنا	اس طرح کھیلنا کہ اپنا بچاؤ ہوتا رہے۔	عشق میں ہم نے کی تھی سر بازی بچ گئی جان خوب بچ کھیلے	ی
بچل جانا	گمراہ ہونا۔ بے قابو ہونا۔	عشق کی راہ ہے بہت دشوار چلتے چلتے بچل گئے لاکھوں	ی
بچا کھچا	باقی ماندہ۔ جو رہ جائے۔ باقی بچ رہے۔	کچھ خون دل ہے دیدۂ خونبار کے لئے کچھ ہے بچا کھچا غم و آزار کے لئے	ض، ی
بحث ہونا	تکرار ہوتا۔	خوبصورت ہوئے تم لڑنے لگے بحث ہے دن رات مہر و ماہ سے	گ
بحث بڑھ جانا	حجت زیادہ ہو جانا	نوبت جنگ پہونچی ناصح سے بڑھ گئی بحث باتوں باتوں میں	ی
بحثنا	حجت کرنا۔	دیکھ ناصح تجھ کو سمجھاتے ہیں ہم عاشقوں سے بحثنا اچھا نہیں	ی
بحال ہونا	پھر تقرر ہو جانا	خرابی میں ہیں کیا کیا اُن کے عاشق کہ ہر طرفی بحالی روز کی ہے	ی
بخار باقی ہونا	کدورت رہنا۔	بیان سوز جگر پر یہ آپ گھبرائے نکالنا ابھی دل کا بخار باقی ہے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بخار نکالنا	غصہ اُتارنا - بدلا لینا	؎ بخار اچھا نکالا سوزِ دل نے چشم گریاں پہ کہ ہر آنسو برنگِ آبلہ ہے نوکِ مژگاں پہ	گ
بخار آنا	خوف سے بخار آجانا	؎ کانپتی ہے فلک پہ کیوں بجلی کیا مری آہ سے بخار آیا	ی
بخیہ ادھیڑنا	کام خراب کرنا - اچھے کام کو بھی بگاڑ دینا -	؎ سوزنِ عیسیٰ کا بھی بخیہ ادھڑتا ہے یہاں اپنے وحشی کا ذرا چاکِ گریباں دیکھنا	ی
بخت سو جانا	قسمت بگڑ جانا - بُرے دن آجانا	؎ دل کو آزار ہو گیا کیسا بختِ بیدار سو گیا کیسا	ف
بدمزہ ہو جانا	خفا ہو جانا - روٹھ جانا - بگڑ جانا -	؎ چڑ گئے ذکرِ ملاقات سے تم بدمزہ ہو گئے اس بات سے تم	ی
بدنام کرنا	رسوا کرنا -	؎ ہمیں زمانے میں بدنام تیری خو نے کیا دلِ فریفتہ جو کچھ کیا سو تو نے کیا	گ
بددعا لگ جانا	بُری دعا کا اثر ہو جانا	؎ بددعا لگ گئی کیا تیرے مریضِ غم کی چارہ گر مرتے ہیں بیمار کا حال اچھا ہے	آ
بدمزہ ہو جانا	ناخوش ہونا - بگڑ جانا	؎ چڑ گئے ذکرِ ملاقات سے تم بدمزہ ہو گئے اس بات سے تم	ی
بدل جانا	مخالف ہو جانا - پھر جانا	؎ معشوق بدل جاتے ہیں قسمت کی طرح سے کیا راحتِ جاں آفتِ جاں ہو نہیں سکتا	ی
بدن ٹوٹنا	خمار اُترنے کی علامت - یا بخار آنے کی علامت بدن میں درد ہونا	؎ ساقی جو نہیں مے تو ہمیں گھول دے افیون انگڑائیاں آتی ہیں بدن ٹوٹ رہا ہے	ی
بدن چرانا	شرم کے مارے سکڑنا	؎ ہمارے پاس جو بیٹھے تو کسمسا کے اٹھے چرا کے آنکھ وہ اپنا بدن چرا کے اٹھے	ی
بدلی چھٹ جانا	بادل ہٹ جانا	؎ چھٹ گئی بدلی فلک پر اڑ گئی بادِ بہار توبہ کرتے ہی ہمارے یہ نحوست چھا گئی	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بدک جانا	ہوشیار ہوجانا۔ چمک جانا	؎ اشعار کچھ سنائے جو فریاد و داغ کے سنتے ہی یہ فسانہ وہ مجھ سے بدک گئے	ی
بدّھی پہنانا	بدھی ایک قسم زیور کی ہے جو گلے میں اس طرح ڈالی جاتی ہے کہ دونوں پہلوؤں پر لٹکتی رہے عام طور پر پھولوں کی بھی بنتی ہے۔	؎ آڑے زخموں کی جو قاتل نے پہنائی بدّھی آج مقتل میں شہید آتے ہیں دولہا بن کر	ی
بدر کرنا (دکھیے)	نکال دینا۔ خارج کر دینا	؎ بزم میں اُن کی خطاوار بہت ہیں عاشق دیکھیں کس کس کو وہ محفل سے بدر کرتے ہیں	ی
برچھی کی بھال	برچھی کی انی۔ نیزے کا پھل	؎ ظالم کھینچ آئیگا مرا دل بھی سناں کے ساتھ سینے سے دیکھ بھال کے برچھی کی بھال کھینچ	گ
برخلاف ہونا	مخالف ہونا	؎ کیسی حیا و شرم طبیعت ہے برخلاف بوسے ہزار بار وہ مجھ سے مگر خلاف	گ
برحق ہونا	یقینی ہونا۔ لازمی ہونا۔	؎ کسی کا وعدۂ دیدار تو اے داغ برحق ہے مگر یہ دیکھئے دل شاد اس دن ہم بھی ہوتے ہیں	گ
برے وقت میں اوسان کام آنا	مصیبت یا خطرہ کے وقت ہوش و حواس کی سلامتی بہت کام آتی ہے	؎ قتل ہونے نہ دیا شکر جفا نے مجھ کو کام آتے ہیں برے وقت میں اوسان بہت	آ
بُرا ماننا	شکایت پیدا ہونا۔ ناگوار ہونا	؎ کیا داغ نے کہا تھا جو ایسے بگڑ گئے عاشق کی بات کا تو بُرا مانتے نہیں	آ
بُرا چاہنا	نقصان پہنچانے کی خواہش کرنا	؎ رقیبوں کا ہم کب بُرا چاہتے ہیں بروں کا بھی ہم تو بھلا چاہتے ہیں	ی
برابر کہنا	جواب دینا۔ منہ توڑ جواب دینا	؎ اب کی کچھ منہ سے نکالا تو تمہیں جانوگے داغ پھر مجھ کو نہ کہنا جو برابر نہ کہوں	آ
برساؤ بادل ہونا	برسنے والا بادل	؎ اٹھا ہے ابر کعبہ کی طرف سے مے کشو مژدہ نہیں رہنے کا بے برسے کہ یہ برساؤ بادل ہے	ی
بُرا بھلا سننا	سخت و سست سننا	؎ داغ کو چین ہی نہیں آتا اس سے جب تک برا بھلا نہ سنے	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بُرا حال بناتے آنا	بُری گت میں آنا۔ روتے دھوتے آنا۔	؎ کچھ داغ کا مذکور جو آیا تو وہ بولے آئے تھے بُرا حال بناتے مرے آگے	م
برس پڑنا	بہت ناراض ہونا۔ بُرا کہنا	؎ یوں برس پڑتے ہیں کیا ایسے وفاداروں پر رکھ لیا تو نے تو عشاق کو تلواروں پر	م
برملا ہونا	کھلم کھلا ہونا۔ روبرو تکرار ہونا صاف صاف شکوہ شکایت ہونا	؎ بے دو بدو ہوئے نہ نکلتا کبھی غبار آج اُن سے صاف صاف مری برملا ہوئی	م
بُروں کی جان کو رونا	شکایت کرنا۔ سختی برداشت کرنا۔ صبر کرنا	؎ رشک سے غیروں کے جی کھوتے ہیں ہم کیا بُروں کی جان کو روتے ہیں ہم	م
بُرا وقت ڈالنا	مصیبت پیدا کرنا	؎ کسی بندہ پہ بُرا وقت نہ ڈالے اللہ کیا خبر تھی کوئی یوں ہجر میں مرجائے گا	م
بُری لگنا	ناگوار معلوم ہونا۔	؎ انصاف سے دشمن نے کبھی حق میں ہمارے اچھی بھی کہی ہے تو بُری دل کو لگی ہے	م
برچھی بھونک دینا	برچھی مارنا۔ نیزہ گھونپ دینا	؎ دلِ عاشق کو راحت تھی رہے جب تک وہ پردے میں نگہ ملتے ہی برچھی بھونک دی بیرے کلیجے میں	ی
بُری بنی ہونا	سخت موقع پیش آجانا	؎ طلب ہے چاہنے والوں سے امتحانوں کی بُری بنی ہے خدا خیر کرے جانوں کی	ع
بُری مت ہونا	بے عقل ہونا۔ بُرے ڈھنگ ہونا	؎ یہ داغ ہماری نہیں سنتا، نہیں سنتا ایسی بھی الٰہی نہ بُری مت ہو کسی کی	م
برابر کا شریک	آدھا آدھا حصہ لینے والا	؎ میں برائی میں بھی ہو جاتا برابر کا شریک میری قسمت سے سوا بگڑی ہوئی ہے جو دوست	م
برملا ہونا۔	سب کے سامنے ہونا۔ ظاہر میں ہونا کھلی کھلی ہونا۔	؎ بے دو بدو ہوئے نہ نکلتا کبھی غبار آج ان سے صاف صاف مری برملا ہوئی	م
برائی آگے آنا	بدی کا نتیجہ ملنا۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔	؎ تعجب ہے کہ اس بیداد پر بھی ترے آگے برائی کیوں نہ آئی	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
برتن سے برتن نہ کھڑکنا	نہ لڑنا۔ فساد نہ ہونا۔ تکرار نہ ہونا امن وسکون رہنا۔	؎ شحنۂ عدل کا وہ خوف ہے بازاروں میں نہیں ممکن کہ جو برتن سے بھی کھڑکے برتن	م
برچھی کی انی	برچھی کی نوک	؎ کیا ہے میں نے ضبط آہ جس دم انی برچھی کی سینہ میں گڑی ہے	م
بُرے بھلے پہ نظر ڈالنا	پرکھنا۔ نفع نقصان دیکھنا	؎ متاعِ دل کا ہے بازار غور کے قابل بُرے بھلے پہ نظر بھی تو ڈالتے جاؤ	ی
برستا ہونا	ترشح ہونا۔ ظاہر ہونا۔ ٹپکنا	؎ ہمارے غم کدۂ دل سے یہ برستا ہے کسی زمانے میں شادی یہاں رچی ہوگی	ی
برتے پر	بھروسہ پر	؎ یہ نزاکت کیوں اسی برتے پہ دعوئ قتل کا کھول دو خنجر کمر سے پھینک دو شمشیر بھی	ی
برسنا	ناراض ہونا۔	؎ برسا وہ بدمزاج جو کل مجھ غریب پر میں نے بھڑاس اپنی نکالی غریب پر	ی
بُری آنکھ سے	نفرت کی نظر سے	؎ میری تصویر بھی وہ دیکھتے ہیں کس بُری آنکھ کس بُرے دل سے	م
بُرے دل سے	ناگواری سے	؎ ایضاً	م
بَرّانا (خواب میں)	نیند میں بے سروپا باتیں کہنا	؎ پند گو یہ مجھے سمجھاتے ہیں یہ یونہی خواب میں برّاتے ہیں	ی
برطرف ہونا	بیوقوف ہونا۔ عہدہ سے ہٹا دیے جانا۔	؎ خرابی میں ہیں کیا کیا اُس کے عاشق کہ برطرفی بحالی روز کی ہے	ی
برد ہاتھ لگنا	بلا قیمت اور محنت کے کوئی چیز ہاتھ آنا۔	؎ چرا لیا ہے مرے دل کو اور کہتے ہیں یہ مفت مال ملا خوب بُرد ہاتھ لگی	ی
بُری بننا	مشکل آپڑنا۔	؎ طلب ہے چاہنے والوں سے امتحانوں کی بُری بنی ہے خدا خیر کرے جانوں کی	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بُردے لینا	آدھی مات دے لینا	؎ غیر سے کھیلتے تھے ہم شطرنج اس طرف وہ تھے بُرد لی ہم نے	ی
برکت ہونا	کسی چیز کا ختم ہو جانا۔	؎ پی چکے سب اب آپ اے زاہد جائیے بس جناب برکت ہے	ی
بُرا بننا	مخالف سمجھا جانا۔ خلاف ہونا	؎ کیوں بگڑ کر بُرا بنوں اُن سے لو تو ناصح مرے بگاڑ میں ہے	ی
بُری طرح پیش آنا	بہت بُرا سلوک کرنا۔ سزا دینا	؎ آپ شب کو جو چھپ کے جائیں گے ہم بُری طرح پیش آئیں گے	ی
براج رہنا	مقیم ہونا۔ تشریف رکھنا	؎ غیر کے گھر میں تم براج رہے منتظر صبح سے ہم آج رہے	ی
بُرے کو بھرنا	بھگتنا۔ پورا ڈالنا۔ بُرے آدمی کے ساتھ نباہ کرنا	؎ بُری اولاد کو بھی بھرتے ہیں کھوٹا پیسا بھی کام آتا ہے	ی
بُری نظر سے دیکھنا	حقارت سے دیکھنا۔ حسد سے دیکھنا۔ بدنیتی سے دیکھنا	؎ آدمی کو بُری نظر سے نہ دیکھ اے فلک خاک تیری آنکھوں پر	م
بُرے ہونا	بُرا بننا۔ بدنام ہونا	؎ ذبح کیجئے نہ مجھے ہیں تو یوں ہی مرتا ہوں آپ کیوں لے کے یہ الزام بُرے ہوتے ہیں	گ
بُرے ہونا	عجیب اثر رکھنا۔ بھر پیچ کر دکھانا	؎ راہ پر حضرت زاہد کو لگا ہی لائے سچ تو یہ ہے کہ مے آشام بُرے ہوتے ہیں	گ
بڑھ کے بولیاں بولنا	دام لگانا۔ اوروں سے زیادہ قیمت پر خرید نا۔	؎ حوران خلد بولتی ہیں بڑھ کے بولیاں نیلام ہو رہا ہے تمہارے شہید کا	گ
بڑے بات نہ کرنیوالے	طعن کے طور پر کسی شخص کے لئے اس لئے یہ کلمہ استعمال کیا جاتا ہے جسے کسی قسم کا دعویٰ ہو	؎ گالیاں غیر کو دیتا ہوں سنو تم خاموش میں بھی دیکھوں تو بڑی بات نہ کرنیوالے	گ
بڑی بات	اہم کام۔ مشکل۔ دشوار	؎ کیا بڑی بات تھی باتوں میں اُسے بھلانا نہ لگا آتے زبان پر نہ دعائیں آئیں	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بڑے آئے	طنز یہ کہنا کہ تمہاری کیا حقیقت ہے تم کون ہو۔	؎ کہا عرض مطلب یہ اُس نے بگڑ کر بڑے آئے یہ مدعا کہنے والے	ی
بڑھتی ہونا	فالتو ہونا۔ زیادہ ہونا۔	؎ کوے سفاک میں بے خوف چلا ہی دیکھو گھر سے یہ داغ بھی کمبخت مگر بڑھتی ہے	گ
بڑی بات ہونا	بہت اہم	؎ بعد مدت کے وہ آئے تو ملاقات ہوئی مختصر قصہ ہوا آج بڑی بات ہوئی	ی
بڑے دماغ سے	بہت تکبر سے۔ بڑی شان سے	؎ بتوں نے ہوش سنبھالا جہاں شعور آیا بڑے دماغ بڑے ناز سے غرور آیا	آ
بڑی رات گئے	بہت زیادہ رات گذار کر۔	؎ نیند آتی ہے بڑی رات گئے آئے ہو سرخ آنکھوں میں بھلا نشۂ صہبا کیسا	آ
بڑا بول آگے آنا	غرور کا سر نیچا۔ بُری بات کا بُرا نتیجہ۔	؎ مسخر کر لیا آخر کو بنگالی کے جادو نے بڑا بول آگے آیا ہم جو بولے تھے لڑکپن میں	آ
بڑا کام ہونا	بہت کام ہونا۔ بہت سے کام کرنا ہیں۔	؎ وہ صبح شب وصل نہ ٹھیرے یہ ہی کہہ کر جانے دو ہمیں جلد بڑا کام ہے ہم کو	ی
بڑوں کی بات بڑی ہونا	عالی مرتبہ لوگ عالی خیال ہوتے ہیں بڑوں کی بھلائی یا بُرائی دونوں زیادہ ہی ہوتی ہیں۔	؎ جفائے آسماں کی انتہا کیا بڑوں کی بات جو کچھ ہے بڑی ہے	م
بڑا نام کرنا	اچھی شہرت حاصل کرنا بلند مرتبہ ہو جانا	؎ ایک طوفان ہوا طفل سرشک چھوٹے لڑکے نے بڑا نام کیا	ی
بڑ مارنا	بے سر و پا باتیں کہنا	؎ ناصح تو بات بات میں بڑ مارتا ہے اب دیوانہ ہو گیا کہ یہ مجذوب ہو گیا	ی
بڑبڑانا	چپکے چپکے زیر لب کچھ کہنا۔ ایسی بات جو سمجھ میں نہ آئے۔	؎ میں نے پتہ کی کہہ کر لی ہے جو دل میں چٹکی غصہ میں بھر کے کیا کیا وہ بڑبڑا رہے ہیں	ی
بڑا دن	عیسائیوں کا تیوہار ۲۵ دسمبر کو ہوتا ہے حضرت عیسیٰ کی پیدائش کا دن ہے	؎ ہمارا بھی وہ روز وصل ہو کاش نصارا میں جو ہوتا ہے بڑا دن	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بڑھ بڑھ کے بولنا	شیخی مارنا۔ بڑا بول بولنا	؎ بڑھ بڑھ کے بولتے ہیں سب سے جناب واعظ حضرت کی خبر بھی ہو ممبر کی خیر بھی ہو	ی
بڑی آسامی ہونا	مالدار ہونا۔ متمول ہونا	؎ نہیں کوڑی یہاں کفن کو بھی اس سے لو جو بڑا اسامی ہو	ی
بڑے بول کا سر نیچا	غرور کی باتیں آخرکار ذلیل کرتی ہیں۔	؎ دیکھ کر آئینہ اونچی تری گردن نہ ہوئی سچ کہا ہے کہ بڑے بول کا سر نیچا ہے	ی
بڑھ چلنا	حد سے آگے نکل جانا۔ بہت بلند ہوجانا۔	؎ قامت موزوں قیامت ہے تیرا کیا ہے گر سرو وضو بر بڑھ چلے	ی
بڑی بات ہونا (دوسرے معنی)	بڑا کام ہونا۔ قابل تعریف کام	؎ بعد محبت کے وہ آئے تو ملاقات ہوئی مختصر قصہ ہوا آج بڑی بات ہوئی	ی
بڑھاوا دینا	ہمت بڑھانا۔ حوصلہ افزائی کرنا پرچپک دینا۔ سنکارنا۔ شہ دینا	؎ وہ جھجکا جو دیکھی بری دل کی حالت بڑھاوا دیا اپنے قاتل کو ہم نے	ی
بڑے بول بولنا	بڑی بڑی باتیں مارنا۔ شیخی کرنا تکبر کی بات کرنا۔ بڑھ بڑھ کے باتیں بنانا	؎ کیوں ہے خاموش لب تو کھول ذرا وہ بڑے بول اب تو بول ذرا	ف
بڑا تیر مارنا	نمایاں کام کرنا۔ اہم مہم سر کرنا	؎ نہ تھی تاب اے دل تو کیوں چاہ کی بڑا تیر مارا اگر آہ کی	ف
بڑے بول آگے آنا (دوسرا مفہوم)	جس بات کا دوسروں پر اعتراض تھا وہ ہی خود بھی کرنے لگنا۔	؎ دل آئے آپ کا تو بڑے بول آگے آئیں کچھ تو کمی غرور میں نخوت میں چاہئے	ف
بڑھتی دولت	ترقی پذیر دولت۔ بڑھنے والا سرمایہ۔	؎ کیا کیا ہے ترقی مضامین کہتے ہیں اسی کو بڑھتی دولت	ی
بڑا دل پانا	ہمت اور حوصلہ والا دل ملنا	؎ کیا خزانہ بھرا پڑا پایا دل خزانے سے بھی بڑا پایا	ف
بڑوں کا بڑا نصیب ہونا۔	قسمت بلند ہونا۔ ہر کام موافق ہونا۔ بڑے آدمیوں کی بڑی اچھی تقدیر ہوتی ہے،	؎ پایا ہے مہر و ماہ نے کیا طالع بلند ہوتا ہے سچ تو یہ ہے بڑوں کا بڑا نصیب	ض ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بس ہو چکا! (۱)	یعنی نہیں ہوگا۔	؎ گر یہی قسمیں ہیں تو مجھ کو یقین آپ کے سر کی قسم بس ہو چکا	م
بس ہو چکا! (۲)	مراد ہے انتہا ہوگئی اجانے دو۔ ایسا نہ کرو۔	؎ غیر پر لطف و کرم بس ہو چکا ہو چکا ہم پر ستم بس ہو چکا	م
بسنت پھولنا	پیلا پڑ جانا۔ زرد ہو جانا۔ رنج و صدمہ سے خون خشک ہو کر زرد رو ہو جانا	؎ عشق کے آتے ہی منہ پر میرے پھولی ہے بسنت ہو گیا زرد یہ شاگرد جب استاد آیا	ی
بستر اٹھا لینا	ترک قیام کرنا۔ چلا جانا	؎ ہم فقیروں کو کہاں چین کہ وہ کہتے ہیں میرے در پر سے اٹھا لیجئے بستر اپنا	گ
بس چلنا	قابو پانا۔ اختیار ہونا	؎ کچھ اور تو مرے ہمراہ بس نہیں چلتا نگاہ جانب اغیار ہو تی آتی ہے	گ
بسانا	آباد کرنا۔	؎ بساؤ نہ غیروں کو یہ رفتہ رفتہ تمہاری گلی کی زمیں روکتے ہیں	ی
بس بس اجی بس	چپ رہو۔ جانے دو۔ قصہ مختصر کرو۔	؎ آزمایا ہے مدام آپ کو بس بس اجی بس دونوں ہاتھوں سے سلام آپ کو بس بس اجی بس	م
بس میں کر لینا	اپنے قابو میں لے لینا	؎ دل کو ہم نے اپنے بس میں کر لیا کوئی اب چلتا ہے قابو آپ کا	ی
بساط ہونا	اوقات۔ حقیقت۔ حیثیت۔ ہو گی۔	؎ گر دیکھئے تو فتح و شکست اس میں ہے ضرور شطرنج کی بساط کی ورنہ بساط کیا	ی
بسیرا لینا	شب کو کہیں جانوروں کا آرام کرنا قیام کرنا۔	؎ بسیرا لیا طائر روح نے کوئی دن رہا تن میں پھر اڑ گیا	ی
بسنت کی خبر نہ ہونا	اتنے نادان اور بھولے ہونا کہ یہ بھی خبر نہ ہو کہ بسنت کی رت ہے۔ کچھ خبر نہ ہونا۔	؎ رنگت تپ دروں سے مری ہو گئی ہے زرد ان کو مگر بسنت کی اب تک خبر نہیں	ی
بسورنا	منہ بنا کر رونا۔ آغاز گریہ۔	؎ وہ قہر کی نگہ سے جب ہم کو گھورتے ہیں لے لے کے ہچکیاں ہم کیا کیا بسورتے ہیں	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بس کی گانٹھ	زہر کی پوٹلی	مار رکھتی دل کو اس کی گانٹھ ہے زلف کی بھی گانٹھ بس کی گانٹھ ہے	ی
بسم اللہ کا گنبد	محفوظ جگہ ۔ امن و امان کی جگہ	پھونک دیں گے ایک دم میں یہ شرارے آہ کے آسماں رہتا ہے کیا گنبد میں بسم اللہ کے	ی
بس میں آنا	قبضہ میں آنا ۔ قابو میں آنا	آتے جس وقت وہ بنارس میں میں نے جانا کہ آ گئے بس میں	ف
بسر ہونا	زندگی گذرنا ۔	دل جب سے لگایا ہے کہیں جی نہیں لگتا کس طرح سے ہوتی ہے بسر دیکھئے کیا ہو	م
بشارت دینا	خوشخبری سنانا	وہ آتے اور اب آتے یہ آتے بشارت دی مجھے باد صبا نے	ی
بغل میں دشمن کو پالنا	دشمن کو اپنے پاس رکھنا اور پرورش کرنا ۔	وہ دل کو لیتے ہیں احسان رکھ کے یہ کہہ کر بغل میں اپنی نہ دشمن کو پالتے جاؤ	ی
بغل میں مارنا	بغل میں دبا کر لے جانا	محتسب نے جو نکالا مجھے مے خانہ سے ہاتھ میں جام لیا شیشہ بغل میں مارا	ی
بغل گرم کرنا	ہم بغل ہونا ۔ ہم پہلو ہونا	بغل گرم کرنا وہ کیا شمع سے کہ اتنی کہاں تاب پروانے کو	ی
بغلیں جھانکنا	نادم ہونا ۔ جواب نہ بن پڑنا	بیٹھے ہم بغل عدو سے اس وقت یہ نہ سوجھی سن کر پتے کی ہم سے اب بغلیں جھانکتے ہو	ی
بغلیں بجانا	خوشیاں منانا	وہ ہم نشین ہوں اس کے یہ بیٹھے نصیب میرے بغلیں بجا رہے ہیں کیا کیا رقیب میرے	ی
بغلی گھونسہ ہونا	وہ شخص جو پاس رہ کر دشمنی کرے ۔ مار آستین ۔	سر محفل مرے پہلو میں جو بیٹھا ہے رقیب ایسی تکلیف ہے گویا وہ بغلی گھونسہ ہے	ی
بغل بھینچ لینا	بغلیں زور سے دبا لینا	تڑپ کر نہ اپنا نکل جائے دل بغل بھینچ لیتے ہیں ہم زور سے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بکھر جانا	منتشر ہونا۔ پریشان ہونا۔	؎ آشفتگی کسی کی اثر کچھ تو کر گئی بن بن کے زلف رخ پہ تمہارے بکھر گئی	گ
بکھیڑیا	جھگڑالو۔ فسادی	؎ حجتی بھی ہے یہ فسادی بھی دل بڑا ہی بکھیڑیا نکلا	ی
بک بک کرنا	فضول بولتا چلا جانا	؎ ناصحا خاموش بس بک بک نہ کر سر مرا چکرا گیا بھنا گیا	ی
بُکّا ہونا	بقعہ۔ محل۔ گھر۔ جگہ	؎ کون دیکھے جائے جلوہ طور کا چہرۂ مہوش ہے بُکّا نور کا	ی
بکواس	فضول باتیں کرنا۔ ضرورت سے زیادہ گفتگو کرنا۔	؎ سن چکے بکواس تیری اُٹھ ہمارے پاس سے درد سر ہونے لگا ناصح تری بکواس سے	ی
بکھیڑے میں ڈالنا	مصیبت میں جھگڑے میں ڈالنا	؎ نہ ترک عشق ہے ممکن نہ شرط عشق ہو آساں دل خراب نے ڈالا ہے کس بکھیڑے میں	ی
بک بک لگانا۔ کرنا	ضرورت سے زیادہ بولنا بے محل بولنا	؎ کیسی بک بک لگائی ناصح نے بھر گئے کان اس کی بک بک سے	ی
بگڑا ہوا مزاج بنانا	خراب عادت کو درست کرنا برہمی کو فرو کرنا	؎ زلفیں نہیں کہ شانے سے آراستہ کیا بگڑا ہوا مزاج بنایا نہ جائے گا	گ
بگڑی بات بنانا	بگڑا ہوا کام درست کر دینا بات بنا دینا	؎ ہمیں دو گے انعام کیا روز محشر جو ہم بات بگڑی بنائیں تمہاری	م
بگڑ بیٹھنا	ناراض ہو جانا	؎ بگڑ بیٹھے عبث ذکر عدو پر سنا کیا آپ نے میں نے کہا کیا	م
بگٹٹ	تیز دوڑتا ہوا۔	؎ بگٹٹ مرے مزار پہ آیا وہ شہ سوار توسن کو اتنی دیر میں سو بار ایڑ کی	ی
بگڑے دل	جلد بگڑ اٹھنے والا۔ دیوانہ سا	؎ داغ کی دیوانگی وہ دیکھ کر کہنے لگے ایسے بگڑے دل سے ڈر ہے دیکھئے کیونکر نبھے	ی

محاوره	تشریح	شعر	نام دیوان
بگاڑ میں ہونا	درپئے تخریب ہونا تکرار کرانا۔	؎ کیوں بگڑ کر بُرا بنوں ان سے تو تو ناصح مرے بگاڑ میں ہے	ی
بگاڑ ڈالنا	باہم رنجش پیدا کردینا۔ نفاق ڈالنا۔	؎ تو نے ایسے بگاڑ ڈالے ہیں ایک کی ایک سے نہیں بنتی	آ
بگاڑ کرلینا	جھگڑا پیدا کرنا	؎ عبث شباہ کے وعدے سے تم توڑتے ہو یہ کون بات ہے اک دن بگاڑ کرلینا	م
بلا سے	پروا ہونا۔ نقصان ہونا۔ اچھا ہونا۔ مناسب ہونا۔	؎ بلا سے دعوی الفت نہ پیش کرتے ہم ملے ہوئے ہیں جو دشمن سے وہ گواہ ملے	گ
بلا کی طرح لپٹنا	بری طرح پیچھے پڑجانا۔	؎ لپٹا ہے آسماں کو بلا کی طرح سے آج یہ نالۂ رسا تری زلف رسا ہوا	گ
بلائیں ڈال دینا	مصیبت میں پھنسا دینا	؎ جہاں میں آئے تھے کیا رنج ہی اٹھانے کو الٰہی تو نے ہمیں کس بلا میں ڈال دیا	گ
بلائیں لینا	قربان ہونا۔ صدقہ جانا۔ فدا ہونا	؎ اپنے سر کی مرے لاشہ نے بلائیں لے لیں دست قاتل کا جو انداز مجھے یاد آیا	گ
بلا کا ہونا	نڈر ہونا۔ دلیر ہونا۔ بڑی ہمت کا	؎ بہر نظارہ چلا ہے کوچۂ قاتل میں داغ کس بلا کا ہے کلیجہ کس غضب کا دیدہ ہے	آفتاب
بل بے	کثرت وشدت پر استعجاب کا کلمہ	؎ اللہ رے تیری بے خبری بل بے تغافل اب بھی تو نہ آیا کہ دم بازپسیں تھا	گ
بلانوش	بے حد پینے والا	؎ نکھٹے ہی آج حضرت زاہد نے صاف کی مے نوش کیا ہوئے کہ بلا نوش ہوگئے	م
بلا ہونا۔	غضب ہونا۔ مصیبت آنا	؎ اے داغ کس کو دیکھ لیا تو نے خیر ہے اب تک تو ہوش میں تھا تجھے کیا بلا ہوئی	م
بل کی لینا	اکڑنا۔ اینٹھنا۔ اپنا زور دکھانا	؎ کج اداؤں کو بہت ہم نے کیا ہے سیدھا ہم سے کیا بل کی تری زلف چلیپا لے گی	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بل بھرنا	ناراض ہونا۔ بُرا ماننا۔ روٹھنا	؎ دل جلوں سے آپ بل بھرتے ہیں برا اچھا نہیں چرخ کج رفتار بھی گر ہے تو سیدھا ہم سے ہے	م
بلّیوں پانی ہونا	بہت گہرا پانی ہونا۔ بہت زیادہ ہونا۔	؎ گریہ ہے کہ طوفان ہے آنسو ہیں کہ دریا کیا بلّیوں پانی ہے مرے دیدۂ تر میں	ی
بل رکھنا	کدورت رکھنا۔ مخالف ہونا	؎ زلف رکھنے لگی ہے بَل مجھ سے یہ بلا میرے سر نہ ہو جائے	ی
بلا سے چھوٹنا	مصیبت سے نجات پانا	؎ مر گیا میں تو نہ جانو کہ بلا سے چھوٹے بندہ پرور یہ محبت ہے محبت میری	گ
بلم مارنا	برچھا مارنا	؎ بچ گیا تیر نگہ سے جب دل اس کے دنبالے نے بلم مارا	ی
بل کرنا	پیچ کی لینا۔ اکڑنا۔ رنج کرنا	؎ بل کر گئی اب بھی کیا زلف آپ کی جب دل صد چاک شانہ ہو گیا	ی
بلا اٹھانا	مصیبت برداشت کرنا۔	؎ منظور کس کو ہے جو اٹھاتے بلائے عشق جب سر پہ آپڑی تو کہو کوئی کیا کرے	آ
بلبلا جانا	تکلیف کی وجہ سے چلا اٹھنا	؎ چبھتی کہی تو سنتے ہی وہ تلملا گئے چٹکی جو میں نے لی تو عدو بلبلا گئے	ی
بلا کا نکلنا	عجیب وغریب ہونا۔ ہمت والا ہونا۔	؎ دیو غم سے لڑا ہے دل کشتی یہ بھی پٹھا بلا کا نکلا ہے	ی
بلائیں آنا	مصیبت میں آنا	؎ غضب میں آئی رعیت بلا میں شہر آیا یہ پُر بیچے نہیں آئے خدا کا قہر آیا	گ
بل نکال دینا	مزاج درست کر دینا۔ غرور اور نخوت توڑ دینا۔ سیدھا کر دینا	؎ عشق سب بل نکال دیتا ہے عشق سانچے میں ڈھال دیتا ہے	ف
بل کھاتی ہوئی رہنا	پُرپیچ و تاب میں	؎ میری قسمت کی طرح رہتی ہے بل کھاتی ہوئی زلف پُرخم آپ کی ناگن سی لہراتی ہوئی	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بل نکلنا	سیدھا ہونا۔ درست ہونا	؎ لوگ چالیں ہزاروں چلتے ہیں توبہ توبہ یہ بل نکلتے ہیں	ف
بل پڑنا	پیچ وخم ہونا۔	؎ حسن میں انداز کے آتے ہی نخوت آگئی زلف میں پڑتے ہی بل ابرو بھی پُرخم ہوگیا	گ
بلا کی ہونا	حیرت انگیز۔ بے حد وحساب	؎ اللہ رے اس کا حسن ترقی بلا کی ہے ہر موتے زلف موتے کمر سے نکل گیا	گ
بلا نصیب ہونا	جس کے مقدر میں مصیبتیں ہی مصیبتیں لکھی ہوں	؎ پابند زلفِ یار ہوں بیمار چشم یار مجھ سا نہیں جہان میں کوئی بلا نصیب	ض ی
بند پہ بند لگنا	خوب گہرے پھنسنا۔ پھندے پہ پھندا لگنا۔ مصیبت پہ مصیبت آنا	؎ ہم دام میں پھنستے ہی ہوئے عاشقِ صیاد یہ اور بھی اک بند پہ مضبوط لگا بند	گ
بند ہونا	چپ ہونا۔ کئے ہی جانا	؎ رک جاتے جو رد کے سے وہ نالہ نہیں اپنا محشر میں بھی ہوگا نہ یہ آزاد ذرا بند	گ
بن پڑنا	مراد بر آنا۔ مقصد حاصل ہونا	؎ اُن کو تو بن پڑی کہ لگی جان مفت ہاتھ تیری گرہ میں کیا دلِ ناشاد رہ گیا	گ
بن آنا	کچھ ہوسکنا	؎ ہم کسی کام میں تقدیر کے قائل ہی نہ تھے کچھ نہ بن آئی تو کہتے ہیں مقدر اپنا	گ
	تدبیر کارگر ہونا۔ چڑھ بننا غالب آنا۔ کامیاب ہونا۔	؎ بن آئی ہے جو چاہے کہیں حضرت واعظ اندیشۂ عقبیٰ ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا	گ
بن جانا	خوشحال ہوجانا۔ سرسبز ہونا	؎ کم نہیں سامان میں ہنگامۂ محشر سے آپ دیکھئے دل کو دعائیں بن گئے اس گھر سے آپ	گ
بننا	تصنع کرنا۔ بناوٹ کرنا۔ جان کر بیوقوف بن جانا تاکہ دوسرے ہنسیں	؎ گو وہ منہ آیا کئے تادیر بیٹھے تو رہے داغ اُن کی بزم میں دانستہ ہم اکثر بنے	گ
بن ٹھن کر آنا	بناؤ سنگار کرکے آنا۔	؎ وہ میری قبر پہ آتے ہیں خوب بن ٹھن کر یہ ہی تو وجہ ہے خلقِ خدا کے آنے کی	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بننا	موافقت ہونا۔ نباہ ہونا	؎ اُس سے کیا خاک ہمنشیں بنتی بات بگڑی ہوئی نہیں بنتی	آ
بن پڑنا	کامیاب ہونا۔ چڑھ بننا۔ غالب ہوجانا۔	؎ بگڑ کر ہم نے سوا الزام پائے اب اُن کی ہر طرح سے بن پڑی ہے	م
بندھی ٹکی بات ہونا	معمول اور مقرریات ہونا	؎ انکار ہے فرض بعد اقرار یہ تو ہے تری بندھی ٹکی بات	ی
بنا بنا کے کہنا	نئی نئی طرز سے گھڑ کے کہنا	؎ کب تک بنا بنا کے کہوں ماجرائے دل خاطر نشیں ہیں روز نئی داستان کی	م
بن کے بیٹھنا	بناؤ سنگھار کرکے بیٹھنا	؎ بھویں تنتی ہیں خنجر ہاتھ میں ہے تن کے بیٹھے ہیں کسی سے آج بگڑی ہے جو وہ یوں بن کے بیٹھے ہیں	آ
بنی رہنا	ایک حالت قائم رہنا۔ وقت موافق ہونا۔ عروج رہنا	؎ کب تک کھچے رہو گے کب تک تنی رہیگی کس کی بنی رہی ہے کس کی بنی رہیگی	م
بن آئی کی ساری بات ہونا۔	زمانہ موافق ہونا	؎ نہیں سنتے وہ اب ہماری بات سچ ہے بن آئے کی ہے ساری بات	م
بند بند جدا کرنا	جوڑ جوڑ الگ کردینا	؎ قتل کرکے بھی اپنے عاشق کا وہ جدا بند بند کرتے ہیں	ی
ہنکارنا	نشہ پی کر شور وغل کرنا اودھم مچانا	؎ پاس مسجد کے ہے مے خانہ بھی ہنگام نماز مست ہنکارتے ہیں دیکھیے کیا ہوتا ہے	ی
بناؤ کرنا	سنگھار کرنا۔	؎ سادگی میں کیوں کیا تم نے بناؤ زینت روئے نکو جاتی رہی	ی
بنانا (کسی کو)	مبالغہ کے ساتھ طنزیہ تعریف کرنا	؎ وہ بگڑ کر مجھ سے بولے تم بناتے ہو ہمیں کیا کمر نازک ہماری بال سے باریک ہے	ی
بندگی لینا	سلام لینا	؎ رقیبوں سے بس بیٹھ کی لیجیے چلا میں مری بندگی لیجیے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بن بن کے بگڑنا	راضی ہو ہو کر خفا ہو جانا	؎ کیا تلون ہے طبیعت میں تری دوست بن بن کے بگڑ جاتا ہے	ی
بن بنا کر نکلنا	بناؤ سنگھار کر کے باہر آنا	؎ لو قیامت اب آئی وہ کافر بن بنا کر مکان سے نکلا	ی
بندھن وار باندھنا	دروازے پر سبز پتوں کو بڑے دھاگے میں باندھ کر لٹکانا۔ شادی و خوشی کی تقریب کی علامت ہے۔	؎ شب معراج میں شادی منائی تھی فرشتوں نے نہ سمجھو کہکشاں اس کو یہ بندھن وار باندھا ہے	ی
بننا (کچھ)	کچھ ہو سکنا - کچھ عذر چل جانا۔ کچھ تدبیر ہو جانا۔	؎ میرے غم خوار جا کے لاتے انھیں نہ بنی کچھ بغیر آئے انھیں	ف
بنے ہوئے بگڑنا	خوشحال آدمی کا مفلس ہو جانا	؎ جھکے ہیں بار الم سے تنے ہوئے کیسے بگڑ گئے ہیں یکایک بنے ہوئے کیسے	گ
بنی بنائی بات بگاڑنا	وقعت کھو دینا۔ بنا بنایا کام خراب کر دینا	؎ اپنے سر کیوں دھروں پرائی بات کیوں بگاڑوں بنی بنائی بات	ف
بنی بگڑنا	اچھی حالت خراب ہو جانا	؎ میرے پیا مجھ سے انھیں برہمی رہی یارب کسی کی بات نہ بگڑے بنی ہوئی	ف
بو سما جانا	دماغ ہونا۔ تکبر ہونا	؎ ایسی کیا بو سما گئی تم کو ہم سے جو اسقدر دماغ ہوا	گ
بو باس	خوشبو	؎ صبح کو وہ زلف مشکیں کی بہار اور وہ بو باس باسی ہار کی	ی
بوتلیں اڑانا	بوتل پہ بوتل پی جانا۔ کثرت سے شراب پینا۔	؎ زاہد کی توبہ توبہ رہی گھونگٹ پہ سو بوتلیں اڑا کے بھی ہشیار ہی رہا	آ
بول بالا ہونا	برتری ہونا۔ کلام میں اثر ہونا	؎ محبت میں کرے جو صبر اس کو داد ملتی ہے جسے عادت ہے خاموشی کی اسکے بول بالا ہیں	ی
بوندوں کی پھوہار	ہلکی ہلکی ننھی ننھی بوندیں پڑنا۔	؎ کہیں بادل کی گرج ہے کہیں بجلی کی کڑک کہیں بوندوں کی پھواریں ہیں برستی چھم چھم	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بودا ہونا	بہت کمزور ہونا ۔	؎ آتے ہی چہرہ پر نہ وہ ثابت رہے ذرا بودا ہو کاش رشتہ تمہاری نقاب کا	ی
بوند جھڑنا	قطرہ ٹپک ٹپک کر گرنا	؎ لہو کی بوند مژگان سے جھڑی ہے یہی گلزار دل کی پنکھڑی ہے	م
بوندا باندی ہونا	تقاطر ہونا ۔ ترشح ہونا ۔ ہلکی ہلکی بوندیں پڑنا ۔	؎ بوندا باندی ہو رہی ہے چلتی ہے ٹھنڈی ہوا ہے کہاں ساقی ادھر آ کے چلے دور شباب	ی
بوند بھر	بہت تھوڑی سی ۔ ایک قطرہ	؎ مے بوند بھر پلا کر کیا ہنس رہا ہے ساقی بھر بھر کے پیتے آخر پیمانے آدمی ہیں	م تضمین
بولی ٹھولی میں کہنا	آوازہ کسنا کسی پر ڈھال کر کہنا	؎ کبھی آتی ہے کام آزادی دل کی کہتا ہوں بولی ٹھولی میں	ی
بونٹیاں بنانا	گل کاری کرنا ۔	؎ چرخ اطلس پر بنا دیں بونٹیاں اس مری آہ شرر افشاں نے آج	ی
بوجھل ہونا	بھاری ہونا	؎ جنازہ اپنے عاشق کا اٹھا تو بہت ہلکا ہے یہ بوجھل نہیں ہے	ی
بوڑھے منہ مہاسے	شباب میں گرمی جذبات سے منہ پر مہاسے نکل آتے ہیں بڑھاپے میں مہاسے نکل پڑنا یعنی جذبات کا بھڑکنا کہ پیری میں جوانوں کے سے کام کرنا ۔	؎ ہوتے ہیں دختِ رز پر شیخ عاشق مثل سچ ہے کہ بوڑھے منہ مہاسے	ی
بوٹی بوٹی پھڑکنا	چلبلا ہونا ۔ رگ رگ پھڑکنا نچلا نہ رہنا ۔	؎ شوخ چنچل شریر ہے بے چین بوٹی بوٹی پھڑک رہی ہے تری	ی
بول جانا	بوجھ نہ اٹھا سکنے کا اعتراف اظہار کرنا ناگواری اور اپنی عاجزی ظاہر کرنا ۔ مجبور ہونا ۔ عاجز ہونا ۔	؎ بارِ عصیاں سے یہ قامت دشمن کا حال چیخ اٹھے بول گئے لاش اٹھانے والے	ی
بوجھ پڑنا	طبیعت پر زور دینا ۔ متوجہ ہو کر کام کرنا ۔	؎ دیکھیے پھر نزاکتِ مضمون جب طبیعت پہ زور پڑتا ہے	ی
بونا ہونا	غیر معمولی چھوٹا قد ہونا ۔	؎ قد ہے چھوٹا رقیب بونا ہے آدمی کیا ہے اک کھلونا ہے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بھول کر آنا	اتفاق سے چلے آنا۔	؎ آگے آتی تھی یاد بھی تیری اب کبھی بھول کر نہیں آتی	گ
بھول کر نہ کرنا	کسی حال میں کرنا قطعی نہ کرنا سخت تاکید ممانعت کی۔	؎ بری ہے اے داغ راہ الفت خدا نہ لیجا ایسے رستہ جو اپنی تم خیر چاہتے ہو تو بھول کر دل لگی نہ کرنا	گ
بھولے بھٹکے	اتفاق سے۔ بے ارادہ	؎ چلتے پھرتے بھولے بھٹکے بارہا پہنچے ہیں ہم ہائے ظالم غیر کے گھر میں ترا دل دیکھ کر	گ
بھلاوے میں رہنا	دھوکہ میں رہنا	؎ اٹھانا ظلم عادت ہے مری الفت نہیں تیری کبھی تو اس بھلاوے میں نہ اے بیداد گر رہنا	گ
بھیڑ لگنا	ہجوم ہونا۔ اژدہام ہونا۔	؎ کیا بھیڑ ہے کدہ کے ہے در پر لگی ہوئی پیاسو سبیل ہے سر کوثر لگی ہوئی	گ
بھیڑ چھٹنا	مجمع یا ہجوم کم ہونا	؎ چھٹ گئی سب بھیڑ مشتاقوں کی آج کر دیا سفاک نے میدان صاف	گ
بھگو کر دو لگانا	بھگو کر جوتہ مارنے سے چوٹ زیادہ لگتی ہے۔	؎ اے شیخ جو بتائے ہے عشق کو حرام ایسے کے دو لگائیے بھگو کر شراب میں	گ
بھینی بھینی خوشبو	ہلکی ہلکی سہانی مہک ہونا	؎ بھینی بھینی ہے وہ خوشبو کہ معطر ہو دماغ ٹھنڈی ٹھنڈی وہ ہوائیں ہیں کہ دل ہو خرم	م
بھرنا	نباہ کرنا۔ سلوک کرنا برداشت کرنا۔	؎ دختر رز ہے بہت تیز مزاج اے زاہد تیرا کیا منہ ہے ہم ایسے بھرتے ہیں بھرنے والے	گ
بہار اترنا	موسم بہار کا وقت گزر جانا۔ شباب یا عروج کا وقت نکل جانا۔	؎ زخم کہن نے آج رلایا لہو بہت اتری ہوئی بہار سے تازہ چمن ہوا	گ
بھر جانا	سیر ہو جانا۔ خواہش باقی نہ رہنا	؎ طبیعت کوئی دن میں بھر جائے گی چڑھی ہے یہ ندی اتر جائے گی	گ
بھر پانا	معاوضہ مل جانا۔ پورا بدلہ ہو جانا	؎ بشر نے خاک پایا لعل پایا یا گہر پایا مزاج اچھا اگر پایا تو سب کچھ اس نے بھر پایا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بھولے بھٹکے چلے آنا	کبھی کبھی اتفاق سے آجانا۔	بھولے بھٹکے جو ترے گھر میں چلے آتے ہیں اپنی تقدیر کے چکر میں چلے آتے ہیں	گ
بھر چلے	جگر ختم ہونے پر آجانا	دل جگر سب آبلوں سے بھر چلے مر چلے اے سوزِ فرقت مر چلے	م
بہار لوٹنا	مزے اُڑانا	کوئی غنچہ دہن ہنس کر کہیں اب کیا ہنسائیگا بہاریں ہم نے لوٹی ہیں بہت اگلی بہاروں میں	گ
بہل جانا	قرار آنا۔ تسکین ہوجانا۔ دل ذرا ٹھہر جانا۔	اُن کے خیال میں جو ذرا ہم بہل گئے کیا رشک ہے وہ اپنے تصور سے جل گئے	گ
بہک اٹھنا	مست ہوجانا۔ نشہ سے متاثر ہوجانا	دکھادی کس نے چشم مست جو ایسے بہک اٹھے کہ مجھ سے آج کچھ بہکی ہوئے یاروں کی باتیں ہیں	گ
بہار دکھانا۔	لطف دینا۔ مزہ ملنا	اس غم کدہ کو چرخ نے عشرت کدہ کیا اب دیکھیے دکھائے گا کیا کیا بہار عیش	گ
بہانہ ڈھونڈنا	حیلہ تلاش کرنا۔ کوئی بات نکالنا چھپا رکھنا۔	دیدۂ تر نہ بہانا آنسو ڈھونڈتے ہیں یہ بہانا دشمن	گ
بہار دینا	لطف دینا۔ مزہ دینا	عشق کیا کیا بہار دیتا ہے یہ دلوں کو ابھار دیتا ہے	ف
بھٹکتا پھرنا	بے پتہ تلاش میں اِدھر اُدھر گھومنا	خط میں لکھا ہے جو حالِ دلِ مضطر اپنا واں بھٹکتا ہی پھرا ہائے کبوتر اپنا	گ
بھید ملنا	حقیقت معلوم ہونا۔ اصلی بات دریافت ہونا۔	جستجو میں بہت ہے وہ کافر بھید اسلام کا نہیں ملتا	گ
بھرم دینا	اعتبار جانے دینا۔ بھید دینا حقیقت نہ کھلنے دینا	زاہد تو برکت کا ہے مہینا رمضان فاقے کرتے ہیں مگر کب یہ بھرم دیتے ہیں	م
بھرم نکلنا	اعتبار جانا۔ اثر جانا	بگڑی تھی ہوا آہ کے آخر شب وعدہ نکلا مرے نالوں کا بھرم اور زیادہ	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بھرمار	کثرت	؎ مجھے تم دیکھتے ہی گالیوں پر کیوں اتر آتے بھرے بیٹھے تھے کیا محفل میں یہ بھرمار کیسی ہے	ی
بھڑکانا	مشتعل کرنا۔ اکسانا	؎ کہیں دیکھی نہ سنی ایسی تو ٹھنڈی مٹی بجھ گیا اور بھی ناصح مرے بھڑکانے سے	گ
بھولے بننا	نادان بننا۔ انجان بننا۔ سیدھے سادے۔	؎ رموز عشق سے واقف ہیں وہ یہ سچ کہا قاصد وہی دانا سہی چھٹ جائیں گے بھولے ہیں بن کر	آ
بھنور میں پڑنا	ہوا کا بگولا پانی میں چکر پیدا کرتا ہے اس میں کشتی کا گھر جانا۔	؎ ڈوب ہی جاتی ہے کشتی عشاق یہ سفینہ عجب بھنور میں پڑا	م
بھویں تاننا	ابرو اوپر کو چڑھانا کھینچنا	؎ تن جائیں گے جو سامنے آئے گا آئینہ دیکھیں تو کس طرح وہ بھویں تانتے نہیں	آ
بھر لینا	پورا کرنا کمی پوری کر لینا۔ ادا کرنا۔	؎ جو مے فردش سے سودا بنے تو کر لینا کمی ہو حضرت زاہد تو ہم سے بھر لینا	م
بھبھوکا بن کے بیٹھنا	غضبناک ہو کر بیٹھنا۔	؎ یہ اٹھنا بیٹھنا محفل میں ان کا رنگ لائیگا قیامت بن کے اٹھیں گے بھبوکا بنکے بیٹھے ہیں	آ
بھرے ہونا	دل میں بغض ہونا۔ کدورت ہونا غصہ میں ہونا۔	؎ خالی نہیں فساد سے یہ تیوری کے بل آتے ہو تم کہیں سے مری جان بھرے ہوئے	م
بھاگتے نظر آنا	سامنے نہ ٹھیرنا۔ برداشت نہ کرنا۔	؎ بھاگتے ہی نظر آتے ہیں تری آنکھوں سے لڑنے مرنے کو جو تیار رہا کرتے ہیں	م
بھرنا بھرنا	اپنے کرنے کا کام کر دینا	؎ کیا دھرا تھا اس تہی خمخانہ میں ہم بھی آ کر اپنا بھرنا بھر چلے	م
بھنور پڑنا	گرداب ہونا۔ پانی میں زور کا چکر پڑنا	؎ قلزم عشق میں ہم تیرتے جاتے ہیں وہیں جس جگہ جان کا خطرہ ہو کہ بھنور پڑتا ہے	ی
بھنور میں کشتی جا پڑنا	گرداب میں پھنس جانا	؎ خدا سے التجا ہے ناخدا کیا مری کشتی بھنور میں جا پڑی ہے	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بھرے بیٹھنا	غصہ میں ہونا۔	؎ بھرے بیٹھے ہو تم محفل میں اے داغؔ کہے دیتی ہے خاموشی تمہاری	م
بھٹکنا	گمراہ ہونا۔ اِدھر اُدھر ٹکریں کھانا۔ منزل مقصود کو نہ پہنچنا۔ مارے مارے پھرنا	؎ یہ عرض شاہ سے کی حُرنے کیجئے اپنا نہ بھٹکے یا مرے مولا غلام چار طرف	م
بھولے بننا	انجان بننا	؎ بھولے ہی بن کے کام نکلتا ہے گاہ گاہ بن جاتے ہیں ہم آپ ہی ناداں کبھی کبھی	م
بھرم نکل جانا	ساکھ جاتی رہنا۔ اعتبار نہ رہنا وقار کم ہو جانا۔	؎ گنج سلطاں کی اگر دیکھ لے کثرت قاروں تو وہیں ساتھ دِوالے کے نکل جاتے بھرم	م
بھرم ہونا (کسی پر)	بھروسہ ہونا۔ اچھا گمان ہونا	؎ نکلا ہے تلاشی سے فقط ایک درم داغؔ یاروں کو مگر دل پہ ہزاروں کا بھرم تھا	م
بھیڑ سمانا	مجمع کے لئے گنجائش ہونا	؎ مجلس وعظ کو دیکھا تو کہا رندوں نے ہو گی اس بھیڑ کی جنت میں سمائی کیونکر	ی
بھیڑ لگنا	ہجوم ہو جانا۔ مجمع ہو جانا	؎ گھیرا ہے رہزنوں نے کہاں مجھ غریب کو اک بھیڑ لگ گئی مری منزل کے سامنے	ی
بھرکس نکلنا	تباہ ہونا۔ کچل جانا۔ چور چور ہو جانا۔	؎ آخر کو ٹھیک ہو گئے وہ مجھ سے بھڑ کے آج اتنے پٹے رقیب کہ بھرکس نکل گیا	ی
بھرمار ہونا (کسی بات کی)	تار باندھ دینا۔ مسلسل ایک کام کرنا۔	؎ مجھے تم دیکھتے ہی گالیوں پر کیوں اُتر آئے بھرے بیٹھے تھے کیا محفل میں یہ بھرمار کیسی ہے	ی
بھیڑ بھاڑ ہونا	بہت زیادہ مجمع ہونا	؎ ذرا دیکھو تو مشتاقوں کا مجمع روزنِ در سے ہوئی ہے بھیڑ بھاڑ ایسی کہ گرتی سر پہ جالی ہے	ی
بھرم رہنا (کسی کا)	بات بنی رہنا۔ اقتدار رہنا	؎ بھرم اس کا رہا دل میں وہی ضبطِ محبت ہے وگرنہ توڑتی کیا عرش کے تارے فغاں میری	ی
بھرم جانا	ساکھ جانا۔ اعتبار جانا۔ اقتدار جانا۔	؎ کیوں کر ارمان نکالوں دل سے عشق کا اس سے بھرم جاتا ہے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بھاؤ اُتر جانا	قیمت گھٹ جانا۔ قدر کم ہو جانا۔ نرخ کم ہو جانا۔	؂ اچھا نہیں اچھا نہیں برتاؤ تمہارا دیکھو نہ اُتر جائے کہیں بھاؤ تمہارا	ی
بھک سے اُڑ جانا	دفعتاً غائب ہو جانا	؂ ٹھہرا نہ چاند اُس رخِ انور کے سامنے مہتاب کا سا نور تھا وہ بھک سے اُڑ گیا	ی
بھانڈا پھوڑنا	راز ظاہر کر دینا	؂ غیر کیوں بھید سے واقف ہوتا میرے ہم راز نے بھانڈا پھوڑا	ی
بھاؤ چڑھا ہونا	کوئی چیز مہنگی ہونا۔ گراں ہونا	؂ سستی نہیں یہ جنسِ دل سن لو اب بھاؤ چڑھا ہوا ہے اس کا	ی
بہتان اٹھانا	الزام لگانا۔ تہمت رکھنا	؂ اس رشکِ مسیحا پہ یہ بہتان اٹھایا وہ قاتلِ اربابِ وفا ہو نہیں سکتا	ی
بھانجی مارنا	روڑا اٹکانا۔ رکاوٹ پیدا کرنا۔	؂ چل سکے پیغام بر کی کیا وہاں غیر بھانجی مارتا ہے بول کر	ی
بھبکی میں آنا	خوف کھانا۔ ڈرنا۔	؂ دل ظاہری عتاب سے کیا خوف کھا گیا بھبکی میں آ گیا تری دھمکی میں آ گیا	ی
بھیجا کھانا	ضرورت سے زیادہ گفتگو کرنا۔ جس سے مخاطب پریشان ہو جاوے	؂ کیڑے پڑ جائیں مغز میں یا خدا ناصح بد مغز بھیجا کھا گیا	ی
بھونچال آنا	زلزلہ آنا۔	؂ عاشقِ بیتاب تیرے جس جگہ مدفون ہیں اس زمیں میں رات دن بھونچال ہی آتا رہا	ی
بھیڑ بھڑکا ہونا	بہت ہجوم ہونا۔	؂ کیا بھیڑ بھڑکا ہے قیامت کا الٰہی اس بزم میں اپنا بھی پتا کچھ نہیں چلتا	ی
بھرے بھرے بازو ہونا	گداز۔ سڈول۔ فربہ ہونا۔	؂ بھرے بھرے ترے بازو بھرے بھرے ترے گال جو دیکھے کوئی تو پھر کیوں نہ دم بھرے تیرا	ی
بہتیرے مل جانا	بہت سے مل جانا	؂ دعویٔ الفت پہ میرے اس ستم گر نے کہا چاہنے والے ملیں گے تجھ سے بہتیرے مجھے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بھڑنا	مقابل ہونا۔ ملنا۔ رگڑ لگ جانا	؎ آخر کو ٹھیک بن گئے وہ مجھ سے بھڑ کے آج اتنے پٹے رقیب کہ بھرکس نکل گیا	ی
بھرّا دینا	دم دینا۔ ترغیب یا لالچ دینا	؎ مجھ کو یہ آیا یقین آتے ہیں وہ ایسا قاصد نے مجھے بھرّا دیا	ی
بھسم ہوجانا	قطعی مٹ جانا۔ خاک ہوجانا۔ تحلیل ہوجانا۔	؎ سوزشِ غم سے دل کا نشان جلا اور جل کر بھسم ہوگیا	ی
بھانپ لینا	تاڑ لینا۔ پہچان لینا	؎ شیشہ ہے تری بغل میں زاہد اب تو یاروں نے اسے بھانپ لیا	ی
بھاؤ بتانا	نرت کرنا۔ اشاروں سے واقعات وجذبات کا اظہار کرنا۔	؎ صوفی سے کہا وجد میں یہ پیرِ مغاں نے واللہ ہمیں بھاؤ بتانا نہیں آتا	ی
بھرا کھلنا	بے تکلفی ہوجانا۔ لحاظ نہ رہنا حجاب دور ہوجانا۔	؎ اس قدر گستاخ ہوتا ہے کوئی خوب مجھ پر آپ کا بھرا کھلا	ی
بھاگا بھاگ آنا	دوڑتا ہوا آنا۔ جلد آنا	؎ یا الٰہی کچھ خوشی کی ہو خبر نامہ بر آتا ہے بھاگا بھاگ آج	ی
بھگوڑا	بھاگ جانے والا	؎ غیر کو قتل گہِ عام میں لے جاتے ہو امتحاں گاہ میں ٹھہریگا بھگوڑا کیوں کر	ی
بھینٹ چڑھانا	صدقہ میں دینا	؎ شبِ فرقت تو کھا جائے گی ہم کو چڑھائیں بھینٹ کس کو اس بلا پر	ی
بھوت چڑھنا	بدحواسی کی باتیں کرنا۔ اپنے آپ میں نہ رہنا۔	؎ جس نے مے پی نہ ہو پی کر ہو اس کی یہ حالت سب کہیں دیکھ کے کیا بھوت چڑھا ہے اس پر	ی
بھاری پتھر	بوجھل پتھر۔ وزنی	؎ کوہکن ہم تو نہیں جو سر اپنا پھوڑیں چوم کر چھوڑ دیا کرتے ہیں بھاری پتھر	ی
بھڑاس نکالنا	جذبات نکالنا۔ دل کے بخارات نکالنا۔	؎ برسا وہ بدمزاج جو کل مجھ غریب پر میں نے بھڑاس اپنی نکالی غریب پر	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بھنانا	غصہ ہونا۔ مشتعل ہونا	؎ ناتوانی قیس کی لیلیٰ کو تھی دل سے پسند کیوں نہ بھناتی وہ بھدا اور بھونڈا دیکھ کر	ی
بھدا اور بھونڈا	بے ڈول۔ بد قطع۔ بد وضع	؎ ایضاً	"
بھبک ہونا	ایک سوزش ہونا۔ گرم ہونا	؎ اُف ارے اُف پھونک دیا آتش فرقت نے مجھے کیا ہے آفت کی بھبک کیا ہی قیامت کی بھڑک	ی
بھڑک ہونا	شعلہ اٹھنا	؎ ایضاً	"
بھید کھلنا	راز معلوم ہو جانا	؎ اس شوخ دغا باز کا کھلتا نہیں کچھ بھید جب تک اُسے باتوں میں ٹٹولا نہیں جاتا	ی
بھید کہہ دینا	راز افشا کرنا	؎ کیا ترا بھید چار میں کہہ دوں؟ جو ہے کہنا ہزار میں کہہ دوں	ی
بھنگ گھٹنا	بھنگ پس کر تیار ہونا	؎ ادھر اڑتی ہے گھلتی ہے افیون، بھنگ گھٹتی ہے اُدھر پینے کی شرطیں ہو رہی ہیں نشہ بازوں میں	ی
بھبوت ملنا	بدن پر خاک مل لینا	؎ زلفیں ہیں تری ناگن آتا ہے اس کو منتر منہ پر بھبوت مل کر جوگی بنا ہے دشمن	ی
بہتان جوڑنا۔ باندھنا	تہمت لگانا۔	؎ میں اور دشمنوں سے شکوہ کروں تمہارا بہتان جوڑتے ہیں بہتان باندھتے ہیں	ی
بہتان لگانا	الزام دینا۔ تہمت لگانا	؎ مجھ سے کہتے ہو ترے خواب میں حور آئی تھی تم سلامت رہو بہتان لگانے والے	ی
بھنک	ہلکی سی آواز۔	؎ صور محشر کو بھی تو اُس کے مست بانسری کی بھنک سمجھتے ہیں	ی
بھنور پڑنا	گرداب ہونا۔ پانی کی لہر میں زور کا چکر آنا۔	؎ پار ہو کشتی ہماری کس طرح جب بھنور پڑتا ہے بیچوں بیچ میں	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بھچنا	خفیف ہونا۔ دبنا۔ دوسرے کا اثر قبول کرنا۔	تنگ ہو ہو کے دل میں کھنچتے ہیں غیر کے ذکر پر وہ بھچتے ہیں	ی
بھول بھلیاں	ایسا مکان جس میں بیسوں یکساں درجے اور در ہوتے ہیں جس سے آدمی کو رستہ باہر نکلنے کا نہیں ملتا۔ اندر ہی گم کردہ راہ چکر کھاتے رہتے ہیں۔	ہیں پیچ رہ عشق میں ایسے کہ نہ پوچھو یہ بھول بھلیاں تو سمجھ میں نہیں آتیں	ی
بھول پڑ جانا	غفلت چھانا۔	کوئی کرتا نہیں خدا کو یاد پڑ گئی بھول اک خدائی میں	ی
بھڑکنا (کسی بات سے)	مشتعل ہونا۔ غصہ ہونا	حرف سوال وصل کے برداشت ہی نہیں اس بات سے بھڑکتے ہیں وہ اس کو کیا کریں	ی
بھرا پُرا خزانہ	لبالب۔ خوب معمور	درہم داغ دل میں ہیں موجود یہ خزانہ بھرا پُرا نکلا	ض ی
بھولی بسری	بھول کر چھوڑی ہوئی چیز	تم خفا ہو کر چلے ہو لے چلے ساماں بھی بھولی بسری کوئی شے دیکھو نہ رہ جائے کہیں	ی
بھک منگا	بھیک مانگنے والا۔	بوسے لے کر اور کچھ خواہش جو کی کہنے لگے بھک منگا تجھ سا زمانے میں کہیں دیکھا نہیں	ی
بھاگڑ پڑنا	بھاگ جانا۔ فرار ہونا	پڑے تیر نگہ دل پر ہزاروں پڑی بھاگڑ نہ اک دن فوج غم میں	ی
بھلاوا دینا	گمراہ کرنا۔ بھلا دینا۔ غافل کر دینا۔	کدھر سے کدھر لے گیا وائے قسمت بھلاوا دیا راہ بر نے بھی ہم کو	ی
بھربھرا ہونا	خستہ۔ چور چور ہو جانے والا	نہ رکھنا پاؤں تم تربت پہ میری مبادا سنگ مرقد بھربھرا ہو	ی
"	آسانی سے ٹوٹ جانے والی چیز	تو نے ہلکی شراب دی ساقی بھربھری چاہیے گزک مجھ کو	"
بھید دینا	راز کہنا	داغ کیوں دل کو راز دار کیا بھید دیتا ہے کوئی دشمن کو	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بھچنا	ناگوار ہونا۔ شرم کی وجہ سے گوارا نہ کرنا۔	؎ تنگ ہو ہو کے دل میں کھنچتے ہیں غیر کے ذکر پر وہ بھچتے ہیں	ی
بھولا ہونا	سیدھا سادا ہونا۔ مکروفریب نہ جاننا۔	؎ بات مطلب کی کیا اُڑاتے ہو تم تو بھولے نہیں ہو چکے ہو	ی
بھیگتے بھاگتے	بارش سے پٹتے ہوئے۔ دوڑتے ہوئے آنا۔	؎ لکۂ ابر گھر بار چلے آتے ہیں بھیگتے بھاگتے مے خوار چلے آتے ہیں	ی
بھلی لگنا	اچھی معلوم ہونا	؎ ناصح نے جو کہی میرے دل کی وہ بات بھلی لگی ہو جی کو	ی
بھلے مانس سمجھنا	اچھا آدمی جاننا۔ شریف آدمی سمجھنا۔	؎ غیر کو سمجھے تم بھلے مانس یہ بھلے آدمی کی باتیں ہیں	ی
بھبکیاں دینا	دھمکی دینا۔ غصہ جتانا	؎ آپ کی بزم میں تماشا ہے غیر دیتا ہے بھبکیاں مجھ کو	ی
بھلا چاہنا	خیر خواہی۔ فائدہ پہنچانے کی خواہش رکھنا	؎ رقیبوں کا ہم کب برا چاہتے ہیں بروں کا بھی ہم تو بھلا چاہتے ہیں	ی
بھاری ہونا	بوجھ ہونا۔ بڑا وزن ہونا۔	؎ عدم کو لے کے یہ بارِ گراں چلا ہوں میں کہ میرے سر پہ گناہوں کی پوٹ بھاری ہے	ی
بھلبھلا جانا	جھلس جانا۔	؎ گر اُڑے سوختہ جانوں کا غبار بھلبلا جائیں ستارے سارے	ی
بھاری بھرکم ہونا	بردبار ہونا۔ متین ہونا۔ متحمل ہونا	؎ ضبط ایسا ہے ہزاروں سن کے پی جاتے ہیں وہ حضرتِ ناصح سے کم ہیں بھاری بھرکم آدمی	ی
بہتات ہونا	کثرت ہونا۔ افراط ہونا	؎ دل ہمارا موردِ آفات ہے۔ رنج کی بہتات سی بہتات ہے	ی
بہلی کی سواری	پردہ کی دو پہیہ کی گاڑی جس میں بیلوں کی جوڑی جوتی ہو۔	؎ ڈال کر پردہ گئے سیر کو تم پردے میں خوب بہلی کی سواری میں طبیعت بہلی	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بھربھراہٹ ہونا	تھوڑا سا ورم ہونا۔ کسی قدر جوبن ہونا۔	؎ ثان کو باد صبا نے جو تھپا مارا بھربھراہٹ سی رخ گل پہ نظر آتی ہے	ی
بہت ہونا (۱)	کثرت اور زیادتی	؎ باطن کی خبر خدا کو ہے واغ ظاہر ہیں وہ مہرباں بہت ہے	گ
" " (۲)	کافی ہونا	؎ دل تنگ سہی پرائے تمنا مر رہنے کو یہ مکان بہت ہے	گ
" " (۳)	کسی پر بھاری ہونا۔ اس سے زیادہ ہونا	؎ اک کو دگراں ہے عشق لیکن اس کو دل ناتواں بہت ہے	گ
بھلا چنگا ہونا	صحیح و تندرست ہونا	؎ میں تو مرتا ہوں وہ یہ کہتے ہیں اچھا خاصا ہے بھلا چنگا ہے	ی
بہت دور نکلنا	زیادہ فاصلہ پر چلا جانا بہت گہرا ہونا بہت دور اندیش ہونا۔	؎ بہت دم دئے پاس پھٹکا نہ ہرگز وہ عیار پرفن بہت دور نکلا	م
بھیڑ چھٹنا	ہجوم ہٹ رہنا۔ مجمع منتشر ہو جانا	؎ مجھ کو یہ فکر تھی کہ بھیڑ چھٹے میرزا شاغل آئے جب وہ ہٹے	ف
بھٹی شراب کی چڑھانا	کشید کرنا۔	؎ بھٹی شراب کی جو چڑھائی ہے مے فروش پکا ہوا جو دیگ کا پیندا غضب ہوا	ی
بھاری ہونا	دشوار ہونا۔ مشکل سے کٹنا	؎ فرقت یار میں اک ایک گھڑی بھاری ہے نہیں معلوم کہ آوے گی قضا کون سے دن	ف
بھرا بھرا ہونا	آباد ہونا۔ رونق پر ہونا	؎ یہ گھر بھرا بھرا نظر آتا ہے کیا مجھے تہاں کیسے دل میں وہ لے داغ جب سے ہیں	ف
بھاگ کھلنا	نصیب کھلنا۔ خوشحال ہونا قسمت جاگنا	؎ پارسا کے جو پڑ گئی پلے دختر رز کے خوب بھاگ کھلے	ی
بھاؤ تاؤ	مول تول	؎ دل مفت نذر کرتے ہیں قیمت نہ پوچھئے اس کا نہ بھاؤ تاؤ نہ کچھ مول تول ہے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بھلا چنگا ہونا	صحیح اور تندرست ہونا	؎ میں تو مرتا ہوں وہ یہ کہتے ہیں اچھا خاصہ ہے بھلا چنگا ہے	ی
بے چراغ ہونا	ویران ہونا۔ غیر آباد ہونا	؎ آج راہی جہاں سے داغ ہوا خانۂ عشق بے چراغ ہوا	گ
بیٹھے بٹھائے جان کو آزار ہونا۔	دفعتاً مصیبت میں پھنس جانا	؎ اے داغ کیا بتائیں محبت میں کیا ہوا بیٹھے بٹھائے جان کو آزار ہو گیا	گ
بیٹھے بٹھائے	ناگہانی	؎ ایضاً	گ
بے سہاروں کا ٹھکانا ہونا	بے گھر لوگوں کا کوئی جائے پناہ ہونا۔	؎ نگہ چھٹکے ہی دیتی ہے تو دل پھینکے ہی دیتا ہے تمہارے گھر ٹھکانا کون سا ہم بے سہاروں کا	گ
بے وقت کی چڑھنا	غیر وقت پینے سے نشہ غالب ہو جانا	؎ بے وقت کی چڑھی ہے نہ ہوگا اتار آج ہوتے ہیں تیرے مست کوئی ہوشیار آج	گ
بے طرح	بہت۔ بری طرح	؎ بے طرح ہے نگاہ سے دل کی کٹی چھنی بے ڈھب ہے گرم معرکۂ کارزار آج	گ
بے ڈھب	بری طرح۔ بے طریقہ	؎ ایضاً	گ
بے اختیار	بے ارادہ	؎ ناصح نے مرا حال جو مجھ سے بیان کیا آنسو نکل پڑے مرے بے اختیار آج	گ
بے پر کی اڑنا	بے بنیاد افواہ پھیلنا	؎ کوئی جنت کا خواہاں ہے کوئی کوثر کا طالب ہے اڑا کرتی ہے بے پر کی ہمیشہ بادہ خواروں میں	گ
بیڑی گھڑنا	بیڑی تیار کرنا	؎ ادھر وحشت لئے جاتی ہے مجھ کو اُدھر حداد نے بیڑی گھڑی ہے	م
بے غور ہونا	دیکھ بھال نہ ہونا	؎ لئے جاؤں جنت میں دنیا کی چیزیں پرانا وہ سامان بے غور ہوگا	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بھاپ نکلنا	دھواں - ابخرات نکلنا	؎ یہ جوشِ داغِ محبت سے پک رہا ہے دل نفس کے ساتھ نکلتی ہے بھاپ سینے سے	ی
بھاگ کھلنا	نصیب کھلنا۔ قسمت جاگ اٹھنا	؎ پارسا کے جو پڑ گئی پلّے دخت رز کے خوب بھاگ کھلے	ی
بھوچکے ہونا	حیران ہونا	؎ بھونڈی بے ہنگم عجب بے ڈول زاہد کی ہے قطع رند اس کو دیکھ کر کیا سخت بھوچکے ہوئے	ی
بھرتی کرنا	داخل کرنا ۔ شامل کرنا	؎ دوزخ جگہ عذاب کی جنت ثواب کی بھرتی کہاں کروں دل خانہ خراب کی	ی
بھاری پتھر ہونا	جنبش نہ ہونا ۔ جگہ سے نہ ہلنا بوجھل ۔ وزنی ہونا	؎ غیر کی لاش کیوں اٹھاتے ہو بار عصیاں سے بھاری پتھر ہے	ی
بھڑ بھڑیا ہونا	ضبط نہ کرنیوالا۔ بات دل میں نہ ٹھہرنا جو دل میں آئے موقع بے موقع کہہ ڈالنا	؎ آپ نے کس کو بنایا راز دار غیر بھڑ بھڑیا بھی ہے غماز بھی	ی
بہروپ بدلنا	بھیس بدلنا	؎ میری وحشت کی داد اس نے یہ دی خوب بہروپ تو نے بدلا ہے	ی
بہشت میں لات مارنا	جان کر کے نقصان اٹھانا ۔ محروم رہنا ۔ ترک کرنا	؎ نعمتِ حق کی جس نے قدر نہ کی لات ماری بہشت میں اس نے	ی
بھور ہو جانا	تڑکا ہو جانا ۔ تمام ہو جانا ۔ ہلاک ہونا ۔	؎ شمع پروانے کو جلاتی ہے بھور اس کا کہیں نہ ہو جائے	ی
بھول چوک	سہو و خطا	؎ ہو ہی جاتی ہے بشر سے بھول چوک ہم نے بھولے سے تمہاری یاد کی	ی
بھٹا سی اڑ جانا	بھٹے کی طرح آسانی سے کٹ جانا ایک ہی ہاتھ میں فیصلہ ہو جانا ۔	؎ صیاد کی چھری بھی ہے کیا تیز ان دنوں سر طائران باغ کے بھٹا سے اڑ گئے	ی
بھید لگانا	سراغ لگانا ۔ پتہ معلوم کرنا ۔	؎ گئی کچھ آسمان سے اور آگے لگایا بھید یہ آہِ رسا نے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بھوت سوار ہونا	دیوانہ ہو جانا	کھینچے ہوئے تیغ پھر رہے ہیں کیا بھوت سوار ہو گیا ہے	ی
بھیڑ پڑنا	بہت سے آدمیوں کا ہجوم ہونا۔ گروہ کا گروہ آ پڑنا۔	سرمایہ دلوں کا ترک مژگاں نے ہے لوٹا قزاقوں کی اس قافلہ پہ بھیڑ پڑی ہے	ی
بھیڑیا چال ہونا	بغیر سوچے سمجھے تقلید کرنا۔ جو ایک کرے وہ سب کرنے لگیں	کچھ پس و پیش سوچتا ہی نہیں بھیڑیا چال ہے زمانے کی	ی
بھنبھنانا	بھن بھن سی آواز کرتے ہوئے اوپر منڈلانا	یہ علامت ہے فقط قہر خدا کی آج تک بھنبھنائیں کیوں نہ مچھر قبر پہ نمرود کی	ی
بھرے کو بھرنا	مالدار کو ہی دینا۔ جس کے پاس جو چیز کافی مقدار میں ہو وہی چیز اس کو اور ملنا۔ متمول کی طرف لوگ متوجہ ہوتے ہیں	کون مفلس سے بات کرتا ہے کہ زمانہ بھرے کو بھرتا ہے	ی
بھیک مانگے نہ ملنا	مانگنے پر بھی کچھ نہ ملنا	بھیک بھی مانگے نہیں ملتی جو اڑ جاتا ہے رزق جو میسر ہو جو کھانے کو غنیمت چاہیے	ی
بھڑ کا چھتہ چھیڑ دینا	ایسے دشمن کو جو تعداد میں بہت زیادہ ہو اور ایذا رسانی میں بے پناہ ہو مشتعل کر دینا بھڑکا دینا بہت سے لوگوں کو چھیڑ دینا	بزم میں گھیرے ہوئے آج ان کی بیٹھے تھے رقیب بھڑ کا چھتہ چھیڑ کر شامت ہماری آ گئی	ی
بھپارہ دینا	گرم بھاپ پہنچانا۔ دھوکہ دینا فریب دینا۔	ضبط کرتا ہوں تپ غم میں جو ہیں گرم آنسو دل بیمار کو دیتا ہوں بھپارا اس سے	ی
بھاؤ تاؤ	نرخ۔ قیمت	دل مفت نذر کیجئے ہر قیمت نہ پوچھیے اس کا نہ بھاؤ تاؤ نہ کچھ مول تول ہے	ی
بھائی چارا ہونا	بھائی بن جانا۔ بھائی جیسا برتاؤ ہونا۔	ہم کو لیلیٰ سے ہے جو یک جہتی اپنا مجنوں سے بھائی چارا ہے	ی
بھڑک ہونا	بہت چمک ہونا۔ روشنی	ہوتے چاند سورج ستاروں سے ماند غضب کی بھڑک تیری انشا میں ہے	ی
بھڑکنا	بدکنا۔ چمکنا	تو سن عمر رفتہ بھڑکا بھڑک اس کی سنی سبھی دھوکہ [illegible] میں جو چلا آیا مگر	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بے ٹھور بے ٹھکانے	بے جگہ ۔ غیر محل ۔ بے خانماں	؎ پہنچے کہاں یہ نالہ کیا کوئی اس کو جانتے جاتا ہے یہ مسافر بے ٹھور بے ٹھکانے	می
بیگار	مفت میں زبردستی کام لینا	؎ یہ بار نالہ ہم سے اٹھایا نہ جائے گا بیگاری کوئی ڈھونڈیئے بیگار کیلئے	ضیائی
بے کل ہونا	بے چین ہونا ۔ بے آرام ہونا	؎ غم دوری سے جان بے کل ہے آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل ہے	ف
بے خود ہونا	اپنے آپے میں نہ رہنا	؎ بے خود جو ہوا میں تو غضب ٹوٹ پڑا ہے آئینہ تمہیں دیکھ کے حیران نہ ہوا تھا	گ
بیر ہونا	دشمنی ہونا	؎ دیتے ہیں لو یہ خاک دل تلخ کام کی دینا ہے زہر اس کو نہیں جس سے بیر ہو	آ
بے لئے نہ ٹلنا	جب تک کچھ مل نہ جائے وہاں سے ہٹنا	؎ مانگے جائیں گے دعا ہو گی نہ کب تک مقبول بے لئے جو کبھی ٹلتا نہ ہو سائل ہے وہی	آ
بیٹھ بیٹھ کے چلنا	دم لے کر جانا ۔ رک رک کر چلنا	؎ یوں چلئے راہ شوق میں جیسے ہوا چلے ہم بیٹھ بیٹھ کر جو چلے بھی تو کیا چلے	آ
بیٹھا کا بیٹھا رہ جانا	بیٹھے بیٹھے موت آجانا	؎ یونہیں رہ جائے وہ بیٹھا کا بیٹھا کھلی رہ جائیں آنکھیں پاسباں کی	آ
بیٹھی ہوئی آواز	گلا پڑا ہوا	؎ چیخ کر آیا وہاں سے نامہ بر بات کی بیٹھی ہوئی آواز سے	می
پاؤں پڑنا	قدم رکھنا	؎ آنکھ پڑتی ہے کہیں پاؤں کہیں پڑتا ہے سب کی ہے تم کو خبر اپنی خبر کچھ بھی نہیں	گ
پاؤں پڑنا (دوسرے مفہوم میں)	منت کرنا ۔ التجا اور عاجزی سے اصرار کرنا	؎ ہے تو یوں زنداں پہ یہاں کی قوت غم ہے حلقہ پاؤں پڑتا ہے مری زنجیر کا	کسا
پاؤں میں چکر ہونا	گھومتے پھرتے رہنا ۔ چکر کاٹتے رہنا بلا وجہ پھرنا ۔	؎ پھر قصد مسلم خاطر کیا داغ تم تو سنے؟ کمبخت تیرے پاؤں میں چکر تو نہیں ہے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پانی پانی ہونا	نہایت نادم ہونا۔ شرم سے پسینہ پسینہ ہو جانا۔	؎ ہوا یہ شرم معاصی سے پانی پانی میں تمام خلط عناصر ہیں آپ میں داخل	گ
پانچوں سواروں میں داخل ہونا	خود کو نامور اور بڑے لوگوں میں شمار کرنا	؎ ہوئے گرم عنان جب ہوش و صبر و تاب و عقل و دیں دل بیتاب بھی داخل ہوا پانچوں سواروں میں	گ
پاؤں ساتھ چلنا	ہمراہ چلنا۔ رفتار میں برابر ہونا۔	؎ چلتے نہیں ہیں ساتھ مرے ہمسفر کے پاؤں ہر گام پر دبانے پڑے راہبر کے پاؤں	گ
پاؤں دبانا	تھک جانے کی وجہ سے پاؤں دبانا	؎ ایضاً	گ
پاؤں ٹوٹ جانا	تھک جانا۔ عاجز ہونا	؎ کیا مضطرب رہے شب فرقت مرے عزیز پھرتے ہی پھرتے ٹوٹ گئے سارے گھر کے پاؤں	گ
پاؤں لڑکھڑانا	لغزش کرنا۔ پاؤں قابو میں نہ ہونا	؎ آئی ہے کوئے یار سے مستانہ کس قدر کیا لڑکھڑائے جاتے ہیں بادِ سحر کے پاؤں	گ
پاؤں چومنا	تعظیم یا محبت کی وجہ سے پاؤں چھونا	؎ وقت خرام ناز تعجب نہیں اگر فتنے بھی اٹھ کے چوم لیں اس فتنہ گر کے پاؤں	گ
پاؤں دھو کے پینا	انتہائی عقیدت اور محبت کا اظہار کرنا	؎ چل کر وہ مرے ساتھ بتائے جو راہ راست آب بقا سے دھو کے پیوں نامہ بر کے پاؤں	گ
پاؤں رکھنا	قدم رکھنا۔ جانا۔ داخل ہونا	؎ لاکھوں میں مجھ کو تاڑ گیا وہ نگاہ ساز رکھا جو میں نے محفل دشمن میں ڈر کے پاؤں	گ
پاؤں برابر پڑنا	ساتھ ساتھ چلنا	؎ کم نہ تھی شوخیٔ رفتار سے بیتابیٔ شوق راہ میں پاؤں پڑا ان کے برابر اپنا	گ
پاؤں رکاب میں ہونا	بر سر سفر ہونا۔	؎ ہر وقت انتظار طلب میں ہیں مستعد رہتا ہے ایک پاؤں ہمارا رکاب میں	گ
پانی پھر جانا۔	عرق کی علامت، بیماری یا تکلیف کی کیفیت بدل جانا۔ کیا کرایا برباد اور رائیگاں جانا۔ خراب ہو جانا۔ بگڑ جانا	؎ بزم دشمن میں جو آنسو گر گیا آبرو پر اپنی پانی پھر گیا	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بیڑا پار ہونا	کنارے لگنا۔ کامیاب ہونا	؎ گرچہ بحرِ عشق اک ذخار ہے ڈوبنے والے کا بیڑا پار ہے	ی
بیعانہ	قیمت کا حصہ جو معاملے ہونے پر پہلے دیا جائے۔ خریداری پکی کرنے کے لیے کچھ پیشگی دینا	؎ بوسہ نہ دیا اس نے مجھے قسمتِ دل میں دشنام دیا کہہ کے یہ بیعانہ ہے اس کا	ی
بیابان پہ بیاباں الٹنا	جنگلوں جنگلوں پھرتے پھرنا کوئی جنگل باقی نہ چھوڑنا	؎ خاک کیا کیا نہ اڑائی ترے دیوانوں نے دشت پہ دشت بیاباں پہ بیاباں الٹا	آ
بیچ میں پڑنا	دو جھگڑنے والوں کا فیصلہ کر دینا	؎ ہم نشینوں نے ان کے ساتھ مرا بیچ میں پڑ کے فیصلہ نہ کیا	ی
بے ساختہ پن	قدرتی انداز	؎ زیور کی نہیں حاجت ہرگز بھی حسینوں کو معشوق وہ ہے جس میں بے ساختہ پن ہوگا	ی
بے ڈول ہونا	بے قطع۔ بد وضع ہونا	؎ آدمی کے لئے لازم ہے کہ موزوں ہو لباس قطع بے ڈول ہو انسان کی تو انساں وہ کیا	ی
بے ڈھنگا ہونا	کسی ڈھنگ کا نہ ہونا۔ کسی نقشہ کا نہ ہونا	؎ مکان منحوس بے ڈھنگا ہے دشمن کا نہ تم لینا نہ اگواڑا ہی اچھا ہے نہ پچھواڑا ہی اچھا ہے	ی
بیاہ ہونا	شادی ہونا	؎ سنتے ہی اک جناب مرشد کا دخترِ رز سے آج بیاہ ہوا	ی
بے دھڑک	بے خوف، بغیر روک ٹوک بیساختہ	؎ بے دھڑک غیر چلے آتے ہیں مر گئے آپ کے دربان بھی کیا	ی
بیڑا پار کرنا	مشکل آسان کرنا۔ مہم انجام دینا	؎ خدا پر ہے بھروسہ نا خدا کیا لگا دے گا وہ بیڑا پار میرا	ی
بیباق کرنا	حساب چکا دینا۔ کچھ باقی نہ رکھنا	؎ سب باتوں سے کی توبہ نہیں کچھ غم پرسش بیباق کیا پاک کیا ہم نے حساب آج	ی
بیل بوٹے کھلانا	نقش و نگار بنانا	؎ چرکے دے دے کے تیغ قاتل نے بیل بوٹے کھلائے ہیں تن پر	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
بے بس ہو جانا	بے اختیار ہو جانا	؎ دل کے ہاتھوں پیش کچھ نہیں چلتی کیسے بے بس ہو گئے اللہ ہم	ی
بیچوں بیچ میں	بالکل درمیان میں	؎ پار ہو کشتی ہماری کس طرح جب بھنور پڑتا ہے بیچ و بیچ میں	ی
بے جوڑ باتیں	بے ربطی کی ۔ بے میل باتیں	؎ بے جوڑ تری باتیں ہیں ساری پیامبر تو پھبتیاں لگانے لگا بات بات میں	ی
بیڑا اٹھانا	دعویٰ کرنا ۔ کسی مہم سر کرنے اقرار کرنا کسی بڑے کام کو انجام دینے کی ذمہ داری اپنے سر لینا	؎ کب انجمن میں وہ بے کار آ کے بیٹھے ہیں ہمارے قتل کا بیڑا اٹھا کے بیٹھے ہیں	ی
بے نقط سنانا	گالیاں دینا ۔ برا کہتے چلا جانا جس طرح غیر منقوط حروف لکھنے میں نقطہ لگانے کی کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی اسی طرح بے تکان کہتے چلے جانا	؎ ماہ رو ہم نے کیوں کہا اُن کو کہتے ہیں بے نقط سناتے ہو	ی
بیوپار ہونا	لین دین ہونا ۔ تجارت ہونا	؎ متاعِ دل کا ہے بیوپار دیکھتے جاؤ کھلا ہوا ہے یہ بازار دیکھتے جاؤ	ی
بیل منڈھے چڑھنا	تدبیر کارگر ہونا ۔	؎ پیغام انھیں دے کر کیا رشتہ دوانی ہو یہ بیل منڈھے چڑھتے معلوم نہیں ہوتی	ی
بے ہودہ بکنا	فضول بات کہنا ۔ نازیبا بات کہنا	؎ سوال وصل اُن سے کیا کروں ہیں دل دھڑکتا ہے وہ سن کر کہہ نہ بیٹھیں مجھ سے کیا بیہودہ بکتا ہے	ی
بیچ بچاؤ کرنا	جھگڑا طے کرا دینا ۔ درمیان پڑ کر باہم فیصلہ کرا دینا ۔	؎ آپ کیجئے نہ اس میں بیچ بچاؤ ہو نے دیجئے رقیب سے میری	ی
بے ہنگم	بے شعور ۔ بے وضع	؎ بھونڈی بے ہنگم عجب بے ڈول زاہد کی ہے قطع رند اُس کو دیکھ کر کیا سخت بھونچکے ہوئے	ی
بے مزہ ہونا	بے کیف ہونا ۔	؎ وصل کی رات اور یہ حجت بدمزہ ہو نہ بے مزہ کر کے	ی
بیسیوں ہونا	سوا ہونا ۔ بڑھ کر ہونا	؎ کہتا ہوں چاند دیکھ کے ابروئے یار کو افضل بیسیوں اس سے ہیں بلکہ بیسیوں ہے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پانی پھر جانا	مرض کی علامت بیماری یا تکلیف کی کیفیت بدل جانا۔ کیا کرایا برباد اور رائیگاں جانا	؎ غیر کی فرقت میں وہ رونے لگے جب زار زار میری کشت آرزو پر ہائے پانی پھر گیا	ی
پانی پھر جانا	خراب ہو جانا۔ بگڑ جانا ایضاً	؎ رونق کچھ آگئی جو پسینہ سے موت کی پانی ترے مریض پہ اک آن پھر گیا	گ
پاتراب کرنا	شگون کیلئے یوم سعد کو کچھ سامان سفر دوسری جگہ منتقل کر دینا	؎ دیکھئے کب عدم کو جانا ہو کر چکے داغ پاتراب بہت	گ
پاؤں پر گرنا	انتہائی منت سماجت کرنا خوشامد کرنا۔	؎ یہ تو مرا ہی کام ہے سجدے کروں تو میں کروں کیوں ترے پاؤں پر گرے زلف رسا کو کیا غرض	گ
پاؤں پھیلانا	حد سے نکل جانا۔ حد عمل کو وسیع کر لینا۔	؎ پہونچی ہے ایک آن میں باب قبول تک پھیلائے کیا دعا نے مری ہاتھ بھر پاؤں	گ
پاؤں لگا کے اڑانا	دوڑ کر ہوا کی طرح پہنچنا۔ نہایت تیز قدم۔	؎ لگا کے پاؤں میں اس کے اڑاؤں قاصد کو اگر مجھے ترے توسن کی گرد راہ ملے	گ
پاؤں کٹنا	شکستہ پا ہونا۔ مجبور کرنا	؎ ہے خط جادہ راہ محبت میں تیغ تیز کٹتے ہیں پاؤں دوری منزل کہاں ہے	گ
پاؤں دونے کھل جانا	رفتار زیادہ ہو جانا۔ زیادہ آزاد ہونا۔	؎ بڑھ گئی وحشت زیادہ چارہ و تدبیر سے اور دونے پاؤں اپنے کھل گئے زنجیر سے	گ
پاؤں پسارنا	پاؤں پھیلانا	؎ تنگی گوشۂ زنداں کے جو ہم خوگر تھے گور میں بھی نہ کبھی پاؤں پسارے ہم نے	گ
پاؤں نہ اٹھنا	قدم نہ اٹھنا۔ نہ چل سکنا	؎ بیکار ہے تقلید رہ شوق میں بیچ ہے معلوم نہ تھا پاؤں نہ رہبر کے اٹھیں گے	گ
پانی پی پی کے توبہ کرنا	تہ دل سے۔ خلوص سے۔ اس کثرت سے کہ حلق خشک ہو جائے	؎ پانی پی پی کے توبہ کرتا ہوں پارسائی سی پارسائی ہے	گ
پانی پی پی کے دعا کرنا	ایضاً	؎ پانی پی پی کے دعائیں تجھے بسمل قاتل اس کو پہنچا دے سر چشمۂ حیواں کوئی	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پاؤں رکھنا	قدم رکھنا۔ آنا۔ داخل ہونا	؎ جس دن پئے گلگشت نکلتے ہیں وہ گھر سے رکھتے ہی نہیں پاؤں جہاں دل نہیں ہوتا	آ
پالا پڑنا	واسطہ پڑنا۔ کام پڑنا	؎ کہتا ہے مرتے دم بھی تجھے اب شفا ہوئی پالا پڑا مریض کو جھوٹے طبیب سے	آ
پاؤں سے بیاباں چھوٹنا	جنگل جانے کی عادت چھوڑ دینا	؎ پاؤں سے میرے بیابان کہاں چھٹتا ہے ہاتھ سے میرے گریبان کہاں جاتا ہے	آ
پالے پڑنا	سر پڑنا۔ ذمہ ہونا	؎ عشق و وحشت کی کرے گا کون ایسی پرورش ان کو چھوڑوں کس طرح یہ پڑ گئے پالے مرے	آ
پاؤں پھولنا	قدم نہ اٹھنا۔ چل نہ سکنا گھبراہٹ اور لڑکھڑاہٹ کی علامت ہے۔	؎ خوب تھی تنہا طریق عشق میں آوارگی پاؤں پھولے ہیں ہمارے رہنما کو دیکھ کر	م
پانی پھر جانا (دوسرے مفہوم میں)	صحت کے آثار ظاہر ہونا۔ رونق آنا۔ ضائع جانا۔	؎ ضبط سے اشکوں سے طاقت آگئی پھر گیا پانی دل بیمار پر	م
پانی میں آگ لگانا	فساد برپا کرنا۔ شرارت کرنا۔	؎ مے اگر تیز ہے تو اے ساقی آگ پانی میں ہم لگائیں کیوں	م
پانی ہونا (۱)	شرمندہ ہو جانا۔ رقیق ہو جانا بیکار ہو جانا۔	؎ یہاں کے سنگ سے تیرہ تھا لعل رمانی یہاں کی خاک سے ہوتا تھا آئینہ پانی	ک
پانی ہونا (۲)	آسان ہو جانا۔ نرم ہو جانا	؎ مری طبع رواں اے داغ جس دم جوش پر آئی وہ ہی پانی ہوئی جو شعر کی پتھر زمیں نکلی	م
پانی پانی ہونا (دوسرے مفہوم میں)	پگھل جانا۔ رقیق ہو جانا	؎ ہیبت شاہ سے کہسار ہیں پانی پانی اگر آذر بھی تراشے کبھی تر شے نہ صنم	م
پاؤں جمنا	قائم رہنا۔ ٹھہرنا	؎ کر گیا تاثیر نالہ بلبل ناشاد کا ہاتھ لیتا پاؤں اب جمتا نہیں صیاد کا	ی
پالا جیتنا	بازی جیتنا۔ مقابلہ میں کامیاب ہونا۔	؎ بوالہوس جان پہ کھیلے تھے مری طرح مگر ہم نے ہی عشق کے میدان میں پالا جیتا	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پاؤں سر پر دھرنا	بے حد تعظیم کرنا	ے اے داغ آدمی کی رسائی تو دیکھنا سر پر دھرے ہیں عرش نے خیر البشر کے پاؤں	گ
پاؤں نکلنا	بڑھ نکلنا، آوارہ ہوجانا، مارے مارے پھرنا، حد سے آگے کام کرنا، ہر جگہ ہاتھ ڈالنا	ے پھر دوڑے ہاتھ جیب و گریباں کو ہو نوید پھر نکلے پاؤں خار مغیلاں کو ہو نوید	تضمین گ
پاؤں کھینچ لینا	رہ جانا۔ چلتے چلتے ٹھہر جانا۔	ے نہ ہوئی ان سے رہبری میری خضر نے اپنا پاؤں کھینچ لیا	ی
پانی نہ مانگنا	فوراً موت واقع ہوجانا، شدید تکلیف یا بہت پیاس ہونے کے باوجود پانی مانگنے کی مہلت نہ ملنا	ے اس شوخ نے پردے سے جھلک جس کو دکھائی اس تشنۂ دیدار نے پانی بھی نہ مانگا	ی
پاؤں پاؤں چلنا	اپنے پاؤں سے چلنا۔ بغیر سہارے چلنا۔	ے طفل سرشک اپنا گرتا نہ چشم تر سے قسمت میں اس کی ہوتا گر پاؤں پاؤں چلنا	ی
پاپ کٹنا	مشکل دور ہونا۔ جھگڑا ختم ہونا	ے اترا جو یہ اتر گئی گٹھری گناہ کی سر تن سے کٹ گیا تو بڑا پاپ کٹ گیا	ی
پاٹ دینا	بہت زیادہ دینا۔ اتنا دینا کہ لینے والا اس میں دب جائے۔ چھا دینا۔	ے اس کے دینے کی انتہا کیا ہے جس نے قارون کو دبا کے پاٹ دیا	ی
پاش پاش کرنا	ٹکڑے ٹکڑے کرنا	ے خوب کی واہ میری دلداری لے کے دل تم نے پاش پاش کیا	ی
پالا پوسا ہونا	پرورش کیا ہوا۔ ساختہ پرداختہ	ے کیوں نہ ہو مجھ کو غم طفل سرشک مل گیا خاک میں پالا پوسا	ی
پالا پڑنا (۱)	واسطہ پڑنا	ے کہتا ہے مرتے دم بھی۔ تجھے اب شفا ہوئی پالا پڑا مریض کو جھوٹے طبیب سے	آ
پالا پڑنا (۲)	برف گرنا۔ سردی زیادہ ہونا	ے کہتے ہیں عاشق بر تری سرد مہری دیکھ کر ایک بے موسم پڑا جاڑا پڑا پالا پڑا	ی
پانی چرانا	اوپر سے زخم کا اچھا ہوجانا اور اندر اس کے مواد رہ جانا۔	ے تیغ سفاک ہوگئی بے آب زخم پانی چرا گیا دل کا	ی

محاورہ	تشریح	شعر	
پانی سمونا	گرم اور ٹھنڈا پانی ملا کر معتدل کر دینا	؎ ہیں ساتھ اشکِ گرم کے کچھ اشک سرد بھی آنکھوں نے میری خوب یہ پانی سمو دیا	ی
پاؤں پر سر رکھ دینا	اظہار، عاجزی اور التجا کرنا	؎ امتحان میں دل کا پورا اترا عدو گڑگڑا کر پاؤں پر سر رکھ دیا	ی
	نہایت منت سے اصرار کرنا	؎ اپنے مطلب کے لئے کیا نہیں کرتے عاشق ہاتھ بھی جوڑتے ہیں پاؤں پہ سر رکھتے ہیں	ی
پاس نہ پھٹکنا	قریب نہ پہونچنا	؎ پھٹکے نہ پاس جیسے ترے دوستوں کے رنج یوں ترے دشمنوں کے کرے زینہار عیش	قصیدہ گ ک
پاس ہونا	لحاظ خاطر ہونا۔ مروت کر جانا پاسداری کرنا	؎ تجھ سے یہ التماس ہے میرا غیر کا ہے کہ پاس ہے میرا	ی
پانی کھڑا ہونا	پانی کا ایک جگہ ٹھہر جانا	؎ رکتے نہ رکیں جوش پہ آ کر مرے آنسو پانی نہ کھڑا ہو کبھی اس سیلِ رواں کا	ی
پانی کی پوٹ	بالکل پانی ہی پانی	؎ ہوئی ہے مردمک مانند ماہی پھپولے آنکھ کے پانی کی ہیں پوٹ	ی
پاؤں گاڑ کر رہنا	جم کر بیٹھ جانا	؎ باغِ جہاں سے نکہتِ گل کی طرح چلے مانندِ سرو ہم نہ رہے پاؤں گاڑ کر	ی
پاؤں پھونک پھونک کر رکھنا	بہت احتیاط کرنا۔ دبے پاؤں آنا بہت ہوشیاری سے کوئی کام کرنا۔	؎ آتے ہیں اس روش سے تری جلوہ گاہ میں ہم پاؤں پھونک پھونک کے رکھتے ہیں راہ میں	ی
پاؤں پیٹنا	کوشش کرنا۔	؎ پہنچے نہ ہلئے منزلِ مقصود تک کبھی ہم پاؤں پیٹتے ہی رہے اسکی راہ میں	ی
پاؤں اکھڑ جانا	جمے نہ رہنا۔ بھاگ چھوٹنا۔ پسپا ہونا۔ تھک کر رہ جانا	؎ منزلِ عشق میں ثابت قدمی مشکل ہے اچھے اچھوں کے وہاں پاؤں اکھڑ جاتے ہیں	ی
پاؤں گور میں لٹکائے بیٹھنا	مرنے کے لئے تیار رہنا۔ مرنے کا وقت قریب ہونا۔	؎ عیادت کو ہماری آشنا کیوں آئے بیٹھے ہیں کہ ہم تو پاؤں اپنے گور میں لٹکائے بیٹھے ہیں	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پاپڑ بیلنا	پاپڑ بیٹنا مصیبت اٹھانا۔ دکھ کاٹنا محنت اور مشقت کرنا۔	؎ یوں ہی پاپڑ بیلتے گذرے گی عمر وہ سخن گوئی سخن دانی کہاں	ی
پار اُترنا	عبور کرنا۔ دوسرے کنارے پہونچ جانا	؎ بحر الفت میں بہت ڈوب کے مرجاتے ہیں جوشناور ہیں وہی پار اُتر جاتے ہیں	ی
پار ہونا	کسی چیز میں سے نکل جانا دوسری طرف کو پھوٹنا۔ پھوٹ نکلنا۔	؎ جوش گریہ وہ ہے طوفاں گر نہ روکیں اسکو ہم پار ہو سدِّ سکندر کو یہ پانی توڑ کر	ی
پاؤں کھل جانا	چل نکلنا	؎ بڑھ گئی وحشت زیادہ چارہ و تدبیر سے اور وحشی پاؤں اپنے کھل گئے زنجیر سے	گ
پانی کی گرہ پر ماہی میں رہ جانا۔	نہ ہوسکنے والی بات، غیر ممکن بات	؎ رکتے ہیں پیچ و تاب سے تیز رو کہیں پانی کی کب گرہ پر ماہی میں رہ گئی	گ
پانچوں انگلیاں برابر ہونا۔	سب کا یکساں ہونا	؎ پنج تن کا مرتبہ بھی کم سوا آپس میں ہے ہو نہیں سکتیں برابر سچ ہے پانچوں انگلیاں	ی
پانی مرنا	سیل پہنچنا۔ پانی جذب ہونا	؎ میں جو رویا اس کے کوچہ میں تو جھنجھلا کر کہا دور بھی ہو پانی مرتا ہے در و دیوار میں	ی
پانچوں انگلیاں گھی میں ہونا۔	گھرے ہونا۔ با اختیار کرنا۔ ہر قسم کی سہولت حاصل ہونا	؎ دے دیا ہے آپ نے غیروں کو گھر کا انتظام اب تو پانچوں انگلیاں گھی میں ہیں جو چاہیں کریں	ی
پانی پہ بنیاد ہونا	ناپائدار ہونا۔ بنیاد کمزور ہونا جلد مٹنے والا	؎ محل پانی پہ اس کی ہے بنیاد بے ثباتی حباب کی دیکھو	ی
پانی گھول دینا	پانی ملا دینا یا پانی حل کر دینا۔ انسان کے برابر سطح پر آنا۔ فخر و غرور نہ کرنا۔	؎ خالی ہی سہی شیشے میں تو گھول دے پانی اک بوند بھی کیا پیر خرابات نہ ہو گی	ی
پاؤں زمین پر رکھنا	بیماروں کو اکثر بجھا ہوا پانی پلاتے ہیں مٹی کے برتن یا لوہے کے ٹکڑے کو آگ میں گرم کرکے	؎ تم شوخیوں سے پاؤں تو رکھو زمین پر کھل کھیلتے ہیں اب لب خاموش نقش پا	آ
پانی بجھا کر دینا	پانی کے گھڑے ڈال دیتے ہیں تاکہ کیڑے مر جائیں حباب ہونا۔ زیادہ دیر قائم نہ رہنے والا۔	؎ ہے یہ بیمار محبت کو میسر پانی کہ وہ تلوار کا دیتے ہیں بجھا کر پانی	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پانی کا بلبلا ہونا	حباب ہونا۔ زیادہ دیر قائم نہ رہنے والا۔	؎ دل کی سوزش ہوتے ہوتے ہو گی کم آبلہ کیا بلبلہ پانی کا ہے	ی
پال ڈالنا	کسی چیز کو بہت دن رکھ چھوڑنا جس طرح کچے آموں کی پال ڈالتے ہیں	؎ سڑتے ہیں گلتے ہیں کوچے میں پڑے عاشقوں کی پال ڈالی آپ نے	ی
پالٹ مارنا	لکڑی والوں کی اصطلاح میں وہ ضرب جو حریف کے پاؤں پر ماریں۔	؎ غیر سے چھوٹ ہو گئی تھی آج میں نے سر روک کے پالٹ ماری	ی
پاؤں اُٹھ جانا	بھاگ چھوٹنا۔ جمے نہ رہنا	؎ آمد آمد دیکھ کر اس ترک کی پاؤں اُٹھ جائیں صفِ محشر کے بھی	ی
پاؤں پوجنا	انتہائی خوشامد اور عقیدت کا اظہار کرنا۔	؎ اگر لائے جواب یار دلخواہ تو پھر میں پاؤں پوجوں نامہ بر کے	ی
پاؤں سے پاؤں باندھ کر چلنا۔	ساتھ ساتھ چلنا۔ برابر چلنا	؎ ہم سے کیا چل سکے گا قاصد تیز پاؤں سے پاؤں باندھ کر تو چلے	ی
پاؤں بھرنا	پاؤں سے چل نہ سکنا۔ پاؤں کا چلنے سے رہ جانا۔	؎ بھاری تھی نعش غیر کی بارِ گناہ سے تابوت اُٹھانے والوں کے بھی پاؤں بھر گئے	ی
پاؤں رہ جانا	پاؤں شل ہو جانا۔ تھک جانا	؎ منزلِ مقصود کتنی دور ہے چلتے چلتے پاؤں اپنے رہ گئے	ی
پاؤں اٹھا کر چلنا	تیز چلنا۔ پاؤں رگڑ رگڑ کر نہ چلنا	؎ منزلِ دوست نہیں ایسی دور نامہ بر پاؤں اُٹھا کر تو چلے	ی
پاؤں اُٹھ جانا	استقبال کیلئے بے اختیار جنبش ہو جانا	؎ آمد آمد دیکھ کر اس ترک کی پاؤں اُٹھ جائیں صفِ محشر کے بھی	ی
پاٹ دار آواز	کڑی۔ بلند آواز	؎ اے ہم صفیر میری فغاں کا ہے اور رنگ آواز پاٹ دار کہاں عندلیب کی	ی
پاٹ (دریا کا)	وسعت۔ پھیلاؤ۔ چوڑائی	؎ کیا جانئے دوسرا ہے کنارہ کدھر کہاں دریائے عشق کا بھی سمندر کا پاٹ ہے	(ی)

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پارا پلا دینا	بے حس کر دینا۔ ناقابل حرکت بنا دینا	؎ دل کو پتھر بنا دیا ہم نے اس کو پارا پلا دیا ہم نے	ی
پاسنگ	بہت کم چیز کو پاسنگ کہتے ہیں۔ ترازو کے دونوں پلڑوں کو برابر کرنے کیلئے جو چیز رکھتے ہیں اس کو پاسنگ کہتے ہیں	؎ یار رہا اس پہ گری برق تجلی اس کی طور سینا نہیں پاسنگ بھی مرے دل کے	ی
پانچ ہونا (کسی میں)	طاق ہونا۔ یکتا ہونا	؎ روز حساب کیا نہیں کرنے کا سات پانچ عیاریوں میں وہ بہت پر فن تو پانچ ہے	ی
پازیب کی جھنکار	ایک قسم کا زیور ہوتا ہے، پاؤں میں پہننے کا۔ اس کی آواز۔	؎ فتنہ برپا کر رہی ہے آپ کی رفتار بھی پھر قیامت خیز ہے پازیب کی جھنکار بھی	ی
پالتی مار کے بیٹھنا	دونوں پاؤں کی پنڈلیاں رانوں سے ملا کر پنڈلیوں کی قینچی بناتے ہوئے بیٹھنا	؎ بزم میں وعظ کی رندوں کو کہاں پاس ادب پالتی مار کے بیٹھے نہ دو زانو بیٹھے	ی
پانی کے مول بکنا	سستی۔ ارزاں ہونا	؎ پیتے ہیں اب جناب مشیخت مآب بھی پانی کے مول بکنے لگی ہے شراب اب	ی
پانی ٹوٹ جانا	کمی ہو جانا	؎ جاتے ہیں بے انتہا پیاسے وہاں چاہ زمزم کا نہ پانی ٹوٹ جائے	ی
پانی چوانا	جب نبض بند ہو جائے پر قطرہ قطرہ پانی منہ میں ٹپکانے ہیں اسکو پانی چوانا کہتے ہیں	؎ پڑ گئے لینے کے دینے تشنۂ دیدار کے منہ میں اب پانی چواتے ہیں ترے بیمار کے	ی
پانی پھوٹنا	دیوار کی بندش توڑ کر پانی باہر نکل پڑنا۔	؎ چشم پرآب میں عاشق کی بھرا ہے دریا ایسے تالاب کا طوفان ہے جو پانی پھوٹے	ی
پاؤں بھاری ہونا	حاملہ ہونا۔ بچہ کا پیٹ میں ہونا	؎ کون باد خزاں کے ساتھ چلے پاؤں بھاری عروس باغ کا ہے	ی
پاؤں توڑ کر بیٹھنا	قناعت کرنا۔ ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہنا	؎ بیٹھے ہیں راہ دشت میں ہم پاؤں توڑ کر اب فکر کیا ہے منزل دشوار کے لئے	ظلی
پاس پڑوس	ہمسائیگی۔	؎ اچھا نہیں ہے پاس پڑوس اس کا فکر ہے ہمسائے میں عدو کو بسایا ہے آپ نے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پاس والے	ندیم۔ نزدیک رہنے والے۔ بے تکلف دوست۔	؎ وہم بھی بے قیاس تھا اُن کو پاس والوں کا پاس تھا اُن کو	ف
پالنا	بچوں کو سلانے کا ایک قسم کا جھولا	؎ سینکڑوں پلتے ہیں اس پالنے کے باعث سے اہل خدمت کا یہ ہے پالنے والا جھولا	ی
پالا ڈالنا	کام آپڑنا۔ واسطہ پڑنا۔	؎ نہیں وہ صاف اپنے رازداں سے خدا پالا نہ ڈالے بدگماں سے	ی
پاؤں میں مہندی لگا ہونا	چلنے پھرنے یا کہیں جانے کا عذر ہونا	؎ جاتے نہیں جنازہ عاشق کے ساتھ ساتھ کیا پاؤں میں ہے آپ کے مہندی لگی ہوئی	ض ی
پاؤں دیکھ کر منہ نہ کسی کا دیکھنا۔	سوائے اس کے کسی اور کا خیال نہ کرنا	؎ گو حسین لاکھ ہوں دنیا میں مگر داغ کبھی دیکھ کر پاؤں ترا منہ نہ کسی کا دیکھے	م
پپوٹے بھاری ہونا	زیادہ رونے سے پپوٹے پر ہلکا سا ورم ہوجاتا ہے۔	؎ مرگ دشمن پہ روئے ہو کیا تم ہیں پپوٹے جو آنکھ کے بھاری	ی
پپا کر سڑنا	پیپ پڑ کر سڑنا	؎ تری تلوار بجھی تھی کس میں سڑ گیا زخم جگر پپیا کر	ی
پتھر موم ہوجانا	سخت چیز کا نرم ہوجانا	؎ میں وہ ہوں آتش قدم جس سے پگھلتے ہیں پہاڑ موم ہوجاتا ہے جو آتا ہے پتھر زیر پا	گ
پتنگے لگانا	چنگاریاں چھوڑنا۔ اشتعال دینا	؎ آتش شوق کیا بجھے ناصح تو پتنگے لگاتے جاتا ہے	گ
" دوسرا مفہوم	جلانا۔ شرمندہ و ذلیل کرنا	؎ سوز دروں سے اپنے شرر بن گئے ہیں اشک کیوں آہ سرد کو نہ پتنگے لگائیں ہم	ی
پتہ کی کہنا	اصل بات کہنا۔ صحیح صحیح کہنا	؎ کروں میں عرض اگر جان کی اماں پاؤں کہوں پتے کی اگر قہر سے پناہ ملے	گ
پتہ کھڑکنا	ذرا آہٹ ہونا۔	؎ پتا کھڑک گیا تو وہ لپکا اسی طرف دیکھی تمام رات عجب پاسباں کی سیر	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پتی جھڑنا	پتے گرنا۔ خزاں آنا	؎ خزاں سے ہے بہارِ حسن محفوظ گلِ عارض کی کب پتی جھڑی ہے	م
پتے پتے کی سننا	صحیح صحیح بات سننا۔ سچے واقعات	؎ پتے پتے کی سنو مجھ سے اب فرمائیے سچ تمہیں خدا کی قسم تم جھٹلاتے جاؤ	ی
پتے پتے ڈالی ڈالی ہونا	ہر جگہ ہونا۔ کوئی جگہ باقی نہ بچنا چپہ چپہ پر ہونا۔	؎ بچا تھا برق و صرصر سے بمشکل آشیاں اپنا نظر صیاد کی اب پتے پتے ڈالی ڈالی ہے	ی
پتھر ڈھونا	پتھر ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ ڈالنا مشقت اور تکلیف کا کام	؎ نہیں مجال اٹھاتے جو عشق کی سختی اگر پہاڑ کے پتھر بھی کوئی ڈھوتا ہے	ی
پتہ کی سننا	حقیقت معلوم ہونا۔ واقعہ ظاہر ہو جانا صحیح بات معلوم ہونا۔ اصلی بات	؎ کہتے ہم لبلِ عدو سے اس وقت یہ نہ سوجھی سن کر پتے کی ہم سے اب بغلیں جھانکتے ہو	ی
پتہ نہ ہلنا	ہوا بند ہونے کی علامت ہے	؎ گلشن میں مزا بادہ کشی کا نہیں ملتا ہے ایسی ہوا بند کہ پتا نہیں ہلتا	ی
پتنگا پتنگ	مشہور۔ آتش۔ چنگاری۔ اور ایک کیڑا جو چراغ پر جلتا ہے۔ پروانہ پتنگ بھی کہتے ہیں۔	؎ جلی جو شمع تو دم بھر نہ اُس کو تاب آئی پتنگ تھا کہ پتنگا تھا اُڑ کے جل ہی گیا	ی
پتھر پھینک مارنا	سخت کلامی۔ ناخوشگوار گفتگو کرنا	؎ وہ شوخ تند خو ہے کیا سخت گفتگو ہے جب بات کی تو گویا پتھر سا پھینک مارا	ی
پتھر چھاتی پہ دھر لینا	سختیاں اٹھانے کی ٹھان لینا	؎ رات دن صدمے دیتے جاتے فلک ہم نے بھی چھاتی پہ پتھر دھر لیا	ی
پتا مارنا	برداشت کرنا۔ ضبط کرنا	؎ اپنا پتا ہم نے مارا دوست کی خاطر سے آج غصہ آیا تھا بہت دشمن کی صورت دیکھ کر	ی
پتہ توڑ کر بھاگ جانا	بے تحاشا بھاگنا	؎ نالہ سوزاں میں بلبل کے اگر ہو کچھ اثر بھاگ جائے باغباں بھی دور پتا توڑ کر	ی
پتھر پڑنا (کسی پر)	بدبا ہے۔ برا ہو۔ نیست و نابود ہونا۔ آفت آنا	؎ کوہکن سر پھوڑ کر مر ہی گیا اے فلک پتھر پڑیں اس چاہ پر	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پتہ لگنا	کسی گمشدہ کا سراغ معلوم ہونا	؎ دل مدارات سے نہیں ملتا تم کو بھی کچھ پتہ لگا کہ نہیں	ی
پتھر کی لکیر ہونا	نقش ہو جانا۔ نہ مٹنے والی ہونا	؎ مستند کیوں کر نہ ہو ایسا کلام جو کہا گویا ہے پتھر کی لکیر	ی
پتھر چٹانا	سان پر لگانا۔ پتھر پر دھار تیز کرنا	؎ ہنگام ذبح وہ ہے مری سختیٔ گلو گویا وہ اپنی تیغ کو پتھر چٹاتے ہیں	ی
پتھر کو جونک لگنا	پتھر سے خون نکالنا۔ اثر ہونا	؎ اس سنگ دل کو میری زباں کیا اثر کرے پتھر کو جونک لگنے کی نے نہیں سنا	ی
پتھر کھینچ مارنا	درشتی سے بات کرنا۔ ناگوار لہجہ میں سختی سے گفتگو کرنا۔	؎ نہ کرنا تھا ایسی دیوانی باتیں یہ کیا کھینچ مارا جو پتھر کسی کو	گ
پت جھڑ ہونا	خزاں کا موسم۔ درختوں سے پتے جھڑنا	؎ باغ میں پت جھڑ ہوا موسم خزاں کا آگیا ہے کشو امژدہ کہ بعد اس کے بہار آنے کو ہے	ی
پتلا حال ہونا	حال خراب ہونا۔ کمزور ہونا	؎ پہلے ہی روزہ میں طاقت گھٹ گئی شیخ جی کا آج پتلا حال ہے	ی
پتلیوں کا سانگ ہونا	پتلیوں کا ناچنا	؎ اہل دنیا کو جو دیکھا غور سے یہ تماشا پتلیوں کا سانگ ہے	ی
پتلیاں پھر جانا (آنکھ کی)	موت کی علامت ہے نزع میں آنکھوں کی پتلیاں پھر جاتی ہیں۔	؎ منتظر ہی رہے دیدار کے ہم وقت اخیر پتلیاں پھر گئیں آنکھوں کی وہ آکر پھر کے	ی
پٹی پڑھانا	بہکا دینا۔ چغلی دینا	؎ وہ اور مجھ کو خط میں لکھے شکوۂ رقیب پٹی پڑھائی ہے یہ کسی ہوشیار نے	گ
پٹرا کر دینا	صفایا کر دینا۔ کچھ باقی نہ چھوڑنا	؎ آئے مہماں سب وہ سامان لے گئے میرے سارے گھر کو پٹرا کر دیا	ی
پٹیاں جمنا	مانگ نکال کر سر کے بال جمانا۔	؎ پٹیاں جمتی ہیں مسی کی دھڑی جمتی ہے آج سامان کدھر کا ہے کہاں جائیے گا	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پٹہ کھیلنا	ایک معبد فن جس سے مارنا اور بچنا دونوں کے ڈھب آجاتے ہیں۔ گتکہ پھری کھیلنا	؎ نظر بازیوں سے پٹہ اس نے کھیلا وہ دنبالہ چشم تھا یا پٹا تھا	ی
پٹاخوں کی طرح	جس طرح پٹاخہ چھوڑتے ہیں	؎ غنچے چٹک رہے ہیں پٹاخوں کی طرح سے شادی ہے کیا چمن میں عروس بہار کی	ی
پٹری جمنا	آسن جمنا۔ گھوڑے پر رانوں کا مضبوطی سے جما رہنا۔	؎ توسن عمر رواں پر کس طرح پٹری جمے تیز رو ایسا ہے یہ دم بھر ٹھہرتا ہی نہیں	ی
پٹس پڑنا	بہت زور سے رونا۔ نالہ و فریاد کرنا۔	؎ میرے رونے سے ماتم دل میں سخت پٹس پڑی ہے محفل میں	ی
پٹ بھیڑ دینا	دروازہ بند کر لینا۔ کواڑ لگا لینا	؎ شرم آتی انھیں پاس بلاتے ہوئے مجھکو پٹ بھیڑ دئے دیکھ کر آتے ہوئے مجھ کو	ی
پٹاپٹ پڑنا	لگاتار۔ متواتر	؎ ایسی بارش میں کہاں جاؤ گے بیٹھے ہی رہو ایک طوفان ہے پڑتے ہیں پٹاپٹ اولے	ی
پٹّا	طوق	؎ قیمتی ہو حسن قمری کا جب اے سرو چمن طوق کے بدلے اسے پٹا طلائی چاہئے	ی
پٹ پڑنا	الٹا پڑنا۔ سیدھا نہ پڑنا	؎ میں سر جھکا کے آگے بڑھا بھی تو کیا ہوا تلوار پٹ پڑی مرے قاتل کے ہاتھ سے	ی
پٹھے ہونا	سر پر بڑے بڑے بال گردن تک پڑے ہونا	؎ آشیاں پورے بناتے نہ طیور سر مجنوں پہ جو پٹھے ہوتے	ی
پٹھا نکلنا	نوجوان ہونا	؎ دیو تم سے لڑا ہے دل کشتی یہ بھی پٹھا بلا کا نکلا ہے	ی
پچکارنا	تسلی دینا	؎ مچلنا طفل دل کا ہے اک آفت بہت دی ہم نے پچکاری نہ سنبھلا	ی
پچّر لگانا	روڑا اٹکانا۔ خلل انداز ہونا	؎ گفتگو میں غیر تجھ سے جیت سکتا تھا کہیں آپ نے پچر لگائی بھی تو آخر کیا ہوا	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پچھلا پہر ہو جانا	رات ڈھل جانا۔ پچھلی رات آنا۔ قریب سحر ہو جانا	؎ وصل کی شب ہے کرو آرام کچھ ہو گیا تکرار میں پچھلا پہر	ی
پچھتاوا آنا	پشیمان ہونا	؎ یہ جانا تھا نہ آئیں گے تو کیوں جانے دیا اُن کو یہی اے داغ پچھتاوا مجھے آتا ہے رہ رہ کر	م
پچھلے پاؤں ہٹنا	ڈر و الٹے پاؤں سرکنا جھجکنا پسپا ہونا۔	؎ منزلِ عشق میں وہ سختی ہے خضر بھی پچھلے پاؤں ہٹتے ہیں	ی
پچھاڑیں کھانا	فرطِ غم سے کھڑے سے گر گر پڑنا لوٹ جانا۔	؎ درِ دلدار پہ کیا کیا نہ پچھاڑیں کھائیں دلِ بیتاب نے کیا کیا نہ لٹایا ہم کو	ی
پچھوا چلنا	پچھم کی سمت سے ہوا چلنا	؎ کوئے جاناں تک نہ پہونچی اپنی خاک بارہا پروا چلی پچھوا چلی	ی
پیچ کرنا۔ پیچ ہونا	طرفداری۔ بات پر اَڑے رہنا سخن پروری	؎ اُن کی عادت میں جھوٹ ہے سچ ہے وہ ہٹیلے ہیں بات کی پیچ ہے	ی
پچا بیٹھنا	ہضم کرنا۔ کھانا	؎ تم پچا بیٹھے ہو پرایا مال دل کی نالش کریں گے حاکم سے	ی
پچپچے ہونا	خوب گلے ہوئے ملایم ہونا گلنے کے بعد پانی رہ جانا	؎ دیکھو زندہ شیخ صاحب کے نہیں ہیں منہ میں دانت پچ پچے ہوں نرم چاول اُنکی دعوت کیلئے	ی
پچکنا	نرم پڑنا۔ ملایم ہونا۔ سُکڑ جانا خفیف ہونا۔ دبنا۔	؎ تو پچکتا ہے کہوں جو کوئی کیے سیب پستان ترے پچکنے لگے	ی
پخت و پز ہونا	پکی بات ہونا۔	؎ نامہ بر اُن سے پخت و پز بھی کی یا کہے پھر ہی اعتبار کیا	ی
پخ نکلنا	کوئی نہ کوئی فیہ نکالنا عیب نکالنا	؎ خالی نہیں پخ سے کوئی بات ہر بات میں پخ نکالتے ہو	ی
پخ لگانا	قید لگانا۔ شرط لگانا۔	؎ کہتے ہو آؤ گے عدو کے ساتھ یہ بری تم نے پخ لگائی ہے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پر	مگر۔ لیکن	؎ چھینے دیتا کس کو داغ روسیاہ پر خدا نے دیکھ کر پیدا کیا	آ
پردہ چاک ہونا	پھٹ جانا۔ چندیاں ہو جانا	؎ رہ سکی ثابت نہ جوش حسن سے اس کی نقاب چاک چاک ایسا ہوا پردہ کہ چلمن بن گیا	گ
پردہ رہ جانا	شرم رہ جانا۔ نقصان نہ ہونا	؎ خیر گزری کہ رہا تا بہ مژہ سیل سرشک رہ گیا پردا ترے کوچہ کی دیواروں کا	گ
پردہ رکھنا	حجاب کرنا۔ چھپانا۔ مخفی رکھنا	؎ عیب ہیں سے پردہ رکھے آدمی یوں پس دیوار جو چاہے کرے	ی
پرائی آفت سر لینا	دوسرے کی مصیبت جھیلنا	؎ اپنے سر کوئی بھی لیتا ہے پرائی آفت طور آگاہ نہ تھا اس سے کہ جل جاؤنگا	گ
پرزے بکھرنا	ٹکڑے ٹکڑے اڑتے پھرنا	؎ گلی کوچوں میں تم نے اشتہار عشق پھیلائے کہ اڑ اڑ کر مرے مکتوب کے پرزے بکھرتے ہیں	گ
پردہ اٹھ جانا	راز کھل جانا۔ حجاب دور ہو جانا بات ظاہر ہو جانا	؎ کھل گیا جب راز تو اخفا کیے سے فائدہ اٹھ گیا پردہ تو پھر کیا پردہ داری چاہیے	گ
پرائی چیز	غیر کی ملکیت۔ دوسرے کی چیز	؎ دل لے کے کیسے دینے لگے مجھ سے تو پوچھو خیرات کوئی چیز پرائی نہیں دیتا	ی
پردہ پکارنا	پردہ ہو جانے کے لئے آواز دینا	؎ لے جاؤں جب بہشت میں اس حور وش کو میں پہلے فرشتہ دور سے پردہ پکار دے	گ
پر اتنا	بس یہ۔ لیکن اس قدر	؎ کچھ نہ ہو تیری محبت میں پر اتنا ہو جائے کہ تری بدمزگی مجھ کو گوارا ہو جائے	گ
پرائی آگ میں پڑنا	دوسرے کی مصیبت میں ساتھ دینا دوسرے کی آفت اپنے سر لینا	؎ سچ ہے پرائی آگ میں پڑتا نہیں کوئی ہمراہ کوہ طور کے موسیٰ نہ جل گئے	گ
پرائی چوٹ اٹھانا	دوسرے کی مصیبت جھیلنا	؎ جب اپنے ہاتھ کی تجھ سے نہ اٹھ سکی فرہاد حریف ہو کے اٹھانے گا کیا پرائی چوٹ	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پرائے بس میں ہونا	دوسرے کے اختیار میں ہونا	؎ رُکے جو کام تو بے داد رس نہیں چلتا پرائے بس میں ہے کچھ اپنا بس نہیں چلتا	آ
〃	غیر کے قبضہ میں ہونا۔	؎ قیامت آئی یہ خط کا جواب آیا ہے پرائے بس میں ہوں بھیجا کوئی آکے خبر	ی
پرے سرکنا	دور ہٹ جانا	؎ جو سر کو پھوڑیں تو پتھر پرے سرکتے ہیں جو سوئیں کانٹوں پہ کانٹے الگ کھسکتے ہیں	گ
پردہ اٹھانا	ظاہر کر دینا	؎ حیا گر منہ چھپاتی ہے ادا پردہ اٹھاتی ہے یہ شوخی کب بٹھاتی ہے قیامت ہو ہی جاتی ہے	گ
پرچا لینا	اپنے ڈھب پرلے آنا۔ اپنا بنا لینا	؎ داغ میں پرچا ہی لوں گا باتوں باتوں میں انہیں شرط یہ ہے میرا اُن کا سامنا ہونے لگے	آ
پردہ درمیاں سے اٹھنا	حجاب اٹھنا۔ روک نہ رہنا	؎ فغاں کو لاگ ٹھیری آسماں سے اٹھا جاتا ہے پردہ درمیاں سے	ہ
پر ملنا	مشابہ ہونا۔ ہمشکل ہونا	؎ زاہد نے اڑائے تو صفاتِ ملکوتی حضرت کا فرشتوں سے ابھی پر نہیں ملتا	م
پرکالہ کرنا	ٹکڑے کرنا۔	؎ جائیگا ہدیہ رقیبوں کے لئے چاروں طرف میرے قاتل نے کئے ہیں چار پرکالے مرے	آ
پرچہ گذرنا	خبر مل جانا۔ معلوم ہو جانا	؎ وصف حوروں کے تو دن رات سنوں اے واعظ خوف یہ ہے کہ وہاں پرچہ گذر جائے گا	م
پرائے اپنے ہونا	اجنبی دوست بن جانا۔ غیر آدمی کا موافق ہو جانا۔	؎ نہ کہیے دوست دشمن کو نہ کہیے پرائے اپنے ہوتے ہیں زباں سے	آ
پرایا مال تاکنا	دوسرے کے مال کو بدنیتی سے دیکھنا غیر کی چیز کو لے لینے کا ارادہ کرنا	؎ ہمیں دیدار سے محروم رکھ کر ہے نظر دل پر پرایا مال تاکو اور دولت اپنی رہنے دو	م
پرائی آفت سر پڑنا	دوسرے کی مصیبت اپنے اوپر لے لینا۔	؎ وہ روٹھے غیر سے تو ہم منا ہیں پرائی آفت اپنے سر پڑی ہے	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پرکھنا	اچھا برا دیکھنا۔ تنقید کرنا	؎ جو آنکھوں والے ہیں اچھا برا پرکھتے ہیں	م
پردے پردے میں ہونا	چھپکے چھپکے ہونا	؎ پردے پردے میں محبت دشمن جانی ہوئی یہ خدا کی مار کیا اے شوق پنہانی ہوئی	ی
پردے پردے میں گالیاں دینا	صاف صاف برا بھلا نہ کہنا۔ ڈھال کر سنانا۔	؎ پردے پردے میں گالیاں دے کر مجھ سے وہ پوچھتے ہیں کیا سمجھے	م
پرا جما کے چلنا	صف باندھ کر ساتھ ساتھ چلنا	؎ ساتھ ہیں آہ و نالہ و فریاد کیا یہ لشکر پرا جما کے چلا	ی
پردہ چھوٹنا	پردہ ترک ہو جانا	؎ خواب میں بھی تو کسی طرح نہ چھوٹا پردا جب میرے سامنے آئے تو پردا چھوڑا	ی
پردہ چھوڑنا	پردا گرانا	؎ ایضاً	ی
پری کا سایہ پڑنا	دیوانہ ہو جانا	؎ پڑا ہے کس پری کا سایہ اس پر ہمارا دل تو دیوانہ نہیں تھا	ی
پرزے ہونا	ٹکڑے ٹکڑے ہونا	؎ وہ نازک ہیں نہ ہونگے پرزے انکے ہاتھوں سے نہیں بے وجہ لکھا ہم نے خط کاغذ کے پچھے پر	ی
پرزے کرنا	چاک کر دینا۔ ٹکڑے ٹکڑے کر دینا	؎ نام سے اپنے تمہیں غیر نے خط بھیجا ہے نہ پڑھو پرزے کرو نامے کے لعنت بھیجو	ی
پر نہ جمنا	پر نکل کر قابل پرواز ہونا	؎ جمنے نہ پائے پر جو نکل کر گریز سے صیاد باغ باغ ہے بلبل کو دیکھ کر	ی
پرائے برتے پر	دوسرے کے سہارے پر	؎ وہ ہو گئے ہیں طرفدار کیوں نہ اترائیں غرور کرتے ہیں دشمن پرائے برتے پر	ی
پرانا دھرانا	پھٹا۔ پرانا۔ خستہ	؎ پرانا دھرانا ہوا رخت ہستی چلے گا جناب خضر یہ کہاں تک	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پرت اُتارنا	باریک ورق اتارنا	ے چھیل کر میرے زخم دل کو وہ پیاز کے سے ورق اتارتے ہیں	ی
پرچھائیں سے ڈرنا	ذراسی بات پہ چونک پڑنا خوف زدہ ہونا۔	ے جب مری راہ سے گذرتے ہیں اپنی پرچھائیں سے وہ ڈرتے ہیں	ی
پر جلنا	گذر نہ ہونا۔ رسائی نہ ہونا۔ عکس تجلی سے فرشتوں کے پر جل جاتے ہیں اور اس تک رسائی نہیں ہوتی کیونکہ یہ تصور کیا جاتا ہے کہ فرشتوں کی نقل و حرکت کا ذریعہ پر ہیں۔	ے کیوں کر انسان کا اس رشک پری تک ہو گذر آدمی کیا کہ فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں	ی
پر جھڑنا	پر گر جانا۔	ے قفس تنگ سے ہے ہمت پرواز کہاں ٹوٹ کر بلبل ناشاد کے پر جھڑتے ہیں	ی
پردہ فاش کرنا	بھید کھول دینا۔ حجاب دور کر دینا	ے دل کا پردا فاش آنکھوں نے کیا پیار کی نظریں کبھی چھپتی نہیں	ی
پردے کی بات	راز۔ پوشیدہ بات۔	ے شرما گے وہ سن کے جو گذری ہیں رات کو کہدوں گا میں پکار کے پردے کی بات کو	ی
پروا چلنا	پورب کے رخ کی ہوا چلنا	ے کوئے جاناں تک نہ پہونچی اپنی خاک بارہا پروا چلی پچھوا چلی	ی
پرچک دینا	شہ دینا۔ اشتعال دینا	ے مجھ سے وہ برہم بھی ہیں بیزار بھی اور پرچک دیتے ہیں اغیار بھی	ی
پرچھاؤیں سے بچنا	سایہ سے دور رہنا۔ خوف یا نفرت کی وجہ سے الگ رہنا	ے اس کے سایہ سے بلا کرتی ہے یہ سودائی آپ بھی بچتے رہیں زلف کے پرچھاؤیں سے	ی
پرچھاواں پڑنا	اثر ہونا۔ سایہ پڑنا	ے بے وفا ہونے میں گو آرام ہے مجھ پر کیوں دشمن کا پرچھاواں پڑے	ی
پرسا دینا	تعزیت ادا کرنا	ے دل مرحوم کا اس بے کسی میں دیا پرسا کراماً کاتبیں نے	ی
پرخاش رہنا	خلش ہونا۔ کدورت ہونا۔ رنجش ہونا	ے پہلے پرداخت تھی میری منظور اب تو پرخاش ان کو رہتی ہے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پری گات ہونا	پریوں کا سا بدن یا صورت ہونا	؎ کیا حور سے جنت میں ملاقات نہ ہوگی یہ روپ یہ سج دھج یہ پری گات نہ ہوگی	ی
پرا باندھنا	قطار در قطار جمع ہونا۔ صف باندھ کر کھڑا ہونا۔	؎ دل ہے تنہا یہ لڑائی کیسی فوج مژگاں نے پرا باندھا ہے	ی
پرانا گھاگ	بہت تجربہ کار۔ ہوشیار سرد و گرم چشیدہ	؎ ناصح پیر ہے پرانا گھاگ اگلے وقتوں کی باتیں کرتا ہے	ی
پرندہ کا پر نہ مارنا	کسی کا گذر نہ ہونا۔ رسائی نہ ہونا۔	؎ وہ ہے خلوت سرائے ناز اے دل کیا خبر تجھکو پرندہ پر نہ مارے جس جگہ انسان کیا پہونچے	ی
پرا	تھکا ہوا ہوکر۔ درماندگی کے ساتھ۔	؎ آکر ترے زمانے میں اس کے کھلے نصیب مدت سے کھینچتا تھا پڑا انتظار عیش	گ قصیدہ
پڑھ پڑھ کے پھونکنا	وظیفہ پڑھ کے یا کچھ عمل پڑھ کے دم کرنا۔	؎ مرے حال زبوں پر ہاتے کس کس کو نہ رحم آیا اجل نے بھی تو کچھ پڑھ پڑھ کے بہر حفظ جاں پھونکا	گ
پڑے پھرنا	ادھر ادھر لیٹے بیٹھے رہنا	؎ داغ آوارہ کا تابوت میں لاشہ نہ رہا ڈھونڈھتی خلق بیاباں میں پڑی پھرتی ہے	گ
پڑا پانا	مفت ملنا	؎ گھر کی آبرو ہے جوہری سے پڑا پایا تو مول اچھا نہ پایا	گ
پڑی ہونا	خیال ہونا۔ فکر ہونا	؎ ہائے دل کی ان کو کیا پڑی ہے	م
پڑاؤ ڈال دینا	قیام کرلینا۔ رہ پڑنا	؎ مجھکو وحشی سمجھ کے یاروں نے میرے در پر پڑاؤ ڈال دیا	ی
پڑھنت پڑھنا	وظیفہ پڑھنا۔ عمل پڑھنا۔ منتر پڑھنا	؎ کیا جانے کیا پڑھنت پڑھی نامہ بر نے آج اس بت کو دو ہی باتوں میں تسخیر کرلیا	ی
پڑھا جن ہونا	پڑھا لکھا۔ سمجھدار ہونا۔ ہر پہلو پر غور کرنے والا۔	؎ مدعی پر نہ چلے گا کبھی فقرا میرا وہ پڑھا جن ہے نہ آئیگا مرے قابو میں	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پڑا پڑ کی صدا ہونا	جوتے پڑنے یا پٹنے کی آواز آنا۔	؎ گت بنی غیر کی دربان کے ہاتھوں بیشک کوئے جاناں سے پڑا پڑ کی صدا آتی ہے	ی
پسلی پھڑک اٹھنا	پہلے سے معلوم ہونا۔ خود بخود اطلاع ہو جانا۔	؎ آہٹ نہیں سنی کہ مجھے دور سے لیا پسلی پھڑک اٹھی تھی مگر باغبان کی۔	م
پسیجنا	نرم ہونا۔ کسی قدر موافق ہونا	؎ اُن کے دروازہ کی زنجیر لگی ہو نہ کہیں کچھ پسیجا تو ہے دربان بڑی مشکل سے	ی
پسینہ چھوٹنا	پسینہ میں شرابور ہو جانا	؎ عرق شرم میں ہم ڈوب گئے روز جزا ہر بن مو سے ہمارے یہ پسینا چھوٹا	ی
پسینہ میں نہانا	سر سے پاؤں تک پسینہ ٹپکنا	؎ یا بستر دشمن سے بہت گرم تم آئے یا راہ کی گرمی سے پسینے میں نہائے	ی
پسینہ پسینہ ہو جانا	شرم سے یا خوف سے سرتاپا پسینہ میں شرابور ہو جانا۔	؎ یہ حالت ہوئی داغ کا نام سن کر پسینے پسینے وہ نازک بدن ہے	ی
پشتینی ہونا	نسلاً بعد نسلاً ہونا	؎ مجھے وحشت ہے کیا میں جان لوں ناصح کو فرزانہ وہ پشتینی ہے سودائی وہ موروثی ہے دیوانہ	ی
پشتارہ باندھنا	گٹھری باندھنا	؎ دفتر شوق سے بھاری نہیں یہ اے قاصد ساتھ مکتوب کے تو باندھ لے پشتارۂ دل	م
پشتنگ مارنا	دولتی مارنا	؎ توسن عمر کا کوئی کبھی پیچھا نہ کرے پھر سنبھلنے کا نہیں اس نے جو پشتنگ ماری	ی
پشتی لینا	حمایت کرنا۔ مدد کرنا	؎ وہی مجرم وہی ملزم میں سراسر بے خطا آپ پشتی غیر کی لیتے ہیں کیا انصاف ہے	ی
پکّی کر لینا	طے کر لینا۔ پختہ کر لینا	؎ کبھی کبھی نکل آتی ہے جنس دل بھی خراب بری نہ نکلے یہ پکّی ضرور کر لینا	م
پکّا ہونا۔	پختہ پھل۔ خوب پکا ہوا	؎ بات ان کی ہے جو ہیں پختہ مزاج لطف دیتا ہے ثمر پکّا ہوا	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پکّا کرنا	مضبوط کرنا	؎ دیرے بسمل کے تڑپنے میں ہے لطف دل کو پکّا کرکے قاتل دیکھنا	ی
پکّا پھوڑا کھولنا	پھوڑا جسمیں اسقدر مواد ہوجائے کہ چیرا جاسکے۔	؎ چھیڑ دو نشترِ مژگاں سے اسے کھولنا دل کا ہے پکّا پھوڑا	ی
پکّا ہونا (دوسرے مفہوم میں)	تجربہ کار ہونا۔ خوب ہوشیار رہونا سب باتیں جاننے والا	؎ بات مطلب کی کیا اُڑاتے ہو تم تو بھولے نہیں ہو پکے ہو	ی
پکار کے کہنا	بلند آواز سے کہنا کہ دوسرا سن لے اعلان کردینا۔	؎ شرماؤ گے وہ سن کے جو گذری ہے رات کو کہہ دونگا میں پکار کے پردے کی بات کو	ی
پکڑ ہونا	گرفتاری ہونا	؎ گرفتار محبت ہم کریں گے اُن کو یہ ضد ہے پکڑ ہے آج آزادوں کی یارب دیکھئے کیا ہو	ی
پکھال	سقوں کے پاس چمڑے کی پکھال ہوتی ہے جو بیل یا اونٹ پر لادی ہیں اور اسمیں دونوں طرف۔ آٹھ دس مشک پانی بھر دیتے ہیں۔	؎ خم کے خم پی گئے ہیں اک حضرت پیٹ ہے یا پکھال چمڑے کی	ی
پکوان	وہ کھانے کی چیزیں جو کڑاہی میں گھی یا تیل ڈال کر پکائی جاتی ہیں جیسے پوری کچوری گلگلا وغیرہ	؎ ہمراہ ان کے باغ میں کیا کیا مزے رہے پکوان بھی تھا آج شراب و کباب بھی	ی
پکڑ دھکڑ ہونا	گرفتاری۔ گیرو دار	؎ وہ جانتے ہیں نظر باز راہ گیروں کو پکڑ دھکڑ ہے وہاں آجکل غریبوں کی	ی
پکا پکایا ملنا	بغیر محنت کئے ہوئے مل جانا۔ تیار مال مل جانا۔	؎ کبھی معتکف شیخ صاحب نہ ہوں جو اُن کو نہ پکّا پکایا ملے	ی
پکّا پان	بوڑھا۔ قریب مرگ	؎ دختر رز سے نبھے گی کس طرح یہ جوان ہے شیخ پکّا پان ہے	ی
پگڑی بدلنا	بھائی بننا۔ رسم پیدا کرلینا	؎ شکل ثابت نظر آتی نہیں عمامے کی شیخ نے بدلی ہے پگڑی [illegible] سے	گ
پگڑی اُچھلنا	آبرو ریزی ہونا	؎ شب ماہ کا لطف اے شیخ جب ہے کہ ہالے بنے تیری پگڑی اچھل کر	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پگلا	پاگل ۔ دیوانہ	؎ وئے میرے ناصح کو اُس نے خطاب وہ پگلا ۔ وہ پاگل وہ دیوانہ ہے	ی
پگڑی اُتر جانا	بے عزت ہو جانا	؎ بادِ صبا کے جھونکے نے بے آبرو کیا غنچے کی ایک دھول میں پگڑی اُتر گئی	ی
پگڑی اچھلنا	اظہار شادمانی ۔ پگڑی اچھلنا خوشی کی علامت ہے ۔	؎ اُن کے آنے کی خوشی ایسی ہوئی محفل میں پگڑیاں بھی تو اچھلتی ہیں کلاہوں کے سوا	ی
پلک اٹھنا	نظر اٹھنا ۔ آنکھ اٹھنا	؎ شرم سے گو اب کسی جانب پلک اٹھتی نہیں چٹکیاں لیں گے کلیجہ میں اسی نشتر سے آپ	گ
پلہ ہونا	فاصلہ ۔ مسافت ۔ دوری	؎ تفرقہ پرواز بھی کیا آنکھ اس صیاد کی مجھ میں اور دل میں مگر پلہ ہے سو تیر کا	گ
پل پل بھاری ہونا	لمحہ لمحہ دوبھر ہونا ۔ وقت مشکل سے کٹنا ۔	؎ یہ سنا تھا آج میں نے اُس نے کھینچی تھی تیغ جب سے گردن کو مری بھاری ہے پل پل دوش پر	گ
پلٹے کھانا	کسی بات پر قائم نہ رہنا	؎ وہ جب اوپری دل سے کرتے ہیں وعدہ تو کھاتی ہے پلٹے زباں کیسے کیسے	م
پلٹ کے آنا ۔	لوٹ کر آنا ۔ واپس آنا	؎ یہ بات ہے بہار چمن ہی کے واسطے آتا نہیں پلٹ کے زمانہ شباب کا	م
پلک جھپکنا	آنکھ لگنا ۔ نیند آجانا	؎ چین جب دل کو نہیں آتا تو کب آتی ہے نیند کب پلک جھپکی ہمارے دیدۂ بیدار کی	ی
پل باندھنا	بہت جھوٹ بولنا ۔ جھوٹ سے پٹاؤ کر دینا ۔	؎ میرے پیغامبر سے اس نے کہا جھوٹ کا خوب تو نے پل باندھا	ی
پل بھر میں	ایک لمحہ میں	؎ دلی کے غدر میں بھی کیا انقلاب دیکھا آنکھوں کے دیکھتے ہی پل بھر میں کچھ کا کچھ تھا	ی
پلے میں ہونا	طرفدار ہونا ۔ معاون ہونا	؎ پھر تو اس بانیٔ بیداد کی بن آئے گی میرے پلہ میں اگر داورِ محشر نہ ہوا	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پلیتھن نکل جانا	بھرکس نکل جانا۔ تباہ ہونا۔ برباد ہوجانا۔	پورا مہ صیام کر گئے نہ شیخ جی حضرت کا چار دن میں پلیتھن نکل گیا	ی
پلپلا کرنا	نرم کرنا	آج تجھی پسند ہے ہم کو اسکو ہم پلپلا کے کھاتے ہیں	ی
پلک جھپکنے میں	اتنے تھوڑے وقفہ میں کہ پلک جھپک جائے۔ ذرا سے لمحہ میں۔	اس نے جب آنکھ سے ملائی آنکھ لے گیا دل پلک جھپکنے میں	ی
پلٹا لینا	کروٹ بدلنا۔ رخ بدلنا	لذت سیر دگر چشم تمنا لے گی ایک بار اور بھی دنیا ابھی پلٹا لے گی	م
پل مارتے میں	پلک مارتے میں۔ ذراسی دیر میں۔ فوراً طرفۃ العین میں۔	تیغ نگاہ یار نے میدان کر دیا پل مارنے میں مار لیا ہے ہزار کو	ی
پلہ پڑنا	ہاتھ لگنا۔ سر پڑنا	پارسا کے جو پڑ گئی پلّے دختر رز کے خوب بھاگ کھلے	ی
پلّے بندھنا	پلّے پڑنا۔ ملنا۔ ہاتھ آنا۔ حاصل ہونا۔	اب یہ چھوٹیں نہ دامن ان سے چھوٹیگا مرا خار صحرا سے جنوں پلّے بندھے پلّے پڑے	ی
پلول ملنا	اتفاق ہونا۔ ہم خیال ہونا	وہ کیوں ان کو روکے وہ کیوں انکو ٹوکے رقیبوں سے دربان کی پلول ملی ہے	ی
پلّہ بھاری ہونا	وزنی ہونا۔ زیادہ ہونا۔ زیادہ با اثر ہونا۔	محبت غیر کی میری کبھی تم تول کر دیکھو کہ میزان خرد میں آج پلہ کس کا بھاری ہے	ی
پل کٹنا	لمحہ گذرنا	کوئی پل ایسا نہیں کٹتا کہ جس میں چین ہو دل لگاتے ہی یہ ہم پر کیا قیامت آگئی	ی
پِل پڑنا	ایک دم ٹوٹ پڑنا۔ حملہ کر بیٹھنا۔ مارنے لگنا۔	اُن کو جب میں نے ہلال ابرو کہا کھینچ کر تلوار مجھ پر پل پڑے	ی
پل جانا	زیادہ پک جانا۔ گل جانا	نہ رہی اب اثر عشق میں وہ کیفیت بے مزہ ہوتا ہے وہ میوہ جو پل جاتا ہے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پلٹ پڑنا	بدل جانا ۔ مخالف ہونا	؎ بات کی بات میں پلٹ نہ پڑے یہ سڑی ہے کہیں لپٹ نہ پڑے	ف
پلٹن لیس ہونا	پیادہ فوج تیار ہونا	؎ دل پہ دھاوا کرے گی یہ بے شک لیس پلٹن ہے تیری مژگاں کی	ی
پناہ مانگنا	حفاظت چاہنا	؎ ڈرتے ہیں چشم و زلف و نگاہ و ادا سے ہم ہر دم پناہ مانگتے ہیں ہر بلا سے ہم	گ
پنگھٹ	وہ کنواں یا گھاٹ جہاں عورتیں پانی بھرتی ہیں ۔	؎ حوریں پانی بھریں پنگھٹ کا جو دیکھیں جمگھٹ ہے اس انداز کا ہر ایک بت سیمیں تن	م
پنکھا جھلنا	ہوا کرنا ۔ پنکھا ہلانا	؎ پر پروانہ جھلے پھولوں کا پنکھا ایسا کہ مٹے شمع کی بھی دل کی لگن دل کی جلن	م
پچھلا لگا لانا	دم چھلا پیچھے لگا لانا ۔ کسی کو ساتھ لے آنا ۔	؎ تم آتے یہاں کیوں غیر کے ساتھ لگا لائے یہ پچھلا لا کہاں سے	ی
پنپنا	سنبھل جانا ۔ حالت درست ہونا تندرست ہونا ۔	؎ مریض عشق کو گھن لگ گیا ہے پنپتا ہی نہیں بیمار پڑ کر	ی
پنجہ مارنا	جھپٹا مارنا ۔ پکڑ لینا ۔ دبوچ لینا ۔	؎ اس کے شہباز نظر نے پنجہ مارا ہے غضب پھڑ پھڑا کر طائر دل چھوٹنے پاتا نہیں	ی
پنج شاخہ	دو ڈیڑھ گز لمبی لوہے کی سلاخ پر پانچ شمعدان ہوتے ہیں یا چھوٹی چھوٹی پانچ کیلیں ہوتی ہیں ان پر تیل میں بھگویا ہوا کپڑا یار دی لپیٹ کر روشن کر دیتے ہیں ۔	؎ جب اپنا ہاتھ رکھا سینہ پر داغ پریں نے بنی ہیں پنج شاخہ جل کے پانچوں انگلیاں میری	ی
پنشن ملنا	گھر بیٹھے وظیفہ ملنا ۔ بغیر معاوضہ خدمت مشاہرہ پانا ۔	؎ فلک دیتا ہے ہم کو درہم داغ یہ پنشن ہو گئی ہے عمر بھر کی	ی
پنڈول	ایک قسم کی سفید اور سوندھی مٹی	؎ کیوں منگاتے ہیں یہ پنڈول تم نے لیپنا پوتنا بھی آتا ہے	ی
پنچ بننا	ہر وہ آدمی جس پر فیصلہ کا انحصار کیا جاوے ۔	؎ دل کے مقدمہ میں بنے گا نہ کوئی پنچ پنچایت ایسے جھگڑے کی کس کی بلا کرے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پنچایت کرنا	چند چنے ہوئے آدمیوں کو فیصلہ دینے کیلئے بلانا یا انکا خود اس غرض سے جمع ہونا۔	؎ دل کے مقدمہ میں بنے گا نہ کوئی پنچ پنچایت ایسے جھگڑے کی کس کی بلا کرے	ی
پنجہ جھاڑ کر پیچھے پڑنا	بری طرح درپے ہونا۔	؎ دل بچے کیونکہ تمہارے ہاتھ سے تم تو پنجہ جھاڑ کر پیچھے پڑے ہو	ی
پنجہ کرنا	دو شخصوں کا ہاتھ میں انگلیاں ڈال کر زور کرنا۔	؎ اس نزاکت پر جو وہ پنجہ کرے پنجۂ مرجان کا پنجہ پھیر دے	ی
پنجہ پھیرنا	پنجہ لڑانے میں جیت جانا	؎ ایضاً	ی
پن کٹی	پان کوٹنے کا چھوٹا سا ہاون دستہ	؎ بوڑھے جناب شیخ ہیں کیونکر چبائیں پان پن کٹی اُن کے واسطے لوہے کی چاہیئے	ی
پن کپڑا	پانی میں بھگویا ہوا کپڑا	؎ سوز دل بعد جراحت بھی رہا زخم پر باندھا نہ پن کپڑا کبھی	ی
پنج آیت سننا	فاتحہ میں جو پانچ آیات شریف پڑھی جاتی ہیں۔ سننا	؎ ایسی جلدی ہوئی عاشق کے سوم میں آکر پنج آیت نہ سنی اٹھ گئے وہ گھبرا کر	ی
پورا ہاتھ پڑنا	ٹھیک اور بھرپور ہاتھ پڑنا	؎ بازو دکھائے تم نے لگا کر ہزار ہاتھ پورے پڑیں تو وہ بھی بہت امتحان کے ہیں	گ
پوچھ گچھ ہونا	پرسش ہونا۔ تواضع ہونا۔	؎ نہ پوچھ گچھ تھی کسی کی وہاں نہ آؤ بھگت تمہاری بزم میں کل اہتمام کس کا تھا	م
پوری پڑنا	پیٹ بھر جانا سیر ہو جانا	؎ ہوا جنت میں بھی نعمت کا خواہاں کہیں پوری نہیں پڑتی شکم کی	ی
پولا ہونا	اندر سے خالی ہونا	؎ اب ہو تو کیا سرسبز نخل آرزو یہ تو کھکل خشک پولا ہو گیا	ی
پوتیا جانا	گھوڑے کی ایک قسم کی چال۔ کودتا ہوا جانا	؎ توسن عمر ہے رواں سرپٹ یہ فرس پوتیا نہیں جاتا	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پوتڑوں کے امیر	پیدائشی امیر ہونا۔ پشتینی امیر ہونا	؎ نہ ملا غدر میں کفن بھی انھیں وہ جو کہ تھے پوتڑوں کے امیر	ی
پوپلے ہو جانا	دانت باقی نہ رہنا	؎ پوپلے ہو گئے جناب شیخ دختر رز پہ دانت ہے اب تک	ی
پوتھی میں دکھانا	زائچہ کے ذریعہ جوتشی سے دریافت کرنا آئندہ کا حال نجوم کے حساب سے معلوم کرنا	؎ مقدر میں نہیں کیا وصل جب پوچھا تو کہتے ہیں بلاؤ تم کسی پنڈت کو یہ دکھواؤ پوتھی میں	ی
پوست کھینچ لینا	کھال کھینچ لینا۔ شدید قسم کی سزا ہے۔	؎ آہ جو کھینچتا ہے محفل میں پوست اس کا وہ کھینچ لیتے ہیں	ی
پو بارے ہونا	وارے نیارے ہونا۔ فائدہ ہونا	؎ عشق کی بازی میں دل جیتا مرا اب تو پو بارے تمہارے ہو گئے	ی
پوری پڑنا یا پورا پڑنا	کافی ہو جانا۔ ضرورت کے لائق ہونا	؎ پوری پڑے نہ محفل جمشید میں کبھی جب تک نہ تیری بزم سے لے مستعار عیش	گ قصیدہ
پوستی ہونا	پوست پینے والا، جو شخص پوست پیتا ہے بہت کمزور ناتواں اور زرد رو ہو جاتا ہے	؎ مرے دشمن کو تم سے دوستی ہے مگر کمبخت وہ تو پوستی ہے	ی
پوٹلی میں	بقچہ میں۔ گٹھری میں	؎ ہم کو پتا ملا ہے کرائے محتسب تلاش زاہد کی پوٹلی میں ہے بوتل شراب کی	ی
پوٹ	بوجھل یا بڑی گٹھری	؎ عدم کو لے کے یہ بار گراں چلا ہوں میں کہ میرے سر پہ گناہوں کی پوٹ بھاری ہے	ی
پوچھن	صافی۔ صاف کرنے کا کپڑا جس سے کسی چیز کو صاف کریں۔	؎ ہم اسی سے پوچھتے ہیں دُرد مے صافی ہے اب تو یہ پوچھن ہو گئی	ملی
پورہ جانا	چوسر کے کھیل کی اصطلاح ہے۔ جب نشانہ داؤ آنا۔ کامیابی ہونا۔	؎ یہاں رنگ بدرنگ سب رہ گیا وہاں اُن کی بازی میں پورہ گئی	ی
پوچھی زمین کی، تو کہی آسمان کی۔	سوال کچھ۔ جواب کچھ	؎ قاصد بھی اس کو دیکھ کے دیوانہ ہو گیا پوچھی زمین کی تو کہی آسمان کی	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پو پھٹنا	صبح نمودار ہونا	؎ روح گھٹتی ہے مری رات جہاں گھٹتی ہے کہیں وہ یہ نہ کہیں جانے دو پو پھٹتی ہے	ی
پوج آنا	بھینٹ چڑھا دینا۔ چھوڑ آنا	؎ کی یہ پوجا اس صنم کو دیکھ کر پوج آئے دل پرستش گاہ میں	ی
پونجی	سرمایہ۔ پس انداز رقم	؎ دے چکا مال تو سب دل ہی رہا ہے باقی مہربان اس کے علاوہ مری پونجی کیا ہے	ی
پورا اترنا	صحیح ہونا۔ معیار کے مطابق ہونا	؎ ہے وہی آن تان میں پورا اترے جو امتحان میں پورا	ف
پھونکنا	جلانا۔ جلا کر خاک کر دینا	؎ تری الفت کی چنگاری نے ظالم اک جہاں پھونکا ادھر چمکی ادھر سلگی یہاں پھونکا وہاں پھونکا	گ
پھول کرنا	سوم کرنا۔ فاتحہ کرنا	؎ اسی گلشن کی کمائی ہے ہوا تا زندگی میں نے جو مر جاؤں تو میرے پھول کرنا گلعذاروں میں	گ
پھولا نہ سمانا	انتہائی خوشی سے باغ باغ ہونا	؎ سنا جب سے یہ دولت آدمی کو تو نے بخشی ہے نہیں پھولا سماتا خاطر غمگیں میں غم میرا	گ
پھول چننا	پھول درخت میں سے توڑنا	؎ لخت دل کون ہے دل پنجۂ مژگاں میں نہیں پھول وہ میں نے چنے ہیں جو گلستاں میں نہیں	گ
پھندے سے نکلنا	مصیبت سے نکل جانا	؎ زلف ہے دام بلا گیسو ہے پیچاں زنجیر یہ ہی پھندے ہیں تو کہتے کوئی کیونکر نکلا	گ
پھندے میں پھنسانا	جال میں گرفتار کرنا۔ مصیبت میں ڈالنا۔	؎ ڈرایا یوں انہیں دیوانہ بن کر عین حکمت سے نہیں ہے کھیل پھندے میں پھنسا لینا شرارت سے	گ
پہلو گرم رہنا	کسی کا پاس رہنا۔ پہلو میں بیٹھنا	؎ آتش دل ہی غنیمت ہے شب فرقت میں گرم رہتا ہے اسی آگ سے پہلو اپنا	گ
پھندے میں آنا	پھنسنا۔ گرفتار ہو جانا	؎ لاکھ تو جال بچھائے مگر آزاد مزاج ترے پھندے میں کب اے زلف دراز آتے ہیں	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پہلو میں بٹھانا	برابر میں جگہ دینا۔ پاس بٹھانا	؎ مرید اے شیخ صاحب آپکو سر پر بٹھالیں گے بٹھاتے ہیں بھلا ایسوں کو کب میخوار پہلو میں	گ
پھیر کھاکے آنا	چکر کھاکے آنا۔ لمبے راستہ سے آنا	؎ الٰہی دم مری آنکھوں میں پھیر کھاکے نہ آئے کہ راہ رو کو قیامت ہے راہ کی گردش	گ
پھوٹ پڑنا	نااتفاقی ہوجانا۔ ناچاقی ہوجانا	؎ باہم تمہارے عشق میں یہ پھوٹ پڑگئی آنکھوں سے دل خلاف ہے دل سے جگر خلاف	گ
پھوٹنا	نکلنا۔ پیدا ہونا	؎ اے عندلیب تجھ کو لگی کب ہوائے عشق کلیوں کی طرح تجھ میں نہ پھوٹے ہزار دل	گ
پھر جانا	بدل جانا	؎ کعبہ کی سمت جاکے مرا دھیان پھر گیا اس بت کو دیکھتے ہی بس ایمان پھر گیا	گ
پہلو نکلنا	کوئی بات نکلنا۔ کسی چیز کا رنگ ہونا۔	؎ وہ چپ ہی رہے ورنہ مرے ذکر وفا پر تعریف میں بھی پہلوے دشنام نکلتا	آ
پھوٹے منہ بولنا	(حقارتاً) برے منہ سے کچھ کہنا کسی طرح کچھ کہنا	؎ خار صحرائے جنوں نے تیز کی کیا کیا زباں پھوٹے منہ بھی کچھ نہ بولے پاؤں کے چھالے مرے	آ
پھوٹ کر رونا	زار زار رونا	؎ پھوٹ کر روتے جو چھالے ہوگئے جنگل ہرے چشم دریا بار جب برسی تو جل تھل ہوگئے	آ
پہلوؤں سے	بہانوں سے	؎ دن پہلوؤں سے ٹال دیا کچھ نہ کہہ سکے ہرچند اُن کو وصل کا اقرار ہی رہا	آ
پھیر لانا	واپس لے آنا۔ لوٹا لے جانا	؎ عدو کو پھیر لانا تیرے در سے مجھے یہ رہنمائی کیوں نہ آئی	م
پھول چڑھانا	نذر عقیدت۔ اظہار ارادت کیلئے کسی مزار پر پھول چڑھانا	؎ چڑھاؤ پھول مری قبر پہ جو آتے ہو کہ اب زمانہ گیا تیوری چڑھانے کا	م
پہلے پہل	اول اول۔ شروع میں	؎ وہ پہلے پہل دل لگانا کسی سے وہ کچھ شوق کا اضطراب اول اول	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پھانس کھٹکنا	تکلیف ہونا	؎ خلش گر نہیں کوئی مژگاں سے بڑھ کر کھٹکتی ہے یہ پھانس پیکان سے بڑھ کر	م
پہلو نکالنا	ڈھب اختیار کرنا۔ صورت پیدا کرنا۔	؎ دردِ دل کا کوئی پہلو جو نکالوں تو کہوں اپنے روٹھے ہوئے دلبر کو منالوں تو کہوں	آ
پھکیتی بکیتی	پٹہ بنوٹ	؎ پھکیتی بکیتی کی بھی مشق کیا کیا ہر اک فن سے تھے کامیاب اوّل اوّل	م
پھلنا۔ پھولنا	درخت میں پھل آنا پھول آنا۔ مراد ہے خوشحال ہونا۔	؎ باغ عالم میں کوئی خاک پھلے پھولے گا برق گرتی ہے اسی پر جو نہال اچھا ہے	آ
پہلو بچانا	اعتراض یا حملہ کا موقع نہ دینا	؎ حال پہلو بچا کے لکھا ہے تاڑ جائے وہ نکتہ چیں نہ کہیں	م
پھیر کر لے جانا	الٹا لے جانا۔ واپس لے جانا	؎ ترے ہاتھ دل بیچتا کیوں رقیب وہ ہشیار تھا پھیر کر لے گیا	م
پھیکی پڑنا	بے رونق ہو جانا۔ ماند پڑ جانا	؎ ندیاں کوہ کی ہیں وہ رشک جوئے شیر جن سے پھیکی پڑے فردوس کی بھی نہر لبن	م
پھڑک جانا	بہت خوش ہونا۔ فرطِ مسرت سے اچھل پڑنا۔	؎ گالیاں دے کر پھڑک جاتے ہیں آپ کیا مزا ہے تلخیِ دشنام میں	گ
پھوٹ پھوٹ کر رونا	بلک بلک کر رونا۔ زار زار رونا	؎ کیسے نہیں مرے پائے نگار کا صدمہ کہ پھوٹ پھوٹ کے ہر آبلہ بھی روتا ہے	ی
پھر جانا	لوٹ جانا	؎ چھپ کر کہاں گئے تھے وہ شب کو کہ تیرے گھر سو بار آ کے آن کا نگہبان پھر گیا	گ
پھول ہنسنا	پھول کھلنا	؎ پھول ہنستے ہیں ہماری آہ پر کیوں نہ رکھی شمع تر ہو گئی	ی
پھول کا کٹورہ اتارا دینا	پھول ایک قسم فلزات کی ہے۔ صدقہ دینا۔	؎ غیر پہ بھاری ستارے ہیں کئی تم اتارا دو کٹورہ پھول کا	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پھسلانا	فریب دینا - بہسلانا	؎ پھسلاتے ہیں کیوں آپ مجھے حضرت ناصح منت سے کرونگا نہ مدارات سے توبہ	م
پھرتی ہونا	چستی ہونا - عجلت ہونا	؎ نامہ بر میں غضب کی پھرتی ہے ایک دم میں جواب لے آیا	ی
پھٹکارنا	بُرا بھلا کہنا - سرزنش کرنا	؎ ہم نے پھٹکار دیا ناصح کو کان کھانے کے لئے آتا تھا	ی
پھونکنا	جلانا - جلا دینا - جلا کر خاک سیاہ کر دینا	؎ ترے دزد حنا نے مایۂ صبر و خرد لوٹے تری برق نگہ نے خرمن تاب و تواں پھونکا	گ
پھٹیل	الگ - پھٹے پھٹے - سب سے جدا	؎ ہوئے لڑکے تو مے خانے میں داخل میاں ملّا رہے پھٹیل تنہا	ی
پھٹکارہ دینا	ملامت کرنا - بُرا کہنا	؎ ہم نے پھٹکار دیا ناصح کو کان کھانے کے لئے آتا تھا	ی
پھل نیا کرنا	موسم پر اس فصل کی چیز پہلی مرتبہ کھانا	؎ دل نخل تن میں یک ثمر خوشگوار ہے اے کاش تیغ یار ہی یہ پھل نیا کرے	آ
پھل جانا	آبلوں یا پھنسیوں کا نکل آنا	؎ آگئی دل کی حرارت جوش پر سینہ اپنا آبلوں سے پھل گیا	ی
پھل پانا	فائدہ اٹھانا	؎ حاصل اعمال ہیں خلد و سقر وہی پھل پاتے ہیں جو بوتے ہیں ہم	م
پھٹکنا	غلیل میں غلہ رکھنے کی جگہ جو کپڑے یا چمڑے کی ہوتی ہے۔	؎ اے طائران باغ مبارک ہو زندگی صیاد کی غلیل کا ٹوٹا ہے پھٹکنا	ی
پھیکا ہونا	رنگ ہلکا ہونا	؎ تو نے رکھا ہے رقیب زشت رو کے دل پہ ہاتھ آج کیوں پھیکا ترا دست حنا مالیدہ ہے	آ
پھکوانا	آگ لگوا دینا - جلوا کر خاک کرنا	؎ تو نے پھکوایا ہے بجلی سے ہمارا آشیاں آتش گل سے یہی کہتی ہے جل کر عندلیب	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پھراتے پھراتے پریشان کرنا۔	ادھر اُدھر کے چکر لگوا کر تکلیف دینا۔	ہمیں دل لگی ہے کہ ہر نامہ بر کو پھراتے پھراتے پریشان کرنا	ی
پھپس	اندر سے خالی	چھاتیاں اس کی سخت پتھر ہیں ان میں پھپس نہیں ہے کوئی سیب	ی
پہلو بٹھانا	مطلب نکالنا۔ معنی سمجھنا	کھلیں نہ ہم سے کبھی پیچ ان کی باتوں کے جو ایک بات کے پہلو بٹھائیں ہم سو سو	گ
پھٹے میں پاؤں، نام دفتر میں۔	ہر ایک کام میں دخل دینا	ہوا جب چاک دامن پارسا لکھے گئے یوسف پھٹے میں پاؤں یہ ضرب المثل ہے نام دفتر میں	گ
پہاڑ ٹوٹ پڑنا	بہت بھاری مصیبت آنا	غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا میری جان پر آیا مگر نہ حرف شکایت زبان پر	ی
پہلو میں بیٹھنا	پاس ملے ہوئے بیٹھنا	الٰہی کیوں نہیں اٹھتی قیامت ماجرا کیا ہے ہمارے سامنے پہلو میں وہ دشمن کے بیٹھے ہیں	آ
پھوکٹ میں لینا	مفت میں۔ بلا معاوضہ	دل کا سودا ہوا تھا بوسہ پر تم نے لی میری جان پھوکٹ میں	ی
پھول پڑنا	گل بوٹے بن جانا	شب کو میں کرتا جو آہ پر شرر پھول پڑتے چادر مہتاب میں	ی
پہاڑ سا دن کٹنا	بہت بڑا دن جو گذارنا دوبھر ہو جائے	فرہاد سے پوچھیں ہجر میں ہم کس طرح کٹے پہاڑ سا دن	ی
پھانسی پڑنا	کسی کا پھندا گلے میں ڈال کر مار ڈالنا۔	گردن دل میں تری زلف کی پھانسی جو پڑی بے خطا جان دی بے چارہ نے اس رسی سے	ی
پھڑپھڑانا	تڑپنا۔ مارنا	اس کے شہ باز لطف نے پنجہ مارا ہے غضب پھڑپھڑا کر طائر دل چھوٹنے پاتا نہیں	ی
پھول گندھنا	پھول پرونا	شجر طور کے کیا پھول گندھے ہیں اس میں ہم نے دیکھا نہیں اس طرح کا روشن سہرا	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پھپوند لگنا	کسی چیز پر رطوبت کی وجہ سے جو ایک سفید سی چیز جم جاتی ہے اور اسکو متعفن اور خراب کر دیتی ہے	؎ ریش سفید شیخ تر آب وضو سے ہے رندوں کو ہے گمان کہ پھپوندی لگی ہے یہ	ی
پھاٹک بند کر دینا	بڑے دروازے کو کہتے ہیں۔ احاطہ کا صدر دروازہ بند کر دینا۔	؎ اس کے دروازہ پہ کیونکر ہو رسائی میری کر دیا بند محلے کا ہی پھاٹک اس نے	ی
پھٹکار برسنا	بے رونقی ہونا۔ لعنت برسنا	؎ ہوتے بزم میں جب سے اغیار داخل برستی ہے پھٹکار محفل پہ تیری	ی
پھپھولا	آبلہ	؎ رکھ دے مرے سینہ پہ کوئی دست حنائی مرہم سے تو اس دل کا پھپولا نہیں جاتا	ی
پھٹے سے منہ	کنایہ ہے لعنت و ملامت سے	؎ ان سے رستہ میں جو مطلب کی کہی پھٹے سے منہ مجھ کو کہہ کر چل دئے	ی
پھبن ہونا	زیب دینا	؎ شاخ آہو پہ گمان پیچ و خم کاکل کا سبزۂ دشت میں ہے سبزہ نو خط کی پھبن	م
پہرا چوکی دینا	نگہبانی کرنا۔ حفاظت کرنا	؎ پاسباں لیتا ہے تنخواہ بھی رشوت بھی بہت وہ یہ خدمت نہیں دیں مفت میں پہرا چوکی	ی
پھبتی کہنا	ایسا چست فقرہ کسنا کہ چسپاں ہو جائے نہایت مشابہ ہونا۔	؎ ہم نے شیطان کی پھبتی جو کہی دشمن پر پھب گئی اور پھبی ایسی کہ اٹھ ہی نہ سکی	ی
پھب جانا	چسپاں ہو جانا۔ مشابہ ہونا زیب دینا۔	؎ ایضاً	ی
پھاگ کھیلنا	رنگ کھیلنا، ایک دوسرے پر باہم بطور تفنن رنگ ڈالنا	؎ کھیلو وہ فاقہ مست لنگوٹی میں کیوں نہ پھاگ ہولی میں پھاگ کھیلتے ہو تم رقیب سے	ی
پھننگ	پھنگی۔ درخت کی سب سے اونچی شاخ کا اخیر حصہ	؎ طوبیٰ کے بھی پھننگ پہ باندھے جو آشیاں پھر بھی تو عندلیب نہ صیاد سے بچے	ی
پھوٹی ہوئی قسمت	نہایت بری تقدیر	؎ عاشقوں میں کوئی بدبخت نہ دیکھا ایسا جیسی فرہاد کی پھوٹی ہوئی قسمت دیکھی	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پھوٹ	باہمی جھگڑا۔ نا اتفاقی	؎ علامت پھوٹ کی ہے یہ بھی قاصد کہ پھوٹی ہے سیاہی انکے خط کی	ی
پھوٹ نکلنا	باہر نکل پڑنا۔ پار ہو جانا	؎ یہ ہے شوق شہادت دیکھتے ہی شکل قاتل کی مری رگ رگ سے دیکھو پھوٹ نکلا ہی لہو کیا کیا	ی
پھر پڑنا	خفا ہونا، برسنا، غصہ کرنا	؎ اچھے برے کی اُن کو کہاں غصے میں تمیز تقصیر تھی رقیب کی مجھ پر وہ پھر پڑے	ی
پھر وہی	دوبارہ اسی طرح	؎ پھر وہی ذکر غیر ہوتا ہے پھر وہی آپ نے کلام کیا	ی
پہاڑ سے پتھر لڑکانا	بھاری چیز اوپر سے نیچے پھینکنا	؎ دشنام سخت بام سے دیتے رہے مجھے لڑکائے پتھر آپ نے گویا پہاڑ سے	ی
پھاڑ کھانا	کاٹنا۔ کاٹ کھانا۔ ڈرانا۔ تکلیف دینا	؎ مجھے گھر کاٹے کھاتا ہے تو بستر پھاڑے کھاتا ہے شب فرقت میں کیا شیر نیستاں شیر قالیں ہے	ی
پھرت	گھوڑے کو سدھانے کے لئے ادھر ادھر دوڑانا۔ گھومانا	؎ کمند عمر رواں جب چلا تو تیز چلا نہ کاوا ہے نہ اٹھیرل نہ ہے پھرت اسکی	ی
پھر سے اڑ جانا	فوراً فرار ہو جانا۔ فوراً چلا جانا۔	؎ بیٹھے تھے جم کے بزم میں اس حور وش کی غیر دیکھا جو مجھکو دیکھتے ہی پھر سے اڑ گئے	ی
پیچ اٹھانا	دشواریاں اور مصیبتیں اٹھانا	؎ نتیجہ محبت کا کیا پوچھتے ہو بہت پیچ اس میں اٹھایا ہے ہم نے	ی
پیچ پڑنا	دشواری پیش آنا۔ چکر پڑنا	؎ اس کی تقدیر میں پڑا ہے پیچ دل بری طرح پیچ و تاب میں ہے	ی
پیچھا چھوٹنا	جدا ہونا۔ سبکدوش ہونا۔ علیحدہ ہونا۔ ساتھ چھوٹنا۔ ترک کرنا۔ تعاقب نہ کرنا۔	؎ اے شہ سوار خاک اڑا کر کہاں چلا پیچھا چھٹے گا کب مری مشت غبار سے	ی
پیشانی ٹک جانا	سجدہ کرنا۔	؎ بن گیا کعبہ وہ ہی میرے لئے ٹک گئی جس در پہ پیشانی میری	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پیش چلنا	بات چلنا۔ اثر ہونا۔ تدبیر کارگر ہونا۔	؎ کوئی ایسوں کی دال گلتی ہے پیش کب ہر کسی کی چلتی ہے	ف
"	"	؎ بندہ عاجز ہے اور وہ ہے قدیر پیش چلتی نہیں خدا سے کچھ	ی
پی جانا	برداشت کرلینا۔ نظرانداز کرلینا	؎ جب لیا نام وضع کا اس نے پی گیا سن کے جو کہا اس نے	ف
پیچ میں لانا	پھانسنا	؎ ہم گرفتار ہیں خود شوق گرفتاری میں ہم کو کیا پیچ میں وہ زلف دوتا لاتی ہے	گ
پینک آنا	اونگھ آنا۔ نیند آنا۔	؎ جاگے ہیں اعتکاف میں جو بہت پینک آتی ہے شیخ صاحب کو	ی
پیچ کھلنا	عقدہ کھلنا۔ سمجھ میں آجانا بات کا چکر۔ دور ہونا	؎ کھلیں نہ ہم سے کبھی پیچ اُن کی باتوں کے جو ایک بات کے پہلو بٹھاتیں ہم سو سو	گ
پیچ چل جانا	داؤں چل جانا	؎ پھنس گئے اُن کے داؤں میں آخر غیر کا پیچ ان پہ چل ہی گیا	ی
پیراہن چاک کرنا	کپڑے پھاڑ ڈالنا	؎ غیر نے کھولے ترے بند قبا کیوں نہ اپنا چاک پیراہن کروں	ی
پیٹنا پڑ جانا	ماتم کرنا	؎ نوحہ گر ہے آنکھ پر دل، آنکھ دل پر شکسبار پڑ گیا ہے پیٹنا ناشاد کو ناشاد کا	ی
پیچ و تاب کھانا	غم و غصہ کرنا۔ بے قرار ہونا	؎ نہ کھلے گی عدو کے دل کی گرہ آپ کیوں پیچ و تاب کھاتے ہیں	ی
پیچ کرنا	چال چل جانا۔ دھوکہ میں رکھنا	؎ وہ اوپر ہی اوپر ملا غیر سے بڑا پیچ پیغام بر نے کیا	ی
پیچ میں آنا	چکر میں پڑ جانا۔ پھندے میں پھنسنا۔	؎ ایک آفت تھی نگاہ فتنہ گر ناگہاں ہی پیچ میں آیا ہے دل	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پیچھا کرنا	تعاقب کرنا۔ پکڑ لینا	؎ نہ چھوڑا کوئی زندہ تا قیامت کیا ہے موت نے پیچھا کہاں تک	ی
پیس کر اٹھانا	نتیجہ حاصل ہونا۔ فائدہ اٹھانا	؎ آسیا چرخ کی بیکار گئی پیس کر اس نے اٹھایا کیا خاک	ی
پینگ بڑھانا	جھولے میں بڑے بڑے جھونٹے لینا۔	؎ وہ جھولا ڈال کے امریوں میں بڑھانے پینگ وہ چڑھ کے اُن کا پھسلنا پھسلنے پتھر پر	ی
پیچ کاٹنا	چال رد کرنا	؎ غیر سے ہم سے پیچ لڑتے ہیں کیا کٹا ہے جو ہم نے کاٹا پیچ	ی
پیچ لڑنا	پتنگ بازی کی اصطلاح ہے یہاں مراد ہے ایک دوسرے کے ساتھ چالیں چلنا	؎ ایضاً	ی
پیچ ڈال دینا	چکر ڈال دینا۔ روک دینا	؎ کام سب بن گئے تھے میرے داغ میری قسمت نے پیچ ڈال دیا	ی
پیچ چل جانا	داؤں چل جانا۔ دھوکہ دے دینا	؎ پھنس گئے ان کے داؤں میں آخر غیر کا پیچ اُن پہ چل ہی گیا	ی
پیچھا لینا	درپے ہونا۔ ساتھ لگنا	؎ غیر سے مڈبھیڑ تا صبح کی ہوئی اس نے حضرت کا بڑا پیچھا لیا	ی
پیندا ہلکا ہونا	حصہ زیریں کسی ظرف کا کم وزن ہونا مطلب یہ ہے کہ راز دار نہ ہونا۔	؎ بھٹی شراب کی تو چڑھائی ہے مے فروش ہلکا ہوا جو دیگ کا پیندا غضب ہوا	ی
	پیٹ کا ہلکا ہونا۔ بات کا پیٹ میں نہ پچنا۔	؎ اس نے سب کھول دیا راز مرا رازداں پیندے کا ہلکا نکلا	ی
پیشگی لینا	محنت سے پہلے کچھ حصہ اجرت کا پہلے لے لینا۔	؎ بے ستون کاٹنے کی خاک نہ پائی اجرت پیشگی کچھ بھی نہ فرہاد نے شیریں سے لیا	ی
پیش آنا	برتاؤ کرنا۔	؎ مجھ کو محفل میں بلا کر کیا کہوں پیش آتے ہیں وہ کس اعزاز سے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پیچھے پڑ جانا	درپے ہو جانا	؎ جور سے یا لطف سے پورا کیا آپ پیچھے پڑ گئے جس کام کے	ی
پیٹھ پیچھے بُرا کہنا	غیبت کرنا۔ غیر موجودگی میں برائی کرنا۔	؎ پیٹھ پیچھے بادشہ کو بھی بُرا کہتے ہیں لوگ سامنے آکر کہو تقریر باطل گھر میں ہے	گ
پیچھے لگا دینا	ساتھ لگا دینا۔ سر کرا دینا۔ دوسرے کے سر ہو جانا۔	؎ یوں ہوگئی نجات یہ تدبیر بن پڑی ناصح کو ہم نے غیر کے پیچھے لگا دیا	آ
پیسے دھڑی ہونا	ایک پیسہ کی پانچ سیر۔ گویا بہت ارزاں۔	؎ دل اپنا بیچتے پھرتے ہیں لاکھوں محبت آجکل پیسے دھڑی ہے	م
پیچھے لپٹنا	ساتھ نہ چھوڑنا۔ پیچھے لگ جانا	؎ جو نکلا پیچ سے کاکل کے دل زلف دوتا نکلی چھٹا جب اک بلا سے دوسری پیچھے بلا لپٹی	م
پیالہ لبریز ہونا	وقت پورا ہو جانا۔ موت آجانا	؎ انتظار مے وساغر ہو کہاں تک ساقی کہیں لبریز نہ ہو جائے پیالا پینا	م
پیچ میں لانا	فریب دینا۔ چکر میں ڈالنا دھوکہ دینا۔	؎ تم تو اُس کو پیچ میں سو سو طرح لائے مگر مفت دینا دل تمہیں داغ ایسا دیوانہ نہ تھا	گ
پیری چلنا	کچھ پیش نہ جانا۔ کوئی تدبیر کارگر نہ ہونا۔	؎ آب بقا نے گرچہ بہت روک تھام کی پیری چلی نہ خضر علیہ السلام کی	گ
پیچ لانا	پریشانی دکھانا۔	؎ لائیگی پیچ زلف پریشاں نئے نئے یہ سادگی دکھائیگی ساماں نئے نئے	گ
پیچھے لگی پھرنا	ساتھ ساتھ رہنا	؎ موت آتی ہے قیامت کو یہاں تک آتے پیچھے پیچھے کسی دامن کے لگی پھرتی ہے	گ
پیچ پڑنا	مشکل پڑنا۔ چکر پڑنا	؎ کس طرح دل خم ابرو سے نکالوں اے داغ پڑ گیا پیچ کچھ ایسا کہ نکلتا ہی نہیں	گ
پیچ سے خالی نہ ہونا	صاف اور سیدھی نہ ہونا۔ چکر کی بات ہونا۔	؎ خالی نہیں ہے پیچ سے کوئی بات ہر بات میں پیچ نکالتے ہیں	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
پیری نہ چلنا	کچھ استادی کارگر نہ ہونا	؎ دم بھر میں یار آہ تھی اک نوجوان کی پیری کسی طرح نہ چلی آسمان کی	م
پیک لگانا	ایک قسم کا پتلا سا گوٹہ حاشیہ پر لگانا	؎ کل تک سادگی تھی مگر آج کیا سبب پیک لگائی ہے جو دلائی میں آپ نے	ی
پیچک	دھاگہ کی گٹی	؎ پیرہن کے ٹکڑے مجھ وحشی کے جب بھی بچ رہا صرف ہوں گر ایک درجن پیچکیں خیاط کی	ی
پیام سلام سے گذرنا	پیغام بھیجنا چھوڑنا۔ میل جول ترک کرنا۔ باز آنا۔	؎ رسم وراہ پیام سے گذرے اس پیام وسلام سے گذرے	ف
پیشوائی کرنا	استقبال کرنا	؎ پیشوائی کے واسطے احباب کئے تھے شوق دید میں بیتاب	ف
تار باقی نہ چھوڑنا	ایک دھجی نہ رہنے دینا	؎ دست جنوں ہمارا چھوڑے نہ تار باقی گر دامن قیامت پیوند ہو کفن میں	گ
تارے گن کر رات کاٹنا	رات بھر بے چینی سے جاگتے رہنا	؎ تارے گن کے کاٹتے رات فراق کی مگر نکلا ستارہ بھی کہیں تو خال خال ہے	گ
تاب وتوان جانا	کمزور ہونا۔ ضعف بڑھنا	؎ نہیں آتے نہ آئیں وہ گئی تاب و تواں جائے تجھی پر آج ہم بے قراری صبر کرتے ہیں	گ
تاڑ جانا	پہچان جانا۔ بھانپ لینا	؎ لاکھوں میں مجھ کو تاڑ گیا وہ نگاہ باز رکھا جو میں نے محفل اعدا میں ڈر کے پاؤں	گ
تاڑ لینا	سمجھ جانا۔ پہچان جانا	؎ تم جانتے ہو داغ نظر باز ہے کیسا کیا تاڑ لیا اس نے تمہیں ایک نظر میں	ی
تاک لگی ہونا	للچانا۔ منتظر ہونا	؎ تھوڑی نظر گذر کی ملے ہم کو ساقیا ہے اپنی تاک جانب ساغر لگی ہوئی	گ
تازہ گل کھلنا	نئی بات ظاہر ہونا	؎ تمہارے کوچہ میں کیا تازہ گل کھلا کوئی صبا جب آتی ہے گلزار ہوتی آتی ہے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
تارے دکھانا	مصیبت میں ڈالنا۔ چھکے چھوڑانا	؎ شب ہجر چمکائے گی داغ دل فلک تجھ کو تارے دکھائیگی رات	گ
تارے نظر آنا	مشکل میں پڑ جانا مصیبت کا سامنا ہونا	؎ جب اس کے مقابل مرے داغ جگر آئے خورشید قیامت کو بھی تارے نظر آئے	گ
تانتا لگا ہونا	لگاتار آنا جانا۔ آمدورفت کا سلسلہ بندھ جانا	؎ آباد کس قدر ہے الٰہی عدم کی راہ ہر دم مسافروں کا ہے تانتا لگا ہوا	م
تار تار کرنا	توڑ ڈالنا	؎ اسیری دل آشفتہ رنگ لا کے رہی تمام طرۂ طرار تار تار کیا	گ
تاک میں ہونا	گھات میں ہونا۔ تلاش میں ہونا	؎ حوروں کی تمنا نہیں اے حضرت واعظ ہم تاک میں جس کی ہیں وہ ہے پردہ نشیں اور	ی
تار باندھنا	سلسلہ قائم کرنا	؎ دید کے قابل ہیں یہ موتی کی لڑیاں دیکھئے آنسوؤں کا تار باندھا چشم گوہر بار نے	ی
تاب آنا	صبر ہونا۔ برداشت ہونا۔	؎ جلی جو شمع تو دم بھر نہ اس کو تاب آئی پتنگ تھا کہ پتنگا تھا اڑ کے جل ہی گیا	ی
تاک جھانک	چوری چھپے دیکھنا	؎ کرتا ہے داغ کوچۂ قاتل میں تاک جھانک پردے پڑے ہیں آنکھوں پہ غفلت تو دیکھئے	م
تارے توڑنا		؎ بھرم اس کا رہا دل میں رہی ضبط محبت سے وگرنہ توڑتی کیا عرش کے تارے فغاں میری	گ
تاب	برداشت۔ طاقت	؎ بغل گرم کرتا وہ کیا شمع سے کہ اتنی کہاں تاب پروانے کو	ی
تاک میں رہنا	جستجو میں رہنا	؎ ہمیں بھی رات دن اس تاک میں گذرتی ہے کبھی اندھیرے اُجالے وہ مل ہی جائیں گے	ی
تازیانہ لچکنا	کوڑے لگنا	؎ کچھ سہم کے ہیبت سے تھرائے شکل بید لچکے جو دمی یہ ترا تازیانہ آج	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
تان کر مارنا	ہاتھ کھینچ کر مارنا۔ زور سے مارنا	؎ تان کر باد صبا نے جو تماچا مارا پھرپھراہٹ سی رخ گل پہ نظر آتی ہے	ی
تماچا مارنا	رخسار پر تھپڑ مارنا	؎ ایضاً	ی
تاک میں بیٹھنا	انتظار اور تلاش میں چھپ کر بیٹھنا	؎ خبر نہیں کہ کوئی تاک میں بھی بیٹھا ہے یہ جھٹپٹے میں کہاں آپ منہ چھپا کے چلے	ض ی
تپک اٹھنا	کسک ہونا۔ درد ہونا	؎ اٹھی ہے رات بھر تھم تھم کے رہ رہ کر تپک دل میں جگایا یا لیکے چٹکی درد نے جب بے خبر پایا	گ
تمنچے کی پیچک	جس تمنچہ کی نال پیچدار ہو اس کو پیچک کہتے ہیں یعنی پیچدار تمنچہ۔	؎ وہ اس ٹھاٹ سے آتے ہیں رہگذر میں تمنچے کی پیچک ہے نازک کمر میں	ی
تحریر کھینچنا	باریک خط کھینچنا	؎ تیرہ بختوں کا خط تقدیر کھینچ آنکھ میں اس سرمہ کی تحریر کھینچ	گ
تختے اینٹھ جانا	سیدھے نہ رہنا۔ بل کھا جانا سکڑ جانا۔	؎ بل انھوں نے بھی بعد مرگ بھرا میرے مرقد کے تختے اینٹھ گئے	ی
تذکرہ چھیڑنا	ذکر نکالنا۔ کسی امر کا کہنا	؎ خاموش کیا چھیڑ کے ظالم نے شب وصل وہ تذکرہ چھیڑا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا	گ
تر بھر ہونا	غصہ ہونا۔ آگ بگولا ہونا۔ پریشان ہونا۔ منتشر ہو جانا۔ ناراض ہونا۔	؎ آج ان کے بھید اس صورت سے ظاہر ہو گئے غیر کا مذکور آیا تھا کہ تر بھر ہو گئے	گ
ترازو نظر آنا: ترازو ہو جانا۔	آر پار ہو کر بیچ میں اس طرح قائم ہو جانا کہ دونوں سرے دونوں طرف برابر رہیں جس طرح ترازو کے پلڑے ساوی وزن ہیں۔	؎ اس شست کے قربان ہوں میں لے قدر انداز جب تیر چھٹا دل میں ترازو نظر آیا	ض ک
تر دامن ہونا	گنہگار ہونا۔	؎ آخر بغیر تر ہوئے دامن نہ بچ سکا اس کو پڑا ہے دیدۂ پرنم سے واسطہ	م
ترنگ میں ہونا	نشہ کی کیفیت میں ہونا	؎ عجب ترنگ میں تھا ہائے رے لٹک اسکی ملے تھے راہ میں کل داغ بادہ خوار سے ہم	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ترنوالے	اچھی غذا ۔ مرغن کھانے ۔	؎ یہ تنہا ہجر میں خونِ جگر کھاتا ہی رہتا ہے میسر عاشقِ مہجور کو بھی تر نوالے ہیں	ی
ترش گفتگو	ناخوشگوار بات چیت	؎ مزا ہے اُن سے ہو گی گفتگو ترش زباں کے لیں گے چٹخارے زباں سے	ی
تراش خراش	درستی ۔ سنوارنا ۔ طرز ۔ روش قطع وضع ۔	؎ عجیب صانع قدرت نے کی تراش خراش یہ کانٹ چھانٹ تجھے باغباں نہیں آتی	ی
تربت کی مٹی لینا	عقیدہ ظاہر کرنا ۔ تبرک سمجھ کر خاک لے جانا ۔	؎ کسی کی ٹھوکریں کھا کر بڑھا ہے اسقدر رتبہ کہ جو آتا ہے وہ مٹی مری تربت کی لینا ۔	ی
ترس جانا ۔ ترسنا	باوجود انتہائی خواہش دستیاب نہ ہونا ۔	؎ اشک امڈے برس گئیں آنکھیں دیکھنے کو ترس گئیں آنکھیں	ف
ترس کھانا	رحم کرنا ۔	؎ ترس کھا ذرا دل کو ترسانے والے ادھر دیکھتا جا ادھر جانے والے	ض ی
ترکی تمام ہونا	کسی قوت کا ختم ہو جانا ۔ کسی طاقت کا ختم ہو جانا ۔	؎ یا دل مقابلے کی نہیں تاب لا سکا یا آج ترکِ چشم کی ترکی تمام ہے	ض ی
تڑاق سے ٹوٹ جانا	ایک دم آواز ٹوٹ جانے کی ہونا ۔	؎ در پردہ جوشِ حسن نے بے پردہ کر دیا ٹوٹی گرہ تڑاق سے بندِ نقاب کی	گ
تڑی دینا	شہ دینا ۔ ورغلانا ۔ پر چک دینا	؎ تیغ کھینچے ہوتے وہ ترک پھر اس پر یہ غضب ہم تڑی دیتے ہیں بس آپ سے ہونا کیا ہے	م
تڑاق پڑاق	بے تکلف ، بلا تامل	؎ اِدھر اظہار درد و رنج فراق اور اُدھر گفتگو تڑاق پڑاق	ی
تذکرہ چھیڑنا	ذکر کرنا ۔ بات چھیڑنا	؎ خاموش کیا چھیڑ کے ظالم نے شبِ وصل وہ تذکرہ چھیڑا ہے کہ ہیں کچھ نہیں کہنا	گ
تسبیح پھیرنا	دانوں پر گن گن کر وظیفہ پڑھنا	؎ یہ زہد آپ کا اے داغ سب ہے مکر و فریب ہزار پھیریئے تسبیح لاکھ دانوں کی	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
تسخیر کرنا	اپنے قابو میں کر لینا	؎ کیا جانے کیا پڑھنت پڑھی نامہ بر نے آج اس بت کو دو ہی باتوں میں تسخیر کر لیا	ی
تصویر کا عالم ہونا	تصویر کے مانند خاموش	؎ آنکھ کے ملتے ہی باہم چھا گئیں حیرانیاں آئینہ کی شکل یاں عالم وہاں تصویر کا	گ
تصور میں آنا	خیال میں نقشہ قائم ہونا	؎ کبھی آتی ہیں تصور میں جو دو تصویریں کیا کہوں میں کہ بھٹکتی ہے طبیعت کیسی	م
تعلق اٹھ جانا	بے تعلق ہو جانا۔ کچھ واسطہ نہ رہنا	؎ کیا لطف دشمنی جو تعلق ہی اٹھ گیا کچھ چھیڑ چھاڑ بھی تو عداوت میں چاہئے	ض ی
تقدیر کے لکھے کو رونا	شدنی بات کا ماتم کرنا	؎ رو چکا تقدیر کے لکھے کو میں اب تو ہاتھ اے کاتب تقدیر کھینچ	گ
تقریر کا لچھا بندھ جانا	سلسلہ قائم ہو جانا	؎ اُن کی خاموشی میں تو عالم ہے اک تصویر کا اور جب کی بات لچھا بندھ گیا تقریر کا	گ
تقدیر پھرنا	قسمت کا پلٹا کھانا	؎ غیر کے رنج کی مجھ کو نہ خوشی کیوں کر ہو آپ کیا پھرتے ہیں تقدیر مری پھرتی ہے	گ
تقدیر کا چکر	مقدر کا پھیر۔ قسمت کی گردش	؎ بھولے بھٹکے جو ترے گھر میں چلے آتے ہیں اپنی تقدیر کے چکر میں چلے آتے ہیں	گ
تقدیر چمکانا	اجاگر کرنا	؎ ہے جمال یار سے تنویر عشق حسن نے چمکائی ہے تقدیر عشق	م
تقدیر الٹی ہونا	تقدیر موافق نہ ہونا	؎ نالہ کھینچیں گے اگر تاثیر الٹی ہو تو ہو راست ہے تدبیر گو تقدیر الٹی ہو تو ہو	گ
تقدیر سونا	حالات موافق نہ ہونا	؎ داستاں گو ہے نالۂ شبگیر خوب سوتی ہے چین سے تقدیر	ف
تکنا	برابر دیکھے جانا۔ لگاتار دیکھتے رہنا	؎ حسرت سے تک رہا ہوں میں جو تجھ کو سبب ہے یہ خاک اڑتی دیکھتا ہوں میں اپنی وفا کے بعد	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
تکیہ کلام ہو جانا	کسی لفظ کو بار بار کہنے کی عادت	؎ آگے تو نہیں نہیں سنی تھی اب تکیہ کلام ہو گئی ہے	گ
تکان پہنچنا	تھکن محسوس ہونا	؎ تکان پہونچے نہ قاتل کے دست و بازو کو ٹھہر ٹھہر کے بہت امتحان دیتے ہیں	م
تلوار کا پانی بڑھ جانا	دم بڑھ جانا۔ دھار تیز ہو جانا	؎ غسل کر لے دل ہمارا جان بھی کر لے وضو اسقدر قاتل بڑھے پانی تری تلوار کا	ض ی
تلوؤں سے آگ لگنا	غیظ و غضب میں آنا۔ طیش میں آنا جھلانا۔	؎ بزم دشمن میں لگی ایسی مرے تلوؤں سے آگ فرش گل کو میں نے سمجھا فرش اخگر زیر پا	گ
تلواروں پر رکھ لینا	ملتے ہی حملہ کر دینا۔ تلواروں کے وار شروع کر دینا۔	؎ یوں برس پڑتے ہیں کیا ایسے وفاداروں پر رکھ لیا تو نے تو عشاق کو تلواروں پر	م
تلوؤں سے دیدے ملنا	تلوؤں سے آنکھیں ملنا۔ عاجزی کرنا خوشامد سے التجا کرنا۔	؎ ہر نقش قدم میں ہے اثر خون جگر کا تلوؤں سے ترے کس نے ملے دیدۂ تر آج	گ
تلچھٹ صاف کرنا	جو نیچے تہ میں رہ جاتی ہے اس کو بھی اڑا جانا۔	؎ تلچھٹ بھی آج حضرت زاہد نے صاف کی مے نوش کیا ہوئے کہ بلا نوش ہو گئے	م
تلوؤں تلے	پاؤں کے نیچے	؎ وہ دل ہے جو ترے تلوؤں تلے ہوا پامال وہ سر ہے جو ترے نیزے پہ سر بلند ہوا	گ
تلاشی لینا	کسی کے کپڑوں میں (پہنے ہوئے) یا گھر کے مال اسباب میں کھوئی ہوئی چیز کو ڈھونڈ ڈھونڈنا۔	؎ غیر کے دل میں نہ ہوں اس کی تلاشی لینا کہ شب ہجر میں چوری مرے ارمان گئے	م
تلملاتے ہوئے پھرنا	گھبراتے ہوئے۔ بے چین	؎ چل کے دو چار قدم آگ لگا دی کس نے تلملاتی ہوئی پھرتی ہے تنیا مست کیسی	م
تلاشی دینا	جھاڑا دینا۔ سامان دکھلا دینا	؎ کون مہماں ہو کے آئے گا یوں تلاشی جو دے کے جائیگا	ف
تلوار کھبنا	تلوار وغیرہ کو گرم کر کے یا کسی اور چیز میں کھبتا ہیں اس سے زخم پڑنے لگتا ہے	؎ تری تلوار کھبی تھی کس میں سڑ گیا زخم جگر پیپا کر	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
تلملا جانا	بے چین ہو جانا	چھیڑتی کبھی تو سنتے ہی وہ تلملا گئے چٹکی جو میں نے لی تو عدو بلبلا گئے	ی
تلون ہونا	جلدی جلدی رنگ بدلنا۔ ایک حالت قائم نہ رہنا۔	کیا تلون ہے طبیعت میں تری دوست بن بن کے بگڑ جاتا ہے	ی
تلوار کا دم نکل جانا	دھار کی تیزی جاتی رہنا۔ تلوار کے پھل کی آب جاتی رہنا۔	کیوں ارادہ ہے ترا مجھ سخت جان پر وار کا دم نکل جائے گا اے قاتل تری تلوار کا	ض ی
تلوار کا پانی	تلوار کی تیزی۔ برش۔ دھار	سخت جان پر شرم سے منہ پھر گیا تلوار کا پسینہ ہے کہ پانی ہے تری تلوار کا	ض ی
تلوار چلنا	تلوار سے حملہ کرنا	آج کل چلتی ہے تلوار ترے کوچے میں	گ
تلوار کا بیڑا کھولنا	تلوار بیچ کی نکالنا۔ بیڑا تلوار کے اس ڈوری کو کہتے ہیں جو نیام سے بندھا ہوتا ہے اور اس کو تلوار کے دستہ سے باندھ دیتے ہیں تاکہ تلوار نیام سے نہ نکل جائے۔	بزم میں قتل نہ ہو جائے الٰہی خیر ہو کھول کر بیٹھے ہیں بیڑا آج وہ تلوار کا	ض ی
تلوار کا گھاؤ	تلوار کا زخم	داد محشر کو اے قاتل دکھانا ہے مجھے زخم ہے یہ تیر کا یہ گھاؤ ہے تلوار کا	ض ی
تلوار کا گھاٹ	کاردھانہ	گھاٹ دونوں کے خوش اسلوب ہیں تیغ کا جوہر آپ کی ہے مشکل ہے سمجھ سے آج	ی
تلوار پٹ پڑنا	تلوار الٹی پڑنا	میں سر جھکا کے آگے بڑھا بھی تو کیا ہوا تلوار پٹ پڑی مرے قاتل کے ہاتھ سے	ی
تلوار کا پانی زہر ہو جانا	دھار میں سمیت پیدا ہو جانا۔ زہر کا اثر ہو جانا۔	جان کسی کی [illegible] زہر کا پانی ہو گیا قاتل تری تلوار کا	ض ی
تلوار چلتی ہو جانا	دھار تیز ہونا۔ خوب کاٹ کرنا۔ اچھی کاٹ کرنے والی ہونا۔	آنکھ میں سر [illegible] ابروئے ناز کی تلوار چلتی ہو گئی	ی
تمام کرنا	پوری کرنا۔ ختم کرنا	وفا [illegible] تمام رات جب [illegible] تو کہانی تمام کی	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
تمام ہوجانا	ختم ہوجانا ۔ مرجانا	؎ دن نہ پورا ہو چکا ہم ہو گئے آخر تمام روزِ فرقت کی خدا کیا سخت گھڑیاں ہو گئیں	گ
تماشا ہونا	قابل دید ہونا ۔ عجیب بات ہونا	؎ لیلۃ القدر میں جاگے ہیں جناب زاہد اونگھتے گذریگا دن پھر تو تماشا ہوگا	ی
تمنا اٹھانا	آرزو ترک کر دینا	؎ اے ناتوانیِ دل بیمار تمنا طاقت نہیں کہ دل سے تمنا اٹھائیے	گ
تمنا رکھنا	آرزو کرنا	؎ بے درد ہیں جو درد کسی کا نہیں رکھتے ایسے بھی ہیں یار جو کہ تمنا نہیں رکھتے	گ
تمکنت سمانا	غرور ہوجانا ۔ غرور بھر جانا	؎ اب تمکنت سمائی تمہارے مزاج میں وہ چلبلی ادا وہ شرارت نہیں رہی	ض ی
تنکے کا سہارا	تھوڑی سی مدد	؎ یقین اے دل نہ کر تو اس کے قول کا اعتبار کا بھروسہ کیا ارے ناداں تنکے کے سہارے کا	گ
تنگ آنا	عاجز آنا ۔ لاچار ہوجانا	؎ تنگ آیا تو مرے منہ سے شکایت نکلی لب پہ آئی ہوئی کیونکر ستم اٹھا د رہے	گ
تنگ ہونا	عاجز ہونا	؎ انکار وصل منہ سے نہ نکلا کسی طرح اپنے دہن سے تنگ وہ غنچہ دہن ہوا	گ
ایضاً	پریشان ہونا ۔ دق آجانا	؎ وہ ہم نہیں مجنوں وحشت پہ جنوں کو تو ہے تم سودا کہ تنگ آ ہو وحشی میں بیٹھی وحشت ہماری وحشت کا تنگ ہو	گ
تن تن کے چلنا	اکڑ کے چلنا ۔ فخر کے ساتھ چلنا	؎ تن تن کے جو چلتا ہے وہ شوخ کمان ابرو اک ایک کے کھنچا ہے پڑتا ہے تنا ہے ایسا	گ
تن جانا	اکڑ جانا	؎ تن جائینگے جو سامنے آئیگا آئینہ دیکھیں تو کس طرح وہ دیکھیں تنا نہیں	آ
تن بدن میں آگ لگنا	مشتعل ہوجانا ۔ غضبناک ہونا ناگوار ہونا ۔	؎ اس بے وفا کے شکوہ سے بیٹھا نہیں گیا پیغام بر کے آگ لگی تن بدن میں کیا	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
تنکے چنوانا	فضول کام کرانا	نہ اٹھیں کوچۂ قاتل سے لاشیں ناتوانوں کی فلک تنکے ہی چنواتے نسیم صبحگاہی سے	گ
تنکا ادھر ادھر نہ ہوتا	نہایت درجہ آفت۔ اپنی حالت پر رہنا	دیکھ اے صبا اڑے نہ اسیروں کا آشیاں ہونے نہ پاتے ایک بھی تنکا ادھر ادھر	م
تنے ہوئے جھکنا	آبرو والوں کا ذلیل ہونا	جھکے ہیں بار الم سے تنے ہوئے کیسے بگڑ گئے ہیں یکایک بنے ہوئے کیسے	گ
تنکا منہ میں لینا	اظہار عاجزی کرنا	شب کو دیکھے گی جو یہ داغ دل چاک جگر خوف سے کاہکشاں دانتوں میں تنکا لیگی	م
تن کے بیٹھنا (۱)	اکڑ کے بیٹھنا	جو بھویں تنی ہیں خنجر ہاتھ میں ہے تن کے بیٹھے ہیں کسی سے آج بگڑی ہے جو وہ یوں بن کے بیٹھے ہیں	آ
تن کے بیٹھنا (۲)	کھنچ کر بیٹھنا۔ ناراض ہو کر بیٹھنا	اثر ہے جذب الفت میں تو کھنچکر آ ہی جائینگے ہمیں پروا نہیں ہم سے اگر وہ تن کے بیٹھے ہیں	آ
تنی رہنا	کشیدگی رہنا۔ ان بن ہونا۔ بگاڑ رہنا۔	کب تک کھنچے رہوگے کب تک تنی رہے گی کس کی بنی رہی ہے کس کی بنی رہے گی	م
تنکا تنکا اٹھا کے دیکھ لینا	ہر ایک چیز ادھر ادھر کرکے سب جگہ تلاش کر لینا۔ ہر ایک چیز کو جانچ لینا	قابل آشیاں نہ کوئی ملا تنکا تنکا اٹھا کے دیکھ لیا۔	م
تنکا نہ چھوڑنا	کچھ باقی نہ رہنا۔ سب صاف کر دینا	ہے یہ باد خزاں وہ بادی چور نہیں چھوڑا چمن میں تنکا تک	ی
تن بدن	سارا جسم	دیکھتا ہے نبض کیا مرنے کی تدبیر چارہ گر دم کہاں ہے مجھ میں اولہ ہو گیا ہے تن بدن	ی
تنگ ہونا	ناخوش ہونا۔ آزردہ ہونا۔ کشیدہ خاطر ہونا۔ [illegible] ہو کر	تنگ ہو کے دل میں کھنچتے ہیں غیر کے ذکر پر وہ بھچتے ہیں	ی
تنکے چنتے پھرنا	دیوانگی کی علامت۔ بیکاری کا کام کرنا۔	ہو گیا ہے یاد مژگاں میں جنوں تنکے چنتے پھرتے ہیں صحرا میں ہم	ض ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
تو ہی جانے گی !	کسی کام کو کرنے سے منع کرنے پر تنبیہ کے طور پر کہتے ہیں کہ پھر بھی ایسا کیا تو بس تجھ کو ہی خبر پڑے گی کہ کیا مصیبت آتی ہے۔ تنبیہ کے لئے یا خوف دلانے کے لئے اس طرح کہا جاتا ہے گویا اس کی ذمہ داری تجھ پر ہی ہوگی اگر کچھ برائی در پیش آئی۔	؎ جا شب ہجر وہ سحر آئی تو ہی جانے گی پھر اگر آئی	گ
توبہ ٹوٹنا	اللہ تعالیٰ سے بدعہدی کرنا	؎ تعریف صنم بات ہے پتھر نہیں زاہد کیا ٹوٹ گئی حرف و حکایات سے توبہ	م
توڑ جوڑ رہنا	ساز باز رکھنا۔ برائی کو دور کرنا۔ داؤ پیچ داؤ کرنا۔ رد و بدل کرنا۔ تدبیریں کرنا	؎ اس فتنہ گر سے ہم سے تو رہتے ہیں توڑ جوڑ شامت تو اس کی ہے کہ جو ناکردہ کار ہے	م
تو سہی !	تنبیہ سے مراد یہ کہ جیسا ٹھیک بنتا ہے کہ ہرگز نہیں۔ توبہ کے لفظی معنی ہیں "پھرنا"	؎ تو سہی رات دن رلاؤں تجھے دیکھنے کا مزا دکھاؤں تجھے	ف
توبہ توبہ	گناہ سے پھرنا یہاں مراد ہے کہ ہرگز نہیں	؎ لوگ چالیں ہزاروں چلتے ہیں توبہ توبہ یہ بل نکلتے ہیں	ف
توڑ آنا	رد کرنا جاننا۔ کاٹ کرنا جاننا	؎ مل کر تمام بھید کہوں گا رقیب سے آتا ہے خوب توڑ تری گھات کا مجھے	آ
تھام تھام کے رہنا	روک روک کر رہنا	؎ رکتا وہ روک روک کے لڑتی نگاہ کو رہتا وہ تھام تھام کے دل محو دید کا	گ
تہمت دھرنا	جھوٹا الزام لگانا	؎ کہا تجھ کو سودائے زلف پری ہے یہ الٹی نہیں ایسی تہمت دھری ہے	گ
تہمت سر لگنا	جھوٹا الزام لگنا۔ بہتان	؎ ہیں آشنا نہیں بہت ناآشنا سے داغ تہمت یہ مفت کی ہے مرے سر لگی ہوئی	گ
تھوڑی سی گذر جانا	جو تھوڑی عمر رہ گئی وہ گذر جانا۔ باقی ماندہ وقت اچھا نکل جانا	؎ مبارک خضر کو ہو عمر جاوید یہ تھوڑی سی گذر جائے تو اچھا	گ
تھک کے بیٹھ رہنا	مجبور ہونا۔ عاجز آکر ترک مقصد کرنا	؎ ہمارے نالوں سے اٹھ اٹھ کے شور حشر اٹھا اخیر بیٹھ رہا تھک کے یار کے در پر	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
تھکا ماندہ راہ کا	راستہ کا ہارا ہوا۔ تھک کے چور ہو کر منزلیں طے کئے ہوتے۔	؎ آتا ہے اب تو ضعف میں آنسو بھی اس طرح جیسے مسافر آتے تھکا ماندہ راہ کا	ی
تہ و بالا ہونا	درہم برہم ہونا۔ تلپٹ ہونا	؎ دل شکن اس لئے تو دو حرف ہی لکھے تھے ہمیں دفتر شوق ہوا سب تہ و بالا اپنا	م
تھوڑی سی اوقات ہونا	کم حیثیت ہونا۔ کم معاش ہونا	؎ اُن کی فرمائش نئی دن رات ہے اور تھوڑی سی مری اوقات ہے	م
تھم تھم کے قدم رکھنا	ٹھہر ٹھہر کے چلنا۔ رک رک کے پاؤں اٹھانا۔	؎ میرے گھر خوف سے تھم تھم کے قدم رکھتے ہو کیا ہوا اب وہ کہاں شوخیٔ رفتار گئی	م
تہ بہ تہ ہونا	ایک کے اوپر ایک	؎ توڑ کر کس کس کو نالہ جا سکے تہ بہ تہ سات آسماں ہیں کیا کروں	ی
تھمنا	رکنا۔ ٹھہر جانا	؎ پکارنے سے گر یہ ٹھہرتا تو خوب تھا ممکن نہیں کہ توسن عمر رواں تھمے	ی
تھرتھرانا	لرزنا۔ کانپنا	؎ ضعف سے قلب تھرتھراتا ہے درد بھی اٹھ کے بیٹھ جاتا ہے	ف
تیر چھٹنا	کمان میں سے تیر نکلنا	؎ اس شست کے قربان ہوں میں اے قدر انداز جب تیر چھٹا دل میں ترازو نظر آیا	ض ی
تیز ہونا۔ تیز رہنا	با اثر ہونا۔ ہوشیار ہونا چبھتی ہوئی ہونا۔	؎ گو کہ تیزی ہے طبیعت میں تمہارے اے داغ بات پر سامنے اُن کے نہ کبھی تیز رہا	گ
تیر چلنا	تیر کا کمان سے نکلنا	؎ تیر اس کا چلتے چلتے جب پریشاں ہو گیا تھک کے بیٹھا میرے دل میں اور پنہاں ہو گیا	گ
تیر خطا ہونا	نشانہ پر نہ لگنا	؎ پار ہوتی ہیں کلیجہ سے نگاہیں اُن کی قدر انداز کے کب تیر خطا ہوتے ہیں	ی
تیر مارنا	بڑا کام کرنا۔ مہم سر کرنا	؎ نہ تھی تاب اے دل تو کیوں چاہ کی بڑا تیر مارا اگر آہ کی	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
تیز رہنا ۔ تیز ہونا	بڑھ کر ہونا	؎ گالیاں دیتے ہو پھر عذر خطا کرتے ہو اس سے بھی تیز ہوئی اس سے بھی بہ تیز رہی	گ
تیرا کیا منہ ہے	تری کیا قدرت ہے	؎ دختر رز ہے بہت تیز مزاج اے زاہد تیرا کیا منہ ہے اسے چھیڑتے ہیں چھیڑنے والے	گ
تیور بدلنا	غصہ ہونا ۔ ناراض ہونا	؎ بدلے جو تیور اس کے شب وصل کیا کہوں اظہار شکوۂ شب غم ہو کے رہ گیا	گ
تیغ علم کرنا	تلوار سونتنا ۔ تلوار بلند کرنا	؎ بسمل [illegible] ہیں جب تیغ علم کرتے ہیں کس تکلف سے وہ تکلیف ستم کرتے ہیں	گ
تیر کا دل میں ترازو ہونا	تیر کا کچھ حصہ ادھر اور کچھ حصہ ادھر ہونا ۔ تیر کا چھید کر پار نہ نکل جانا	؎ تیر جب بیٹھا مرے دل میں ترازو ہو گیا اس سے بہ ظاہر ہوا قاتل بہت سنجیدہ ہے	گ
تیور بگڑے ہوئے ہونا	انکار رہنا درمیان میں ۔ مزاج برہم ہونا ۔	؎ آج بگڑے ہوئے تیور ہیں خدا خیر کرے کہتے ہو رات پھر آیا نہیں آرام مجھے	گ
تیوری چڑھانا	ابرو پر بل آنا ۔ ترش رو ہونا	؎ چڑھاؤ پھول مری قبر پر جو آتے ہو کہ اب زمانہ گیا تیوری چڑھانے کا	م
تیور بنانا	انداز بنا لینا ۔ صورت بنا لینا	؎ عادت ہی ہو گئی ہے وہ دیکھیں گے جب مجھے چتون غضب کی قہر کے تیور بنائیں گے	م
تیور دیکھنا	انداز دیکھنا ۔ مزاج کی کیفیت محسوس کرنا ۔ خشا معلوم کر لینا ۔	؎ تیور ترے اے رشک قمر دیکھ رہے ہیں ہم شام سے آثار سحر دیکھ رہے ہیں	م
تیر تکا	کم و بیش ۔ اچھا برا ۔ بڑی وقت [illegible] گذر ہونا ۔	؎ اس کی مژگاں پر ہوا قربان دل تیر تکوں پر قناعت ہو گئی	ی
تیسرے دن پھول ہونا	مرنے کے تیسرے دن سوم کی فاتحہ کرنا	؎ یا تیسرے فاقہ سے بچے حضرت زاہد یا تیسرے دن پھول ہوئے بیٹھتے ہیں	ی
تیتر پر	بڑی اڑان والا	؎ کیوں نہ لے جاتا وہ خط شوق قسم کھیر میں یاں تیتر پر [illegible] کبوتر کوئی [illegible] تو نہ تھا	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
تیوری میں بل دینا	ناک بھوؤں چڑھانا۔ ناراض ہونا	کبھی کچھ تیوری میں بل دینا کبھی آنکھیں دکھا کے پیل دینا	ف
تیر لگنا	تیر کی طرح کارگر ہونا	اس نے دیا جواب یہ عرض وصال پر لگتی ہے مجھ کو تیر تمہارے دہن کی بات	ص ی
تیر چوکنا	نشانہ خطا جانا	کرتے تھے آہ سحر کبھی نالۂ شبگیر بھی ہم نے دیکھا چوکتے ہیں تیر بھی تدبیر بھی	ی
تیرا کلیجا کیسا!	طنز اور ناگواری سے اس طرح کہتے ہیں۔	غیر کے غم میں وہ خاموش تھے میں نے پوچھا جی ہے کیسا تو کہا تیرا کلیجا کیسا	آ
تیل پیلنا	تیل نکالنا	غم مجھے اس طرح دیتا ہے فشار تیل پیلے جس طرح تیلی کوئی	آ
ٹانکے کاٹ ڈالنا	سیا ہوا قینچی یا نشتر سے قطع کر دینا	جراح مرے زخم کے ٹانکے نہ کاٹ ڈال رہ رہ کے کچھ ادھیڑ کہ ایذا ابھی کم رہے	ی
ٹانکے ادھیڑنا	دھاگے آہستہ آہستہ کھینچ کے نکال دینا۔ سب حال ظاہر کر دینا۔ شیرازہ بکھیرنا	ایضاً	ی
ٹال دینا ،،	بند کرنا۔ علیحدہ کر دینا	باندھ دیا تھا ہم نے خود زلفوں میں اس کی اپنا دل دیکھ رہے تھے وہ اس کو کبھی ٹال دیا دبا لیا	گ
ٹالنا	جھٹکنا۔ بہلا دینا	ایک بوسہ پر نہیں ٹالیں نہ آپ کچھ علاوہ دیجیے تنخواہ سے	گ
ٹالے نہ ٹلنا	ہٹائے نہ ہٹنا۔ اٹھ جانا	دیکھتے ہی کھل گئی راز دل سے ظاہر ہو گئے پھر نہ وہ ٹالے ٹلے جس بات کے سر ہو گئے	آ
ٹپکی پڑنا	ظاہر ہونا	ٹپکی پڑتی ہے اک محبت سی خود بخود چھا رہی ہے الفت سی	گ
ٹپک پڑنا	یکا یک اوپر سے آ گرنا	مری فرقت میں [illegible] تا صبح ٹپک پڑتا ہے خود جو اس شعر میں درد آتا ہے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ٹپ ٹپ گرنا	یکے بعد دیگرے گرنا	کیا ہے ضبط جب درد محبت گرے ہیں ٹپ ٹپ آنسو چشم تر سے	م
ٹپکا لگا رہنا	بہنا۔ ٹپکنا جاری رہنا	اشک پر خون کا جو ٹپکا ہی لگا رہتا ہے دل کے اندر کئی ناسور نظر آتے ہیں	م
ٹٹولا کیے	تلاش کرتے رہے	وہ جس لئے آتے تھے کہ ہم داغ کو لوٹیں ہر چند ٹٹولا کیے کچھ مال نہ نکلا	ض ی
ٹرواس	ٹرٹر کرنا۔ فضول بکنا	سن چکے ٹرواس تیری اٹھ ہمارے پاس سے درد سر ہونے لگا ناصح تیری بکواس سے	ی
ٹکنے دینا۔ ٹکنا	قیام کرنا۔ رہنا۔ ٹھہرنا	ٹکنے دیتی ہے کہیں وحشت ہمیں چھان کر جنگل پھر اپنے گھر چلے	م
ٹکٹکی لگنا	بغیر پلک مارے دیکھتے رہنا	برسوں سے لگ رہی تھی لب بام ٹکٹکی ٹک ٹک کے تیری چھٹ گئی نگہ انتظار آج	گ
ٹکڑے اڑنا	پرزے پرزے بکھرنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔	اڑتے ترے ٹکڑے مرے دامن کی طرح سے اے چرخ تجھے چھوڑ دیا دست دعا نے	گ
ٹکڑا لگا دینا	کسی جگہ روزی لگ جانا۔ کھانا ملتا ہونا۔	ملتا ہے لخت دل مجھے سرکار عشق سے اچھی جگہ نصیب نے ٹکڑا لگا دیا	آ
ٹل جانا (۱)	چھوڑ دینا۔ ترک تعلق کرنا۔ بچ جانا۔ الگ ہو جانا	مرتے کے ساتھ کوئی بھی مرتا نہیں کبھی فرقت میں رفتہ رفتہ سب احباب ٹل گئے	گ
ٹل جانا (۲)	ناشد ہو جانا۔ علیحدہ ہونا	دیکھنا حشر میں جب تم پہ مچل جاؤں گا میں بھی کیا وعدہ تمہارا ہوں جو ٹل جاؤں گا	گ
ٹلنا	گذر جانا۔ ملتوی ہو جانا	دیکھتے ہی تشکل راز دل سے باہر ہو گئے پھر نہ وہ ٹالے ٹلی جب بات کہ باہر ہو گئی	آ
ٹوکنا	روکنا۔ روک کر پوچھنا	جب چھیڑ کر کئی آتے ہیں پیشہ اس کو ٹوکئے ہم روز کے سلام ہی کیوں کھا کہ ہم پوچھئے	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ٹوٹا پڑنا	اوپر تلے گرنا۔ ہجوم۔ کسی شئے پر بہت سے آدمیوں کا متوجہ ہونا۔	؎ لب جو سیر کو آیا ہے جو وہ بحر جمال ٹوٹا پڑتا ہے تماشہ کو حباب ایک ایک	گ
ٹوٹ کر گرنا	بیتاب ہو کر گرنا	؎ جو طرّے کے شہباز نظر پر گرا ٹوٹ کے ہر خستہ جگر پر گرا	گ
ٹوٹ ٹوٹ کر آنا	پے در پے آنا	؎ آئیں گی ٹوٹ ٹوٹ کے قاصد یہ آفتیں غافل ادھر آدھر بھی ذرا دیکھتا چلے	آ
ٹوکنا	پوچھ لینا	؎ خط غیر کا پڑھتے تھے جو ٹوکا وہ بولے اخبار کا پرچہ ہے خبر دیکھ رہے ہیں	م
ٹوہ میں پھرنا	تلاش میں پھرنا	؎ لطف تھا میں بھی شب وصل کہیں چھپ جاتا آدمی اُن کا مری ٹوہ میں گھر گھر پھرتا	م
ٹوٹ کے برسنا	موسلا دھار برسنا۔ زور سے بارش ہونا۔	؎ دو چار رہے اشک تو کیا دیدۂ تر سے بارش کا مزا یہ ہے کہ جو ٹوٹ کے برسے	ی
ٹوٹ پڑنا	دفعتاً حملہ کرنا	؎ جب ایک بار ہی ساری سپاہ ٹوٹ پڑی کیا ہے شاہ نے کیا قتل عام چار طرف	م
ٹوٹ کر آنا	علیحدہ ہو کر آنا۔ بے حد شوق سے آنا	؎ پھر تو وہ ٹوٹ کر ادھر آتے دام سے چھوٹ کر ادھر آتے	ف
ٹوٹ کر دل آنا	زور شور سے طبیعت آنا	؎ تم کو بھولا جو دیکھ پایا ہے کہدیا ٹوٹ کر دل آیا ہے	ف
"	نہایت عشق ہو جانا	؎ اچھی صورت پہ غضب ٹوٹ کے آنا دل کا یاد آتا ہے مجھے بھلا زمانا دل کا	آ
ٹھکانے لگانا	موقع سے رکھنا۔ اچھی جگہ رکھ دینا	؎ نگہ کو جگر زلف کو دل دیا ہے یہ دونوں ٹھکانے لگاتے گئے ہیں	آ
ٹھکانہ کر لینا	قدم جما لینا۔ گھر کر لینا	؎ کر نہ لے اپنا ٹھکانہ دشمن دوست ناداں ہیں دانا دشمن	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ٹھکانے سے لگا دینا	مناسب جگہ پر صرف کرنا	؎ بنا دے بخیہ گر پردہ قبائے جسم جاناں کا ٹھکانے سے لگا دے کوئی ٹکڑا اس گریباں کا	گ
ٹھکانے سے لگنا	ٹھیک جگہ پر کام آنا	؎ لگی ٹھکانے سے بلبل کی خانہ بربادی چراغِ گل میں بھی تنکا ہے آشیانے کا	م
ٹھوکریں کھا کے سنبھل جانا	جو باتیں خرابی اور مصیبت کا باعث ہوتیں انکو چھوڑ دینا۔ برائی سے نصیحت حاصل کرنا۔ تجربے کے بعد سلامت روی اختیار کرنا۔	؎ یقین ہے ٹھوکریں کھا کھا کے کچھ سنبھل جائے کہ اس کی راہ میں ہم نے بھی دل کو ڈال دیا	گ
ٹھوکریں کھانا	اٹکنا۔ رکنا۔ بھٹکنا	؎ دیکھئے اب ٹھوکریں کھاتی ہے کس کس کی نگاہ روزنِ دیوار میں ظالم نے پتھر رکھدیا	گ
ٹھکانے پانا	جگہ ملنا۔ پناہ ملنا	؎ قبر میں گر مرے ارماں سمانے پائے تو یہ جانوں گا غریبوں نے ٹھکانے پائے	گ
ٹھنڈا ہونا	سکون ہونا۔ خوش ہونا	؎ نہ ہوا گرمیٔ وحشت سے میں ٹھنڈا نہ ہوا دور ہی دور ترا سایۂ دیوار رہا	گ
ٹھیس لگنا	صدمہ پہنچنا	؎ دیکھا نہ کنارا کبھی کشتی نے ہمارے کب ٹھیس حباب لبِ ساحل کو لگی ہے	م
ٹھنڈے ٹھنڈے چلے جانا۔	سکون وعافیت سے چلے جانا	؎ وہ ٹھنڈے ٹھنڈے چین سے گھر کو چلے گئے لے اور آہ سرد دل پُر ملال کھینچ	گ
ٹھیک بنانا	درست کرنا۔ تنبیہہ کرنا۔ سزا دینا	؎ ایسا بناؤں ٹھیک کہ یہ یاد ہی کرے ایکی کسی طرح مرے قابو میں آئے دل	گ
ٹھوکر کا	بہت حقیر	؎ دھوم ہے حشر کی سب کہتے ہیں یوں ہے یوں ہے فتنہ ہے اک تری ٹھوکر کا مگر کچھ بھی نہیں	گ
ٹھوکر لگی ہونا	مصیبت کا تجربہ ہونا	؎ رکھے قدم سنبھل کے رہِ عشق میں وہی آگے بھی جس کو ہو کبھی ٹھوکر لگی ہوئی	گ
ٹھہرنا	قرار پانا	؎ وہی انسان پورا ہے اسی کے ہم تو قائل ہیں بھلوں میں جو بھلا ٹھہرے بُروں میں جو بُرا ٹھہرے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ٹھیکری آنکھوں پر رکھنا	بے مروتی کرنا - آنکھ چرانا	؂ ٹھیکری آنکھوں پہ دانستہ جو مجنوں رکھتا لیلی پردہ نشیں جامہ سے باہر ہوتی	م
ٹھیکا لینا	اجارہ لینا - ذمہ داری لینا	؂ خون دل کا چشم تر ٹھیکا نہ لے اس سے ہونے کی نہیں توفیر جمع	م
ٹھیکیاں لینا	دم لینے کو بیٹھ جانا - دم لے کر چلنا	؂ منزل شوق طے نہیں ہوتی ٹھیکیاں ناتوان لیتے ہیں	م
ٹھان لینا	عزم کر لینا - طے کر لینا	؂ کر گذرتے ہیں ہو بری کہ بھلی دل میں جو کچھ وہ ٹھان لیتے ہیں	م
ٹھنڈی مٹی	بے حس متحمل مستقل نہ ہونے والا	؂ کہیں دیکھی نہ سنی ایسی تو ٹھنڈی مٹی بجھ گیا اور بھی ناصح مرے بھڑکانے سے	گ
ٹھکانے کا	قرینے کا - اچھے ڈھب کا	؂ سمائیں اپنی نگاہوں میں ایسے ویسے کیا رقیب ہی سہی ہو آدمی ٹھکانے کا	آ
ٹھنی رہنا	ارادہ رہنا - عزم رہنا مخالفت قائم رہنا	؂ ہر بندۂ خدا پر کب تک ستم رہے گا یہ تیرے دل میں کافر کب تک ٹھنی رہیگی	م
ٹھکانے کر لینا	اپنی جگہ قائم کر لینا	؂ کہیں آنکھوں میں بسے ہو کہیں دل کے اندر کر لئے خوب ٹھکانے تمہیں ہم جانتے ہیں	ی
ٹھیک بننا	درست ہو جانا - راستی پر آجانا خوش ہو جانا	؂ آخر کو ٹھیک ہو گئے وہ مجھ سے بھڑکے آج اتنے بٹے رقیب کہ بھرکس نکل گیا	ی
ٹھاٹ سے آنا	شان سے آنا - اہتمام سے آنا	؂ وہ اس ٹھاٹ سے آتے ہیں رہ گذر میں پہنچے کی پچک ہے نازک کمر میں	ی
ٹھور ٹھکانا	جگہ - منزل مقصود	؂ پہنچے کہاں یہ نالہ کیا کوئی اس کو جانے جاتا ہے یہ مسافر بے ٹھور بے ٹھکانے	ی
ٹھوکر کھانا	صدمہ پہنچنا - پست ہو جانا - سبق حاصل ہونا - تجربہ ہو جانا -	؂ نقرہ و شبدیز گر تیرے اُڑیں سُم سے فلک کیا تعجب کھائیں ٹھوکر آفتاب و ماہتاب	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ٹھنڈا کلیجہ ہونا	راحت وسکون حاصل ہونا۔ آرام اور چین ہونا۔	؎ ٹھنڈے کلیجے ہوں رخ دلدار دیکھ کر ٹھنڈک بھی آفتاب قیامت میں چاہیئے	ض ی
ٹھوکریں کھانا	گرم وسرد دیکھنا۔ تنبیہ و تادیب حاصل ہونا۔ ذلیل ہونا	؎ کسی کی ٹھوکریں کھا کر بڑھا ہے اسقدر رتبہ کہ جو آتا ہے وہ مٹی مری تربت کی لیتا ہے	ض ی
ٹھکانا ہونا	جائے پناہ ہونا۔ جگہ ہونا	؎ تمہارے گھر میں ہے اس کا ٹھکانا گیا گذرا جو ہو دنیا و دیں سے	گ
ٹیڑھی کھیر ہونا	مشکل ہونا۔ دشوار ہونا	؎ یہ سچ ہے راہ محبت بڑی ہے ٹیڑھی کھیر نہ آئے خضر کبھی اس خراب رستے میں	گ
ٹیڑھ کی چلنا	سیدھے منہ بات نہ کرنا۔ اچھا برتاؤ نہ کرنا۔	؎ ہر اک سے ٹیڑھ کی چلتے ہیں بگڑی ہے روش اپنی تمہاری چال سے ملتا چلا ہے کچھ چلن اپنا	م
ٹیڑھ کی لینا	بدسلوکی کرنا۔ ٹیڑھے چلنا	؎ رقیبوں سے بس ٹیڑھے کی لیجئے چلا ہیں مری بندگی لیجئے	ی
ثابت قدم	پختہ ارادے والا۔ مستقل مزاج	؎ نہ مر کر بھی اٹھے ایسے ترے کوچہ میں ہم بیٹھے محبت میں اگر نکلے تو ہم ثابت قدم نکلے	گ
ثواب لوٹنا	اجر حاصل کرنا۔ دوسری دنیا میں اچھا معاوضہ حاصل کرنا۔	؎ عدل وسخاوت سے روز لوٹے ہزاروں ثواب	م
ثواب لینا	اجر حاصل کرنا	؎ دے کے مے زاہد کو بدلے میں ہم لینگے ثواب آب زمزم سے بدلوانے کی نیت ہو گئی	ی
جال مارنا	پھانسنا	؎ جال زلف سیاہ نے مارا تیر کا فر نگاہ نے مارا	گ
جان کھونا۔ جان کا کھو جانا	مرنا۔ جان دینا	؎ نہ جانا جان کا ایسا کسی نے جلد کھو جانا تمہارا دو قدم چلنا یہاں پامال ہو جانا	گ
جان کھونا	جان گنوانا۔ جان دینا	؎ کھاتے ہیں پیتے ہیں نہ سوتے ہیں مفت رو رو کے جان کھوتے ہیں	ف

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
جامہ سے باہر نکلنا	اپنے قابو میں نہ رہنا۔ آپے سے نکل جانا	؎ نہ کبھی جیب خجالت سے یہاں سر نکلا قیس دیوانہ تھا جامے سے جو باہر نکلا	گ
جامہ سے باہر ہونا	ایضاً	؎ ٹھیکری آنکھوں پہ وانستہ جو مجنوں رکھتا لیلیٰ پردہ نشیں جامے سے باہر ہوتی	م
جان چھڑا کر نکلنا	جان بچا کر نکلنا۔ جھگڑے قضیہ سے دور رہنا۔ پیچھا چھڑا کر بچ نکلنا	؎ زلف برہم عرق آلودہ جبیں دامن چاک کس کے آغوش سے تو جان چھڑا کر نکلا	گ
جال بچھانا	پھانسنا۔ گرفتار کرنے کی تدبیر کرنا	؎ جال اس زلف پریشاں نے بچھایا لے دل لے سنبھل پھر یہ نہ کہنا کہ خبردار نہ تھا	گ
جان کی امان پانا	جان بخشی ہونا۔ جان کو نقصان نہ پہنچنا۔	؎ کروں میں عرض اگر جان کی امان پاؤں کہوں پتے کی اگر قہر سے پناہ ملے	گ
جان کھنچنا	دم نکلنا	؎ صورت کو تیری دیکھ کے کھنچتی ہے جان خلق دل اپنا تھام تھام کے بہزاد رہ گیا	گ
جان آنکھوں میں آنا	قریب مرگ ہونا۔ منتظر ہونا	؎ جان مشتاق مری آنکھوں میں آجاتی ہے یار جب مژدہ سناتے ہیں کہ وہ آتے ہیں	گ
جان سے جانا	مرنا۔ مر جانا	؎ جیتے جی کون عیادت کی اٹھائے احسان اسلئے جان سے جاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں	گ
جان چھڑی ہونا	تنہا ہونا	؎ گھڑی ہے سو بلاؤں میں مری جان یہ تنہا ہے اکیلی ہے چھڑی ہے	م
جان لینا (۱)	مار ڈالنا	؎ جان لے جائے گا آنا شب تنہائی کا کون اب روکنے والا ہے مری آئی کا	گ
جان لینا۔ جانو گے (۲)	نتیجہ معلوم ہونا	؎ ابکی کچھ منہ سے نکالا تو تم ہی جانو گے داغ پھر مجھ کو نہ کہنا جو برا بہر نہ کہوں	آ
جان پر بن جانا	انتہائی مصیبت۔ اتنی تکلیف کہ جان نکل جانے والی ہو	؎ وہ لطف خاص ترا جس سے جان پر بن جائے نہ ہو کہیں ستم بے حساب میں داخل	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
جان سے مارنا	مار ڈالنا	؎ یہ ستم طرفہ ستم ہے کہ تڑپتے ہی رکھا جان سے تو نے کسی کو نہ ستم گر مارا	گ
جان و مال کو رونا	جان و مال کے نقصان کو رونا	؎ عشق کیا ہی کرتے ہیں جو نہیں ہزاروں مر رہے ہیں داغ کی جان و مال کو روتے ہیں آشنا بہت	گ
جان پہ گذرنا	جان پہ بننا۔ جان پر صدمہ ہونا	؎ پوچھتا جا مرے مرقد سے گذرنے والے کیا گذرتی ہے تری جان پہ مرنے والے	گ
جان آجانا	زندہ ہو جانا	؎ دل بیتاب کے تڑپنے سے آگئی جان جسم بے حس میں	گ
جان پر کھیلنا	جان دینے پر آمادہ ہونا	؎ جان نثاروں کو نہ دیکھا یہ بہانہ رکھ کر جان پر کھیلنے والوں کا تماشا کیسا	آ
"	"	؎ کھیل کوئی نہ عمر بھر کھیلے ہم جو کھیلے تو جان پر کھیلے	ف
جان سے بیزار ہونا	زندگی سے نفرت اور موت کی خواہش ہونا۔	؎ ہر دم یہ شوق تھا اسے قربان کیجیے ہیں وصل میں بھی جان سے بیزار ہی رہا	آ
جان میں جان آنا	طاقت آجانا	؎ زندگی سے تنگ تھا فرقت میں اللہ رے خوشی جان میں جان آگئی پیک قضا کو دیکھ کر	م
جان کو رونا	موت کا رنج کرنا۔ کسی کے مرنے کا غم کرنا۔	؎ غیر آیا ہے عیادت کو اگر آنے دو وہ بھی کمبخت مری جان کو رو جائے گا	آ
جان نہ ہونا	موت کا رنج کرنا۔ کسی کے مرنے کا غم کرنا۔	؎ غیر کے سر کی بلائیں جو نہیں لیں ظالم کہ مرے قتل کو بھی جان نہیں ہاتھوں میں	آ
جاملنا۔ یا مل جانا	ساز کر لینا۔ طرفدار ہونا۔	؎ حضرت ناصح نے پی کر بے یہ اچھی چال کی محتسب سے جا ملے رندوں کے مخبر ہو گئے	آ
جائیے (۱)	جاؤ بھی۔ ایسا کیا آنا	؎ ہیں تیوری میں بل تو نگاہیں بھری ہوئیں جاتے ہیں ایسے آنے سے اوسان جائیے	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
جائیے (۲)	خود چلے جائیے	؎ اچھی کہی کہ غیر کے گھر تک ذرا چلو میں آپ کا نہیں ہوں نگہبان جائیے	م
جائیے (۳)	جا کر ۔ بس ہٹیئے	؎ آتے ہیں آپ غیر کے گھر سے کھڑے کھڑے یہ اور کو جتائیے احسان جائیے	م
جان کے پیچھے پڑنا	جان لے کر رہنا ۔ جان کا دشمن ہونا ۔	؎ آج گھبرا کر وہ بولے جب سنے نالے مرے جان کے پیچھے پڑے ہیں چاہنے والے مرے	آ
جان جانا	مرنا	؎ گو جان گئی عشق میں پر نام تو پایا کہنے میں بھی کیا محنت فرہاد نہ آئی	آ
جانا (کسی پر)	مشابہ ہونا	؎ آدمی ایسا کہاں کوئی فرشتہ ہو تو ہو شیخ صاحب یہ نہیں معلوم تم کس پر گئے	آ
جان لگا دینا	قیمت کی جگہ جان پیش کر دینا	؎ کرتے ہیں عشق کا ہم جان لگا کر سودا اس میں انجام کو نقصان رہا ہے نہ رہے	م
جان لڑا دینا جان لڑا رکھنا	جان جوکھم کوشش کرنا ۔ دل سے کوشش کرنا ۔ مقابلہ کرنا	؎ لڑا رکھی ہے جاں ایسی جفا پر کوئی دیکھے ذرا دم خم ہمارا	م
جان توڑ کر	نہایت محنت سے	؎ افسوس ہے کہ ٹوٹ پڑیگا وہیں فلک ہم جان توڑ کر جو کہیں گھر بنائیں گے	م
جان سے ہاتھ دھونا	جان دینے پر آمادہ ہونا ۔ دستبردار ہونا ۔	؎ نہ دھوئے اگر جان سے اپنے ہاتھ تو عاشق سے شرط وضو رہ گئی	م
جان کے ساتھ لگا رکھنا	بہت عزیز رکھنا	؎ مرے دل سے کوئی پوچھے غم الفت کے مزے کہ لگا رکھا ہے مدت سے اسے جان کے ساتھ	م
جال میں پھنسنا	دھوکہ میں آنا ۔ گرفتار ہونا	؎ دیکھیے پھنستے ہیں اس جال میں دل کس کس کے دوش پر بال بکھیرے وہ چلے آتے ہیں	ی
جان نکلنا	دم نکلنا ۔ مرنا ۔ انتہائی تکلیف ہونا ۔	؎ غم فراق میں ہو داغ اسقدر بیتاب ذرا سے رنج میں جان آپکی نکلتی ہے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
جان ڈالنا	زندہ کرنا۔ تازہ دم کرنا	؎ نظام الملک نے اے داغ اس فن کو کیا زندہ کہ اس کی قدردانی نے سخن میں جان ڈالی ہے	ی
جان کا جنجال	زندگی کے لئے مصیبت	؎ پہونچا ہوں مجازی سے حقیقت کو بھی لیکن کب عشق مری جان کا جنجال نہ نکلا	ص ی
جانے بوجھے ہونا	دیکھے بھالے ہونا۔ پہچانے ہوئے ہونا۔ جانچے ہوئے ہونا۔	؎ وفاداروں میں غیروں کے حوالے پر حوالے ہیں ہمارے جانے بوجھے ہیں ہمارے دیکھے بھالے ہیں	ی
جان دینا	مرجانا	؎ گردنِ دل میں تری زلف کی پھانسی جو پڑی بے خطا جان دی بیچارے نے اس رسی میں	ی
جان بچانا	حفاظت کرنا	؎ عاشق بچاتے جان کو کس کس عذاب سے تیرے عتاب سے کہ خدا کے عتاب سے	ی
جان گھلانا	دل ہی دل میں فکر و غم سے نڈھال ہوئے جانا۔	؎ اندیشۂ فردا میں عبث جان گھلائیں ہے آج کسے کل کی خبر دیکھئے کیا ہو	م
جان گھل جانا	جان کا کمزور ہونا۔ متفکر ہونا	؎ کھل گئے کان جب سنی ایسی گھل گئی جان جب سنی ایسی	ف
جان رہنا	زندہ رہنا	؎ اب تو کھالی ترے ملنے کی قسم اے ظالم آن رہ جائے مری جان رہے یا نہ رہے	م
جان کے	ارادہ سے۔ دانستہ	؎ آنسو نہ بچے جائیں گے اے ناصح ناداں ہیرے کی کنی جان کے کھائی نہیں جاتی	گ
جان کی امان پانا	سزائے موت سے معافی ہونا	؎ کروں میں عرض اگر جان کی اماں پاؤں کہوں بچے کی اگر قہر سے پناہ ملے	گ
جب کے	پچھلے زمانے کا۔ گذرا ہوا	؎ جرم تھا بیشتر تغافل بھی حال جب کا کہوں کہ میں اب کا	م
جب کا	اس وقت کے	؎ کیا سخت گھڑی تھی کہ مری آنکھ لڑی تھی یہ درد یہ آزار یہ آلام ہیں جب کے	ص ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
جچنا	نظر پر چڑھنا	؎ جچتا ہے اپنی آنکھ میں وہ خوش جمال بھی تیری ہی بول چال بھی ہو چال ڈھال بھی	ی
جٹی جٹی بھویں ہونا	ملی ہوئی۔ پیوستہ بھویں ہونا	؎ جٹی جٹی بھووں کی وہ تحریر کیوں نہ دل اس لکیر پہ ہو فقیر	فنا
جڑ کاٹنا	بنیاد کھود ڈالنا	؎ بے ستون تیشۂ فرہاد نے کاٹا تو کیا کاٹتا جڑ کو قضا کی بھی وہ آلہ ہوتا	ی
جز	سوائے	؎ پاس خدام قیامت کے نہیں جز انصاف دیکھئے کیا گر کوئی بیداد کا خواہاں نکلا	گ
جس کا کھانا اس کا گانا	حق نمک ادا کرنا۔ وفاداری کرنا	؎ خیر نواب کی مناتے ہیں جس کا کھاتے ہیں اس کا گاتے ہیں	ت
جفائیں جھیلنا	ستم برداشت کرنا	؎ کہاں مجھ سا زمانے میں جفائیں جھیلنے والا قیامت تک کریگا یاد تو لے آسماں مجھ کو	ی
جگر پر چھریاں چل جانا	نہایت تکلیف ہونا انتہائی خلش ہونا	؎ یاں جگر پر چل گئیں چھریاں کسی مشتاق کے واں خبر یہ بھی نہیں ناز و ادا نے کیا کیا	گ
جگر پھٹنا	صدمہ سے جگر کے ٹکڑے ہونا بے حد رنج ہونا۔	؎ پھٹتا ہے جگر دیکھ کے قاصد کی مصیبت پوچھو تو یہ کہتا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا	گ
جگ ہنسائی	لوگوں کا ہنسی اڑانا۔ دنیا کا ہنسنا مذاق اڑانا	؎ ہنسی آتی ہے اپنے رونے پر اور رونا ہے جگ ہنسائی کا	م
جگر تھامنا	بیتاب ہونا۔ کلیجہ پکڑنا	؎ ادا تیری فغاں میری بھلا کب چین دیتی ہے جگر تھامے ہوئے خلقت تری محفل سے نکلیگی	آ
جگہ جگہ ہونا	کثرت سے ہونا ہر جگہ ہونا	؎ جگہ جگہ تھے زمیندار دار کی صورت چڑھے ہی آتے تھے سر پر مجار کی صورت	گ
جگت آشنا	سب سے ملنے والا جس سے سب واقف ہوں۔ کثیر الاحباب۔	؎ جگت آشنا داغ ملتا تھا سب سے مگر اب تو وہ آپ کا ہو رہا ہے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
جل جانا	برا ماننا ۔ برا لگنا	؎ داغ کے نام سے نفرت ہے وہ جل جاتے ہیں ذکر کمبخت کا آنے کو تو اکثر آیا	گ
جلدی پڑنا	عجلت ہونا ۔ جلدی کرنا	؎ پرائے مال پر اتنا تقاضا نہیں دل دیتے کیا جلدی پڑی ہے	م
جل تھل بھر جانا	دریا اور جنگل ۔ بحر و بر ۔ ہر جگہ پانی ہی پانی ہونا	؎ پھوٹ کر روتے جو چھالے ہو گئے جنگل ہرے چشم دریا بار جب برسے تو جل تھل بھر گئے	آ
جلن پڑنا	سوزش ہونا ۔ آگ لگی ہونا	؎ تڑپتا ہے جلن دل میں پڑی ہے دیکھتے جاؤ نگاہِ شوق کی بجلی پڑی ہے دیکھتے جاؤ	ی
جلی کٹی ہونا	آپس میں نوک جھوک ہونا ایک دوسرے پر طعن کرنا	؎ مزا ہے اُن کو بھی مجھ کو بھی ایسی باتوں کا جلی کٹی نہیں باہم کٹی چھنی ہوگی	ی
جلے پھپھولے پھوڑنا	رنجش کا اظہار کرنا ۔ بدلہ لینا	؎ جل گیا جب کسی سے بولے ہم پھوڑتے ہیں جلے پھپھولے ہم	ن
جمی ہوئی ہونا	یقین ہونا ۔ قوی امید ہونا	؎ وہ سادہ دل ہوں کرتا وقت واپسیں مجھ کو جمی ہوئی ہے بتِ بے وفا کے آنے کی	آ
جمگھٹ	مجمع ۔ جھرمٹ	؎ حوریں پانی بھریں پنگھٹ کا جو دیکھیں جمگھٹ ہے اس انداز کا ہر ایک بتِ سیمیں تن	م
جم کے بیٹھنا	اٹھنے کا نام نہ لینا	؎ ہم ہیں لہری بندے آئے' پی پلا کر چل دیئے جس کو لالچ ہو وہ ساقی جم کے بیٹھے جم کے پاس	م
جم رہنا	بیٹھ رہنا	؎ اس کے لانے کو گئے تھے ہمنشیں کیا غضب ہے وہ بھی جا کر جم رہے	ی
جنگل میں منگل	ویرانے میں چہل پہل ہونا	؎ شیروں کا بن تھا جنگل جنگل میں اب ہے منگل بھر دی شکار کر کے کیا صید گاہ دیکھو	ی
جنازہ اٹھانا	میت لے جانا	؎ وہ داغ دردمند جو کل تک مریض تھا آج آکے آپ اس کا جنازہ اٹھائیے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
جنگل چھاننا	جنگلوں جنگلوں مارے پھرنا	؎ ٹکنے دیتی ہے کہیں وحشت ہمیں چھان کر جنگل پھر اپنے گھر چلے	م
جنم کی اندھی ہونا	پیدائشی نابینائی ہونا	؎ تری آنکھوں سے کیا نرگس کو نسبت کہ وہ کم بخت اندھی ہے جنم کی	ی
جواب ہونا	مقابل ہونا۔ ہمسر ہونا۔ برابر ہونا	؎ امت عاصی کی بخشش کا کیا حق سے سوال ہے کہاں کونین میں ایسے پیمبر کا جواب	گ
جوہر نکلنا	صفت ظاہر ہونا۔ خوبی معلوم ہونا	؎ کند ہوتی ہے تو چل چل کے مری گردن پر یہ نیا آپ کی تلوار کا جوہر نکلا	گ
جوکھوں بڑی ہونا	بڑا خوف ہونا۔ بڑا خطرہ ہونا	؎ امانت رکھ تو لوں داغ محبت مگر ڈرتا ہوں یہ جوکھوں بڑی ہے	م
جوت پڑنا	روشنی پڑنا۔ عکس پڑنا	؎ مٹ گئی تاب قمر تاب گہر کے آگے چاندنی رات میں جب جوت پڑی سہرے کی	م
جوانی ڈھلنا	شباب کا زوال ہونا۔ عمر زیادہ ہو جانا	؎ شباب ایسا جو ہو اس سے بہار گل کو کیا نسبت تری اٹھتی جوانی اور اس کی ڈھلنے والی ہے	ی
جوہر دکھانا	خوبیاں ظاہر کرنا	؎ گرم و سرد عالم اسباب سے واقف ہے شاہ کیا دکھائیں اپنے جوہر آفتاب و ماہتاب	ی
جوں توں	جیسے تیسے۔ جس طرح بھی ممکن ہو	؎ اشک پی کر رنج کھا کر ہجر میں ہو گیا جوں توں گذارا ہو گیا	حسن ی
جواب ملنا	نفی میں جواب ملنا۔ انکار کر دینا	؎ پہلے تو میری گذارش سن کے وہ چپ ہو رہے کیا کہوں پھر کیا ملا عرض مکرر کا جواب	گ
جوڑا کھلنا	چوٹی کے بال کھولنا	؎ جوڑا جو کھلا تو کھل پڑا دل ہم سمجھے تھے اے نگار تعوید	گ
جھوٹے منہ پوچھنا	ظاہر داری سے دریافت حال کرنا	؎ یاں فرط غم سے دل پہ بنی واں وہ تمکنت پوچھا نہ جھوٹے منہ بھی طبیعت کو کیا ہوا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
جھوٹے منہ پوچھنا	ظاہرداری سے دریافت کرنا	؎ داغ کو تم سے مری جان یہ امید نہ تھی جھوٹے منہ بھی تو نہ پوچھا کہ پریشاں کیوں ہو	ی
جھپٹ کر چھیننا	لپک لینا۔ تیزی سے زبردستی لے لینا۔	؎ تیرے مژگاں کی نہ تھی دست درازی مشہور دل جھپٹ کر کسی رہگیر کا چھینا ہوگا	گ
جھپٹنا	اڑا لے جانا۔ چھین کر لے جانا	؎ جان جھپٹی کسی کا دل لوٹا وہ یونہی لوٹ مار کرتے ہیں	ی
جھٹلانا	واقعہ سے انکار کرنا۔ جھوٹ قرار دینا۔	؎ پتے پتے کی سنو مجھ سے اب ذرا سچ سچ تمہیں خدا کی قسم تم جھٹلاتے جاؤ	ی
جھٹکے پانا	صدمہ اٹھانا۔ صدمہ پہونچنا	؎ دل بیتاب مرا وہ نہ پھنسانے پائے دو ہی جھٹکے جو ذرا زلف دوتا نے پائے	گ
جھڑکی جانا	برا بھلا سننا۔ عتاب ہونا	؎ جا کر در قبول پہ جھڑکی گئی دعا صد شکر جا کے آپ نہ لایا اثر کو میں	گ
جھوٹ اڑانا	بے بنیاد خبر پھیلانا۔ افواہ پھیلانا	؎ یہ خوشا نصیب کہ یار نے مری موت غیر سے سن لی یہ اگرچہ جھوٹ اڑائی تھی وہ ہوا تو ایسی خبر سے خوش	گ
جھجک جانا	ایک دم چونک پڑنا۔ ڈر جانا	؎ عجب کیا ہے شب غم عکس سے اپنے جھجک جائے جو دیکھے منہ یہ اپنا آئینہ لے کر ادھر آئے میں	گ
جھجک ہونا	حجاب ہونا۔ شرم ہونا	؎ سہمے جاتے ہیں ڈرے جاتے ہیں وہ عاشق سے کمسنی ہے ابھی اس سن میں جھجک ہوتی ہے	م
جھٹ پٹ	فوراً	؎ کھائی ہے وعدۂ فردا پہ قسم کیا جھٹ پٹ آج اس حرف تسلی نے لٹا رکھا ہے	گ
جھٹ	جلدی سے۔ فوراً	؎ تنہا وہ جب ہوئے تو رہے محو آئینہ ناگاہ کوئی آ جو گیا جھٹ سنبھل گئے	گ
جھگڑا اٹھانا	تکرار کی بات نکالنا	؎ عادت نہ جائے گرچہ قیامت ہی کیوں نہ آئے ملنے کے بعد پھر کوئی جھگڑا اٹھائیے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
جھٹکا پڑنا	صدمہ اٹھانا۔ دھچکا پہنچنا	؎ الجھکے تار نگہ سے پڑا جو کچھ جھٹکا دہائی دینے لگے وہ کشتی کمر لیتا	م
جھٹکا اٹھانا	صدمہ اٹھانا	؎ دام بلائے زلف سے باندھا ہے سلسلہ دل چاہتا ہے پھر کوئی جھٹکا اٹھایئے	گ
جھگڑا طے ہونا	فساد دور ہونا	؎ محبت میں پڑے ہیں ایسے ایسے پیچ آ آکر کہ اپنی زندگی میں طے یہ جھگڑا ہو نہیں سکتا	ی
جھوٹے منہ کہنا	اوپری دل سے کہنا	؎ زہر بھی وہ نہیں دیتے مری قسمت دیکھو جھوٹے منہ بھی جو کہوں پان لگادو مجھ کو	آ
جھوٹ موٹ	جھوٹ۔ ظاہری۔ دکھاوے کے	؎ وہ ہاتھ رکھ کے سر پہ مرے کھاتے ہیں قسم ہوتے ہیں جھوٹ موٹ کے احسان کبھی کبھی	م
جھٹ چھپ جانا	فوراً پردہ کرلینا	؎ اب یہ بیباکی وہ دن بھی یاد ہیں جھٹ چھپ گئے آگیا جب کوئی نامحرم تمہارے سامنے	آ
جھک پڑنا	متوجہ ہونا۔ رُخ کرنا	؎ کیا مزہ ہے اُن کو اپنی شوخیٔ تقریر کا جھک پڑے غیروں پہ جب مجھ پر عنایت ہو چکی	آ
جہاں کا چکر	دنیا بھر میں پھرتے پھرنا	؎ نہیں ہے موت سے کم اک جہان کا چکر جناب خضر یونہی انتقال کرتے ہیں	آ
جھوٹ سچ کہنے پر آنا	اِدھر اُدھر کی لگانا۔ برائی کرنا	؎ جس دم رقیب کہنے پر آتے ہیں جھوٹ سچ ان کو مری طرف سے لگاتے ہیں جھوٹ سچ	م
جھوٹ سچ لگانا	تہمت لگانا	؎ ایضاً	"
جھڑکا ہوا ہونا	خفگی بڑی ہوتی ہونا۔ ناراضگی اٹھاتے ہوتے ہونا۔ بُرا بھلا سنے ہوتے ہونا	؎ جھڑکی ہوئی کہیں سے نکالی ہوئی نہ ہو پاتا ہوں آج اے شب غم مہرباں تجھے	گ
جھوٹ سچ آگے آنا	نتیجہ نکلنا۔ پیش آجانا۔ خمیازہ اٹھانا	؎ اس نکتہ چیں سے داغ یہ تقریر پیچدار آگے تمہارے سب ابھی آتے ہیں جھوٹ سچ	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
جھک جھک	بک بک۔ بکواس۔ جھگڑا	؎ سنتا ہوں کہ ناصح کی زباں بند ہوتی ہے ہر روز کی جھک جھک سے مرا ناک میں دم تھا	م
جہاز تباہی میں آنا	ڈوب جانے کی صورت ہوجانا	؎ جہاز ایسا تباہی میں آگیا اپنا ملا نہ تحت ثریٰ تک کہیں پتا اپنا	گ
جھاڑو پھرنا	صاف کردینا۔ کچھ نہ چھوڑنا	؎ زندگی کا نہیں سامان سر مو دل میں مژہ یار نے کیا پھیری جھاڑو دل میں	م
جھینکنا	شکایت کرنا۔ حال بیان کرنا	؎ دل میں نے لگایا ہے مگر دیکھئے کیا ہو سب جھینکتے ہیں اپنے پرائے مرے آگے	م
جھوٹی زبان دینا	جھوٹا وعدہ کرنا۔	؎ یہ بت جو دیتے ہیں جھوٹی زبان دیتے ہیں خدا کے واسطے یہ لوگ جان دیتے ہیں	م
جھک کر ملنا	انکساری و اخلاق سے ملنا	؎ داغ دشمن سے بھی جھک کر ملئے کچھ عجب چیز ملنساری ہے	م
جھٹپٹے وقت	غروب آفتاب کے وقت جبکہ سیاہی شب کی کم ہو۔	؎ جھٹپٹے وقت گھر چلے جانا دن بھی ہے گرم آفتاب بھی ہے	م
جھلک ہونا	ہلکا سا نظارہ ہوجانا۔ عکس ذرا سا دکھائی دے جانا	؎ جلوہ بے پردا تو ہوتا ہے فقط ہوش ربا وہ قیامت ہے جو چلمن کی جھلک ہوتی ہے	م
جھلک دکھانا	ایک لمحہ کی لمحہ نظر آنا	؎ دکھا کر جھلک کون چلتا ہوا نظر ڈھونڈتی چار سو رہ گئی	م
جھینپ چڑھنا	شرم آنا	؎ نہ کی شکایت معشوق شرم عصیاں سے کہ اور جھینپ چڑھی سامنے خدا کے مجھے	م
جھائیاں پڑ جانا	ہلکے ہلکے سیاہ دھبہ پڑ جانا	؎ زلف عارض پر نہ چھوڑو رات دن جھائیاں پڑ جائیں گی رخسار پر	م
جھگڑے لگے ہونا	بہت خرخشہ اور کاروبار پیچھے لگے ہونا	؎ جھگڑے لگے ہیں یوں تو بہت آدمی کے ساتھ یارب نہ ہو کسی کو محبت کسی کے ساتھ	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
جھاڑ کا کانٹا ہو کر لپٹنا	ایسا الجھنا کہ مشکل سے نکلنا ۔ یا نکالے نہ نکلنا ۔	؎ سر بھی جاتے تو نہ جاتے گا یہ سودا ہو کر مجھ کو لپٹا ہے جنوں جھاڑ کا کانٹا ہو کر	م
جھرمٹ	ہجوم ۔ جمگھٹ	؎ ایسے جھرمٹ کے باہم ہیں تو با تمثال کہ زمیں پر نظر آنے لگے پروین و پرن	م
جھڑکیاں دینا	ناراض ہونا ۔ برا بھلا کہنا	؎ وہ کیوں کر نہ دیں جھڑکیاں گالیاں کہ عاشق مزاجوں کی عزت نہیں	م
جھریاں پڑنا	بوڑھے ہونے کی علامت، بڑھاپا اور فکر کی وجہ سے جھریاں نمودار ہو جاتی ہیں	؎ جھریاں پڑ گئیں آخر کو رخ تو یہ پر عصمتی اس کو سمجھتے ہیں جو سمجھئے تو بہ شکن	م
جھکولنا	ہلانا ۔ حرکت دینا	؎ ساقی نہ مرے دل کو ہلا آتش تر سے شورے میں صراحی کو جھکولا نہیں جاتا	ی
جھگڑا چکنا	فاصلے ہو جانا	؎ اس وجہ سے آپس کا یہ جھگڑا نہیں چکتا رہتی ہے کوئی بات ہمیں سے کہ تمہیں سے	ی
جھانسہ دینا	فریب دینا ۔ دھوکہ کرنا	؎ چال چلمہ نقرہ دم جھانسہ فریب سیکھ جاتے کوئی اس دم باز سے	ی
جھوٹی شراب	کچھ پی کر چھوڑی ہوئی ۔	؎ مے خوار مفلسی میں مٹاتے ہیں خواہشیں ٹوٹے ہوئے پیالے سے جھوٹی شراب سے	ی
جھلس جانا	آنچ لگ جانا ۔ تپش سے جل جانا	؎ دل بھی جگر بھی آتش غم سے جھلس گئے مانند ابر ان پہ نہ آنسو برس گئے	ض، ی
جھجکنا	تامل کرنا ۔ خوف کرنا	؎ وہ جھجکا جو دیکھی بری دل کی حالت بڑھا وا دیا اپنے قاتل کو ہم نے	ی
جھمیلے میں پھنسنا	کسی جھگڑے میں الجھ جانا	؎ پر یہ ہے شرط آ کے میلے میں پھنس نہ جانا کسی جھمیلے میں	ف
جی میں کھبنا	دل میں پیوست ہو جانا	؎ بے طرح کھُبی جی میں اے داغ پلک اس کی یہ پھانس کوئی ناداں دل سے نکلتی ہے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
جی لگانا	محبت کرنا۔ دلچسپی ہونا	؎ جی کس سے لگاتے غمِ فرقت میں الٰہی بہلانے کو دل گر غمِ دل بر بھی نہ ہوتا	گ
جیب خجالت سے سر نہ نکلنا	محجوب ہونا۔ شرمندہ ہونا	؎ نہ کبھی جیب خجالت سے یہاں سر نکلا قیس دیوانہ تھا جامہ سے جو باہر نکلا	گ
جی چھوٹ جانا	مایوس ہونا۔ درماندہ ہونا ہمت ہار دینا۔ بد دل ہو جانا	؎ دوش پر اپنے جو صیاد نے زلفیں چھوڑیں اور جی چھوٹ گیا آج گرفتاروں کا	گ
		؎ دل شکایت سے ٹوٹ جاتا ہے جی محبت سے چھوٹ جاتا ہے	ف
جی پر بن جانا	سخت تکلیف ہونا۔ شدید اضطراب	؎ بن گئی فرقت میں جو کچھ اپنے جی پر بن گئی ہو گیا جو کچھ ہمارے دل کا عالم ہو گیا	گ
جی نکل جانا	دم نکل جانا۔ بے چین ہو جانا	؎ نالہ ہر اک بشر کے جگر سے نکل گیا جی ہی نکل گیا وہ جدھر سے نکل گیا	گ
جی چلنا	خواہش پیدا ہونا	؎ ناصح کا جی چلا تھا ہماری طرح مگر الفت کی دیکھ دیکھ کے افتاد رہ گیا	گ
جی کھول کر	دل بھر کر، پوری طرح، جسقدر ممکن ہو۔	؎ کسی کے خوف سے جی کھول کر رویا نہیں جاتا کہ جو آنسو ٹپکتا ہے چھپا لیتا ہوں دامن میں	آ
جی ہارنا	دل چھوڑ دینا۔ ہمت ہارنا	؎ ناصح قمارگاہ محبت میں جی نہ ہار دل کو لگا کے نقش اٹھا تو بتال کھینچ	گ
جی لگا کر سننا	توجہ کے ساتھ سننا	؎ جو آدمی پہ گذری وہ اک سوا تمہارے کیا جی لگا کے سنتے افسانے آدمی ہیں	گ
جی بہلنا	دل لگنا۔ مشغول ہو جانا۔ دلچسپی ہو جانا۔	؎ جی بہلتا نہیں کسی صورت دم نکلتا نہیں کسی صورت	ف
جی سے جانا	مرنا	؎ آپ کی بزم سے لے جاتے ہیں سو رنج و ملال جی سے جانے کو ہم اے بندہ نواز آتے ہیں	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
جی کھونا	جان ہلکان کرنا۔ جان ضائع کرنا	؎ رشک سے غیروں کے جی کھوتے ہیں ہم کیا بروں کی جان کو روتے ہیں ہم	م
جیتے جی مرجانا	زندگی میں ہی کسی کام کا نہ رہنا	؎ جب ترے دل سے اتر جاتا ہے دل جیتے جی کمبخت مرجاتا ہے دل	ی
جی لگانا	دل لگانا۔ محبت کرنا۔ شغل کرنا	؎ جی کس سے لگاتے شب فرقت میں الٰہی بھلانے کو دل گر غم دلبر بھی نہ ہوتا	گ
جی بھر آنا	رونے لگنا۔ رو پڑنا	؎ عشق تاثیر ہی کرتا ہے کہ اس کافر نے جب مرا حال سنا سنتے ہی جی بھر آیا	گ
جی کو بھلی لگنا	دل کو اچھی معلوم ہونا	؎ ناصح نے کہی جو میرے دل کی وہ بات بھلی لگی ہے جی کو	ی
جی برا ہونا	نفرت ہونا۔ بیزار ہونا	؎ اے دل بیتاب خدا کی قسم عشق میں جی تجھ سے برا ہوگیا	گ
جی بہل جانا	دل لگ جانا۔ پریشان نہ ہونا دلجمعی ہوجانا۔	؎ دل میں ہمارے آ کے ترا جی بہل گیا کیوں کیا کہا تھا ہم نے یہ کیسا مقام ہے	ض، ی
جی بھر کر سننا	توجہ سے سننا۔ خوب اچھی طرح سننا۔	؎ خوب جی بھر کر سنا پہلے تو قصہ داغ کا پھر کہا دل تھام کر افسانہ ایسا چاہیئے	آ
جی سے کام ہونا	دل لگا کر کام کرنا۔ توجہ سے کرنا	؎ نہ رونا ہے طریقے کا نہ ہنسنا ہے سلیقے کا پریشانی میں کوئی کام جی سے ہو نہیں سکتا	گ
جی اڑا جانا	پریشان ہونا۔ خوف زدہ ہونا بے اطمینان ہونا۔	؎ کوچہ دشمن یہ آتی نہ ہو یارب کہیں جی اڑا جاتا ہے کچھ باد صبا کو دیکھ کر	م
جی سے گذر جانا	مرجانا۔ جان سے جانا	؎ دیکھ کر تیری ادا جی سے گذر جائے گا مرنے والا تو قیامت میں بھی مرجائے گا	م
جی لگنا	دلجمعی ہونا۔ دلچسپی ہونا۔ توجہ ہونا	؎ دل جب سے لگایا ہے کہیں جی نہیں لگتا کس طرح سے ہوتی ہے بسر دیکھئے کیا ہو	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
جینے کے لالے ہونا	زندہ رہنا مشکل ہونا۔	؎ وہاں ہے آنکھ میں سرمہ یہاں ہے خاک میں ملنا وہاں لاکھا لبوں پر ہے یہاں جینے کے لالے ہیں	ی
جی ملنا	محبت ہونا۔ اتحاد ہونا	؎ ایسے ویسوں سے جی نہیں ملتا داغ سا آدمی نہیں ملتا	ف
جی سے ملنا	دل سے میل رکھنا	؎ آپ کا مجھ سے جی نہیں ملتا اس محبت میں جی سے ملنا تھا	م
جی اُچٹنا	دل برداشتہ ہونا۔ گھبرا جانا۔ جی نہ لگنا	؎ آٹھ دن سیر دیکھی پٹنے کی یہ ہوئی وجہ جی اُچٹنے کی	ف
جی کرنا	ہمت کرنا۔ جرأت کرنا۔	؎ شاباش داغ تجھ کو کیا تیغ عشق کھائی جی کرتے ہیں وہ ہی جو مردانے آدمی ہیں	گ
جی جلنا	سخت ناگوار ہونا	؎ وہ ظالم غیر کے ہمراہ بن ٹھن کر نکلتا ہے بن آتی بھی نہیں کچھ اور اپنا جی بھی جلتا ہے	گ
جی بھر کر	سیر ہو کر۔ اچھی طرح	؎ گر بس چلے تو ہاتھ سے مینا سے مے نہ رکھ جی بھر کے خوب پی کہ جو ہو خوشگوار عیش	گ
جی میں سمانا	دل میں آنا۔ خیال ہونا۔ سمجھ میں بیٹھنا	؎ یہ داغ قدح خوار کے کیا جی میں سمائی سنتے ہیں کئے بیٹھے ہیں وہ رات سے توبہ	م
چار تنکے نہ پانا	کچھ بھی نہ ملنا۔ کچھ نہ باقی ہونا	؎ جل گیا کیا مری آتش قدمی سے جنگل چار تنکے نہ کہیں باد صبا نے پائے	گ
چال کرنا	ترکیب کرنا۔ فریب دینا	؎ تو قیامت کی چال کرتا ہے بے چلے پائمال کرتا ہے	گ
چار آنسو گرانا	تھوڑا سا رنج کرنا۔	؎ ہماری میت پہ تم جو آنا تو چار آنسو گرا کے جانا ذرا رہے پاس آبرو بھی کہیں ہماری ہنسی نہ کرنا	گ
چال رہ جانا	چوک ہو جانا۔ کوئی کام کی بات رہ جانا۔	؎ روز الست ہم سے بڑی چال رہ گئی پھر ایسا دن ملے گا نہ گفت و شنید کا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
چال چوکنا	غلطی کرنا۔	؎ رستے پہ نزرے چلی قیامت سچ ہے کہ بڑی ہی چال چوکی	گ
چال اڑانا	رنگ اڑانا۔ وہ ہی ڈھب اختیار کرنا۔	؎ تیری تلوار نے بھی چال اڑائی تیری کھینچ کے آتی یہ جب تا بہ گلو آتی ہے	گ
چال کر جانا	دھوکہ دینا۔ چکمہ دینا چالاکی دکھانا۔	؎ ہم بوسہ لے کے اُن سے عجب چال کر گئے یوں بخشوا لیا کہ یہ پہلا قصور تھا	گ
چاند ماری	نشانہ لگانے کی جگہ	؎ چاند ماری نہ سمجھ جائیں اسے اہلِ تفنگ چرخ ڈرتا ہے جو پڑتا ہے کبھی ہالۂ ماہ	م
چاند گہہ جانا	روشنی کم ہو جانا۔ علم نجوم چاند کا برج کی آڑ میں آ جانا	؎ بوسہ دو دو اٹھاؤ تو عارض سے اپنے زلف کیا چاندنی کا لطف ہے جب چاند گہہ لگے	گ
چار دن آگے	پہلے سے	؎ نامہ بر کہتا ہے اب لاتا ہوں دلبر کا جواب سن چکا میں چار دن آگے مقدر کا جواب	گ
چال سکھانا	ترکیب بتانا	؎ اے بیوفا نہ آئی دوبارہ کسی طرح کس نے سکھائی چال یہ عمر رواں تجھے	گ
چار انگلیاں سر پر رکھنا	سلام کرنا	؎ نگاہ ملتے ہی تلوار کا اٹھایا ہاتھ رکھیں نہ تم نے کبھی چار انگلیاں سر پر	گ
چادر تان کر سونا	اطمینان اور سکون حاصل ہونا	؎ دیکھ لیں گے فتنۂ محشر کو بھی اب تو چادر تان کر سوتے ہیں ہم	م
چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانا	اپنے مقدور بھر پاؤں پھیلانا۔ اپنے امکان بھر کام کرنا۔	؎ تنگ ہے دل وسعتِ دامانِ محشر دیکھ کر اے جنوں تا ہم پاؤں پھیلاتے ہیں چادر دیکھ کر	گ
چادر چڑھانا	مزار پر غلاف ڈالنا ایک قسم کی نذر عقیدت ہے	؎ داغ ہم تربتِ مجنوں پہ چڑھاتے چادر پر یہاں تار کفن کو بھی گریبان میں نہیں	گ
چادر پھیلانا	بھیک مانگنا۔ مانگنا	؎ جب لٹائے سیم و زر آصف تو پھیلائیں نہ کیوں اپنا دامن اپنی چادر آفتاب و ماہتاب	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
چار دن	تھوڑی مدت	؎ کس کی بنتی ہے ہمیشہ رسم و راہ جیتے جی کمبخت مر جاتا ہے دل	ی
چار چھینٹوں میں دھو دینا	ذراسی دیر میں۔ تھوڑی سی توجہ میں۔	؎ داغ تم داغِ جدائی کے گلے کرتے ہو چار چھینٹوں میں وہ چلتے ہوئے دھو جائے گا	آ
چار دن چلنا	تھوڑے دن باقی رہنا۔ کمزور کم مضبوط۔	؎ بہت ہمارے پھڑکنے سے تنگ ہے صیاد کہ چار دن سے زیادہ قفس نہیں چلتا	آ
چاٹ لگانا	چسکا لگانا۔ ذوق پیدا کرنا۔	؎ ساقی تو مجھ کو چاٹ لگا کر الگ ہوا دھو دھو کے پی رہا ہوں پیالہ شراب کا	م
چال چلنا	تدبیر کرنا۔ چالاکی سے کام کرنا	؎ چل گئی چال آپ کی ہم پر سیدھے سادے تھے آ گئے دم میں	م
چار دن کی چاندنی ہونا	عروج عارضی ہونا	؎ رقیبوں کی ہے چاندنی چار دن کی ہمیشہ کہیں دور دورے رہے ہیں	م
چاٹ پر لگنا	مزہ لگنا۔ رغبت سے عادی ہو جانا۔	؎ آتا ہے تم کو تلخیٔ دشنام میں مزا اس چاٹ پر لگی تو تمہاری زبان لگی	م
چاٹ ہونا	مزہ ہونا	؎ چاٹ جنت کی قیامت ہے دلِ خلق حریص عمر بھر شوق میں انسان رہے یا نہ رہے	م
چار طرف نام کرنا	شہرت اور نیکنامی حاصل کرنا	؎ سلام اس کو کیا جس نے نام چار طرف اسی کے نام درود و سلام چار طرف	م
چاہ میں ڈوبنا	دریائے محبت میں غرق ہو جانا۔ بے حد محبت کرنا۔	؎ یوسف کا حال دیکھ کے آنکھیں ہوئیں ہیں ڈوبا جو اس کی چاہ میں ڈوبا نہ چاہ میں	ض ی
چال ڈھال آنا	طور طریق آنا	؎ وہ چپکے چپکے کہتے ہیں وقتِ خرام ناز آ جائیگی ہر ایک کو یہ چال ڈھال کیا	ی
چال۔ چکمہ	دھوکہ۔ فریب	؎ چال چکمہ، فقرہ، دم، چھالنسہ، فریب سیکھ جائے کوئی اس دم باز سے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
چال ڈھال	اٹھنا بیٹھنا۔ رفتار گفتار۔ وضع	؎ چھپتا ہے اپنی آنکھ میں وہ خوش جمال بھی تیری سی بول چال بھی ہو چال ڈھال بھی	ی
چالیا	چالباز۔ فریب کار۔ دھوکہ دینے والا۔	؎ تم نے دیکھا ہے کیا زمانے کا داغ ہے چالیا زمانے کا	ی
چاندنی میں جوت پڑنا	روشنی پڑنا	؎ مٹ گئی تاب قمر تاب گہر کے آگے چاندنی رات میں جب جوت پڑی گوہر کی	م
چال چل جانا	فریب کا اثر ہو جانا۔ تدبیر کارگر ہونا۔	؎ اس کا قابو سے دل نکل جائے ہے غضب اس پہ چال چل جائے	ف
چال چلن	طور طریقہ۔ طرز زندگی	؎ دیکھے کچھ ان کے چال چلن اور رنگ ڈھنگ دینا دل ان حسینوں کو مدت میں چاہیے	ض ی
چالیں چلنا	چالاکی کے ساتھ ترکیبیں کرنا۔ فریب دینا	؎ لوگ چالیں ہزار چلتے ہیں توبہ توبہ پر بل نکلتے ہیں	ف
چار چاند لگانا	ترقی دینا۔ عروج پر چڑھانا۔ رونق بڑھانا۔	؎ چار چاند آپ نے لگاتے آ سے جو گئی اب نہ کیوں ہو شان رقیب	ض ی
چار دن کی چاندنی	عارضی۔ تھوڑے دن کی	؎ رقیبوں کی ہے چاندنی چار دن کی ہمیشہ کہیں دور دورے رہے ہیں	م
چبھتی ہوئی	اصلی بات جو ناگوار ہو	؎ اور ناصح کو کڑی باتیں سنے کبھی ایک چبھتی ہوئی وہ سہہ گیا	ی
چبا چبا کر کہنا		؎ کہتے ہو کیوں چبا چبا کر تم ایسی شیریں ہے کیا تمہاری بات	ی
چبھتی ہوئی سنانا	صاف صاف کھری کھری کہنا ایسی بات کہنا جو ناگوار ہو مگر صحیح ہو	؎ کبھی چبھتی ہوئی سنا دینا سن کے تعریف مسکرا دینا	ی
چتون کے بل مٹنا	غصہ فرو ہونا۔	؎ چتون کے مٹیں گے بل ابرو کے کھلیں گے خم پر دل کی گرہ کوئی آسان نکلتی ہے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
چپ لگ جانا	اُداس رہنا۔ فکر یا صدمہ کی وجہ سے بات نہ کرنا۔	؎ لگ گئی چپ تجھے اے داغ حزیں کیوں ایسی مجھ کو کچھ حال تو کمبخت بتا تو اپنا	گ
چپ چاپ	خاموش	؎ حیا و شرم سے چپ چاپ کب وہ آ کے چلے اگر چلے تو مجھے سیدھیاں سنا کے چلے	ی
چپ لگنا	اُداسی کے ساتھ خاموش رہنا	؎ تو ہے رنج و ملال میں کسی کے چپ لگی ہے خیال میں کس کے	ف
چپقلش ہونا	کشاکش ہونا۔ کھینچ تان ہونا	؎ ہوئی لوگوں کی چپقلش کیا کیا رہی آپس میں کشمکش کیا کیا	ف
چٹ چٹ بلائیں لینا	(جلد جلد بلائیں لینا) دوسرے کی سر سے ہاتھ لاکر اپنے لاؤ سر پر دونوں ہاتھ الٹی طرف سے رکھکر انگلیوں کے چٹخانے کو بھی بلائیں لینا کہتے ہیں	؎ کیا عجب ہے رخ نوشہ کی بلائیں چٹ چٹ بن کے انگشت جو ہر ایک لڑی سہرے کی	ی
چتون بدلنا	صورت بدلنا۔ حالت بدلنا۔ غصہ ہونا۔	؎ لو دیکھتے ہی غیر کے چتون بدل گئے آنکھوں کو دیکھئے تو اشارا ہی اور ہے	آ
چتر سر پر پھرنا	لوازم بادشاہت۔ بادشاہوں کے سر پر چتر لگائے ہوتے ہیں۔	؎ داغ چھٹتی در لیلیٰ کی گدائی نہ کبھی چتر شاہی بھی اگر قیس کے سر پر ہوتا	م
چت پٹ ہونا	ہار جیت	؎ سنتے ہیں غیروں میں کشتی ہو پڑی یہ نہیں معلوم کیا چت پٹ ہوئی	ی
چٹکی میں ملنا	مسل ڈالنا	؎ مرے زخم جگر کا بوسہ لے کر جب نکلتا ہے لب سوفار کو غصہ سے وہ چٹکی میں ملتا ہے	گ
چٹکی لینا	اصلی بات کہدینا چبھتی ہوئی بات کہنا واقعی بات معترضانہ کہدینا جس سے ندامت ہو	؎ میں نے پتہ کی کہہ کر لی ہے جو دل میں چٹکی غصہ میں بھر کے کیا کیا وہ بڑبڑا رہے ہیں	ی
چٹکیوں میں اڑانا	باتوں باتوں میں ٹال دینا	؎ اڑایا جب تو نے چٹکیوں میں اس کو اے قاتل یہ زخم دل بھی ہنس کر منہ چڑھاتا ہے نمکداں کا	گ
چٹکی چٹکی جمع کرنا	تھوڑا تھوڑا اکٹھا کرنا۔	؎ تھوڑی تھوڑی ہی ملے اس در کی خاک چٹکی چٹکی ہم کریں اکسیر جمع	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
چٹخارے لینا	لطف اٹھانا ۔ مزہ لینا	؎ مزا ہے آن سے ہو گی گفتگو ترش زبان کے لیں گے چٹخارے زبان سے	ی
چٹ پٹا	بہت مزیدار۔ نمک مرچ جس میں تیز ہو۔	؎ دیکھ کر سانولی صورت تری یوسف بھی کہے چٹ پٹا حسن نمکدار سلونا کیا ہے	م
چٹخ جانا	بگڑ جانا ۔ ان بن ہو جانا	؎ ایسی بگڑی کہ آج تک نہ بنی ایسی چٹخی کہ آج تک نہ بنی	ش
چراغ ہنسنا	چراغ میں سے پھول جھڑنا ۔ چراغ کا شرر افشاں ہونا ۔	؎ ہیں جو شہید ہوں لب خنداں یار کا کیا کیا چراغ ہنستا ہے میرے مزار پر	
چراغ بجھ جانا (کسی کے آگے کسی کا)	بے اثر ہو جانا ۔	؎ بجھ گیا گلرو کے آگے شمع و گل کا جب چراغ بلبلوں میں شور پروانوں میں ماتم ہو گیا	گ
چراغ لے کے ڈھونڈنا	بہت تلاش کرنا	؎ نہ پوچھئے مرے روز سیاہ کی ظلمت چراغ لے کے بھی ڈھونڈا تو آفتاب نہ تھا	گ
چراغ سحر ہونا	بجھنے والا ہونا	؎ یہاں صبح پیری سے پہلے ہی داغ جوانی چراغ سحر ہو گئی	گ
چراغ لے کے دیکھنا	بڑی کوشش سے ڈھونڈنا	؎ فروغ ماہ کہاں یہ سب جدائی ہیں چراغ لے کے فرشتے سحر کو دیکھتے ہیں	گ
چرخ آنا	چکر آنا	؎ تھک کے بیٹھوں بھی جو وحشت میں تو سر پھرتا ہے پاؤں کے چرخ مرے سر میں چلے آتے ہیں	گ
چرکا دینا	ہلکا سا زخم لگانا	؎ مجھے طعنہ دے کر کیا وصف غیر دیا اور چرکا جراحت کے بعد	م
چرب زبانی کرنا	بہت باتیں بنانا	؎ نامہ بر چرب زبانی تو بہت کرتا ہے دل گواہی نہیں دیتا کہ ادھر جائیگا	م
چرچا سننا	ذکر سننا	؎ جو سنا ہے میں نے چرچا آپ کا آپ سے کہتے ہوئے ڈرتا ہوں میں	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
چڑھائی ہونا	حملہ کرنا	؎ ہجوم یاس و نومیدی و فور حسرت و ارماں چڑھائی لشکر غم کی ہے اک جان پر اراماں پر	گ
چڑھ کے بولنا	شیخی مارنا۔ بڑھ کے بولنا	؎ گر سنے بزم طرب میں مری آہنگ فغاں چڑھ کے بولے نہ کبھی تار رباب ایک پہ ایک	گ
چڑھ جانا	برا ماننا	؎ چڑھ گئے ذکر ملاقات سے تم بد مزہ ہو گئے اس بات سے تم	ی
چڑھی ہونا۔ چڑھنا	نشہ غالب ہونا	؎ بے وقت کی چڑھی ہے نہ ہوگا اتار آج ہوتے ہیں تیرے مست کوئی ہوشیار آج	گ
چشم کم سے دیکھنا	حقارت سے دیکھنا۔ کم درجہ کا برتاؤ کرنا۔	؎ اہل دول نہ دیکھیں مجھے چشم کم سے داغ دولت لگی پڑی ہے مرے دم قدم کے ساتھ	م
چشم بد دور	دعا ہے کہ نظر نہ لگ جائے۔ بری نظر دور رہے۔	؎ سخت جانوں پر ہوا کرتی ہے اکثر مشق تیغ چشم بد دور آج کل ہیں روپ پر بازوئے دوست	م
چشم وفا ہونا	امید کرم کی رکھنا	؎ دل مرا لے کے مری جان دغا تم نے تو کی تھی مجھے چشم وفا تم سے جفا تم نے تو کی	گ
چکر سے پہنچنا	زیادہ مسافت طے کر کے پہنچنا پھیر کھا کر پہنچنا۔ زیادہ لمبے راستے سے ہو کر	؎ برسوں آنکھوں میں رہے آنکھوں سے پھر کر دل میں آئے راہ سیدھی تھی مگر پہونچے بڑے چکر سے آپ	گ
چسکے ہونا	مزہ ہونا	؎ زاہد مری شراب کے چسکے ہی اور ہیں توبہ مے طہور میں ایسا اثر کہاں	گ
چکر مارنا	چاروں طرف گھومنا	؎ ستم چرخ نے مارا ہے یہ ظاہر ہو جائے اس لئے اڑ کے مری خاک نے چکر مارا	گ
چکر لانا	مصیبت لانا۔ پریشانی پیدا کرنا	؎ سمجھ کے کیجئے برباد میرا مشت غبار یہ لے نہ آئے کوئی چکر آسماں کی طرح	گ
چکوتہ آنا پائی سے کر دینا	دام دام چکا دینا۔ بیباق کر دینا	؎ پلا دے اور تھوڑی سی نہ گھبرائے فروش اتنا چکوتا اب کئے دیتے ہیں تیرا آنہ پائی سے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
چکرانا	حیران ہونا	؎ سنا کلام جو رندوں کا شیخ چکرایا وہاں تو بات کا چھینٹا بھی بے شراب نہ تھا	گ
چکر کھانا	پریشان پھرنا۔ حیرت زدہ ہونا	؎ شمسہ و مہتابی ایوان شہ کے رشک سے روز و شب کھاتے ہیں چکر آفتاب و ماہتاب	ی
چکر لگانا	بہت زیادہ آنا جانا۔ گرد پھرنا	؎ نہ دیکھا سایۂ دیوار تک بھی بہت چکر لگاتے اس گلی میں	م
چکر میں آنا	مصیبت میں پھنسنا۔ فکر میں فکر پیدا ہونا۔	؎ آتے چکر میں جناب زاہد دختر رز کا قدم بھاری ہے	م
چکنا چور ہونا	پاش پاش ہو جانا۔ ریزہ ریزہ ہو جانا۔	؎ ایسے پتھر وہ دونوں قبۂ نور شیشۂ دل ہو جن سے چکنا چور	ف
چلتا ہوا فتنہ	کارگر فتنہ۔ جلد اثر کرنے والا	؎ آسماں پاؤں پڑا ہے کہ قیامت ظالم یوں تو چلتا ہوا ہر فتنۂ رفتار نہ تھا	گ
چلتی رہنا	نوک جھوک ہوتی رہنا۔ جھگڑا ہوتا رہنا۔	؎ کسی کی نرگس مخمور کچھ کہے استاد نہیں مزہ ہے رات دن چلتی رہے پرہیز گا دیکھیں	گ
چلتا ہوا فقرہ ٹھہرنا	چست فقرہ۔ کارگر پھبتی	؎ تغافل کی نہ ٹھہرے آج قاتل فیصلا ٹھہرے نہیں تلوار تو چلتا ہوا فقرہ کوئی ٹھہرے	گ
چل نکلنا	آگے بڑھنا۔ کسی وصف میں بڑھ جانا۔	؎ کٹ گئے لاکھوں گلے اس تیزیٔ رفتار سے اب تو چل نکلے زیادہ اپنے ہی خنجر سے آپ	گ
چلتی ہوئی	تیز۔ کارگر	؎ تجھ کو مشکل دل بیتاب بتا کونسی ہے ایسی چلتی ہوئی وہ تیغ ادا کونسی ہے	گ
چلتا ہوا ہونا	چالاک ہونا۔ ہوشیار ہونا	؎ میں کیا کہ اس نے خضر کو روکا ہے بارہا چلتا ہوا رقیب سے بھی پاسباں ہے اب	آ
چلتا ہونا	بغیر کہے سنے اپنا مطلب پورا کر کے چلا جانا۔ کام بنا کر اپنا رستہ لینا	؎ ٹھہر نہ آہ مری جان لے کے چلتی ہو سفر کرے جو مسافر کو زاد راہ ملے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
چل بسنا	گذر جانا۔ وفات پاجانا۔	؎ خدا زندہ رکھے مرے دوستوں کو بہت چل بسے اور بہت تھوڑے رہے ہیں	م
چلن ہار	جانے والی چیز	؎ جان کیا رکنے کی شے ہے کہ جسے روک سکیں نہ گئی آج اگر کل یہ چلن ہار گئی	م
چلوؤں لہو بڑھنا	انتہائی خوشی سے خون بڑھنا	؎ کبھی گر مل گئی مے تشنگی میں ایک بھی چلو بڑھا ہے چلوؤں میرے بدن میں پھر لہو کیا کیا	ی
چلن سیکھنا	طریقہ اختیار کرنا۔ تقلید کرنا	؎ زمانے کے چلن سیکھے ہیں تونے کسی کا دوست ہے دشمن کسی کا	آ
چل کارے ملنا	چلو، جاؤ، نکلو وغیرہ کہنا	؎ تری محفل سے یہ میں جا کے لایا کہ چل کارے ملے مجھ کو وہاں سے	ی
چلو	پانچوں انگلیاں ملاکر جسقدر سیال چیز ہاتھ میں آجاوے۔	؎ بھلا ہو پیر مغاں کا ادھر نگاہ ملے فقیر ہیں کوئی چلو خدا کی راہ ملے	گ
چلنا	بات مانی جانا۔ بات کا اثر ہونا	؎ چل سکے پیغامبر کی کیا وہاں غیر بھانجی مارتا ہے بول کر	ی
چلنا	کام دینا	؎ پرانا دھرانا ہوا رخت ہستی چلے گا جناب خضر یہ کہاں تک	ی
چلنا (زور)	بس چلنا۔ اختیار ہونا اثر	؎ رکھا دل وہ باغ کو تو روک تھام کر اس عمر بے وفا پہ مرا زور کیا چلے	آ
چلنا (جھوٹ)	جھوٹی بات مانی جانا۔ یقین ہوجانا	؎ افسانۂ رقیب بھی تو بے اثر ہوا بگڑے جو سچ کہے تھے وہاں جھوٹ کیا چلے	آ
چلنا (دوا)	اثر کرنا	؎ بالیں سے میرے آج وہ یہ کہہ کے اٹھ گئے اس پر دوا چلے نہ کسی کی دعا چلے	آ
چلنا (دعا)	ایضاً	؎ ایضاً	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
چلنا	جانا۔ منزل طے کرنا	؎ یوں چلئے راہ شوق میں جیسے ہوا چلے ہم بیٹھ بیٹھ کر جو چلے بھی تو کیا چلے	آ
چلتا ہونا	روانہ ہو جانا۔ چلے جانا	؎ مہمان سے کیا کہتے کہ دل تم نے چرایا وہ باندھ کے چلتے ہوتے اسباب میں اپنے	ی
چلتے پھرتے	ادھر اُدھر آتے جاتے۔ اپنا کام کرتے ہوئے	؎ اے مہ و مہر و گردش ایام ہمیں پہنچا دو چلتے پھرتے پیام	ف
چلتے ہوئے فقرے	خوب چھپ جانے والے چسپاں ہو جانے والے فقرے	؎ شعبدے لاکھ لاکھ آفت کے فقرے چلتے ہوئے قیامت کے	ف
چمکانا	ہوشیار کر دینا۔ مشتبہ کر دینا	؎ وہ جب آگ ہوتے ہیں غصہ سے مجھ پر تو بھڑکاتے ہیں اور چمکانے والے	ص، ی
چن چن کر	دیکھ کر۔ ایک ایک کرکے	؎ تمہیں نکالوگے چن چن کے تم سے ہے امید ہمارے حق میں جو کانٹے رقیب بوتا ہے	ی
چلنا (کام)	کارروائی ہونا۔ مطلب نکلنا کام نکلنا	؎ رکے جو کام تو بیداد و رس نہیں چلتا پرائے بس میں ہے کچھ اپنا بس نہیں چلتا	آ
چلنا (بس)	قابو ہونا	؎ ایضاً	آ
چلنا (ساتھ)	رفاقت کرنا۔ ساتھ دینا۔ ساتھ کام کرنا۔	؎ دکھائیں کوچۂ قاتل میں جاں نثاروں کو ہمارے ساتھ کبھی بوالہوس نہیں چلتا	آ
چلنا (نفس)	سانس آنا جانا۔	؎ ہمارے سینہ میں پہروں نفس نہیں چلتا جب اس نے روک دیا کہہ کے بس نہیں چلتا	آ
چلنا (قفس)	پائدار رہنا۔ مضبوط ہونا۔ کام دینا	؎ بہت ہمارے پھڑکنے سے تنگ ہے صیاد کہ چار دن سے زیادہ قفس نہیں چلتا	آ
چلنا (چال)	رفتار۔ ایک رفتار سے جانا۔ حرکت کرنا	؎ گذر گئے ہیں جو دن پھر نہ آئیں گے ہرگز کہ ایک چال فلک ہر برس نہیں چلتا	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
چنچل ہونا	شوخ و شریر ہونا۔ چلبلا ہونا	شوخ چنچل شریر رہے بے چین بوٹی بوٹی پھڑک رہی ہے تری	ی
چور کرنا	ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔ ریزہ ریزہ کرنا۔	اپنے سینہ سے دبا دیجے ذرا سینہ مرا چور کیجے شیشۂ دل کو اسی پتھر سے آپ	گ
چوٹ دل پر لگنا	دکھا ہوا دل ہونا	یوں کون جانے درد محبت کو ناصحا وہ جانے جس کے چوٹ ہو دل پر لگی ہوئی	گ
چور ہو جانا	نشہ یا تھکن سے خستہ ہو جانا	چور ہو جاؤں مگر جاؤں نہ مے خانے سے عہد شیشہ سے تو پیمان ہے مے خانے سے	گ
چومنا	بوسہ لینا	کوہکن ہم تو نہیں ہیں جو سر اپنا پھوڑیں چوم کر چھوڑ دیا کرتے ہیں بھاری پتھر	ی
چوری چھپے	کسی دوسرے کو خبر نہ ہو۔ پوشیدہ طور پر۔	بھیس بدلے حضرت زاہد سہیں چوری چھپے شہر میں پوشیدہ اک پیمانہ ایسا چاہئے	آ
چوٹ ابھر آنا	زخم نمودار ہونا۔ محسوس ہونے لگنا	چوٹ دل کی وہیں آ ابھر آئی جب ہنسی آئی آنکھ بھر آئی	گ
چوکڑی بھولنا	چوک ہو جانا۔ غلطی کرنا	مرے خرابے میں آ کر وہ چوکڑی بھولے کہ پھر نہ خانہ خرابی کو گھر کی راہ ملے	گ
چوکسی کرنا	نگرانی کرنا۔	ہزاروں آتے جاتے ہیں کسی سے کچھ نہیں مطلب فقط اک چوکسی کرتا ہے اُن کا پاسباں میری	ض ی
چوگان پھرنا	گرد پھرنا۔ قربان ہونا۔	دیکھا اُسے جو دور سے اُڑ کر مرا غبار اس شوخ شہسوار کے چوگان پھر گیا	گ
چوٹ لگانا	صدمہ پہنچانا	نگاہ یار نے اس شوق سے لگائی چوٹ کہ جس طرح سے دل آتا ہے دل پر آئی چوٹ	گ
چوٹ کھانا	رنج اٹھانا۔ صدمہ ہونا	قدم قدم رہ الفت میں میں نے کھائی چوٹ کہ راہ بر کی بھی ٹھوکر سے مجھ پر آئی چوٹ	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
چوٹ اٹھانا	زخمی ہونا - چوٹ کھانا	؎ وبال دوش ہوئی بار غم سے لاش مری اٹھانے والوں نے گر گر بہت اٹھائی چوٹ	گ
چوٹیں چلنا	آپس میں نوک جھوک ہونا	؎ نگاہ و آہ میں کس کس طرح چلیں چوٹیں یہ حال تھا ادھر آئی ادھر لگائی چوٹ	گ
چوٹ آنا	زخمی ہونا	؎	گ
چوٹ لگانا	زخمی کرنا	ایضاً	
چور کو گھر تک پہنچانا	حجت تمام کرنا - ثابت کر دینا	؎ پہونچانا سوز سینہ تا بہ جگر تو نے پہنچایا چور کو گھر تک	گ
چوٹ لگانا	چوٹ مارنا - مضروب کرنا	؎ نگہ بیباکیاں سکھاؤ حجاب شرم وحیا اٹھاؤ بہلا کے مارا تو خاک مارا لگاؤ چوٹیں جتا جتا کر	گ
چودہ طبق کھلنا	روشن ضمیر ہونا - طبقات ارض وسما کا علم ہونا۔	؎ کبھی ہے عرش علی کبھی تحت الثریٰ میں ہے کھلے ہیں شیخ پر چودہ طبق اول سے آخر تک	گ
چوٹ سینکنا	گرمی پہنچانا تاکہ خون نہ جمنے پاتے اور درد رفع ہو جاتے۔	؎ سینکدے آتش رخسار سے دل کی چوٹیں عشق کی مار پڑی ہے ترے بیماروں پر	م
چوٹ لگنا	ضرب لگنا - صدمہ پہونچنا	؎ مٹتی ہے کوئی داغ محبت کی نشانی یہ چوٹ غضب کی مرے کامل کو لگی ہے	م
چوک ہونا	غلطی ہونا	؎ معشوقوں کو عشاق نے بیداد بتایا انصاف تو یہ ہے کہ ہوئی چوک سبھی سے	م
چوٹ پڑنا	گھائل ہونا - چوٹ لگنا	؎ نہ بیٹھی تیغ عشق اس سنگ دل پر اچٹ کر چوٹ مجھ پر ہی پڑی ہے	م
چوکڑی بھولنا	اپنی جست بھول جانا - بدحواس ہو جانا۔	؎ چوکڑی بھولی جو اس وحشت کی سونگھی خوشبو کہ یہاں آہوئے تاتار کا نشہ ہو ہرن	م
چوٹ کاری لگنا	وار بھرپور لگنا - زخم گہرا آنا	؎ ظالم یہ دیکھ چوب پڑی میری آنکھ میں کاری لگی ہے کیا تری ترچھی نظر کی چوٹ	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
چوٹ کرنا	وار کرنا۔ حملہ کرنا	؎ یکایک ڈس لیا تیری کاکل نے دل اس افعی نے کیا چوٹ ناگاہ کی	ض ی
چوٹ ہونا	ضرب لگنا۔ حملہ ہونا۔ کسی پر فقرہ کسنا	؎ ہاں ہاں ذرا نگہ سے نگہ دل سے دل لڑے یا چوٹ آپ پر ہوئی یا آپ کی ہوئی	ض ی
چونک پڑنا	اچھل پڑنا	؎ چاہنے والے کی صورت دیکھ کر چونک پڑتے ہیں وہ خواب ناز سے	ی
چور کو رستہ بتانا	ایسی بے احتیاطی یا لاپرواہی جس سے چور کو آگاہی ہو جائے۔	؎ ہے تغافل میں کبھی دزدیدہ نظر سے تاک جھانک چور کو رستہ بتانا کوئی تم سے سیکھ جائے	آ
چورنگ کرنا		؎ پھر کرے چورنگ وہ قاتل مجھے پھر ہوں سب اعضا شمشیر جمع	م
چوگنی شان ہونا	چار حصہ زیادہ شان ہونا	؎ چار چاند آپ نے لگائے اسے چوگنی اب نہ کیوں ہو شان نصیب	ض ی
چھیڑ چھاڑ کی لینا	چھیڑ نکالنا	؎ وہ چھیڑ چھاڑ کی مجھ سے مدام لیتے ہیں تو فتنے اٹھ کے بلائیں مدام لیتے ہیں	ی
چھڑا لینا	واگذاشت کرلینا۔ روپیہ ادا کر کے رہن کی ہوئی چیز لے لینا	؎ کل چھڑا لیں گے یہ زاہد آج تو ساقی کے ہاتھ رہن اک چلو پہ ہم نے حوض کوثر رکھ دیا	گ
چھانا ہوا ہونا	چپہ چپہ دیکھا ہوا ہونا	؎ کہیں سودائیان عشق کو تفریح ہوتی ہے بہت چھانا ہوا ہے باغ فردوس ارم میرا	گ
چھلنی ہو جانا	چھید چھید ہو جانا	؎ وقت نظارہ ہوئے ہیں سب تیر نگاہ دیکھو چھلنی ہو گیا ہے آئینہ فولاد کا	ی
چھینٹا دینا	ہوش میں لانے کی کوشش کرنا	؎ جب کہ موسیٰ کو غش آیا تھا یہ چھینٹا دیتا شعلہ برق تجلی مگر آنسو نہ ہوا	گ
چھک جانا	سیر ہو جانا	؎ چھک گئے ہیں آج اک ساغر سے ہم ہاتھ دھو بیٹھے ہیں کوثر سے ہم	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
چھٹے ہوئے ہونا	منتخب ہونا۔ سب سے بڑھ چڑھ کر ہونا۔	؎ ہرچند داغ ایک ہی عیار ہے مگر دشمن بھی تو چھٹے ہوئے سارے جہاں کے ہیں	گ
چھوٹ جانا (۱)	آزاد ہو جانا	؎ دل دے کے اُن کو اور بھی امید بڑھ گئی جانا تھا یہ کہ چھوٹ گیا عمر بھر کو میں	گ
چھوٹ جانا	بری الذمہ ہو جانا۔ بوجھ ہلکی ہو جانا	؎ ماتم ہمارے مرنے کا اُن کی بلا کرے اتنا ہی کہہ کے چھوٹ گئے وہ برا ہوا	م
عتاب سے چھوٹنا	درگذر ہو جانا۔ بچ جانا	؎ زہے نصیب وہ عاشق نصیب اللہ ہے جو تیرے قہر سے تیرے عتاب سے چھوٹا	ض ی
انتخاب سے چھوٹنا	رہ جانا۔ فروگذاشت ہونا	؎ انھوں نے غور سے دیکھا جو میرے دیوان کو نہ کوئی شعر مرا انتخاب سے چھوٹا	ض ی
مطالعہ کتاب سے چھوٹنا	ترک ہو جانا	؎ رہا نظارہ کسی چہرۂ کتابی کا مطالعہ نہ مرا اس کتاب سے چھوٹا	ض ی
ہاتھ نقاب سے چھوٹنا	گرفت چھوڑ دینا	؎ ہمیں نے وصل میں مجبور پیش دستی کی جب ان کا ہاتھ نہ بند نقاب سے چھوٹا	ض ی
چھب	وجاہت۔ وضع	؎ اللہ رے ترا بانکپن ان لے تری سج دھج قربان تری گات کے صدقے تری چھب کے	ض ی
چھوٹنا	ترک کر دینا۔ چھوڑ دینا۔ نجات مل جانا رہائی پانا۔ گرفت سے نکل جانا۔ باقی رہ جانا		
عذاب سے چھوٹنا	سزا سے بچ جانا۔ مصیبت سے نجات مل جانا۔	؎ یہ عشق گھر دل خانہ خراب سے چھوٹا بہشت میں بھی نہ میں اس عذاب سے چھوٹا	ض ی
عہد شباب سے نہ چھوٹنا	ترک نہ ہونا	؎ وہ تاک جھانک کا ادل سے تھا مجھے لپکا کہ آج تک بھی نہ عہد شباب سے چھوٹا	ض ی
حساب سے چھوٹنا	باقی رہ جانا۔ شمار میں خلل سے چھوٹ جانا	؎ شمار میں نے کیا جب تری جفاؤں کا عدد نہ ایک بھی میرے حساب سے چھوٹا	ض ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
رنگ چھوٹنا	رنگ زائل ہو جانا۔ رنگ اتر جانا۔ اثر نہ رہنا۔	؎ مٹی جھلک نہ ذرا خون دل کی گریہ سے یہ رنگ کب مری چشم پر آب سے چھوٹا	ض ی
دامن چھوٹنا	گرفت سے نکل جانا۔ ساتھ نہ رہنا۔	؎ ہمیشہ ساتھ رہا ہے اس آب و آتش کا کبھی نہ برق کا دامن سحاب سے چھوٹا	ض ی
چھننا (باہم)	ان بن ہونا۔ ناموافقت ہونا	؎ نگاہ شوخ و چشم شوق میں در پردہ چھنتی ہے کہ وہ چلمن میں ہیں نزدیک ہم چلمن کے بیٹھے ہیں	آ
چھینٹے دے کر ہوشیار کرنا	نشہ اُتارنا	؎ چھینٹے دے کر نشیلی آنکھ یہ وہ مست کو ہوشیار کرتے ہیں	ی
چھینٹا پڑنا	ترشح ہونا۔ کچھ بارش ہونا	؎ کوئی چھینٹا پڑے تو داغ کلکتہ چلے جاتیں عظیم آباد میں ہم منتظر ساون کے بیٹھے ہیں	آ
چھل جانا	اُڑا لینا	؎ اک قیامت کی چال چل جانا دل چھلاوہ کی طرح چھل جانا	ف
چھان جانا	تحقیق کر کے فیصلہ کر دینا	؎ جانے نہ دوں گا آپ کو بے فیصلہ ہوئے دل کے مقدمے کو ابھی چھان جاتے	م
چھم چھم برسنا		؎ کہیں بادل کی گرج ہے کہیں بجلی کی کڑک کہیں بوندوں کی پھواریں کہیں برسے چھم چھم	م
چھاتی ہونا	حوصلہ ہونا۔ طاقت ہونا	؎ دل مجبور کے نالوں سے جو ہو ہم آواز سینہ پھٹ جائے ترا کیا تری چھاتی ہے گھٹا	م
چھوڑ دینا (تیر)	تیر لگانا	؎ دل کو تاکا تو مری جان جگر چھوڑ دیا اس طرف بھی نہ کوئی تیر نظر چھوڑ دیا	م
چھت پٹنا	مکان کی دیواروں پر کڑیاں یا پتھر کی پٹیاں رکھ کر پاٹ دینا۔	؎ ٹکرا کے پھر ادھر کو نہ آجاتے تیر آہ مضبوط چھت پٹی ہے بہت آسمان کی	ی
چھوڑ دینا (۱)	آزاد کر دینا۔ رہا کرنا	؎ بے مروت مرے صیاد کا دیکھے کوئی کہ ادھر دل کو پھنسایا تو ادھر چھوڑ دیا	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
چھوڑ دینا (۲)	ترک کر دینا	؎ غیر کے حال سے مطلب جو ہمارا نکلا اس نے وہ ذکر جو تھا آٹھ پہر چھوڑ دیا	م
چھوڑ دینا (۳)	درگذر کرنا۔ صاف کر دینا	؎ کام سب خانہ خرابی کے ہوتے ہیں تجھ سے رحم کھا کر تجھے اپنے دیدۂ تر چھوڑ دیا	م
چین سے سونا	کچھ فکر نہ ہونا	؎ داستاں گو ہے نالۂ شب گیر خوب سوتی ہے چین سے تقدیر	ت
چیستان	پہیلی۔ معمہ	؎ چیستاں تجھے وہ دہن کا وصف کہتے ہیں کچھ اتا پتا تو کہو	ی
حال کو پہنچنا	نوبت آجانا	؎ نکل کر تم مری آغوش سے اس حال کو پہنچے کہیں پیچھے چل دیا دامن کہیں آستیں نکلی	م
حاتم ہونا	سخی ہونا۔ اپنے وقت کا حاتم طائی ہونا جس کی سخاوت عرب میں مشہور ہے	؎ وہ فیاض حاتم زمانے کے ہیں اسلئے تلے خزانے کے ہیں	ی
حاجت روا ہونا	کام نکلنا۔ خواہش پوری ہونا	؎ خنجر میں تیرے خون کی بو آرہی ہے آج کیا جانے کس غریب کی حاجت روا ہوئی	م
حجت تمام ہونا	بحث یا تکرار ختم ہونا	؎ دم آخر تو کچھ مری سن لو آج حجت تمام ہوتی ہے	آ
حجتی ہونا	حجت کرنیوالا۔ بحث کرنیوالا	؎ حجتی بھی ہے یہ فسادی بھی دل بڑا ہی بکھیڑیا نکلا	ی
حجاب ٹوٹنا	بے تکلف ہونا	؎ شب وصال ہے کیوں نہ شرم آجائے حجاب آئینہ سے بھی ٹوٹے حجاب برسوں میں	گ
حجاب اٹھنا	پردہ اٹھنا۔ شرم نہ کرنا۔ بے تکلف ہونا	؎ گلۂ رقیب کا سن کر جھکی رہیں آنکھیں حجاب کب نگہ شرمسار سے اٹھا	آ
حرف اٹھنا	پڑھا جانا	؎ ہمارے خط میں وہ مضمون سرگرانی تھا کہ ایک حرف نہ اس گلعذار سے اٹھا	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
حرف دل شکن	دل توڑ دینے والی بات نا امید کر دینے والی گفتگو	؎ تم حرف دل شکن نہ نکالو زبان سے امید ٹوٹ جائے گی امیدوار کی	ی
حرف مطلب		؎ وہ سنایا ہی کئے اپنی کی سو سو مجھ کو حرف مطلب نہ مرے لب پہ مکرر آیا	گ
حرام موت	خودکشی	؎ پروانہ ہو کہ شمع برا ہے مآل کار اسکی حرام موت وہ صورت حرام ہے	ی
حسرت کے مارے	مایوس ۔ حسرت زدہ ۔	؎ سنو افسانہ فرہاد دیکھو قصہ مجنوں غرض کیا تم کو پوچھو حال ہم حسرت کے مارن کا	گ
حسرت گذرنا	مایوسانہ اشتیاق ہونا ۔ نامرادی کا افسوس ہونا	؎ الٰہی دیدہ و دل تو نہ ٹھہرے رہگذر ٹھہرے کہیں حسرت گذرتی ہے کہیں قصد گذرتے ہیں	گ
حسرت ہے	افسوس ہے ۔ رشک ہے	؎ ہو کے ظاہر تو کیا عشق نے اک حشر بپا حسرت اس دل پہ کہ جس دل میں یہ پنہاں ہوگا	گ
حسن اوبلنا	خوبصورتیاں ظاہر ہونا	؎ سو حسن اُبلتے ہیں سو ناز برستے ہیں اے صلِّ علیٰ تجھ میں کیا شان نکلتی ہے	گ
حسن میں انداز آنا	رعنائیاں پیدا ہونا	؎ حسن میں انداز کے آتے ہی نخوت بڑھ گئی زلف میں پڑتے ہی بل ابرو بھی پُر خم ہوگیا	گ
حسرتوں کی پوٹ	مایوسیوں کی گٹھری	؎ جہاں سو حسرتوں کی پوٹ ہے اب یہیں اک شخص کی تربت کبھی تھی	م
حسرت بھرنا	مایوسی ہو جانا	؎ شوق کی چھیڑ نہ وہ آج تمنا کی خلش بھر گئی کیا دل اغیار میں حسرت میری	گ
حسرت برسنا	اُداسی چھا جانا ۔ مایوسی ظاہر ہونا	؎ داغ کے دل کا تو کچھ بھید نہ پایا ہم نے ایک حسرت سی برستی ہے مگر آنکھوں پر	گ
حساب پاک کرنا	بیباق کرنا ۔ کوڑی کوڑی چکا دینا ۔	؎ سب باتوں سے کی توبہ نہیں کچھ غم پرسش بیباق کیا پاک کیا ہم نے حساب آج	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
حساب بیباق کرنا	بیباق کرنا۔ کوڑی کوڑی چکا دینا	؎ سب باتوں سے کی تو بہ نہیں کچھ غم پرسش بیباق کیا پاک کیا ہم نے حساب آج	ی
حساب سے چھوٹنا	گنتی میں نہ آنا	؎ شمار میں نے کیا جب تری جفاؤں کا عدو نہ ایک بھی میرے حساب سے چھوٹا	ض ی
حشر برپا کرنا	قیامت ڈھانا۔ ہنگامہ برپا کرنا	؎ ہو کے ظاہر تو کیا عشق نے اک حشر بپا حسرت اس دل پہ کہ جس دل میں یہ پنہاں ہوگا	گ
حصہ ٹھہر جانا	باہم تقسیم کا معاہدہ ہونا	؎ لائیگا کعبہ سے تو مفت ثواب اے زاہد حصہ پہلے سے ٹھہر جاتے ہیں یاروں کا	گ
حصہ میں آنا	ملنا	؎ قسمت نے مری پایا جو رنج محبت میں دوزخ کے بھی حصہ میں آیا نہ عذاب ایسا	گ
حصار کھینچنا	دعا پڑھ کر حفاظت کیلئے چاروں طرف خط نظری کھینچنا	؎ لے خط دشمن سے خط تقدیر کھینچ یہ حصار اے دل پے تسخیر کھینچ	گ
حصہ کر دینا	بانٹ دینا۔ تقسیم کر دینا	؎ اے فلک دے ہم کو پورا غم تو کھانے کیلئے وہ بھی حصہ کر دیا سارے زمانے کے لئے	گ
حصہ بانٹنا	تقسیم کرنا	؎ غیر کو دو پان مجھ کو ایک دو بانٹنا حصہ نہیں آتا تمہیں	ی
حق سے پھرنا	منکر ہونا۔ کافر ہونا۔ خدا سے پھرنا۔	؎ تو وعدہ کر کے مجھ سے مری جان پھر گیا حق سے پھرا جو قول سے انسان پھر گیا	گ
حقیقت کھلنا	انکشاف حال ہونا۔ اصلی بات معلوم ہو جانا۔	؎ کھل جاتے ابھی عالم بالا کی حقیقت اس راز کو پوچھو جو کسی خاک نشیں سے	ی
حق جتانا	استحقاق جتانا	؎ کوئی مجھ کو لئے ہی جاتا تھا کوئی ناحق کا حق جتاتا تھا	ف
حق میں	واسطے ۔ لئے	؎ تمہیں نکالو گے چن چن کے تم سے ہے امید ہمارے حق میں جو کانٹے رقیب بوتا ہے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
حق میں کانٹے بونا	کسی کے درپے آزار ہونا۔ کسی کی بربادی اور خرابی کے سامان پیدا کرنا۔	؎ تمہیں نکالو گے چن چن کے تم سے ہے امید ہمارے حق میں جو کانٹے رقیب بوتا ہے	ی
حق میں زہر گھولنا	خرابی اور تباہی کے سامان پیدا کرنا۔	؎ اپنے حق میں یہ زہر گھول لیا طعنے دے دے کے رنج مول لیا	ف
حکم لگانا	پہلے سے بتا دینا کہ ایسا ہوگا	؎ کسی کی لائی ہیں تصویر حضرت ناصح لگائے دیتے ہیں ہم حکم یہ پری ہوگی	ی
حلق میں پانی چوانا	جب بتیسی بند ہو جاتی ہے تو جبڑے چیر کر بوند بوند پانی ٹپکاتے ہیں اسکو پانی حلق میں چوانا کہتے ہیں۔	؎ یہ علاج اچھا ہے اے قاتل ترے بیمار کا دم بدم تو حلق میں پانی چوا تلوار کا	ض ی
حلق سے نیچے اترنا	گلے سے اترنا۔ پی جانا	؎ زاہد شراب ناب کی تاثیر کچھ نہ پوچھ اکسیر ہے جو حلق سے نیچے اتر گئی	گ
حلق میں کانٹے پڑنا	پیاس کی شدت سے گلا خشک ہو جاتا ہے اس کو کانٹوں کے پڑنے سے تعبیر کرتے ہیں	؎ ساقی پڑے ہیں حلق میں کانٹے یہ خوف سے الجھے نفس کا تار نہ اس کار زار میں	ی
حمایتی بننا	مددگار رہنا۔ ساتھ دینا	؎ بولے وہ آپ کیسے بنے ہیں حمایتی یہ کہہ کے جھک پڑے مرے غم خوار کی طرف	گ
حوصلہ ہونا	ہمت	؎ ہمت کا ہارنا نہ مصیبت میں چاہیئے تھوڑا سا حوصلہ بھی طبیعت میں چاہیئے	ض ی
حوصلہ بڑھانا	ہمت دلانا	؎ یہ جی میں یاں ٹھن گئی ہے بالکل کہ حال دل کہتے بے تامل غضب کیا کیوں کیا تغافل گھٹا دیا۔ حوصلہ بڑھا کر	گ
حواس اڑنا	ہوش نہ رہنا۔ بے خود ہو جانا	؎ کیوں ہے ایسا اداس خیر تو ہے کیوں اڑے ہیں حواس خیر تو ہے	ف
حوالے ہونا (۱)	نسبت دینا	؎ وفاداروں میں غیروں کے حوالے پر حوالے ہیں ہمارے جانے بوجھے ہیں ہمارے دیکھے بھالے ہیں	ی
حوالے ہونا (۲)	سپرد کرنا۔ سونپ دینا	؎ چلا ہے نامہ بر کے ساتھ دل بھی جانب دلبر یہ بیچارے مسافر یا خدا تیرے حوالے ہیں	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
حوصلہ کرنا	ہمت کرنا۔ جرأت کرنا	؎ میدان امتحان میں نہ ٹھیرا ذرا کوئی گو کر کے حوصلہ بہت اہل ہوس گئے	ض ی
حیرانی چھانا	متحیر ہونا۔ حیرت میں ہونا	؎ آنکھ کے ملتے ہی ہم چھاگئیں حیرانیاں آئینے کی شکل یاں عالم وہاں تصویر کا	گ
خانہ خراب	تباہ۔ برباد	؎ یہ دل تو اے عشق گھر ہے تیرا کہ جس کو تو نے بگاڑ ڈالا مکاں ہے تا لامکان جو دیکھا تجھی کو خانہ خراب دیکھا	گ
خاک میں ملانا	تباہ کرنا۔ میٹنا۔ مٹانا	؎ دل کیا ملاؤ گے کہ ہمیں ہو گیا یقین تم سے تو خاک میں بھی ملایا نہ جائیگا	گ
خاک میں ملنا	نفس کشی۔ کسر نفس۔ برباد ہونا	؎ جو عاشقی میں خاک ہوا کیمیا ہوا کہتا تھا آج خاک میں کوئی ملا ہوا	گ
خاک اُڑانا	برباد کرنا۔ آوارہ گردی کرنا	؎ خاک سینہ میں محبت نے اُڑائی کیا کیا اشک بھی آنکھ سے نکلا تو مکدر نکلا	گ
خاک کا پیوند کر دینا	خاک میں ملا دینا۔ دفن کر دینا	؎ کچھ کدورت جس سے تجھ کو ہو گئی کر دیا پیوند اس کو خاک کا	ی
خاک نہیں	کچھ نہیں۔ کچھ نہ ہونا	؎ ہمیں تھے وہ جو کبھی تھے خزانۂ عرفاں ہمیں ہیں اب کہ جو ڈھونڈو تو ہم میں خاک نہیں	گ
خاک کرنا	مٹی کر دینا۔ برباد کرنا	؎ خاک کر دیگی تری برق تجلی ایک دن طور سینا ترے مشتاق کا سینا ہوگا	گ
خاک ڈالنا	چھپانا۔ ترک کرنا	؎ داغ دل کا نہ چھپا داغ بہت ڈالی خاک شمع بن کر مرے مرقد پہ نمودار ہوا	گ
خار کھانا	باہم خلش ہونا۔ باہم جلنا ایک دوسرے کو دیکھ کر۔	؎ سچ ہے کھٹک ہی جاتی ہے صورت حریف کی بلبل نے تجھ کو دیکھ کر کھایا ہے خار آج	گ
خاک اُڑنا	ویران ہونا۔	؎ حسرت سے تک رہا ہوں جو تجھکو سبب ہے یہ خاک اڑتی دیکھتا ہوں میں اپنی وفا کے بعد	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
خاک چھاننا	مارے مارے پھرنا	؎ تمام عالم میں خاک چھانی یہ عشق آخر کو تنگ ہو کر جب آدمی کو بنایا تو وہ تو دل پہ بیٹھا خدنگ ہو کر	گ
خار خار	کثرت مراد ہے	؎ خار خار نا امیدی نے دکھایا ہے مجھے دھجیاں ہو ہو کے اڑنا دامن فولاد کا	ی
خار کھٹکنا	کانٹا سا چبھنا۔ خلش معلوم ہونا	؎ اب دل میں کھٹکتا ہے الگ خار تمنا کھٹکے کی جگہ کوئی بھی شامل نہیں ہوتا	آ
خاک ہونا	مٹنا ۔ جل جانا	؎ آتش شوق بجھی جاتی ہے خاک ارمان ہوا جاتا ہے	م
خاک بنانا ۔ پتھر بنانا	طنزیہ فقرہ ہے یعنی کچھ نہ بنا سکیں گے ۔	؎ جب دل بگڑ چکا تو بناتے ہے کب بنا کیا خاک وہ بنائیں گے پتھر بنائینگے	م
خاک اڑانا	بدنامی کا کام کرنا ۔ ناگوار کام کرنا	؎ گیلے ہیں بال آئے کہیں سے نہا کے تم آنکھوں میں خاک ڈالتے ہو خاک اڑا کے تم	ی
خاک چھنوانا	پریشان کرنا ۔ گویلو بھروانا جگہ جگہ مارا مارا پھروانا ۔	؎ خاک اس سے عشق نے چھنوائی تھی وشت میں مجنوں کی مٹی لائی تھی	ی
خاک چھوڑنا	کچھ نہ باقی رہنے دینا ۔	؎ وہ شہ سوار ادھر کو جب باگ موڑتا ہے پامال کر کے مرقد کیا خاک چھوڑتا ہے	ی
خاکہ اڑانا	مذمت کرنا ۔ ہجو کرنا مضحکہ کرنا	؎ تیری تصویر کا بہانا ہے تیرا خاکہ بہت اڑانا ہے	ف
خال خال	کہیں کہیں ۔ کوئی کوئی ۔ نہایت کم تعداد ۔	؎ تارے گن کے کاٹتے رات فراق کی مگر نکلا ستارہ بھی کہیں کوئی تو خال خال سا	گ
خبر خاک نہیں	کچھ حال نہیں معلوم	؎ وہ ہیں کہ مجھے عالم بالا کی خبر تھی اے بے خبری خاک نہیں اپنی خبر آج	گ
خبر لینا (۱)	پوچھنا ۔ مدد کرنا ۔	؎ خدا کے واسطے لو داغ کی خبر جلدی ہم اس کا حال نہایت تباہ دیکھتے ہیں	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
خبر نہ ہونا	توجہ نہ کرنا۔ پروا نہ کرنا۔ بے خبر ہو جانا۔ بے فکر ہونا	؎ اقرار سے پہلے تو رہا کرتے تھے پیغام جب وعدہ کیا پھر نہیں ہوتے وہ خبر بھی	م
خبر جانا (کسی کی)	موت کی اطلاع پہونچنا	؎ وہ تکلیف عیادت کیوں کریں داغ مری اُن کو خبر جائے تو اچھا	گ
خبر لانا	پتہ لگا لانا	؎ نہیں معلوم کہ ہے منزلِ مقصود کہاں عرش تک کی تو خبر آہ رسا لائی ہے	گ
خبر اڑ کر جانا	اطلاع فوراً پہنچنا۔	؎ جب مدینہ میں شہادت کی خبر اڑ کر گئی کچھ کھڑے روتے تھے کچھ پیر و جواں بیٹھے ہوئے	م
خبر آنا (کسی کی)	موت کی اطلاع ملنا	؎ عادت ہی ہوئی رنج کی گو مرگ عدو ہو رونے سے ہمیں کام کسی کی خبر آئے	گ
خبر کرنا	اطلاع کرنا۔	؎ دیکھ کر دور سے درباں نے مجھے للکارا نہ کہا یہ کہ ٹھہر جاؤ خبر کرتے ہیں	م
خبر لینا (۲)	اپنے گریبان میں منہ ڈالنا اپنی حالت دیکھنا	؎ اس کے ہاتھوں سے یہ ہی ذلت و خواری ہو گی غیر اپنی تو خبر لیں مجھے کیا کہتے ہیں	آ
خبر لینا (۳)	تنبیہہ کرنا۔ بُرا بھلا کہنا	؎ جناب واعظ اکثر دوں کی لیتے ہیں ممبر پر مگر اب کوئی رند آکر خبر حضرت کی لیتا ہے	ض ی
خدا لگتی کہنا۔	انصاف سے کہنا۔ جو حق ہو وہ کہنا	؎ ناصحا کہدے محبت میں خدا لگتی کچھ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری	گ
خدا لگی کہنا	سچ کہنا۔ حق بات کہنا۔ انصاف کی کہنا۔	؎ مدار ہے ناصحو تمہیں پر تمام اب اس کی منصفی کا ذرا تو کہنا خدا لگی بھی فقط سخن پروری نہ کرنا	گ
خدا خدا کر	توبہ کر۔ اللہ سے ڈر	؎ گیا ہے وینڈار اس صنم کو ہزاروں طوفاں اٹھا اٹھا کر لگائیں وہ تہمتیں کہ بولا خدا خدا کر خدا خدا کر	گ
خدا کی راہ ملنا	خیرات ملنا۔ اللہ واسطے ملنا	؎ بھلا ہو پیر مغاں کا ادھر نگاہ ملے فقیر ہیں کوئی چلو خدا کی راہ ملے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
خدا کو بھول جانا	نڈر ہو جانا۔ ظلم و ستم کرنا۔	کتنے بے خوف و خطر ظلم و ستم کرتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ خدا کو یہ صنم بھول گئے	گ
خدا بھلا کرے	اللہ تعالیٰ فائدہ پہنچائے' دعائیہ کلمہ ہے۔	گیا ہے عرش معلےٰ پہ شور نالوں کا خدا بھلا کرے آزار دینے والوں کا	آ
خدائی کا مارا	آوارہ۔ ہر جگہ سے راندہ ہوا	مدت ہوئی کہ داغ کو سنتے تھے سوتے دید کیا جانے وہ خدائی کا مارا کہاں ہے اب	گ
خدا خیر کرے	اللہ سے بہتری کی دعا کرنا تعجبیہ جملہ ہے۔	طور بے طور ہوتے دل کی خدا خیر کرے بے طرح گھات میں ہے اس بت عیار کی آنکھ	گ
خدا کی مار ہونا	خدا کا غضب۔ خدا کی ناراضی	پردے پردے میں محبت دشمن جانی ہوئی یہ خدا کی مار کیا اے شوق پنہانی ہوئی	ی
خدائی خوار	مارا مارا پھرنے والا	عشق کے ہاتھوں ہوئی ہیں داغ کی بربادیاں کیا حقیقت پوچھتے ہو اس خدائی خوار کی	ی
خدا کے گھر سے پھرنا	مرتے مرتے بچنا	خدا کے گھر سے پھرا ہے مریض غم تیرا تجھے کچھ اے بت کافر خبر بھی ہے کہ نہیں	ی
خدا کے واسطے پر جان دینا	یہ طنزیہ ہے یعنی لوگ بلا وجہ تجھ پر مر رہے ہیں جیسا خدا کی راہ میں جان دیتے ہوں	یہ بت جو دیتے ہیں جھوٹی زبان دیتے ہیں خدا کے واسطے پر لوگ جان دیتے ہیں	م
خرمن پھونکنا	ذخیرہ جلا دینا۔ ڈھیر کو جلانا	تری دزدِ حنائے مایۂ صبر و خرد لوٹے تری برقِ نگہ نے خرمنِ تاب و تواں پھونکا	گ
خزانہ بھرا پڑا پانا	مال و دولت سے خزانہ پُر مل جانا	کیا خزانہ بھرا پڑا پایا دل خزانے سے بھی بڑا پایا	ف
خست ہونا	بخل ہونا۔ تنگدل ہونا	کم اٹھاتے ہیں وضو میں بھی تو زاہد پانی ایسی خست ہے کہاں ساقی دریا دل میں	ی
خط تقدیر کھینچنا	پہلے سے مقرر کر دینا	لے کے دشمن سے خط تقدیر کھینچ یہ حصار اے دل پئے تسخیر کھینچ	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
خط میں خط ملانا	ہوبہو نقل کر دینا	؎ مضمون شوق چھپ نہ سکا اس کو کیا کروں گو میں نے خط رقیب کے خط میں ملا دیا	آ
خط گذارنا	خط پیش کر دینا۔ خط دے دینا	؎ سچ یہ ہے کہ مرے قاصد نے بڑی چالاکی کرکے تسلیم خط شوق گذارا جھٹ پٹ	م
خفقان اچھلنا	وحشت ہونا	؎ جب کبھی بیٹھے بٹھائے خفقان اچھلا ہے ہم نے جا کر اسی کوچہ کی ہوا کھائی ہے	گ
خلل پڑنا	رخنہ پیدا کرنا۔ ہرج ہونا	؎ اے فغاں تھم کہ پھر قیامت ہے گر خلل خواب فتنہ گر میں پڑا	م
خلق خدا کا لپٹنا	پیچھے پڑنا۔ منع کرنا۔ روکنا	؎ نہ روکے سے رکا آخر گیا داغ اس کے کوچے میں نہ مانا ایک کا کہنا بہت خلق خدا لپٹی	م
خندۂ دنداں نما دکھانا	اتنا ہنسنا کہ دانت نظر آجاویں	؎ دکھاتا ہے فلک یہ خندہ دنداں نما اپنا وگرنہ اس شب فرقت میں یہ جلوہ ستاروں کا	گ
خنجر میں آب ہونا	تیز دھار ہونا	؎ شہرہ تھا کہ ہے خنجر قاتل میں بہت آب دم سوکھ گیا اس کا مری تشنہ لبی سے	م
خوشامد میں گذرنا	چاپلوسی کرتے رہنے کی وجہ تباہ ہونا۔ تعلق میں وقت کٹنا	؎ بسر کی عمر جس نے رات دن عیش مخلد میں گذرتی تھی پریزادوں کو بھی جس کی خوشامد میں	گ
خوشی ٹپکنا	خوشی ظاہر ہونا	؎ یہ کیسا رنج ہے یا رب ٹپکتی ہے خوشی جس سے کہ نغمہ کی ہے کیفیت مرے دشمن کے نالے میں	گ
خوشی کرنا	کسی کی مرضی کا کام کرنا۔ خوشی منانا۔	؎ مجھے تجھ سے شکوہ ہے اے فلک کبھی تو نے میری خوشی نہ کی کوئی یہ بھی کام میں کام ہے جو کبھی ہو اہل ہنر سے خوش	گ
خون کی بو آنا	قتل کا گمان ہونا۔	؎ جانتا ہوں کہ یہی دشمن جاں ہے میرا اس کے خنجر سے مجھے خون کی بو آتی ہے	گ
خواب سے اٹھنا	جاگنا	؎ گر نہ ٹھکراتے وہ تو پھر اے داغ	گ
خواب عدم سے اٹھنا	جینا	کون خواب عدم سے اٹھتا ہے	

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
خونِ جگر پینا	صدمے اٹھانا، برداشت کرنا	؎ لبریز ہے حسرتوں سے میرا سینا ہر روز مجھے خونِ جگر کا پینا	گ
خونِ جگر کھانا	صدمہ برداشت کرنا	؎ نہ کھایا تھا کبھی خونِ جگر ہم نے مگر کھایا نہ پایا تھا کبھی آزارِ الفت میں مگر پایا	گ
خون چھٹنا	دھبہ چلا جانا۔ داغ مٹ جانا	؎ رہے گا خنجر پہ تیرے دھبہ کہ تونے بے رحم اسکو مارا یہ داغ کا خون ہے ستم گر چھٹے گا	گ
خوار ہونا	راندہ ہوا ہونا، ذلیل ہونا	؎ ازل کے دن سے ہے مٹی خراب عاشق کی بہشت خاک یونہیں خوار ہوتی آتی ہے	گ
خون پانی ہو ہو کے بہنا	نہایت صدمہ کا اثر ہونا	؎ روئے ہم یاس میں اس رنگ کا رونا کیسا پانی ہو ہو کے بہا خون تمنا کیسا	آ
خون رونا	اتنا زیادہ رونا کہ آنکھوں سے آنسوؤں کی جگہ خون آنے لگے۔	؎ خون روئے گا مری پیاس پہ اے ساقی کوئی پتھر کا نہیں ہے جگر جام شراب	آ
خواب و خیال ہونا	موہوم ہو جانا۔ معدوم ہو جانا جیسے تھا ہی نہیں۔	؎ یاس انجام کار ہو ہی گئی شوق خواب و خیال ہو ہی گیا	م
خون ہو کر بہنا	رقیق ہو جانا۔ پگھل کر خون بن جانا	؎ میں نہ کہتا تھا کہ دل لے لو مرا عاقبت وہ خون ہو کر بہ گیا	ی
خون کرنا	مار ڈالنا	؎ اُن کی سنئے تو حقیقت ہے نہایت نادر کرکے خون ایک کا جا بیٹھے ہیں گھر میں اور کے	گ
خوف کھانا	ڈر جانا	؎ دل ظاہری عتاب سے کیا خوف کھا گیا جھپکی میں آ گیا تری دھمکی میں آ گیا	ی
خواب میں بھی نہ دیکھا ہو	قطعی بے خبر ہونا، ناواقف ہونا	؎ تجھے خبر نہیں دل چیز کیا ہے اے ناصح ترے فرشتوں نے دیکھا نہ ہوگا خواب میں دل	ی
خون دل کھانا	بہت رنج سہنا	؎ مدتوں میں نے خون دل کھایا دل لگانے کا خوب پھل پایا	ف

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
خون پانی سے پتلا ہونا	خون کا پانی ہو کر بہہ جانا	اس قدر غم نے گھلایا ہے مجھے خون بھی پانی سے پتلا ہو گیا	ی
خون ہو جانا	قتل ہونا - ہلاک ہونا	دیکھ کر مست وہ کافر آنکھیں خون اسلام ہوا جاتا ہے	ی
خون پینا	[illegible] کرنا -	خون کتنوں کا پیا ہے تیغ خون آشام نے وزن سیروں بڑھ گیا قاتل تری تلوار کا	ظ ی
خون کے گھونٹ پینا	نہایت ناگوار بات کو برداشت کرنا	ہم تری بزم میں تنہا بیٹھے خون کے گھونٹ پیتے جاتے ہیں	ض ی
خیال رہنا	فکر رہنا	لاگ نے دل کو کھو دیا سب سے اسی کمبخت کا خیال رہا	گ
خیال کرنا	پاس کرنا - لحاظ کرنا - مروت کرنا -	داغ سے اور مدعی الجھے وہ تمہارا خیال کرتا ہے	گ
خیر گذرنا	اچھا ہونا - خیریت رہنا	خیر گذری کہ رہا تھا بہ مژہ سیل سرشک رہ گیا پردہ ترے کوچہ کی دیواروں کا	گ
خیر چاہنا	سلامتی چاہنا	بری ہے اے داغ راہ الفت خدا نہ جائے تمہیں جو اپنی تم خیر چاہتے ہو تو بھول کر دل لگی نہ کرنا	گ
خیر سے دن گذارنا	سلامتی سے وقت پورا کرنا	انھوں نے وعدہ کیا آج شب آنے کا خوشی تو جب ہے خدا خیر سے گذارے دن	آ
خیر منانا	سلامتی چاہنا	یہ جانتے ہیں جان تو جائیگی ایک دن ناصح کے ڈر سے خیر مناتے ہیں جھوٹ	م
خیر مانگنا	سلامتی چاہنا	قیامت ہے اگر میں نے فغاں کی فرشتے خیر مانگیں آسماں کی	م
خیر سے	بھلے کو بری اچھی بات ہے - تخاطب یا بھلائی کا جملہ کہا جاتا ہے	میر ہی جوش طبیعت نے اٹھاتے ہیں فساد خیر سے آپ کی طینت میں تو شر کچھ بھی نہیں	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دامن تار تار کرنا	دھجیاں اڑا دینا	؎ بے ڈھب ہے یہ خرام عجب کیا کرے اگر دامان حشر کو تری رفتار تار تار	گ
دامن کھینچنا	دست بردار ہونا۔ ہاتھ اٹھا لینا چھوڑ دینا۔ الگ ہو جانا۔	؎ کیوں کھٹکتا ہے عبث اے خار عشق یا نکل یا دامن تاثیر کھینچ	گ
داد چاہنا	انصاف چاہنا۔ تحسین طلب کرنا تعریف چاہنا	؎ چاہی تھی داد ہم نے دل صاف کی مگر آئینہ ہو گیا ترے رخسار کی طرف	گ
داغ کھانا	چوٹ کھانا۔ صدمہ اٹھانا	؎ اے عندلیب تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا دل داغ کھا کے کچھ نہ ہوا تو چمن ہوا	گ
دامن دھونا	پاک دامن بننا	؎ مست مے کل تک تو میخانے میں تھا اور آج داغ داغ مے دامن سے دھو کر پاک دامن بن گیا	گ
دادخواہی	انصاف چاہنا۔	؎ جفا کے بعد وہ اچھے ڈرے قہر الٰہی سے مجھے کہتے ہیں جلدی توبہ کیجے دادخواہی سے	گ
دانہ پانی کا مزا جانا	کھانے پینے کا لطف باقی نہ رہنا	؎ کوئی دن کی اب ہوا کھاتے ہیں ہم دانے پانی کا مزا جاتا رہا	آ
دام خراب کرنا	روپیہ کی عوض خراب چیز مول لینا۔	؎ دیکھ کر جنس دل وہ کہتے ہیں کیوں کرے کوئی اپنے دام خراب	م
داستان میں ٹکڑا لگا دینا	قصہ میں قصہ جوڑ دینا	؎ سنا دے قصہ خوان ان کو مرا حال لگا دے یہ بھی ٹکڑا داستان میں	م
دام پھیر لینا	قیمت واپس لے لینا	؎ واعظ سے طہور کی قسمت گراں سہی میں دام پھیر لوں گا اگر بدمزا ہوئی	م
دام اٹھانا	اونے پونے قیمت لے لینا	؎ متاع دل جو ہو بیکار کیوں نہ ہو دقت کہ دام اٹھانے پڑے جنس نارواکے مجھے	ہی
دانت میں تنکا لینا	اظہار عجز کرنا۔	؎ شب کو دیکھیگی جو یہ داغ دل و چاک جگر خوف سے کہکشاں دانتوں میں تنکا لیگی	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دانت نکالنا	عاجزی ظاہر کرنا	؎ شاہ کا ... سیاست جو ہوا ہے مشہور خوف سے دانت نکالے ہوئے ہے سین ستم	م
داغ اٹھانا	رنج سہنا۔ صدمہ برداشت کرنا۔	؎ کس کس کا داغ اے ستم آرا اٹھائیے دل کا اٹھائیے کہ جگر کا اٹھائیے	گ
دام دام ادا کرنا۔	کوڑی کوڑی چکانا	؎ پینے والوں سے قرض کب اترا کب ادا ہم نے دام دام کیا	ی
دام پٹ جانا	قرض ادا ہو جانا۔ قیمت مل جانا	؎ سچ تو یہ ہے قرض دے مجھکو کہاں تک ہے ذوق دام پٹ جائیں اگر اگلے تو پھر لگا لگے	ی
دامن بچا کر چلنا	بچ کر چلنا۔ احتیاط سے چلنا	؎ اپنے دامن کو کیوں بچا کے چلے ایسی مٹی مری خراب نہیں	ی
دام لگانا	قیمت لگانا۔ کچھ معاوضہ قرار دینا	؎ اے پیرِ مے فروش لگائیں گے دام پھر تو بانگی دکھا ہمیں پہلے شراب کی	ی
داد ملنا	دادرسی ہونا۔ انصاف ہونا	؎ یا مری داد ملے روز جزا یا قیامت پہ قیامت ہوگی	گ
داغ دینا	صدمہ دینا۔ رنج پہنچانا	؎ اس واسطے دیتے ہیں وہ ہر روز نیا داغ اک درد کے خوگر نہ ہوں بیمار محبت	گ
دانہ پانی ہونا	رزق۔ آب و خورش مجازاً خدا کا حکم	؎ قفس ہی میں جائیں گے ہم گلستاں سے ہمارا یہاں دانہ پانی نہیں ہے	ی
داغ لگانا	نقصان پہنچانا۔ برائی پیدا کرنا	؎ عجیب عشق کی دیکھیں دو رنگیاں ہم نے یہی تو داغ لگاتا ہے یہی دھوتا ہے	ی
داغ دھونا	برائی کو مٹا دینا	؎ ایضاً	ی
دانوں میں پھنسنا	چال میں آجانا۔ فریب کھانا	؎ پھنس گئے ان کے دانوں میں آخر غیر کا پیچ ان پہ چل ہی گیا	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ذانو پیچ چلنا	غالب آنا - ترکیب چل جانا	؎ قضا سے کون کر سکتا ہے کُشتی کہ چلتا دانو پیچ اس کا ہے سب پر	ی
دانت ہونا کسی پہ	خواہش ہونا - لالچ ہونا	؎ پوپلے ہو گئے جناب شیخ دخترِ رز پہ دانت ہے اب تک	ی
داد دینا	تعریف کرنا	؎ سن کے افسانہ مرا اس نے داد دی واہ باتوں تری کیا بات ہے	ی
دامن چھوٹنا	ساتھ چھوٹنا - الگ ہو جانا	؎ اب یہ چھوٹیں نہ دامن ان سے چھوٹیگا مرا خارِ صحرا سے جنوں کے بند سے پلے پڑے	ی
دانت پیسنا	بہت غصہ کی علامت ہے - بدلہ لینے یا سزا دینے کے لئے طیش آنا	؎ دیکھ کر آہ آتشیں کے شرر دانت پیسا کئے بہت اختر	ی
دانہ پانی حرام ہونا	ممنوع ہونا - ناجائز ہونا	؎ رنج کھانے سے کام ہے مجھ کو دانہ پانی حرام ہے مجھ کو	ف
دامن چھوڑنا	سہارا چھوڑنا - ساتھ چھوڑ دینا علیحدہ ہو جانا	؎ دنیا میں اور کوئی نہ ہوتا گناہ گار پچھتا رہا ہوں دامن عصیاں کو چھوڑ کر	آ
دال گلنا	بات کا اثر ہونا - کہا مانا جانا	؎ کوئی ایسوں کی دال گلتی ہے پیش کب ہر کسی کی چلتی ہے	ف
داغ جگر میں پڑنا	گہرا صدمہ ہونا جس کا اثر نہ جاتے	؎ جب وہ ناداں عدو کے گھر میں پڑا داغ اک داغ کے جگر میں پڑا	م
داغِ جگر دکھانا	اپنے صدمات ظاہر کرنا	؎ میری شامت ہے دکھاؤں جو انھیں داغ جگر میں تو کس گنتی میں ہوں قیس کا قصہ سن کر	گ
دانہ پانی اٹھنا	آمادۂ سفر ہونا - سفر پر مجبور ہونا	؎ بلبل قفس میں پھنس گئی یادِ چمن عبث جب دانہ پانی اٹھ گیا حبِ وطن عبث	ض ی
دامن گردانا	دامن سمیٹ کر یا دامن اٹھا کر تیار ہو جانا	؎ جب دیکھتے ہو مجھ کو چڑھاتے ہو آستین دامن عدو کے قتل پہ گردانتے نہیں	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دامن چل دینا	دامن پھٹ جانا	سہ نکل کر تم مری آغوش سے اس حال کو پہنچے کہیں سے چل دیا دامن کہیں سے آستیں نکلی	م
دامن پھیلانا	مانگنا۔ بھیک مانگنا	سہ جب لٹائے سیم و زر آصف تو پھیلائیں نہ کیوں اپنا دامن اپنی چادر آفتاب و ماہتاب	ی
دبے پاؤں چلنا	چپکے چپکے چلنا کہ آواز یا آہٹ نہ ہو	سہ میں ناتواں چلا ہوں دبے پاؤں اسطرح میری نہیں ہے رہبرِ منزل کو اطلاع	گ
دبنا	ڈرنا۔	سہ جواب اس طرف سے بھی فی الفور ہوگا دبے آپ سے وہ کوئی اور ہوگا	آ
دباؤ پڑنا	بوجھ پڑنا	سہ کچھ تو پڑے دباؤ دلِ بے قرار پر پارا بھرا ہوا مری تربت میں چاہیے	ض ی
دبی دبی ہنسی نکلنا	پوری طرح کھل کر ہنسنا	سہ یہ بات بات میں کیا نازکی نکلتی ہے دبی دبی ترے لب سے ہنسی نکلتی ہے	ض ی
دب کے رہنا	مغلوب ہو کر رہنا	سہ کیا دل کو دبائے گا ترا کوہِ غمِ عشق جو مرد دلاور ہیں وہ رہتے نہیں دب کے	ض ی
دب کے نکلنا	ڈر کر نکلنا۔ جھک کر نکلنا	ہر نقشِ کفِ پا ہیں وہ اندازِ غضب کے آندھی بھی نکلتی ہے تری راہ سے دب کے	ض ی
دبکتا ہوا	سہما ہوا۔	سہ ساتھ چلا اس کے دبکتا ہوا فتنۂ محشر نے تماشا کیا	م
دخل ہونا	اختیار ہونا۔ اثر ہونا۔	سہ مدعی کون وہاں دخل کسی کا کیسا اپنے سایہ سے بھی بچتا تھا وہ کیسا کیسا	گ
دخل کیا؟	نا ممکن	سہ دخل کیا ہم سے محبت میں جو بازی لیجائے غیر کے ہاتھ یہ میدان رہا ہے نہ رہے	م
درگذر کرنا	صاف کرنا۔ چشم پوشی کرنا	سہ کی چھیڑ چھاڑ داغ نے تم سے برا کیا اب درگذر کرو کہ خطا جو ہوئی ہوئی	ض ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
درگذر ہو جانا	چھوڑ دینا ۔ صاف کر دینا	؎ کمی کی نہ تھی شوق نے قتل میں اُدھر ہی سے کچھ درگذر ہو گئی	
در سے ہلنا	دروازہ چھوڑ کر جانا	؎ ہم اپنے ضعف کے صدقے بٹھا دیا ایسا ہلے نہ در سے ترے سنگِ آستاں کی طرح	
دردِ سر ہونا	تکلیف ہونا ۔ سر میں درد ہونا	؎ لاگ اے چارہ گر نہ ہو جائے تیرے سر دردِ سر نہ ہو جائے	
دریا اترنا	اس کے دو معنی ہیں ۔ ایک طغیانی فرو ہونا یہاں مراد ہے دریا پار ہو جانا دریا عبور کرنا ۔	؎ مژہ پر آ جمے ٹکڑے جگر کے مسافر رک گئے دریا اتر کے	
درد اٹھنا	تکلیف ہونا ۔ درد ہونا	؎ ضعف سے قلب ٹھہر ٹھہر آتا ہے درد بھی آ اٹھ کے بیٹھ جاتا ہے	
درد بیٹھ جانا	تھم جانا ۔ قائم ہو جانا	؎ ایضاً	
در و دیوار بیٹھنا	گر جانا ۔ منہدم ہو جانا ۔ دھس جانا ۔	؎ یہ جوشِ گریہ تو دیکھو کہ شبِ فرقت میں رو بیا ہیں در و دیوار اک پل میں سے مسکن کے بیٹھے ہیں	
دستار کے پیچ	پگڑی کی بندش	؎ اللہ اللہ وہ جوانی اور پھر وہ بانکپن خوشنما ہیں پیچ کیا اس لٹ پٹی دستار کے	
دستِ سوال کھینچنا	مانگنے سے ہاتھ روکنا	؎ غربت کے رنج فاقہ کشی کے ملال کھینچ لے داغ پر زمانے سے دستِ سوال کھینچ	
دستاروں پر ہاتھ دھر بیٹھے ہونا ۔	پگڑیاں تھامے ہوتے بیٹھنا	؎ خوفِ رندان سے یہ ہے بزم میں زہاد کا حال سب کے سب ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں دستاروں پر	
دستِ دعا بلند ہونا	دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا	؎ شبِ فراق جو دستِ دعا بلند ہوا ندائیں آئیں کہ بابِ قبول بند ہوا	
دشمن (آپ کے)	تعریضاً طرح دے دشمن پر ڈھال کر کہا لیتی آپ کا ہو کو آنے لگے آپ کے دشمن آئے	؎ اے داغ گلۂ غیرت کیا بزم میں تم کو جب دوست کہے آپ کے دشمن کدھر آئے	

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دشمن (تمہارے)	خیر خواہی کے جذبے میں کہتے ہیں کہ تم ایسا کیوں کرو بلکہ تمہارے دشمن بھی نہ کریں	؎ یہ کیسے بال بکھرے ہیں یہ کیوں صورت بنی غم کی تمہارے دشمنوں کو کیا پڑی ہے میر ماتم کی	
دشت پہ دشت الٹنا	بیابان پہ بیابان چھان ڈالنا	؎ خاک کیا کیا نہ اڑائی ترے دیوانوں نے دشت پر دشت بیاباں پہ بیاباں الٹا	آ
دعا چلنا نہ دوا چلنا	نہ دوا اثر کرتی ہے نہ دعا	؎ بالیں سے میری آج وہ یہ کہہ کے اٹھ گئے اس پر دوا چلے نہ کسی کی دعا چلے	آ
دعویٰ جتانا	مطالبہ ظاہر کرنا	؎ گو وہ اور قیامت اسے صاف چھوڑ دے ہم بھی جتاتے جائیں گے دعویٰ تو کچھ نہ کچھ	م
دفتر کھلنا	ضرورت سے زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کرنا۔	؎ مری زباں نہ تھکی رات کٹ گئی ساری کھلا جو شکووں کا دفتر تو پھر نہ بند ہوا	گ
دفتر کاٹ کر رکھ دینا	سب کا سب منسوخ کر دینا	؎ شوق بھی ہے وہم بھی ہے کیا کروں آنا مہ بر کل جو لکھا کاٹ کر وہ آج دفتر رکھ دیا	گ
دکھ درد بھرنا	تکلیف برداشت کرنا	؎ اب وہ دکھ درد روز بھرتا ہوں اس زمانے کو یاد کرتا ہوں	ث
دکان چلنا	کاروبار اچھا ہونا۔ بکری خوب ہونا۔	؎ محبت کا ہو جس دم قحط گاہک دل کے آتے ہیں گراں ہوتا ہے جب سودا تو چلتی ہے دکاں میری	ض ی
دل ہی دل میں بات پکانا	اپنے خیال ہی میں بات جما لینا	؎ پکا تو بات ابھی داغ دل ہی دل میں تم کھلے گا راز محبت تو غیر دیکھیں گے	ی
دل ٹھیرنا	سکون ہو جانا	؎ نہ دل ہی ٹھیرا نہ آنکھ جھپکی نہ چین پایا نہ خواب آیا خدا دکھائے نہ دشمنوں کو جو دوستی میں عذاب دیکھا	گ
دل اٹھ جانا	اچاٹ ہو جانا۔ جی نہ لگنا برداشتہ خاطر ہو جانا	؎ دل ہمارا اب وطن سے اٹھ گیا آب و دانہ اس چمن سے اٹھ گیا	ی
دل ٹھکانے ہونا۔	چین سے ہونا۔	؎ اب یہ غصہ ہے کہ ہم سے شکوہ کیا جفا کا اب دل کہاں ٹھکانے نام آگیا وفا کا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دل لرزنا	دل کانپنا ۔ ڈر جانا	؎ مریضِ عشق کا لرزا جو دل تو کہتے ہیں یہ اضطراب نہیں ہے اسے بخار آیا	ی
دل میں ٹھکانا ہونا	جگہ ہونا	؎ ہیں تیرے دل میں سب کے ٹھکانے بُرے بھلے میں خانماں خراب ہی برباد رہ گیا	گ
دل پھٹنا	کدورت ہو جانا	؎ گر دل پھٹا ہے مجھ سے ترا سہل ہے علاج یا یہ بھی چاک جیب مری جان ہو گیا	گ
دل پھٹ جانا	صدمے سے دل کے ٹکڑے ہو جانا ۔	؎ بادل کبھی پھٹا ہے تو پھٹ جاتا ہے دل بھی گھنگھور گھٹا میں ہے مزا بادہ کشی کا	ی
دل آنا	عاشق ہونا ۔ محبت کرنا	؎ دل کا آنا ہے کام سے جانا جائے گا کام سے تو آئے گا	گ
دل ملانا	محبت کرنا ۔	؎ دل کیا ملاؤ گے کہ ہمیں ہو گیا یقیں تم سے تو خاک میں بھی ملایا نہ جائیگا	گ
دل پکڑ کر بیٹھ جانا	کسی صدمہ سے بہت زیادہ متاثر ہونا ۔	؎ ستم چشم کافر سے تری چلنا اشاروں کا غضب وہ دل پکڑ کر بیٹھ جانا بیقراروں کا	گ
دل اور ہونا	خیال مختلف ہونا ۔	؎ برے اہل یقیں ہم سے جفا کو جو وفا سمجھے بھلے ہیں بدگماں دل اور ہے بے اعتباروں کا	گ
دل کا عالم	دل کی حالت	؎ بن گئی فرقت میں جو کچھ اپنے جی پر بن گئی ہو گیا جو کچھ ہمارے دل کا عالم ہو گیا	گ
دل ترسنا	للچانا	؎ توبہ کے بعد اپنا کیا دل ترس رہا ہے بادل گرج رہا ہے پانی برس رہا ہے	ی
دل پھرنا	محبت نہ رہنا ۔ بیزار ہونا ۔	؎ اس کی طرف سے دل نہ پھرے گا کہ ناصحو اب ہو گیا ہے جس کا طرفدار ہو گیا	گ
دل چیر کر دیکھنا	دل کا بھید معلوم کرنا ۔ اصلی خیال معلوم کرنا	؎ ہوا ہے جب سے شہرہ اس عدوئے دین و ایماں کا کوئی دل چیر کر دیکھے عقیدہ ہر مسلماں کا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دل پگھلنا	دل نرم پڑ جانا۔ ہمدردی پیدا ہونا۔	؎ تری آتش بیانی داغ روشن ہے زمانے پر پگھل جاتا ہے مثل شمع دل اہلِ سخنداں کا	گ
دل پرچنا	دل رچھنا۔ جی لگنا	؎ ایسی صحبت میں کیوں نہ دل پرچے دل لگی کے تھے سینکڑوں چرچے	ن
دل میں آنا	محبوب بن جانا۔ دل میں گھر کر لینا	؎ برسوں آنکھوں میں رہے آنکھوں سے پھر کر دل میں آئے راہ سیدھی تھی مگر پہنچے بڑے چکر سے آپ	گ
دل بڑھانا	ہمت دلانا۔ حوصلہ بڑھانا	؎ قتل دشمن کا نہیں مشکل بہت آسان ہے چاہیے اک دوست تجھ سا دل بڑھانے کیلئے	گ
دل کے پار ہونا	دل پر اثر کرنا۔ پورا اثر کرنا	؎ فریاد دردِ عشق میں کچھ آگیا اثر ہوتی ہے آپ اپنی صدا دل کے پار آج	گ
دل میں سمانا	دل میں بسنا	؎ دل میں سما گئی ہیں قیامت کی شوخیاں دو چار دن رہا تھا کسی کی نگاہ میں	گ
دل دینا	عاشق ہونا	؎ نہ طور دیکھیے نہ ڈھنگ تجھ غضب میں آیا ہوں دل لگا کر دگر نہ دیتا ہے دل زمانہ یہ آزما کر وہ آزما کر	گ
دل لگنا	قرار ہونا۔ دلجمعی ہونا۔ دلبستگی ہونا۔	؎ خلد میں بھی نہ لگا دل ترے دیوانوں کا یاں رہے واں رہے ویران رہے برباد رہے	گ
دل چرانا	اپنے حسن سے متاثر کرنا۔ دل پر قبضہ کرنا۔ محبت ہو جانا	؎ دل چرایا ہے مرا آپ بھری محفل میں اور کہتے ہیں کہ ہے شبہ تمہارا کس پر	گ
دل تھام تھام کے رہنا	ضبط کرنا۔ صبر کرنا	؎ رکھنا وہ روک روک کے لڑتی نگاہ کو رہنا وہ تھام تھام کے دل محو دید کا	گ
دل مسلنا	ایسی تکلیف ہونا جیسا کوئی دل کو رگڑ رہا ہو۔	؎ کلیجہ پیستا ہے دل مسلتا ہے کوئی میرا کہاں سے آگئی ظالم تری رفتا چلو میں	گ
دل کسی چیز میں ہونا	کسی چیز کی محبت ہونا۔	؎ چھوٹتی ہے آدمی سے [illegible] کب ہو دلِ من گو نہیں ہوں میں مگر ہر دم [illegible]	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دل ٹوٹ جانا	مایوس ہو جانا ۔ شکستہ خاطر ہو جانا ۔	اے چشم یار دیکھ تغافل سے باز آ دل ٹوٹ جائے گا کسی امیدوار کا	گ
دل پہ بننا	انتہائی تکلیف دل کو ہونا	یاں فرط غم سے دل پہ بنی واں وہ تمکنت پوچھا نہ جھوٹے منہ بھی طبیعت کو کیا ہوا	گ
دل الجھنا	دل گھبرانا ۔ پریشان ہونا	دل آشفتہ ذکر زلف سے کیا کیا الجھتا ہے سنا جاتا نہیں قصہ پریشاں ہے پریشاں کا	گ
دل ملنا	محبت ہو جانا ۔ موافقت ہو جانا	دل میرا آپ کا نہیں ملنے کا فرق ہے یہ رنگ عقیق کا وہ نگینہ حدید کا	گ
دل رکھنا	تسکین دینا	نا امیدان وفا کا یونہی دل رکھتے ہیں آپ نے خاک میں جس طرح ملا رکھا ہے	
دل کی گرہ بن جانا	عمر بھر کی خلش ہو جانا دل میں رنج پیدا ہونا ۔	عقدہ کھلتا ہی نہیں اس عاشق دلگیر کا بن گئی دل کی گرہ جو پیچ تھا تقدیر کا	گ
دل تھامنا	فریاد و نالہ کے صدمے سے دل ہلنے لگتا ہی اسلئے دل پر ہاتھ رکھ لیتا تاکہ سکون کا سہارا ہو جائے ۔ دل کو قابو میں کر لینا	ہائے وہ دن ہو کہ تو تھام کے دل مجھ سے کہے آہ ظالم تیرا نالہ بھی ہے کس تاثیر کا	گ
دل ہونا	خواہش ہونا ۔ چاہنا ۔ مائل ہونا	شوق دیدار فکر سر بھی ہے دل ادھر بھی ہے دل ادھر بھی ہے	گ
دل کو تاب ہونا	صبر و طاقت ہونا	یہ دل کو تاب کہاں ہے کہ ہو مآل اندیش انھوں نے وعدہ کیا اس نے اعتبار کیا	گ
دل میں گھر ہونا	محبت ہونا خیال ہونا ۔ وقعت ہونا زیر اثر ہونا	وہ ہوتے میرے دشمن جان ایک ہی جگہ اچھا ہوا کسی کا مقدر ہے دل میں گھر نہیں	گ
دل ہی دل میں گھلنا	آہستہ آہستہ کمزور ہونا ۔ چپکے چپکے رنج کرتے رہنے سے کمزور ہو جانا ۔	اے داغ دل ہی دل میں گھلے ضبط عشق سے افسوس شوق نالۂ دشمن بادرہ گیا	گ
دل سے غبار نکلنا	بھڑاس نکلنا ۔ کدورت چلی جانا	ہر ہر نفس میں دل سے نکلنے لگا غبار کیا جانے گرد راہ یہ کس کاروان کی ہے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دل سے دور رکھنا	یقین نہ کرنا۔ دل میں جگہ نہ دینا	؎ ہے تجھ کو بعد امتحان کیوں دم جرأت کا گمان پر دل سے اپنے دور رکھا ہیں کچھ دل کے پاس	گ
دل کو پکّا کرنا	مضبوط کرنا۔	؎ تیرے بسمل کے تڑپنے میں ہے لطف دل کو پکا کرکے قاتل دیکھنا	ی
دل دکھانا	ستانا	؎ ابھی کمسن ہو تم نہیں واقف دل دکھانے کے ہیں ہزار طریق	گ
دل بڑھانا	ہمت دلانا	؎ بڑھایا ہم نے دل اس کا یہ کہہ کہہ کر دم بسمل لگا چپک تیغ اے قاتل کہیں قاتل بھی ڈرتے ہیں	گ
دل پہ بیٹھنا	اثر کرنا۔ نشانہ پر لگنا	؎ دل پہ بیٹھا ہے کہاں سے تیر نگاہ یہ نشانا نظر نہیں آتا	گ
دل کو سنبھالنا	مضبوط بنانا۔ بیتاب نہ ہونا۔	؎ دل کو سنبھالیئے کہیں ناوک فگن ہوا نالہ مرا رقیب کے منہ کا سخن ہوا	گ
دل خاک ہونا	برباد ہونا۔ دل مرجانا	؎ دل ہوا خاک تو اکسیر کسی نے جانا تھا یہ جب مال تو کوئی بھی خریدار نہ تھا	گ
دل پہ چوٹ لگنا	صدمہ پہنچنا	؎ چوٹ کیا کیا نہ لگی دل پہ ہمارے لیکن درد پہ درد محبت کے سہارے ہم نے	گ
دل سے پوچھنا	اصلی منشا معلوم کرلینا۔ اصلی خیال دریافت کرنا۔	؎ میرے دل سے داغ پوچھے کوئی دہلی کے مزے لطف تھا دونوں جہاں کا اک جہاں آباد میں	گ
دل سے اُتارنا	نفرت ہوجانا۔ نگاہ سے گرجانا	؎ اترے جو تن سے سر تو زہے سرفرازیاں ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے دل سے اُتار دے	گ
دل میں اُترنا	ذہن نشین ہونا۔ سمجھ میں آنا	؎ دم بھر میں کچھ بھی یاد نہیں اس کو کیا کروں ناصح نے جو کہی مرے دل میں اُتر گئی	گ
دل کی لاگ یا لگن	محبت، دل کی لگی۔	؎ لاگ نے دل کی کھو دیا سب سے اسی کمبخت کا خیال رہا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دل بہلنا	دل لگ جانا۔ دل کو سکون ہو جانا	؎ خلد میں پھر کسی کافر کا ہی دل بہلے گا یہاں جو معشوق و مے و ساغر و مینا ہوگا	گ
دل کا بخار نکالنا	بھڑاس نکالنا۔ کدورت دور کرنا	؎ اللہ ری انکی گرمیِ ہنگامۂ سرور کیا کیا نکالتا ہے دلوں کا بخار عیش	گ
دل کھونا	دل دے بیٹھنا۔ محبت کرنا	؎ ملا تو کیا ملا پایا تو کیا جب ڈھونڈ کر پایا مزہ ہے دل کے کھونے کا ادھر کھویا ادھر پایا	گ
دل ایک ہونا	آپس میں محبت ہونا۔ موافقت ہونا۔	؎ رکاوٹ نہ ہوتی تو دل ایک ہوتے تمہارا ہمارا ۔ ہمارا تمہارا	گ
دل کو ابھار دینا	دل میں ولولہ اور امنگ پیدا کر دینا۔	؎ عشق کیا کیا بہار دیتا ہے بزدلوں کو ابھار دیتا ہے	ف
دل ٹوٹنا	نہایت مایوس ہونا	؎ اے چشمِ یار دیکھ تغافل سے باز آ دل ٹوٹ جائیگا کسی امیدوار کا	گ
دل سے دھونا	محو کر دینا۔ خیال مٹا دینا	؎ ہر مردہ دل کے واسطے آبِ حیات ہے دھوتا ہے دل سے تیرہ دلوں کے غبارِ عیش	گ
دل خون ہونا	دل کا اپنی حالت پر نہ رہنا۔ صدمہ سے دل رقیق ہو کر خون بن جانا رائیگاں جانا۔	؎ خون ہونے کو خاک ہونے کو یا مرا دل ہے یا مرا مطلب	گ
دل کی لگی	محبت۔ عشق	؎ دل کی لگی ہوئی بھی کوئی دل لگی ہوئی بجھتی نہیں بجھاتے سے ایسی لگی ہوئی	مش ی
دل میں گرہ پڑنا	رنج ہو جانا ۔ کدورت ہو جانا	؎ پڑ گئی کیوں کر الٰہی دل میں اس بت کے گرہ پیچ رہا تھا کون سا عقدہ مری تقدیر کے	گ
دل میں گھر پیدا کرنا	دل میں جگہ حاصل کرنا۔ محبت کرنا	؎ اہلِ جنت کو بھی آیا اس سے رشک جس کسی نے دل میں گھر پیدا کیا	آ
دل گھر میں ہونا	گھر کا خیال لگا رہنا۔ گھر کی فکر رہنا	؎ چھوٹتی ہے آدمی سے داغ کب حبِ وطن گو نہیں ہوں میں مگر ہر دم مرا دل گھر میں ہے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دل میں ٹھاننا	عزم کرلینا ۔ پختہ ارادہ کرلینا	؎ نکلا ہے جو زبان سے اس کو نباہیے ایسی وہ اپنے دل میں کبھی ٹھانتے نہیں	آ
دل میں غبار باقی ہونا	کدورت رہنا	؎ صبا اڑا نہ سکی آسماں مٹا نہ سکا کہ دل میں اُن کے ہمارا غبار باقی ہے	گ
دل پھنسنا	گرفتار محبت ہونا ۔ عاشق ہونا	؎ تمہاری تحریر میں ہے پہلو تمہاری تقریر میں ہے جادو پھنسے نہ کس طرح دل ہمارا بھلا ہوئے پیدا ہیں	آ
دل کا نقش ہوکر رہنا	نہایت گہرا اثر ہونا ۔ کبھی نہ بھولنے والا	؎ تیری گلی میں ترے دل کا نقش ہوکے رہا رقیب مٹ نہ گیا میری آبرو ہوکر	گ
دل کی دل میں رہنا	آرزو پوری نہ ہونا ۔	؎ ہزاروں حسرتیں وہ ہیں کہ روکے سے نہیں رکتیں بہت ارمان ایسے ہیں کہ دل کے دل میں رہتے ہیں	آ
دل پہ ہاتھ رکھ لینا	دل تھام لینا	؎ رکھ لیا اس سنگ دل نے دل پہ ہاتھ ہائے میری دکھ بھری آواز سے	ی
دل میں آنا	خیال پیدا ہونا ۔ خواہش ہونا	؎ بات اک میرے دل میں آئی ہے گر کہوں تو ابھی لڑائی ہے	آ
دل میں برچھی گڑ جانا	برچھی سی چبھ جانا ۔ برچھی سی دل میں چبھ جانا ۔	؎ سر میں سودا بھر گیا جب زلف اسکی دیکھ لی دل میں برچھی گڑ گئی جب آنکھ اس سے چار کی	ی
دل بجھنا	افسردہ ہو جانا ۔ امنگ نہ ہونا	؎ دل بجھ گیا ہے اس کی تجلی کے سامنے خورشید و ماہ و اختر و شمع و چراغ کیا	آ
دل میں گنجائش ہونا	خیال ہونا کسی کا پاس یا لحاظ ہونا ۔	؎ آخر یہ ہوگیا دہن تنگ کا جواب گنجائش ابھی آپ کے دل میں کہاں ہے اب	آ
دل میں تھوڑے تھوڑے ہونا	آزردہ ہونا ۔ نادم ہونا ۔	؎ اب گلہ موقوف بس رحم آگیا پیار آگیا تھوڑے تھوڑے دل میں تم آپ ہم لقا ہونے لگے	آ
دل کی کہنا	موافق کہنا ۔ حسب منشا کہنا	؎ ناصح نے کہی جو میرے دل کی وہ بات بھلی لگی ہے جی کو	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دل آجانا۔	محبت ہوجانا	؎ صورت و سیرت رہی بالائے طاق دل تو آجاتا ہے اچھے نام پر	آ
دل کا لگاؤ	محبت، دلچسپی	؎ دل کا لگاؤ غیر سے کچھ دل لگی نہیں دم لو تمہیں بھی اس کے مزے آتے جاتے ہیں	ی
دل لگی	مذاق	؎ ایضاً	ی
دل کا ٹوٹ کر آنا	بے اختیارانہ عاشق ہوجانا	؎ اچھی صورت پہ غضب ٹوٹ کے آنا دل کا یاد آتا ہے ہمیں ہائے زمانا دل کا	م
دُلائی	رضائی۔ روئی کی فرد	؎ دلائی نہ کیوں کر ہو بار نزاکت کہ اس نازنیں کا اکہرا بدن ہے	ی
دل کا جلانا	ستانا۔ دل دکھانا	؎ حور کی شکل ہو تم نور کے پتلے ہو تم اور اس پر تمہیں آتا ہے جلانا دل کا	م
دل دیکھنا	آزمانا۔ ٹٹولنا	؎ اس نے جب حکم دیا تھا اسے مرجانا تھا داغ تو دے نہ سکا نہ جان ترا دل دیکھا	م
دل کا کہا ماننا	دل کی خواہش پوری کرنا	؎ بعد مدت کے یہ اے داغ سمجھ میں آیا وہی دانا ہے کہا جس نے نہ مانا دل کا	م
دل الجھنا (دوسرے مفہوم میں)	محبت میں گرفتار رہونا۔	؎ کہیں الجھا ہوا ہے دل تمہارا کہیں اٹکا ہوا ہے دم ہمارا	م
دل للچانا	بہت خواہش ہونا۔	؎ وہ آئی گھٹا جھوم کے للچانے لگا دل واعظ کو بلاؤ کہ چلی ہاتھ سے توبہ	م
دل سے اتر جانا	ناپسند ہوجانا	؎ اور بھی اور بھی اے درد محبت ہو سوا گر کمی کی تو مرے دل سے اتر جائے گا	م
دل پہ گذرنا	صدمہ پہنچنا۔ مصیبت گذرنا	؎ اے داغ کیا کہوں شب فرقت کی واردات جو میرے ہاتھ سے مرے دل پہ گذر گئی	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دل جھکنا	متوجہ ہونا۔	ہنگام رحلت دیکھئے دل کس طرف اپنا جھکے بیٹھے ہیں شیخ و برہمن اک اس طرف اک اس طرف	م
دل سے خیال چلا جانا	محبت نہ رہنا	جا چکا اب زلف کا دل سے خیال پک گیا سودائے خام اچھی طرح	ض ی
دل اکھڑنا	دل ہٹنا۔ برداشتہ خاطر ہونا	دل اس کی بزم سے کس طرح اکھڑے ٹھہر جائے جہاں عمر رواں تک	م
دل سے دل ملنا	محبت ہونا۔ موافقت ہونا	غضب ہے داغ کے دل سے تمہارا دل نہیں ملتا تمہارا چاند سا چہرہ مہ کامل سے ملتا ہے	آ
دل میں بل رکھنا	اختلاف و رنج رکھنا	شیوۂ راستی ایسا ہے دکن میں اے داغ بل نہیں رکھتے مسلمان سے ہندو دل میں	م
دل جلا	ستایا ہوا	آتش غم سے داغ بہتا تھا کون اس دل جلے کی سنتا تھا	ف
دل لگانا	محبت کرنا	دل جب سے لگایا ہے کہیں جی نہیں لگتا کس طرح سے ہوتی ہے بسر دیکھئے کیا ہو	م
دل میں بات آنا	کوئی خیال آنا۔ کچھ سوجھنا۔ کوئی خیال پیدا ہونا۔	بات اک میرے دل میں آئی ہے گر کہوں تو ابھی لڑائی ہے	آ
دل کو لگنا	صدمہ ہونا۔ دل پر اثر ہونا	جب سے یہ سنا داغ نے کی عشق سے توبہ گھبرائے ہوئے پھرتے ہیں کیا دل کو لگی ہے	م
دل کے ٹکڑے کرنا	رنج دینا۔ آزردہ کرنا	قطع امید ہو گئی آخر اور ٹکڑے کر دیئے دل کے	م
دل میں چبھنا	ناگوار ہونا۔ بہت بری لگنا	عجب تاثیر پیدا کی ہے وصف نوک مژگاں نے کہ جو سنتا ہے اسکے دل میں چبھتا ہے سخن اپنا	م
دل میں دل ڈالنا	یقین دلانا۔ مطمئن کرنا۔	آنکھ میں آنکھ تو ڈالی نہیں جاتی ظالم دل میں دل ڈالے کس طرح سے انساں کوئی	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دل مرجانا	جوش نہ ہونا۔ مایوس ہوجانا	ے دل مرگیا ہے جب سے ہمارا یہ حال ہے طاری ہو جیسے سوگ کسی سوگوار پر	م
دل لینا	اپنی محبت میں مبتلا کر دینا	ے انسان یہ شے اپنی خوشی سے نہیں دیتا اس واسطے دل لیتے ہیں وہ مکر و دغا سے	م
دل میں پھرنا	خیال بار بار آنا۔	ے رشک آئینہ سے کیا وہم تو اس بات کا ہے تیرے دل میں نہ پھرے آئینہ گر کی صورت	م
دل توڑنا	مایوس کرنا۔	ے زاہد مری خاطر سے مسلماں سمجھ کر دل توڑ نہ تو پی لے مرے یار ذرا سی	م
دل میں گھر کر لینا	دل میں ہر وقت خیال رہنا	ے تم نے ہمارے دل میں گھر کر لیا تو کیا ہے آباد کرتے آخر ویرانے آدمی ہیں	م
دل پھسلنا	مائل ہونا۔ راغب ہونا	ے بیان صاف صاف اور ایسا متین پھسلتا ہے جس پر دل سامعیں	م
دل کے کرارے ہونا	قوی دل ہونا۔ مضبوط ہونا	ے تری ادا جو قضا ہو تو کچھ نہیں پروا ڈریں گے موت سے کیا، دل کے جو کرارے ہیں	م
دلاسا دینا	تسلی دینا۔	ے مہربانی سے وہ دے اس کو دلاسا کیا کیا حال دیکھے کسی مشتاق کا اپنے جو تباہ	م
دل بھر آنا	آزردہ ہونا۔ آنکھوں میں آنسو آجانا۔ رونا۔	ے آگیا کچھ یاد دل بھر آیا آنسو گر پڑے ہم نہ روتے تھے تمہارے مسکرانے کیلئے	گ
دل بھر جانا	سیر ہو جانا۔ رغبت نہ رہنا	ے کس کی نبھتی ہے ہمیشہ رسم و راہ چار دن میں داغ بھر جاتا ہے دل	ی
دل اٹھا بیٹھنا	توجہ ہٹا لینا۔ خیال ترک کر دینا۔ آرزو نہ کرنا۔	ے کہاں اے داغ اب اپنا ٹھکانا اٹھا بیٹھے ہیں دل دونوں جہاں سے	م
دل اچاٹ ہونا	برداشتہ خاطر ہونا۔ دلجمعی نہ ہونا	ے دل کچھ اچاٹ سا ہے ترے طور دیکھ کر وہ بات کر کہ پیار کریں تجھ کو جی سے ہم	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دل پہ ہاتھ رکھنا	دھڑکنے والے دل کو تسکین و تقویت دینا۔	؎ رکھ لیا اس سنگ دل نے دل پہ ہاتھ ہائے میری دکھ بھری آواز سے	ی
دل میں گدگدی ہونا	چھیڑنے کو جی چاہنا	؎ حضرت زاہد ہماری چھیڑ کی عادت نہیں گدگدی ہوتی ہے دل میں پارسا کو دیکھ کر	م
دل میں کھنچنا دل میں بھچنا	دل ہی دل میں ناراض ہونا	؎ تنگ ہو ہو کے دل میں کھنچتے ہیں غیر کے ذکر پر وہ بھچتے ہیں	ی
دل میں چٹکی لینا	دل کو صدمہ پہنچانا۔ ناگوار بات کرنا۔	؎ میں نے پتہ کی کہہ کر لی ہے جو دل میں چٹکی غصہ میں بھر کے کیا کیا وہ بڑبڑا رہے ہیں	ی
دل کی گرہ کھلنا	کدورت دور ہونا۔ رنجش مٹنا۔	؎ نہ کھلے گی عدو کی دل کی گرہ آپ کیوں پیچ و تاب کھاتے ہیں	ی
دل کی گرہ نکلنا	رنجش رفع ہونا۔ کدورت نکل جانا۔	؎ چتون کے مٹیں گے بل ابرو کے کھلیں گے خم پر دل کی گرہ کوئی آسان نکلتی ہے	گ
دل دھڑکنا	دل کا بے قرار رہنا۔	؎ سوال وصل اُن سے کیا کروں میں دل دھڑکتا ہے وہ سن کر کہہ نہ بیٹھیں مجھ سے کیا بیہودہ بکتا ہے	ی
دل اٹھ جانا	اچاٹ ہو جانا۔ اکھڑ جانا۔ دل برداشتہ ہو جانا۔	؎ دل ہمارا اب وطن سے اٹھ گیا آب و دانہ اس چمن سے اُٹھ گیا	ی
دل پاک ہونا	دل صاف ہونا۔ بدنیتی نہ ہونا	؎ دل نہ تھا پاک یہی وجہ تو ہے اے قاتل دہن زخم سے دشمن کے جو بدبو آئی	ی
دل میں گھر بنانا	دل میں جگہ پانا۔	؎ جنت کے بدلے دل میں ترے گھر بنائیں گے یہ یادگار ہم سر محشر بنائیں گے	م
دل پکنا	سخت صدمہ پہنچنا	؎ یہ جوش داغ محبت سے پک رہا ہے دل نفس کے ساتھ نکلتی ہے بھاپ سینہ سے	ی
دل میں گھر پیدا کرنا	کسی کے خیال میں وقعت اور گنجائش حاصل کر لینا۔	؎ اہل جنت کو بھی آیا اس سے رشک جس کسی نے دل میں گھر پیدا کیا	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دل قابو سے نکل جانا	بے اختیار ہونا	؎ اس کا قابو سے دل نکل جائے ہے غضب اس پہ چال چل جائے	ف
دل الٹنا	دیوانہ ہوجانا۔ دماغ صحیح نہ رہنا	؎ میری وحشت سے جو اس کا دل حیران الٹا بخیۂ گر سینے لگا چاک گریباں الٹا	م
دل میں صاف ہونا	کدورت نہ رکھنا۔ رنج نہ ہونا	؎ تم سمجھتے ہو وہ خلاف نہیں وہ ذرا تم سے دل میں صاف نہیں	ف
دل کھول کر دینا	اچھی طرح دینا۔ دریا دلی سے دینا جی بھر کے دینا۔ بے دھڑک دینا	؎ ابر نیساں کے ہر اک قطرے پہ کہتی ہے صدف واہ دل کھول کے یوں اہل کرم دیتے ہیں	م
دل پرچنا	مائل ہونا۔ دل لگنا	؎ ایسی صحبت میں دل نہ کیوں پرچے دل لگی کے تھے سینکڑوں چرچے	ف
دل کو گھونٹ گھونٹ کر رکھنا۔	دل کو دبا دبا کر ضبط کر کے رکھنا	؎ دل کو تو گھونٹ گھونٹ کر رکھا مانتی ہی نہیں مگر آنکھیں	م
دل الٹنا	دل لوٹنا۔ بے قابو ہونا	؎ دوستوں کے کلیجے پھٹتے ہیں دشمنوں کے بھی دل الٹتے ہیں	ف
دل کا بودا ہونا	کمزور دل ہونا۔ ڈرپوک ہونا	؎ عشق کرتا ہے زبردستوں کو زیر دل کا بودا ہو اگر رستم بھی ہو	ی
دل لوٹ جانا	فریفتہ ہونا۔ عاشق ہونا	؎ یہ حسن پرستی بھی عجب شے ہے الٰہی دل لوٹ گیا جب کوئی خوشرو نظر آیا	ض ی
دل کو بجھا دینا	جوش و جذبہ نہ رہنا۔ امنگ جاتی رہنا۔ مایوس ہو جانا۔	؎ یاس نے کیا بجھا دیا دل کو کہ تڑپ کیسی اختلاج نہیں	م
دل چوٹ کھانا	صدمہ اٹھانا۔ عشق ہو جانا	؎ دل چوٹ جو کھاتا ہے تو رہتا نہیں ثابت اس شیشہ میں جس وقت پڑا بال نہ نکلا	ض ی
دل کی بات پا جانا	کسی کے دل میں جو خیال ہو وہ سمجھ جانا۔	؎ ہم تو اشارہ فہم بھی ہیں زود فہم بھی ملتے ہی آنکھ بات ترے دل کی پا گئے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دل میں جلنا	چپکے چپکے جلنا۔ اندر ہی اندر سلگنا غم و غصہ سے۔	؎ سرد مہری سے بھی تری ظالم داغ دل میں جلا ہی جاتا ہے	ض ی
دل کی لگن دل کی جلن	دل کی آگ	؎ پر پروانہ جھلے پھولوں کا پنکھا ایسا کہ مٹے شمع کی بھی دل کی لگن دل کی جلن	م
دل دہل جانا	خوف سے چونک پڑنا۔ ڈرنا۔ ڈر کی وجہ سے دل دھک دھک کرنے لگنا	؎ میت پہ میری آ کے دل اُن کا دہل گیا تعظیم کو جو لاش مری اٹھ کھڑی ہوئی	ض ی
دل میلا ہونا	رنج ہونا۔ فکر ہونا کھٹانا ٹھنا	؎ لو ذرا سا ہوا جو دل میلا پیشتر مرگ سے ہے واویلا	ف
دل جانا	محبت ہو جانا۔ دل محبت سے بے قابو ہو جانا۔	؎ سر جاتا ہے مرے سے ترا سودا نہیں جاتا دل جاتا ہے دل سے تری الفت نہیں جاتی	آ
دل سے الفت جانا	کسی کی محبت دل میں نہ رہنا۔	؎ ایضاً	آ
دل سرد ہو جانا	دل بجھ جانا۔ ولولہ اور شوق نہ رہنا	؎ سرد مہری سے زمانے کی ہوا ہے دل سرد رکھ کر اس چیز کو کیا آگ لگائے کوئی	م
دل پر چوٹ لگنا	صدمہ پہنچنا	؎ ان سے نگاہ ملتے ہی دل پر لگی وہ چوٹ بجلی سی اپنی آنکھوں کے نیچے چمک گئی	م
دم کے ساتھ جانا	عمر بھر رہنا۔ جان نکلنے ہی پر نکلنا	؎ یہ سر کے ساتھ جائیں گے یہ دم کے ساتھ جائیں گے ہمارے سر پہ آصف جاہ کے احسان ایسے ہیں	ض ی
دم بھرنا	فخر کرنا	؎ برنگ بوئے گل ہے ہر نفس یاد الٰہی میں قیامت تک بھرے گی دم نسیم صبحدم میرا	گ
دم لینا (۱)	جان لینا	؎ دم مرا لے کے ستم گار کریگا تو کیا یہ رہے گا ترے خنجر براں میں بھی	گ
دم آنکھوں میں اٹکنا	کچھ زندگی باقی رہنا۔	؎ دم مری آنکھوں میں اٹکا ہے کہ دیکھوں تو سہی کیا مسیحا سے مرے درد کا درماں ہوگا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دم لینا (۲)	سانس لینا۔ آرام لینا۔ سستانا	؎ کھڑے ہوں زیر طوبیٰ وہ نہ دم لینے کو دم بھر بھی جو حسرت مند میرے سایۂ دامن کے بیٹھے ہیں	آ
دم میں آنا	فریب میں آنا۔ دھوکہ کھانا	؎ فریب دلدار کا ہے احسان کہ ہم کو گردش سے بازار رکھا بچے ہزاروں بلاؤں سے ہم نہ جا سکے اسکے دم میں کر	گ
دم توڑنا	جان دینا۔ جان نکل جانا	؎ سر پھوڑنا فضول ہے دم توڑنا عبث دل پھیر دے بتوں کا یہ قدرت خدا کی ہے	م
دم ٹوٹنا	سانس قائم نہ رہنا	؎ بحر محبت جوش پر ہے کیا کروں نومشق ہوں دم ٹوٹ جاتا ہے مرا آتا ہوں جب ساحل کے پاس	گ
دم نہ مارنا	کچھ نہ کہنا۔ خاموش رہنا	؎ زیر خنجر بھی ضبط عشق رہا دم نہ اس بے گناہ نے مارا	گ
دم پر بن جانا	انتہائی مصیبت۔ جان پر آبننا	؎ کہاں کا صبر کہ دم پر ہی بن گئی ظالم بتنگ آئے تو حال دل آشکار ہوا	گ
دم پر بنا دینا	مصیبت ڈھا دینا	؎ کہو تم ہم نہ کہتے تھے نہ دیکھو آئینہ دیکھو بنا دیتی ہے دم پر اچھی صورت ایسی ہوتی ہے	آ
دم نکلنا (۱)	مرنا۔ جان نکلنا	؎ ہیں نہ تڑپا جو دم ذبح تو وہ کہتے ہیں دم تو نکلا مرے کشتہ کا پر ارماں نکلا	گ
دم نکلنا (۲)	بے حد خوف ہونا۔ اس قدر ڈرنا کہ جان پہ نوبت آجانا۔	؎ عشق سے کس کا زور چلتا ہے اس سے رستم کا دم نکلتا ہے	ف
دم چرانا	جان بچانا۔ پس و پیش کرنا	؎ ہے تجھ کو بعد امتحان کیوں دم چرانے کا گماں یہ دل سے اپنے دور رکھ رکھا نہیں کچھ دل کے پاس	گ
دم کرنا	پھونکنا (پڑھ پڑھ کر)	؎ ڈر ہے منہ پھیرے دم ذبح نہ خنجر اس کا پڑھ کے ہم صورۂ اخلاص کو دم کرتے ہیں	گ
دم ہونا	جان ہونا	؎ پہنچا ہوں لب گور تو میں اے غم الفت اب چھوڑ کہ مجھ میں نہیں دم اور زیادہ	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دم ہونا	کچھ پڑھ کر پھونکنا	؎ جو کہتا ہوں کہ مرتا ہوں تو فرماتے ہیں مر جاؤ جو غش آتا ہے تو مجھ پر ہزاروں دم بھی ہوتے ہیں	گ
دماغ فلک پر ہونا	غرور ہو جانا	؎ دل میں قمر کے جب سے ملی ہے اسے جگہ اس دن سے ہو گیا ہے فلک پر دماغ داغ	گ
دم میں دم ہونا	طاقت ہونا	؎ کر دوں گا میں بھی ترا ایک ہی ہو پانی جو دم میں دم مری اے تیغ یار باقی ہے	گ
دم نہ ہونا	طاقت نہ ہونا	؎ پہنچا ہوں لب گور تو میں اے غم الفت اب چھوڑ کہ مجھ میں نہیں دم اور زیادہ	گ
دم سرد بھرنا	آہ بھرنا۔ ٹھنڈی سانس لینا	؎ بھروں کیا اُس کے آگے میں دم سرد اسے وہ شعلہ خو کیا جانے کیا ہے	گ
دم بھر	ذرا سی دیر۔ ایک لمحہ	؎ زندگی میں پاس سے دم بھر نہ ہوتے تھے جدا قبر میں تنہا مجھے یاروں نے کیوں کر رکھ دیا	گ
دم میں آنا	فریب میں آنا	؎ آ جائے کوئی دم میں تو کیا کچھ نہ کیجیے عشق مجاز و چشم حقیقت نگر غلط	گ
دم کو لینا	خاموش ہونا	؎ کہا نہ کچھ عرض مدعا پر وہ لے رہے دم کو مسکرا کر سنا کے حال چپکے چپکے نظر اٹھائی نہ سر جھکا کر	گ
دماغ کرنا	غرور کرنا۔ تکبر	؎ غرور کیوں نہ ہو جب دل سی چیز ہاتھ لگی بڑا دماغ تری زلف مشکبو نے کیا	گ
دم رکنا	سانس لینے میں تکلیف ہونا	؎ دم مرے سینہ میں جو رکتا ہے آج کون خدا جانے خفا ہو گیا	گ
دم آ جانا	جان آ جانا۔	؎ ہو کے بسمل اس تن بے حس کو جنبش ہو گئی آ گیا دم مجھ میں گویا برش شمشیر سے	گ
دماغ سے نئی اترنا	نئی سوجھنا۔ نئی بات تراشنا اپج۔	؎ ہر وقت تازہ فقرہ ہے اُن کی زبان پر ہر دم نئی اترتی ہے ان کے دماغ سے	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دم بخود ہونا	خاموش ہو جانا۔ زبان نہ کھول سکنا۔	اک تمہاری چپ میں سو اعجاز دیکھے آپ تو دم بخود ہے عیسیٰ مریم تمہارے سامنے	آ
دم سے	ذات سے۔ بدولت	سارا ہے جلوہ کلب علی خاں کے دم سے آج عہد سرور آج ہے جشن شہانہ آج	گ
دم خم دیکھنا	ہمت و حوصلہ کا اندازہ کرنا	لڑا رکھی ہے جان ایسی جفا پر کوئی دیکھے ذرا دم خم ہمارا	م
دم اٹکا ہونا	دم رکا ہونا۔ ذرا سی سانس باقی رہنا۔	کہیں الجھا ہوا ہے دل تمہارا کہیں اٹکا ہوا ہے دم ہمارا	م
دم بند ہونا	خنیق میں آجانا	لب عاشق بیمار پہ کھولا نہیں جاتا دم بند مسیحا کا ہے بولا نہیں جاتا	ی
دم ہو چکنا	سانس ٹوٹ جانا۔ سکت باقی نہ رہنا۔	بحر الفت سے نکالیں آشنا تھک گیا ہوں مجھ میں بس دم ہو چکا	م
دم دینا (۱)	دھوکہ دینا۔ فریب دینا	صاف کب امتحان لیتے ہیں وہ تو دم دے کے جان لیتے ہیں	م
دم دینا (۲)	جان دینا	مجھ سے وہ کہتے ہیں پروانے کو دیکھا تو نے دیکھیے یوں جلتے ہیں اس طرح سے دم دیتے ہیں	م
دم میں آنا	فریب میں آنا۔	چل گئی چال آپ کی ہم پر سیدھے سادے تھے آگئے دم میں	م
دم قدم کے ساتھ لگی ہونا۔	لازم ہونا۔ جدا نہ ہونا	اہل دول نہ دیکھیں مجھے چشم کم سے داغ دولت لگی پڑی ہے مرے دم قدم کیساتھ	م
دم سوکھ جانا	آب نہ رہنا۔ دم جاتا رہنا	شہرہ تھا کہ ہے خنجر قاتل میں بہت آب دم سوکھ گیا اس کا مری تشنہ لبی سے	م
دم ناک میں ہونا۔	دق آنا۔ پریشان ہو جانا۔ تنگ آجانا۔	گلزار محبت سے کبھی خوش نہیں ہوتے وہ کہتے ہیں دم ناک میں ہے بوئے وفا سے	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دم دم کی خبر جانا	لحظہ لحظہ کی اطلاع بھیجنا	کربلا سے شام تک دم دم کی جاتی تھی خبر جابجا تھے ڈاک پر سب خط رساں بیٹھے ہوئے	م
دم ہونا	حوصلہ۔ گنجائش یا طاقت ہونا	ہاں پیو بادہ کشو دیکھیں تو کتنا دم ہے خود ہے ساقی کی طرف سے یہ تقاضا کیدا کیا	م
دم بڑھ جانا	زیادہ جان آجانا۔ طاقت آجانا	اس کی جنبش بھی ہے مثل نفس جاں پرور بڑھ گیا ہاتھ کا دم جس نے جھلایا جھولا	ی
دم بھرنا	دعویٰ کرنا۔ جتانا	وہ جو دم دوستی کا بھرتے ہیں تم سے در پردہ رشک کرتے ہیں	ف
دم جانا	جان جانا	یا سر وہی دست قاتل میں نہیں یا مرتے ہیں یا ہمارا دم گیا یا خنجر فولاد کا	ی
دم اکھڑنا	سانس سینہ میں قائم نہ رہنا	اکھڑا ہے دم مرا تو یہ حکمت ہے چارہ گر دل پر سے اُڑ نہ جائے گی گردِ ملال کیا	ی
دم کھنچ کر آنکھوں میں آجانا	سانس سینہ سے اکھڑتا ہے اس وقت صرف آنکھوں میں دم باقی ہوتا ہے بے حد اشتیاق کا اظہار ہے	دم کھنچ کے آگیا ہے مری چشم شوق میں قاتل کھنچی ہوئی تری تلوار دیکھ کر	ی
دم لینا	ٹھیرنا۔ سانس لینا۔	دل کا لگاؤ غیر سے کچھ دل لگی نہیں دم لو تمہیں بھی اس کے مزے آتے جاتے ہیں	ی
دم باز ہونا	چالاک، فریب دینے والا	چال، چکمہ، فقرہ، دم، جھانسہ، فریب سیکھ جائے کوئی اس دم باز سے	ی
دم جھانسوں میں لگا رکھنا	مکر و فریب سے پھانس رکھنا	لگا رکھینگا دم جھانسوں میں دو چار کہ پھر مشتاق آئیں گے کہاں سے	ض ی
دم دلاسے دینا	تسلیاں دینا۔ تسکین دینا۔ فریب دینا۔	دم دلاسے وہ مجھ کو دے کے گئے مجھ سے آنے کا عہد لے کے گئے	ف
دن گن گن کر گزارنا	وقت مشکل سے کاٹنا	تھا ہمیں ہجر میں ایک ایک مہینا برسوں دن گزارے ہیں ترے سر کی قسم گن گن کر	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دنیا سے گذرنا	مرنا۔	؎ امید یہ کہتی ہے وہ آتے ہیں ٹھہر جا ہے یاس کی تاکید کہ دنیا سے گذر آج	گ
دن پورا ہونا	شام ہو جانا۔ دن ختم ہو جانا	؎ دن نہ پورا ہو چکا ہم ہو گئے آخر تمام روزِ فرقت کی خدا کیا سخت گھڑیاں ہو گئیں	گ
دن پھرنا (۱)	اچھے دن آنا۔ قسمت جاگ اٹھنا	؎ پھریںگے داغ نہ دہلی کے دن یقین مانو نہیں ہے چرخ میں دولاب چاہ کی گردش	گ
دن دکھانا	صورت پیدا کرنا۔ حال کرنا	؎ قیامت کے آثار ہیں صبح ہجر نہ جانا تھا یہ دن دکھائیگی رات	گ
دن ڈھلنا	شام ہونا۔ سورج کا قریب غروب ہونا۔	؎ دن ڈھلے آنے کا وعدہ ہے کسی سے لیکن آج یہ دن وہ قیامت ہے کہ ڈھلتا ہی نہیں	گ
دن ٹال دینا	وقت نکال دینا	؎ دن پہلوؤں سے ٹال دیا کچھ کہہ نہ سکے ہرچند ان کو وصل کا اقرار ہی رہا	آ
دن اچھے نہ ہونا	برا زمانا آنا۔ طالع نحوست کے زیر اثر ہونا۔	؎ اک نجومی داغ سے کہتا تھا آج آپ کے دن اے جناب اچھے نہیں	آ
دن کٹنا	دن گذارنا۔ زندگی بسر کرنا	؎ تمام رات وہ جاگیں وہ سوئیں سارے دن خبر ہے کیا انھیں کیوں کر کٹے ہمارے دن	آ
دن پھرنا (۲)	اچھا وقت آنا۔	؎ ہمیشہ تم کو مبارک ہو داغ روزِ نشاط پھریں ہمارے بھی جیسے پھرے تمہارے دن	آ
دن چڑھانا	دیر کرنا۔ کوئی کام صبح ہی نہ کرنا	؎ کرینگے صبح قیامت بھی انتظار بہت کہ عادت آپ کو ہے دن چڑھاکے آنے کی	آ
دن اچھے ہونا	خوشحال ہونا۔ زمانہ موافق ہونا	؎ دن اچھے تھے جب تک مرے آشنا تھے برے وقت میں سب کنارے ہوتے ہیں	م
دن دہاڑے	روزِ روشن میں	؎ روزِ محشر جو گھٹا دور جبگر میں سمجھا دن دہاڑے مرے آگے شب فرقت آئی	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دنیا دیکھنا	وسیع تجربہ ہونا۔ زمانہ دیکھا ہونا	؎ جہاں دیدہ ہیں ہم نے دیکھی ہے دنیا نہیں آپ کے دم میں ہم آنے والے	ض ی
دن کب آیا کب گیا؛ دن آنا؛ دن جانا؛	سورج کس وقت نکلا۔ کس وقت چھپا۔	؎ بہت ہی مختصر تھا وصل کا دن خدا جانے کب آیا کب گیا دن	ض ی
دوئی اٹھ جانا	دوسرے کا خیال جاتا رہنا۔ صرف ایک ہی کا خیال باقی رہنا۔	؎ تجھے دیکھ کر وہ دوئی اٹھ گئی کہ اپنا بھی ثانی نہ دیکھا نہ دیکھا	ی
دو ہی	ایک دو ہی۔ تھوڑا۔ ذرا سے ہی	؎ دل بیتاب مرا وہ نہ پھنسانے پائے دو ہی جھٹکے جو ذرا زلف دوتا کے پائے	گ
دودھ کی بو آنا	بچپنے کا اندازہ	؎ تلخی موت کو فرہاد کی وہ کیا جانے منہ سے شیریں کے ابھی دودھ کی بو آتی ہے	گ
دوسرے کو دیکھ نہ سکنا	حسد کرنا۔ جلنا	؎ دوسرے کو دیکھ سکتے ہی نہیں آتے ہیں منہ اپنی بھی تصویر پہ	م
دور ہی سے سلام ہے	اظہار بے زاری۔ مائل نہ ہونا بچنا۔	؎ مراد کو ان سے جو آ گیا کہ جہاں میں کیسے یار وفا تو کہا کہ میں نہیں جانتا مراد دور ہی سے سلام ہے	گ
دوسرے تیسرے	دوسرے دن۔ تیسرے دن	؎ یہ بھی احسان ہے جو وہ ہمارے ہاں دوسرے تیسرے قیامت کے	گ
دو باتوں میں فیصلہ کر دینا	دو فقروں میں طے کر دینا	؎ ہم سے انکار ہوا غیر سے اقرار ہوا فیصلہ خوب کیا آپ نے دو باتوں میں	آ
دور ہونا۔	جاتا رہنا۔ فرو ہو جانا	؎ کہو جب تم یہ ہے بیمار میرا تو کیوں کر دور ہو آزار میرا	آ
دوسرے کی بلائیں کو دبڑنا	دوسرے کی بلا اپنے سر لینا	؎ تو دوست ہے کس طرح نہ لیں تیری بلائیں ہم کو دپڑا کرتے ہیں دشمن کی بلائیں	آ
دو بھر ہو جانا	مشکل ہو جانا	؎ لے کے دل دو گے تو دو بھر تجھے ہو جائیگا تم ذرا اس سے بھی پوچھ تو لو جائیگا	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دون کی لینا	بڑائی کرنا۔ فخر کرنا۔ ڈینگ مارنا	ے نازہونا ہے انھیں مال پرایا لے کر دون کی لیتے ہیں مرا دل شید لے کر	م
دونوں ہاتھوں سے سلام	پشیمان ہو کر ترک تعلق کرنا	ے آزمایا ہے مدام آپ کو بس بس اجی بس دونوں ہاتھوں سے سلام آپ کو بس بس اجی بس	م
دو بدو ہونا	تکرار ہونا۔ ترکی بہ ترکی جواب دینا۔	ے ناصح سے وقت گفتگو کیا کیا ہوتی ہے دو بدو بہتر ہے یہ بدتر ہے یوں وہ یہ کہے میں یوں کہوں	م
دور دورے رہنا	عروج رہنا۔ چڑھی بنی رہنا	ے رئیسوں کی ہے چاندنی چار دن کی ہمیشہ کہیں دور دورے رہے ہیں	م
دو چار قدم ہونا	قریب ہونا	ے وہ جلد نہ کیوں اٹھتے مری بزم عزا سے عشرت کدۂ غیر بھی دو چار قدم تھا	م
دوہائیاں دینا	فریاد کرنا	ے ترچھی نگاہ نے تیری ادا نے مارا ہے دوہائیاں یہ ہی سب نوجوان دیتے ہیں	م
دوہائی ہونا	فریاد ہونا	ے مال اک نہیں چھوڑا دوہائی ہے خدا کی پھر مانگنے والوں کا تقاضا نہیں جاتا	ی
دو دن	تھوڑی مدت	ے آج کل میں فارغ ہو گئے کا سیاب کیوں مرے جلتے ہو دو دن کے لئے	م
دو ٹوک ہونا	بگڑ جانا۔ قطع تعلق ہونا	ے جاتے ہیں بزم غیر میں ہم بھی بھرے ہوئے دو ٹوک آج اس سے ہاں نہ ہوئی آج یا ہوئی	م
دو دو باتیں ہونا	مقابلہ ہونا۔ بحث ہونا	ے تجلی کی موسیٰ سے ہوں دو دو باتیں اگر شکل ہم دیکھ پائیں تمہاری	م
دور سے لینا	دور سے دیکھتے ہی ناراض ہونا	ے آہٹ نہیں سنی کہ مجھے دور سے لیا پسلی پھڑک اٹھی تھی مگر پاسباں کی	م
دور ہو!	حقارت کا جملہ ہے کہ یہاں سے نکل جاؤ۔ چلے جاؤ۔	ے میں جو رویا اس کے کوچے میں تو جھنجلا کر کہا دور بھی ہو پانی مرتا ہے در دیوار میں	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دوالا نکلنا	سرمایہ ختم ہو جانا۔ مفلس ہو جانا۔ بیندے بیٹھ جانا	؎ سودے میں جنس دل کی دوالا نکل گیا بیوپار وہ کیا تھا کہ جس میں بچت نہ تھی	ی
دو چلوؤں میں بہک جانا	بہت تھوڑی سی پی کر مست ہو جانا۔	؎ کیسی جناب داغ کی تھی مے کشی میں دھوم دو چلوؤں میں آج وہ حضرت بہک چلے	ی
دونوں پہلو مل جانا	انتہائی لاغری۔ اِدھر کی پسلی اُدھر کی پسلی مل جانا۔	؎ ضعف سے دونوں مل گئے پہلو چین بستر سے چھل گئے پہلو	ف
دور بلا عقلمندوں کی یا کسی کی	بلا کا دور رہنا	؎ پھر یہ سمجھے کہ اپنا گھر ہے بھلا عقلمندوں کی داغ دور بلا	ف
دو دن کے یار ہونا	عارضی دوستی ہونا	؎ یہ بوالہوس رقیب تو دو دن کے یار ہیں ترائیگاں شباب نہ کر سیتیں عبث	ض ف
دودِ جگر گھٹنا	جگر کی آہوں کا دھواں پھیل جانا	؎ روز محشر جو گھٹا دودِ جگر میں سمجھا دن ڈھلے مرے آگئے شب فرقت آئی	ی
دوہائی سننا	فریاد سننا	؎ کیوں لئے تھے ستم جو کہتے ہو یہ دوہائی سنی نہیں جاتی	ض ی
دیکھنا چلنا	خبردار رہنا۔ چوکس رہنا۔ چاروں طرف نگاہ رکھنا	؎ آئیں گی ٹوٹ ٹوٹ کے قاصد پہ آفتیں غافل اِدھر اُدھر بھی ذرا دیکھنا چلے	گ
دیگ کا پیندا ہلکا ہونا	پینلی چادر کا کمزور ہونا	؎ بھٹی شراب کی تو چڑھائی ہے مے فروش ہلکا ہوا جو دیگ کا پیندا غضب ہوا	آ
دیکھتے دیکھتے	آنکھوں کے سامنے۔ تھوڑے ہی زمانہ میں۔	؎ دیکھتے دیکھتے پلٹا ہے زمانہ کیسا جلد جم جاتا ہے ہر شخص کا نقشہ کیسا	ی
دھبہ لگانا	بٹہ لگانا۔ عیب لگانا	؎ گئی ہے نہ فرقت نہ جائے گی رات سحر کو بھی دھبا لگائے گی رات	گ
دھوپ کھلنا	تیز دھوپ نکلنا	؎ جام شراب ہاتھ سے ساقی نے رکھ دیا جب منہ ہوس کے دھوپ چمن میں ذرا کھلی	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دھوم دھامی	بڑے پیمانہ پر۔ بڑے اہتمام و احتشام سے۔ بہت چہل پہل کیساتھ	؎ مرے قتل کے روز میلا لگیگا یہ جلسہ وہ اک دھوم دھامی کرینگے	م
دھوم ہونا	شہرت ہونا۔	؎ ہرگز نہ تھا زمانۂ سابق میں یہ فلک جس آسماں کی دھوم تھی وہ آسمان ہے اب	گ
دھوم رہنا	بڑی چہل پہل رہنا	؎ شریک آہ وفغاں بھی سخن سخن میں رہے جو ہیں رہوں تو بڑی دھوم انجمن میں رہے	گ
دھن بندھنا	خیال ہونا۔ پختہ ارادہ کرنا	؎ اے داغ دھن بندھی ہے تجھے کوئے یار کی کمبخت موت ہے ترے سر پر سوار آج	گ
دھن میں چلے جانا	کسی کے خیال میں محو ہوکر جانا	؎ چلے تھے ہجو داس کی دھن میں ہم کیا جانے کس جا وہ اتر تھا کہ دکھن تھا وہ پورب تھا کہ پچھم تھا	ی
دھڑی اٹھانا	ایسی بات کرنا جو ناگوار ہو۔ برداشت کرنا۔ الزام اٹھانا	؎ دل لے کے اب وہ جان طلب کرتے ہیں مجھے یہ ایسی دھری ہے کہ اٹھائی نہیں جاتی	گ
دھمکی ماننا	ڈر جانا۔ خوف سے کہنا مان لینا۔	؎ روز جزا کا خوف دلایا تو یہ کہا ان دھمکیوں کو آپ کی ہم مان جائینگے	گ
دھبہ رہنا	الزام رہنا	؎ یہ خون داغ ہے ہرگز نہیں چھٹنے کا اے قاتل کہ اس کا حشر تک دھبا رہیگا تیرے دامان پر	گ
دہل جانا	ڈر جانا	؎ اس قدر خوف ہے مجھ کو ستم پنہاں کا ایک بیک لطف بھی کیجیے تو دہل جاؤں گا	گ
دھجیاں اڑانا	ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔	؎ دھجیاں اس کی فرشتوں نے اڑائیں کیا کیا ہاتھ اُن کے جو مرا دامن فریاد آیا	گ
دھیان پھرنا	توجہ ہٹ جانا۔ خیال بدل جانا۔	؎ کعبے کی سمت جاکے مرا دھیان پھر گیا اس بت کو دیکھتے ہی بس ایمان پھر گیا	گ
دھیان کرنا	توجہ کرنا۔ خیال کرنا۔	؎ اسقدر دھیان کون کرتا ہے ایسے احسان کون کرتا ہے	ف

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دھوم سے ہونا	بڑی شان سے۔ بڑے اہتمام اور تزک سے ہونا۔	؎ بعد میرے روئیگا سارا زمانہ دیکھنا دھوم سے ہوگا مرا ماتم تمہارے سامنے	آ
دھجیاں لینا	پرخچے کر دینا۔	؎ پھر وحشتِ دل ہے اور صحرا لین خار نے دھجیاں رفو کی	گ
دھو دھو کے پینا	نیت کی خرابی اور ہوسنا کی کی علامت ہے کہ ختم ہوجانے پر اس برتن میں پانی ڈال کر پی جانا۔	؎ ساقی تو مجھ کو چاٹ لگا کر الگ ہوا دھو دھو کے پی رہا ہوں پیالہ شراب کا	م
دھوتیں بکھرنا	بہت خرچ ہوجانا یا مفلس ہونا	؎ دل دے کے مفت مول لیا پھر ہزار بار اپنے دھوتیں بکھر گئے عہد شباب میں	م
دھڑکا ہونا	اندیشہ ہونا۔ خوف لگا ہونا	؎ ہے دونوں طرف ایک ہی ڈر دیکھئے کیا ہو اے داغ انھیں بھی تو ہے دشمن ہی کا دھڑکا	م
دھن لگنا	خیال لگا رہنا	؎ دھن لگی رہتی ہے اپنے دوست کی آٹھوں پہر میں غنیمت جانتا ہوں کچھ تنہائی مجھے	م
دھواں دھار	مسلسل۔ پرزور۔ لگاتار	؎ ہیں لال پری نشہ مے سے پری آنکھیں پھر اس پہ دھواں دھار وہ کاجل بھری آنکھیں	م
دہن دہن سے دعا	ہر ایک دہن سے دعا نکلتی ہے کثرت مراد ہے۔	؎ دہن دہن سے دعائے بقائے دولت و عمر سخن سخن میں ہے شکر و سپاس حد سے زیادہ	م
دہن موتیوں سے بھرنا	موتیوں سے منہ بھرنا۔ اظہار قدردانی ہے۔	؎ سخنور اگر قدر اس کی کریں ضیاء کا دہن موتیوں سے بھریں	م
دھاک ہونا	خوف ہونا۔ رعب ہونا	؎ وہ اسپ شہ چالاک ہے بجلی سی جس کی دھاک ہے	م
دھر لینا	رکھنا	؎ ہمیں تو شوق ہے بے پردہ تم کو دیکھیں گے تمہیں ہے شرم تو آنکھوں پہ ہاتھ دھر لینا	م
دھس جانا	زمین میں بیٹھ جانا۔	؎ چلتے چلتے جو ٹھہر جاتے پڑے بوجھ ایسا ماہی زیر زمیں کا بھی تو دھس جائے قدم	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دھجیاں اڑنا	ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا۔	؎ خار خار نا امیدی نے دکھایا ہے مجھے دھجیاں ہو ہو کے اڑنا دامن فولاد کا	ی
دھوم مچانا	شور کرنا۔ شہرت دینا	؎ ہلا رہی ہیں فلک عاشقوں کی فریادیں یہ تو دھوم مچائی ہے دلستاں کیسی	ی
دھرا ہونا	پاس ہونا۔ رکھا ہونا۔ مالدار ہونا۔	؎ خدا کا مال ہے جان اور دل ہے دلبر کا دھرا ہی کیا ہے جو عاشق گرہ سے کھوتا ہے	ی
دھمک ہونا	سر میں ہلکا سا درد ہونا۔ سر بھاری ہوجانا۔	؎ اس نزاکت پہ سنے کیا وہ ہماری فریاد غنچہ چٹکے تو کہے سر میں دھمک ہوتی ہے	م
دھکی میں آنا	خوف زدہ ہوجانا	؎ دل ظاہری عتاب سے کیا خوف کھا گیا بھبکی میں آگیا تری دھکی میں آگیا	ی
دھن میں ہونا	خیال میں ہونا	؎ نہیں معلوم کہ اے داغ تو ہے کس دھن میں نہ تلاش بت مہوش نہ سر جام شراب	آ
دھندلکے ہیں	کچھ رات اور کچھ دن۔ کسی قدر اندھیرا باقی رہے اسوقت۔	؎ دم رخصت تم آنچل میں مرا دل باندھ لے جانا ابھی تو رات باقی ہے چلے جانا دھندلکے ہیں	ی
دھاوا کرنا	حملہ کرنا۔ چڑھ کر آنا	؎ دل پہ دھاوا کرے گی بے شک لیس پلٹن ہے تیر مژگاں کی	ی
دھول	دھپا۔ ہاتھ سے ضرب پہنچانا ہاتھ سے مارنا۔	؎ باد صبا کے جھونکے نے بے آبرو کیا غنچے کی ایسا دھول میں پگڑی اتر گئی	ی
دھڑی جمنا	لاکھا جمنا۔ ہونٹ پر مسی کی ہلکی سی سیاہ تحریر پڑ جانا۔	؎ پٹیاں جمتی ہیں مسی کی دھڑی جمتی ہے آج ساماں کدھر کا ہے کہاں جائیگا	ی
دھواں گھٹنا	دم رکنا۔ اندھیرا چھانا	؎ بجھ گیا دل انار سا چھٹ کر رہ گیا سینہ میں دھواں گھٹ کر	ف
دھونی رمانا	جوگی لوگ کہیں بیٹھ کر الاؤ جلاتے ہیں اور آگ سلگائے رکھتے ہیں اور وہاں سے نکل کے ٹلتے ہیں امیدوار ہر کہیں جم کر بیٹھ رہنا۔	؎ آپ دھونی رماتے بیٹھے ہیں ان پر ایمان لاتے بیٹھے ہیں	ف

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دھنّا دینا	جم کر بیٹھ جانا	؎ تو نے نہیں کہا ہے تو بیٹھا ہے کیوں رقیب دھنا دیے ہوئے ترے در پر کہے بغیر	ض ی
دھر لینا	معقول کر دینا۔ خاموش کر دینا	؎ بگڑے جو ذکر غیر پہ ہم اس نے دھر لیا کوئی جواب جب نہ بن آیا بنا کئے	گ
دینے والوں کا بھی منہ دیکھا ہے ؟	تعریض و طنز کا کلمہ ہے مراد آپ خود تو کیا ہیں فیاض آدمیوں کا منہ تک نہیں دیکھا	؎ دینے والوں کا بھی منہ آپ نے دیکھا ہے کبھی ایک بوسہ کی بھی خیرات ہوا کرتی ہے	ض ی
دیکھے بھالے ہونا۔	اچھی طرح جان پہچان کے۔ آزمائے ہوئے جانچے ہوتے۔	؎ وفاداروں میں مخبروں کے حوالے پرکھے ہیں ہمارے جانے بوجھے ہیں ہمارے دیکھے بھالے ہیں	ی
دیوان صاف ہونا۔	دیوان کا دوبارہ خوشخط لکھا جانا	؎ مشغلہ ہے یہ جناب داغ کا ہو رہا ہے آج کل دیوان صاف	گ
دین و دنیا سے جانا	کہیں کا نہ رہنا۔	؎ دین و دنیا سے گیا تو یہ سمجھ لے اے داغ غضب آیا ترا اس بت پہ اگر دل آیا	گ
دیوار کے آگے دیوار کھڑی ہو جانا۔	رکاوٹ پر رکاوٹ پیدا ہو جانا	؎ میں حسن سے سکتہ میں وہ ہے عشق سے حیراں دیوار کھڑی ہو گئی دیوار کے آگے	ی
دیکھنے کو نہ ملنا	نایاب ہونا	؎ لگی نہ آنکھ مری چشم پاسباں کی قسم شب فراق کہیں دیکھنے کو خواب نہ تھا	گ
دیکھتا بھالتا آنا	تلاش کرتے ہوتے آنا	؎ کون سا طائر گم گشتہ اسے یاد آیا دیکھتا بھالتا ہر شاخ کو صیاد آیا	گ
دین و دنیا سے گذرا ہوا	دونوں جہاں سے فارغ۔ بے واسطہ	؎ تمہارے گھر میں ہے اس کا ٹھکانا گیا گذرا جو ہو دنیا و دیں سے	گ
دینا آجانا	تاوان دینا۔ ڈنڈ دینا	؎ پڑ گئے لینے کے دینے دل کو واپس مانگ کر اور لیجئے ہم کو الٹی بات دینی آگئی	ی
دیکھ کر	جان بوجھ کر۔ سوچ سمجھ کر	؎ جیتے دیتا کس کو داغ روسیاہ پر خدا نے دیکھ کر پیدا کیا	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
دیا کھانا	کسی کا دست نگر ہونا۔ کسی کے عطیہ سے بسر ہونا۔	؎ تیر فراق داغ تمنا و رشک غیر دل ہو جگر ہو کھاتے ہیں سب آپ کا دیا	آ
دیکھ بھال کرنا	سنبھالنا۔ چھان بین کرنا۔ خبر لینا	؎ نہ دیکھی نبض نہ پوچھا مزاج بھی تم نے مریض غم کی یونہیں دیکھ بھال کرتے ہیں	آ
دیا لیا آگے آنا	خیرات کرنا۔ صدقہ دینے کا اثر	؎ کچھ آگیا مرے آگے دیا لیا میرا یقین تھا وہ مری جان لے کے جائینگے	م
دیوار چننا	دیوار بنانا۔ تعمیر کرنا	؎ کدورت پر کدورت جم گئی ہے میرے سینہ پر چنی ہے عشق نے دیوار پہ دیوار کیسی ہے	ی
دیوار پھاندنا	دیوار پھلانگ جانا۔ کود جانا۔	؎ شوق نظارہ وہاں لے تو گیا پھاندنی دیوار باقی رہ گئی	ی
دیکھتے کا دیکھتا رہ جانا	کچھ نہ کرسکنا۔ حیران رہ جانا	؎ لے کے دل وہ چھیڑ سے کچھ کہہ گیا دیکھنے کا دیکھتا میں رہ گیا	ی
دیکھتے ہی دیکھتے	آنکھوں کے سامنے حالات جلد جلد بدل جانا۔	؎ دیکھتے ہی دیکھتے گذرا طلسمات جہاں دیکھتے ہیں اور کیا پیش آنیوالی صورتیں	ی
دینا ہونا۔ دینا آنا	واجب الادا ہونا۔ زیر بار احسان ہونا۔ مقروض ہونا۔	؎ جواب کیوں نہ دیں کچھ اس کا ہم کو دینا ہے کہ تیر لگتی ہے دشمن کی ہم کو آدھی بات	ی
ڈاک پر بیٹھنا	جگہ جگہ تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر آدمی تعینات ہونا کہ اپنی منزل سے دوسری منزل تک پیغام پہنچا دے۔	؎ کربلا سے شام تک جاتی تھی دم دم کی خبر جابجا تھے ڈاک پر سب خط رساں بیٹھے ہوئے	م
ڈانواں ڈول	کسی مرکز پر نہ ہونا۔ متلون۔ کسی خیال پہ قائم نہ رہنا۔	؎ اگر اے حضرت دل ہے وہ ہرجائی تو کیا غم ہے بھٹکتی تم بھی ڈانواں ڈول نیت اپنی رہنے دو	م
ڈالی میں لگا کر لانا	پیشکش کے لئے لانا	؎ آج وہ دن ہے کہ زیور بن کے گردون سے گل لاتے ڈالی میں لگا کر آفتاب و ماہتاب	ی
ڈر ڈر کے رہ جانا	کسی اندیشے سے تامل کرنا۔	؎ بتوں کے خوف سے ڈر ڈر کے رہ گیا ہوں کئی ہزار مرتبہ آمادۂ [illegible]	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ڈر ڈر کے پاؤں رکھنا	جھجکتے ہوئے ، اندیشہ سے قدم رکھنا ۔	؎ لاکھوں میں مجھ کو تاڑ گیا وہ نگاہ باز رکھا جو میں نے محفل اعدا میں ڈر کے پاؤں	گ
ڈر دکھانا	خوف دلانا ۔ رعب جمانا	؎ مدعی لاکھ ڈر دکھاتے ہیں وہ جو کہتے ہیں کر دکھاتے ہیں	ف
ڈسنا	سانپ کا کاٹنا	؎ زہر چڑھتا ہے تری زلف کے لڑکے سے مار رکھتی ہے یہ ناگن یونہیں کب ڈستی ہے	م
ڈگری ہونا	عدالت سے مدعی کا مطالبہ واجب قرار دیا جانا ۔	؎ کیا مرے نام سے محشر میں نہ ڈگری ہوتی اس نے جھگڑا وہ کیا فیصلہ ہونے نہ دیا	م
ڈگڈگا کے پیتا	بھرا ہوا پیالہ ایک دم پی جانا بغیر سانس لئے پی جانا ۔	؎ امیدوار ہوں کرم بے حساب کا پیتا ہوں ڈگڈگا کے پیالہ شراب کا	م
ڈلی ڈلی کو نمک کی ترسنا	نمک کی کنکری کے لئے محتاج ہونا ۔	؎ ڈلی ڈلی کو نمک کی ترستے ہیں اعدا مٹا ہے عہد میں تیرے وہ نام شور و فسا	م
ڈنکا بجنا	مشہور عالم ہونا ۔	؎ حیدر آباد کا بجتا ہے جہاں میں ڈنکا تو بتیں کیوں نہ بجیں دھوم سے باون باون	م
ڈورے ڈالنا	پھانسنا ۔ تدبیر کرنا ۔ کوشش کرنا ۔	؎ ہم دکھا لائیں تجھے نرگس بیمار کی آنکھ ڈورے ڈالے گی مگر بلبل گلزار کی آنکھ	گ
ڈوب کر اچھلنا	غوطہ کھا کر ابھرنا ۔	؎ خضر بھی تو اسی گرداب سے گھبراتے ہیں ڈوب کر بحر محبت میں اچھلتا ہی نہیں	گ
ڈوب جانا	بیکار جانا ۔ غرق ہو جانا	؎ سچ ہے کہ یوں ہی ڈوب گئیں اپنی وفائیں ہم تم پہ کسی کام کا دعوےٰ نہیں کرتے	گ
ڈولا جانا	دلہن کی سواری جانا	؎ مے خانہ سے نکلا ہے خم دختر رز کیوں زاہد کے تو گھر آج یہ ڈولا نہیں جانا	ی
ڈوب مرنا	شرم سے دریا یا کنوئیں میں ڈوب کر مر جانا ۔	؎ گریۂ بے سود پر ہنستے ہیں غیر ڈوب مرتے کاش اس دریا میں ہم	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ڈور بھانسنا	ڈورا بٹنا ۔	شیخ ہیں بہروں وظیفہ بھانستے کام آجاتا جو ڈورا بھانستے	ی
ڈھا دینا	گرا دینا ۔ منہدم کر دینا	صرف بنائے میکدہ اے شیخ کچھ نہ پوچھ اکثر اک اینٹ کے لئے مسجد کو ڈھا دیا	آ
ڈھب سے پینا	چھپا کر موقع سے پینا ۔ قرینہ اور سلیقہ سے پینا ۔ زیادہ نہ پینا	مے تو حلال ہے جو پیئے ڈھب سے بادہ نوش میں توبہ کرکے اور پشیمان ہو گیا	گ
ڈھنگ اڑانا	رنگ اختیار کرنا ۔ نقل کرنا	غیر کے ڈھنگ اڑاؤ اے داغ ہے اگر راحت و آرام کی حرص	گ
ڈھب پر لگا لینا	اپنے طریقہ پر لے آنا ۔ اپنی مرضی کے مطابق بنا لینا	بری بلا ہے یہ داغ پرفن تم اسکو ہرگز نہ منہ لگانا وگرنہ ڈھب پر لگا ہی لیگا سنیں اگر اسکی چکنی باتیں	گ
ڈھٹائی کرنا	بے شرمی ۔ بے غیرتی	عدو سے مل کے پھر ایسی ڈھٹائی ذرا شرماتے ہوتے اپنے جی میں	م
ڈھال کر گالیاں دینا ۔	ظاہرا دوسروں کو مگر درصل اور کو گالیاں دینا مخاطب کسی کو کرنا اور اشارہ دوسرے کی طرف ہونا ۔	کیا کوئی اس کنایہ کو پہچانتا نہیں دیتے ہو گالیاں مجھے غیروں پہ ڈھال کر	م
ڈھب آنا ۔	طریقہ معلوم ہونا ۔	بسر کیونکر کرینگے خلد میں ہم واعظ نادان ہمارے جد امجد کو نہ واں رہنے کا ڈھب آیا	گ
ڈھب کے ہونا ۔	طریقہ کا ہونا ۔ حسب مطلب ہونا	جو بھید کی باتیں ہیں رقیبوں سے ملیں گی وہ ہیں مرے مطلب کی وہ ہی ہیں مرے ڈھب کی	ی
ڈھنگ ملنا	یکساں طریقہ ہونا ۔ ایک ہی طرح کے انداز ہونا ۔	ملتے ہیں تیرے چاہنے والے میں تیرے ڈھنگ جو تجھ پہ مٹ گیا مجھے اس نے مٹا دیا	آ
ڈھال دینا	پلٹ کر وہ ہی الزام دیدینا ۔ بات کسی کہنے والے پر چپکا دینا	میں نے ان پر ڈھال دی جب بے وفا مجھ کو کہا اک مزا ہے اس محل پر بات دہرانے میں بھی	ی
ڈیڑھ انچھر پڑھانا	ترکیبیں بتانا ۔ ہوشیار کر دینا	حال غم کے لئے اس بھی تنہا دیتے ہیں ضرور ڈیڑھ انچھر دل مضطر کو پڑھا لوں تو کہوں	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ڈینگ کی لینا	شیخی مارنا۔	؎ نہ لے ڈینگ کی دل حذنگ نگہ سے نہیں بولتے ایسے جہاں سے بڑھ کر	م
ذرا کوئی کچھ کہے!	تھوڑی سی بات ناگوار کسی کے منہ سے نکلے!	؎ اے داغ اس کی بزم میں ہم گل کھلائینگے اس کا ہے انتظار ذرا کوئی کچھ کہے	گ
ذرا سے ہونا	کم عمر ہونا۔ چھوٹا ہونا	؎ اب قامت زیبا نے اٹھائی ہے قیامت فتنے بھی ذرا سے تھے کبھی تم بھی ذرا سے	م
ذرا سا منہ نکل آنا	ڈر سے یا تکلیف سے لاغر ہونا یا کسی فوری اثر سے شرمندہ ہونا	؎ ڈر گئے نام شفا سن کے زہے خواہش مرگ منہ ذرا سا نکل آیا ترے بیماروں کا	گ
ذرا	کچھ بھی۔ تھوڑا سا بھی	؎ تم کہ بیداد کرو اور نہ شرماؤ ذرا ہم کہ ناکردہ گنہ اور پشیمان بہت	آ
ذرا نام کو نہ تھمنا	کچھ بھی باقی نہ رہتا	؎ جائے سکہ جو ترے اسپ کی صورت ہوتی گنج قارون میں ذرا نام کو تھمتا نہ درم	م
ذکر نکالنا	تذکرہ چھیڑنا۔	؎ عدو کا ذکر جو ہم چھیڑنے نکالتے ہیں۔ وہ ٹالتے ہیں یہ کیا طریق ہے اے بے وفا کہا تو کہا تجھے تو ہے سودا	م
ذکر	بات چھیڑنا	؎ کوئی آئے اس بزم سے کیا نکل کر کہ رہ گیا ہے مرا ذکر چل کر	گ
ذکر چل کر رہ جانا	کسی کے متعلق بات شروع ہو کر نامکمل ختم ہو جانا۔	؎ ایضاً	گ
ذہن پر چڑھنا	یاد ہو جانا	؎ چڑھے ذہن پر نہ زبان پر مرے چار حرف صنا جی تو پھر آگے کہنے کا لطف کیا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو	گ
رات جانا	رات گذر جانا۔ رات تمام ہو جانا	؎ نہیں بات کرتا اگر جانتا کہ یوں بات کرنے میں جائیگی رات	گ
راہ پر آنا۔	کہنا ماننا۔ موافق ہو جانا۔ سیدھے رستے پر آ جانا۔	؎ نہ آئے راہ پر وہ، عجز بے شمار کیا شب وصال بھی ہم نے تو انتظار کیا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
راہ کٹنا	منزل طے ہونا۔ راستہ پورا کرنا۔	؎ کس قدر کٹتی ہے راہ شوق عشق تیز چلتے ہیں ترے خنجر سے ہم	گ
راستہ کاٹ کے چلنا	راستہ بچا کر نکل جانا	؎ وہ رستہ کاٹ کے چلتے ہیں اسلئے مجھ سے کہ کچھ کہے نہ یہ خانہ خراب رستے میں	گ
راہ میں لینا	راستہ میں آکر مل جانا پیشوائی کرنا۔	؎ راہ میں لیتا ہے تیرے تیر کو میرا جگر پیشوائی نام اس کا ہے یہ استقبال ہے	گ
راہ میں آنکھیں بچھانا	پذیرائی کرنا۔ نہایت عجز و تواضع سے استقبال کرنا۔	؎ آنکھیں بچھائیں ہم تو عدو کے بھی راہ میں پر کیا کریں کہ تو ہے ہماری نگاہ میں	گ
راہ دیکھنا	انتظار کرنا۔	؎ کوئی بھی تجھ سے شب وعدہ یہ نہیں کہتا اٹھو چلو کہیں جلدی وہ راہ دیکھتے ہیں	گ
رات ڈھلنا	شب گذرنا۔ رات اخیر ہونا	؎ شب ہجر آخر ہوئی پھر ہے اتنی بنی خضر کی عمر یہ رات ڈھل کر	گ
رات کٹ جانا	رات بسر ہو جانا	؎ مری زبان نہ تھکی رات کٹ گئی ساری کھلا جو شکووں کا دفتر تو پھر نہ بند ہوا	گ
راہ سے پھرنا	آتے آتے راستہ میں سے لوٹ جانا	؎ الٹا ہوا نے پھیر دیا تیر یار کو افسوس ہے کہ راہ سے مہماں پھر گیا	گ
راس آنا	موافق آنا۔ راست آنا۔ باثر ہونا۔	؎ دیا ہے زہر مرے چارہ گر نے تنگ آ کر دوا تو خوب ملی ہے جو آئے راس مجھے	گ
راہ چلتا	راہ گیر۔ راستہ میں گزرنے والا	؎ وہ سن کر نالہ گھبرائے تو غیر دیئے تسلی دہی نہیں یہ داغ کی فریاد کوئی راہ چلتا ہے	گ
رات گئے آنا	بہت رات چلی جانے پر آنا	؎ نیند آئی ہے مری رات گئے آتے ہو سرخ آنکھوں میں بھلا نشۂ صہبا کیسا	آ
راہ آنا	انداز۔ طریقہ	؎ یہ چلن کس نے سکھائے یہ طریقے کس نے آگئیں جور و جفا کی تمہیں راہیں کیونکر	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
راہ میں ٹھوکریں کھانا	بھٹکنا۔ منزل پر نہ پہنچ سکنا	؎ ناشیرِ ہیچ کے سنگ حوادث سے آئے کیا میری دعا بھی ٹھوکریں کھاتی ہے راہ میں	گ
راہ پر لگا لانا	اپنے ڈھب پر لے آنا۔ اپنی مرضی کے مطابق بنا لینا	؎ راہ پر ان کو لگا لاتے تو ہیں باتوں میں اور کھل جائیں گے دو چار ملاقاتوں میں	آ
راہ خدا میں قدم رکھنا	نیک کام کرنا۔ عبادت کرنا	؎ کھینچا ہے کس ہاتھ نے کیا دامنِ دل کو جب بھول کے رکھا ہے قدم راہ خدا میں	آ
راہ کھلنا	راستہ پیدا ہونا۔ تدبیر نکلنا	؎ نشگافِ چرخ سے اے آہ کیا ہوا حاصل کہ اور راہ کھلی ہر بلا کے آنے کی	آ
رام کہانی	طویل سرگذشت	؎ وہ سنتے ہیں کب دل سے میری رام کہانی فرماتے ہیں کچھ اور بھی ہے اس کے سوا یاد	م
رال ٹپک پڑنا	للچانا۔ حریص ہونا	؎ زاہدِ خشک کی بھی رال ٹپک پڑتی ہے تر و تازہ اگر انگور نظر آتے ہیں	م
راہ لینا	چل دینا۔ راستہ پکڑنا	؎ اے راہ نما راہ لے تو اور طرف کی کچھ اور ہوا رہرو منزل کو لگی ہے	م
رام رام سننا	فریاد کرنا۔ ہندی میں خدا کا نام لینا۔ یاد اللہ	؎ چلا ہوں ابکی برس بت کدہ سے کعبے کو سنے گا میری کوئی رام رام بھی کہ نہیں	ی
رات آنکھوں میں کٹنا	نیند نہ آنا۔ رات بھر جاگنا	؎ کاہش غم سے روح گھٹتی ہے آنکھوں آنکھوں میں رات کٹتی ہے	ف
رجھانا	موہ لینا	؎ وہ گانا بجانا رجھانا لبھانا سماں باندھتا ہے خوش الحان کا سہرا	ی
روپیہ بھننا	روپیہ کے پیسے لینا۔ ریزگاری لینا	؎ لگ گئی آگ ایسی دولت کو کہ روپے بھنتے ہیں چنوں کی طرح	ی
روپے بھننا چنوں کی طرح	ضائع ہونا۔ جھٹ پٹ خرچ ہونا	؎ ایضاً	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
رچنا	منانا۔ منعقد کرنا۔	؎ ہمارے غم کدۂ دل سے یہ برستا ہے کسی زمانے میں شادی یہاں رچی ہوگی	ی
رحم کھانا	ترس آنا۔ ہمدردی کرنا	؎ کام سب خانہ خرابی کے ہوتے ہیں تجھ سے رحم کھا کر تجھے اے دیدۂ تر چھوڑ دیا	م
رُخ اچھا نہ پانا	مائل و متوجہ نہ دیکھنا	؎ سفارش ہم تری کرتے پر اے داغ کچھ اُن کا تجھ سے رُخ اچھا نہ پایا	گ
ردّی ہونا	خراب ہونا	؎ غم فراق میں آثار ہیں ردی اپنے جو بچ گئے تو نئے سر سے زندگی ہوگی	ی
ردّے رکھنا	اوپر تلے رکھنا۔ یکے بعد دیگرے تہمت لگانا۔	؎ وہ کریں عذر وفا اچھی کہی مجھ پہ ردے رکھتے ہیں الزام کے	ی
رزق اُڑ جانا	کھانے کو دانہ پانی میسر نہ آنا	؎ بھیک بھی مانگنے نہیں ملتی جو اُڑ جاتا ہے رزق غم میسر ہو جو کھانے کو غنیمت جانئے	ی
رستہ کاٹ کے چلنا	بچ کر دوسرے راستہ سے نکل جانا۔	؎ وہ رستہ کاٹ کے چلتے ہیں اس لئے مجھ سے کہ کچھ کہے نہ یہ خانہ خراب رستے میں	گ
رستہ کا حساب رستہ میں رہنا	یہ محاورہ نہیں ہے کنایہ ہے یعنی راستہ بھر جو خیالی سودے کرتے آتے تھے وہ خیال ہی میں رہ گئے اور کچھ نہ کہا گیا	؎ وہ گھر پہ آکے مرے عرض حال بھول گئے رہا یہ رستہ کا سارا حساب رستہ میں	گ
رسم اُٹھ جانا	چلن باقی نہ رہنا۔ طریقہ متروک ہو جانا	؎ وائے دشمن ہو گیا سارا جہاں ہائے رسم دوستداری اُٹھ گئی	گ
رستہ لگا دینا	کام پر ڈال دینا کسی مشغلہ میں لگا دینا۔ راستہ بتانا۔	؎ ہے یہی راہ منزل مقصود خوب رستے لگا دیا تو نے	گ
رسم بند ہونا	رواج جاتا رہنا۔ طریقہ متروک ہو جانا۔	؎ کہنے سے تیرے ہو گی نہ رسم قدیم بند	آ
رسوائی سی رسوائی	حد سے زیادہ بدنامی	؎ ہائے دنیا تو کہاں وہ عیب پوشی اب کہاں عرصۂ محشر میں رسوائی سی رسوائی ہوئی	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
رسد ملنا	سامان ضروری بہم پہنچنا	؎ خون جگر کہاں صف مژگاں کے واسطے افسوس ایسی فوج کو ملتی رسد نہیں	م
رستہ دیکھنا	انتظار کرنا	؎ گیا کارواں چھوڑ کر مجھ کو تنہا ذرا میرے آنے کا رستہ نہ دیکھا	ی
رسی بٹنا	کسی چیز کو بل دے کر لپیٹنا ۔ رسی بنانا	؎ دل کو پھنسا کے بل بھی دیتے ہیں کہ چھوٹ نہ جائے رسی بٹی ہے آپ نے زلف دراز کی	ی
رس بھری باتیں	میٹھی میٹھی باتیں	؎ سینکڑوں بات بات میں گھاتیں میٹھی چھریاں وہ رس بھری باتیں	ف
رستہ سے پھیرنا (کسی کو)	ناموافق بنانا ۔ بہکا دینا	؎ اپنے بیگانے گھیرتے ہیں اُسے میرے رستے سے پھیرتے ہیں اسے	ف
رشتہ ٹوٹنا	بے تعلق ہو جانا	؎ نازک بہت ہے رشتۂ الفت نہ ٹوٹ جائے اتنا نہ اپنے آپ کو اے مہ جمال کھینچ	گ
رشک کھانا	کسی کی بات جو کسی طرح کی بھی ہو اس خیال سے ناگوار گذرنا کہ وہ میری ہوتی کسی سے جلنا ۔ یا ڈاہ کرنا ۔	؎ کھا کھا کے رشک تیرے شہیدان عشق سے غم کھا نہ جاتے خضر کو عمر دراز کا	گ
رقم ہاتھ لگنا	مال ہاتھ آنا ۔ دولت مل جانا ۔	؎ تمہیں ناز ہو نہ کیونکر کہ لیا ہے داغ کا دل یہ رقم نہ ہاتھ لگتی نہ یہ افتخار ہوتا	گ
رستہ لگا دینا	طریقہ بتا دینا ۔ سیدھا راستہ دکھا دینا ۔ صحیح راہ پر چلا دینا ۔	؎ ہے یہی راہ منزل مقصود خوب رستہ لگا دیا تو نے	گ
رقعے بٹنا	دعوت نامے تقسیم ہونا ۔	؎ یہ کس کے قتل کی شادی منائی جاتی ہے کہ رقعے بٹنے کا ہے اہتمام نام بہ نام	م
رکنا (کسی سے)	حجاب ہونا ۔ بے تکلف نہ ہونا	؎ کھلا میں اُن سے تو وہ اور داغ مجھ سے رکے خفا تو ان کو مری شرح آرزو نے کیا	گ
رکھا ہونا	کچھ موجود ہونا ۔ طاقت ہونا	؎ کچھ ترا شوق کچھ تری حسرت اور رکھا ہی کیا ہے اب ہم میں	م

نام دیوان	شعر	تشریح	محاورہ
گ	؎ دکھائی ہے وعدۂ فردا پہ قسم کیا جھٹ پٹ آج اس حرف تسلی نے لٹا رکھا ہے	قائم ہونا۔ باقی رہنا	رکھا ہونا ۲؎
گ	؎ شانہ ہے گل ہے کہ دل ہے مجھے معلوم نہیں دیکھ لو زلف گرہ گیر میں کیا رکھا ہے	کچھ نہ ہونا۔ باقی نہ ہونا	رکھا ہونا ۳؎ (کیا رکھا ہے)
گ	؎ ہے رنگ رنگ عیش مگر تیرے عہد میں ہے رند گر کہیں کہیں پرہیزگار عیش	طرح طرح کے۔ قسم قسم کے	رنگ رنگ
گ	؎ سرور عیش و نشاط کیسے بدل گئے رنگ ہی جہاں کے سنا نہ تھا کان سے جو ہم نے وہ آنکھ سے انقلاب دیکھا	تغیر ہونا	رنگ بدل جانا
گ	؎ ایضاً	حالت کیفیت	رنگ
گ	؎ نہ ہے تلاش کہ سرگرم جستجو ہو کر ملا ہوں رنگ میں رنگ اور بو میں بو ہو کر	یکساں ہو جانا	رنگ میں رنگ ملنا
گ	؎ اللہ رے جامہ زیبا تری جامہ زیبیاں پہنا جو تو نے رنگ وہی رنگ کھل گیا	زیب دینا	رنگ کھل جانا۔
گ	؎ شفق کھلی ہے زمیں پر بھی اشک خوں سے مرے یہ رنگ تو نے دکھایا ہے چشم تر کیسا	انقلاب دکھانا۔ حالت دکھانا	رنگ دکھانا
آ	؎ ہے یہاں تک تو اسے رشک کہ بہتر ہیں حسن یوسف نہ ملی رنگ نکلنے کے لئے	نکھرنا۔ اجلا ہونا۔ صاف ہو جانا	رنگ نکلنا
گ	؎ اسیری دل آشفتہ رنگ لا کے رہی تمام طرۂ طرار تار تار کیا	اثر دکھانا۔ رنگ دکھانا	رنگ لانا
گ	؎ نہ کہیے گو کہ حال دل مگر رنگ آشنا ہیں ہم یہ ظاہر آپ کی کیا خامشی سے ہو نہیں سکتا	تاڑ جانا۔ طور طریق سے سمجھ جانا	رنگ آشنا ہونا
گ	؎ نہ طور دیکھے نہ رنگ برتا غضب میں آیا ہو دل لگا کے وگرنہ دیتا ہے دل زمانہ یہ آزما کر وہ آزما کے	خوب واقف ہونا۔ ہر طرح آزما لینا	رنگ برتنا

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
رنگ ہونا	مشابہت ہونا۔ اثر ہونا	ناصح کے سامنے کبھی سچ بولتا نہیں میری زبان میں رنگ تمہاری زباں کے ہیں	گ
رنگ رنگ سے	طرح طرح سے۔ وضع وضع سے۔	اس روئے بے نقاب کا جلوہ ہوا نقاب نکلے ہے رنگ رنگ سے صورت حجاب کی	گ
رنگ ملنا	میل کھانا۔ یکساں ہونا۔	یوں نہ ہو برق تجلی بے تاب مل گیا رنگ تماشائی کا	گ
رنگ اور ہو جانا	رونق آجانا۔ رنگ بدل جانا	ہو گیا پرتو رخسار سے کچھ اور ہی رنگ میں نے منہ چوم لیا اس کے تماشائی کا	گ
رنگ کاٹ دینا	اثر زائل کر دینا	کیا رنگ خون بھی کاٹ دیا تیغ یار نے پانی ہوا ہے آج لہو ہر شہید کا	گ
رنگ اڑانا	نقل کرنا۔ نقل اتارنا	طبع نازک میں تلون اس قدر کاہے کو تھا یہ اڑایا رنگ میرے رنگ کی تغییر نے	گ
رنگ میں رنگ ملنا	یکساں ہونا۔ مشابہ ہونا	نہ ملے رنگ میں رنگ جب تک دل سے آشام کا نہیں ملتا	گ
رنگ روپ	شکل و صورت۔ رنگ روغن حالت و کیفیت	توبہ جو میں نے کی نکل آیا ذرا سا منہ وہ رنگ روپ ہی نہیں صبح بہار کا	ص
رنگ کا	طرح کا۔ ڈھب کا	روتے ہم پاس میں اس رنگ کا رونا کیسا پانی ہو ہو کے بہا خون تمنا کیسا	آ
رنگ میں ڈوبنا	کسی کام میں ہمہ تن مصروف ہونا کوئی خاص شکل اختیار کر لینا	کہہ گیا ساقی سرشار یہ چلتے چلتے آپ جو رنگ میں ڈوبیگا ڈبا جائیگا	آ
رنگ آنا	اصلی رنگ قائم ہونا۔ رنگ کھلنا	لگا کے بیٹھے ہیں مہندی عبث شب وعدہ تمہیں امید ہے رنگ حنا کے آنے کی	آ
رنگ جمانا	اپنا اثر ڈالنا۔ اپنا قابو کر لینا۔	رازداروں کو شیفتہ کی خبر کرنی تھی داغ تو نے تو وہاں رنگ جمایا تنہا	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
رنگ چھوڑ چھاڑ دینا	رنگین مشغلے ترک کر دینا	؎ اب دیکھئے جو داغ کو وہ داغ ہی نہیں سب رنگ چھوڑ چھاڑ کے یادِ خدا میں ہے	م
رنگت نکلنا	نکھر جانا ۔ صاف ہو جانا ۔ چمک اٹھنا	؎ خوشی میں ہم نے یہ شوخی کبھی نہیں دیکھی دمِ عتاب جو رنگت تری نکلتی ہے	ض ی
رنگت اڑی ہونا	چہرہ فق ہونا ۔ رنگ اڑنا	؎ رنگت اڑی ہوئی سی ہے کیا آج داغ کی چہرہ پہ مردنی بھی تو چھائی ہوئی سی ہے	م
رنگت جانا	رنگ مٹنا	؎ شبنم سے شبِ ہجر کی ظلمت نہیں جاتی سو شوب پڑیں تو بھی یہ رنگت نہیں جاتی	آ
رنگھی	رو تی صورت	؎ پھول بنتے ہیں ہماری قبر پر کیوں رنگھی شمع تربت ہو گئی	ی
رنگ گہرا ہونا	رنگ کی کیفیت و ماہیت میں شدت اور زیادتی ہونا ۔ بہت اثر ہونا ۔	؎ اُن کا رنگ سبزۂ رخسار گہرا ہو گیا جو زبرجد تھا زمرد کا نمونہ ہو گیا	ی
رنگ پھیکا پڑنا	رنگ کم ہو جانا ۔ رنگ ہلکا ہو جانا اثر کم ہو جانا ۔	؎ اشک خون کا رنگ پھیکا پڑ گیا زخم بھر آئے دلِ بسمل نے کیا	ی
رنگ اُڑنا	اضمحلال اور طبیعت خراب ہونے کی علامت ہے	؎ رنگ چہرہ سے اڑ گیا کوسوں دل ہے میں مجھ سے دل جا کوسوں	ی
رنج مول لینا	خود ہی ملال کا سبب پیدا کر لینا	؎ اپنے حق میں یہ زہر گھول لیا طعنے دے دے کے رنج مول لیا	ف
رنگ جمنا	اثر ہو جانا ۔ قابو پانا	؎ کہنا سننا ہے کینہ خواہوں کا جم گیا رنگ رو سیاہوں کا	ف
رنگ چھوٹنا	اتر جانا ۔ زائل ہو جانا	؎ مٹی جھٹک [illegible] نہ ذرا خونِ دل کی گریہ سے یہ رنگ [illegible] ری چشم پُر آب سے چھوٹا	ض ی
رنج کھانا	غم اٹھانا ۔ دکھ برداشت کرنا	؎ اشک [illegible] رنج کھا کر ہجر میں ہو گیا جوں توں گذارا ہو گیا	ض ی

محاورہ	تشریح	شعر	تمام دیوان
رو رو کے پیٹ پیٹ کے دن گذارنا۔	آہ وزاری میں وقت کاٹنا	؎ کہتے ہیں مجھ سے وصل میں کیوں تجھ کو یاد ہیں رو رو کے پیٹ پیٹ کے وہ دن گزارنے	گ
روند ڈالنا یا روندنا۔	کچل ڈالنا۔ پاؤں سے پیس ڈالنا	؎ مانع رفتار ہو کیا اس کو پتھر زیر پا جس نے لاکھوں روند ڈالے کاسۂ سر زیر پا	گ
روا ہونا۔	جائز ہونا۔	؎ بگڑ ملکے جائیں تو نادان بن کے آئین ہم کہ ہے روا انھیں دشمن کو دوست کر لینا	م
روا روی میں ہونا	چل چلاؤ ہونا	؎ کہتے ہیں تو نے دل اہل انجمن بیتاب روا روی میں ہے مصروف قافلہ دل کا	م
روزینہ مقرر ہونا	وظیفہ یومیہ۔ مقررہ روز کا روز مل جانا۔	؎ ہر ایک کو دے روز فلک کیوں درم داغ ہر شخص کا روزینہ مقرر تو نہیں ہے	م
روز کی جھک جھک	ہر دم کی دانتا کل کل۔ روز کی خفگی لڑائی۔ بک بک	؎ سنتا ہوں کہ ناصح کی زباں بند ہوئی ہے ہر روز کی جھک جھک سے مرا ناک میں دم تھا	م
روٹھ جانا	ناراض ہو جانا۔ خفا ہو جانا	؎ یہ گستاخی یہ چھیڑ اچھی نہیں ہے اے دل نادان ابھی پھر روٹھ جائیں گے ابھی وہ من کے بیٹھے ہیں	آ
روپ پر ہونا	رونق پر ہونا۔ اچھی حالت میں ہونا	؎ سخت جانوں پر ہوا کرتی ہے اکثر مشق تیغ چشم بد دور آج کل ہیں روپ پر بازوئے دوست	م
رونگٹے اٹھنا	ڈر لگنا۔ خوف معلوم ہونا	؎ اے تپ سوز محبت تیری آنکھیں دیکھ کر رونگٹے اٹھتے ہیں میرے جسم پر تری تعظیم کو	م
روز کی ہونا۔	آئے دن ہوتی رہنا	؎ خرابی میں ہیں کیا اس کے عاشق کہ ہر طرفی بحالی روز کی ہے	ی
رونا ہونا	شکایت ہونا۔ افسوس ہونا غم ہونا۔	؎ چار باتیں بھی کبھی آپ نے کھل مل کے کہیں انھیں باتوں کا ہے رونا مجھے رونا کیا ہے	م
رو رو دینا	عاجز آ جانا	؎ محبت نے جب کی مری دستگیری مقدر نے رو رو دیا ہاتھ مل کر	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
روز کے سلامی	روزانہ سلام کو آنے والے	؎ جب غیر کوئی آئے بے شبہ اس کو ٹوکے ہم روز کے سلامی کیوں کھائے ہم پہ جھوکے	م
رولنا	ہلانا۔ یکجا کرنا	؎ گرتے ہیں جو اے داغ زمیں پر گہر اشک ان موتیوں کو خاک میں رولا نہیں جاتا	ی
روکنا	منع کرنا۔ کسی کام یا بات سے باز رکھنا۔	؎ تمہیں داغ غیروں سے کیوں ملنے دیتا بری بات سے کیا نہیں روکتے ہیں	ی
روکنا ٹوکنا	پوچھنا۔ منع کرنا	؎ وہ کیوں ان کو روکے وہ کیوں انکو ٹوکے رقیبوں سے دربان کی ملول ملی ہے	ی
روک تھام کرنا (۱)	بندوبست کرنا۔ خرابی نہ ہونے دینا۔	؎ ہمارے صبر پہ کیوں آپ طعنے دیتے ہیں ہم اپنے دل کو کریں روک تھام بھی کہ نہیں	ی
روک تھام	آمد و رفت بند۔ ممانعت	؎ پڑی تھی گھیرے ہوئے فوج شام چار طرف حسین بیچ میں تھے روک تھام چار طرف	م
روگ پالنا	مرض بڑھانا۔ علاج نہ کرنا	؎ علاج کرتے ہو اب درد عشق کا اے داغ کہا تھا کس نے کہ یہ روگ پالتے جاؤ	ی
رو بیٹھنا	مایوس ہو جانا۔ ماتم کر چکنا۔ رو دھو کر صبر کر لینا	؎ ہاتھ سے دوستوں کو کھو بیٹھے ہنسنے والوں کو ہم تو رو بیٹھے	ی
رونا	کسی سے مایوس ہو جانا۔ نا امید ہونا۔	؎ گرد بیٹھے طبیب روتے ہیں مجھ کو میرے نصیب روتے ہیں	فت
روح گھٹنا	دم گھٹنا۔ الجھن پیدا ہونا	؎ کاہش غم سے روح گھٹتی ہے آنکھوں آنکھوں میں رات کٹتی ہے	ف
رہنے دینا (۱)	قائم رکھنا	؎ غضب کی بات ہے یہ مشورہ دیتے ہیں وہ مجھکو رقیبوں سے بھی تم صاحب سلامت اپنی رہنے دو	م
رہنے دینا (۲)	طنزیہ فقرہ ہے یعنی اپنے ہی پاس رکھو مجھے نہیں چاہئے۔	؎ لٹا ہر مہربانی ہے تو دل میں بدگمانی ہے سلام ایسی عنایت کو عنایت اپنی رہنے دو	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
رہا سہا	باقی ماندہ ۔ بچا کھچا	؎ جنون کے ہاتھ سے تارِ نفس بچائے خدا رہا سہا یہی لے دے کے تار باقی ہے	گ
رہ جانا (۱)	ارادہ ملتوی کرنا ۔ خواہش ترک کرنا ۔	؎ ناصح کا جی چلا تھا ہماری طرح مگر الفت کی دیکھ دیکھ کے افتاد رہ گیا	گ
رہا جانا	قائم ہو جانا	؎ تھک گیا درد بھی اٹھتے اٹھتے اب کلیجے میں رہا جاتا ہے	گ
رہ جانا (۲)	کمی ہونا ۔ ناغہ ہونا ۔ کسر ہونا	؎ محفل میں غیر سے بھی تو کرنا تھا التفات یہ ہم سے چوک ہو گئی یہ ہم سے رہ گیا	م
رہ رہ کے	ذرا ذرا دیر میں	؎ رہ رہ کے یاد آتے ہیں اپنے ستم انہیں ہوتے ہیں دل ہی دل میں پشیمان کبھی کبھی	م
زانو بدلنا	اٹھنے کا ارادہ کرنا ۔ نشست بدل کر ۔	؎ نہ اٹھنے دیا دل نے اس انجمن سے کیا قصد سو بار زانو بدل کر	گ
زانو بدلنا	پہلو بدلنا ۔ نشست کی صورت بدلنا ۔	؎ وہ خلوت دوست ہوں گھبرا کے میں تعظیم دیتا ہوں اگر دشمن بھی اس کی بزم میں زانو بدلتا ہے	گ
زانوں پہ ہاتھ مارنا	افسوس یا ماتم کرنے کی علامت ہے ۔	؎ جب یہ سنا کہ داغ کا آزار کم ہوا زانو پہ ہاتھ مار کے بولے ستم ہوا	م
زباں سے نکالنا	کچھ کہنا ۔ منہ سے نکالنا	؎ تم حرفِ دل شکن نہ نکالو زباں سے امید ٹوٹ جائے گی امیدوار کی	بی
زبان دہن میں پھرنا	کچھ کہنا ۔ کچھ بولنا	؎ اس کے آگے زباں مشکل سے دہن نامہ بر میں پھرتی ہے	آ
زبان تھکنا	زبان کا گفتگو کرنے سے رک جانا ۔ بولنے میں تکلیف محسوس ہونا	؎ مری زباں نہ تھکی رات کٹ گئی ساری کھلا جو شکووں کا دفتر تو پھر نہ بند ہوا	گ
زبان پر نام پھرنا	زبان پر آ آ کے رہ جانا ۔	؎ یہ نہ کہیے کہ نہیں اہلِ وفا میں کوئی نام ایک شخص کا ہے میری زباں پھرتا	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
زبان کے ٹکڑے کرنا	زبان کاٹ ڈالنا	ٹکڑے کروں زبان شکایت کے تو سہی کیا حال ہے کسی نگہ شرمسار کا	گ
زبان بند کرنا	بات کرنے سے منع کرنا	جس دل کو لگی ہو وہ کرے خاک فغاں بند کیجے تری فریاد پہ کس کس کی زبان بند	گ
زبان بند ہونا	چپ لگ جانا ۔ موت آجانا	موت آئی ہیں ہائے دم عرض تمنا دل کھلنے نہ پایا کہ ہوئی اپنی زباں بند	گ
زبان ٹھہرنا	خاموش ہوجانا	پڑھا دیتے جو اُسے چند حرف بے تابی پیامبر کے دہن میں نہ پھر زباں ٹھہری	گ
زبان اڑانا	نقل کرنا	لے گئے لوٹ کے اب شوکت و شان دہلی پوربی پہلے اڑاتے تھے زباں دہلی	گ
زبان لینا	اقرار لینا	پھر نہ آنا اگر کوئی بھیجے نامہ بر سے زبان لیتے ہیں	م
زبان کرنا	منہ آنا ۔ برابر سے جواب دینا	تعریف غیر سن کے جو میں نے دیا جواب اس بات پر خفا ہیں کہ ہم سے زبان کی	م
زبان ہلنا	اشارہ ہونا ۔ کہنا	تیری زبان ہلی کہ جہان ہو گیا نہال رہتا ہے تیرے حکم کا امیدوار عیش	گ
زبان زبان سے ادا ہونا	ہر ایک زبان سے ادا ہونا کثرت مراد ہے۔	جہاں جہاں ہے خوشی عیش انبساط سرور زبان زبان سے ادا نغمۂ مبارک باد	م
زبان پر چڑھنا	بار بار کہنا ۔ منہ پر آنا	چڑھے دہن پہ نہ زبان پر مکرر جب حرف وصال تو پھر آگے کہنے کا لطف کیا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو	گ
زبان چلتی ہوئی ہونا	بہت بولنے کی قدرت ہونا	سن لو جو ہم بیان کریں پھر کہاں یہ بات چلتی ہوئی ہمارے دہن میں زبان ہے اب	گ
زبان چل کر رہ جانا	فرفر بولتے بولتے رک جانا	دیکھا جو روز حشر کسی بت کو مضطرب چل کر زبان ستم کی گواہی میں رہ گئی	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
زبان سے نکلنا	منہ سے کچھ کہنا۔ جواب دینا	؎ تم برستے رہے سر محفل کچھ بھی میری زبان سے نکلا	ی
زبان چلنا	کچھ کہہ سکنا۔ زبان کام کرنا	؎ اب تک امنڈ امنڈ کے تو آتی ہیں حسرتیں چلتی نہیں زبان ترے ڈر سے کیا کہیں	م
زبان کھلنا	بولنے لگنا۔ برابر سے جواب دینے کی جرأت ہوجانا	؎ زباں کھلی جو شکایت پہ ایک تم کیا ہو ہزار میں بھی نہ چوکیں کبھی ہزار سے ہم	ی
زبان ہونا	وعدہ ہونا۔ اقرار کرنا	؎ کس طرح جان دینے کے اقرار سے پھروں میری زبان ہے یہ تمہاری زبان نہیں	ی
زبان پہ آنا	منہ میں آنا۔ منہ سے نکلنا	؎ سنتا ہے کون ان کو بھلا شوق وصل ہیں آتا ہے جو زبان پہ فرماتے جاتے ہیں	ی
زبان لڑکھڑانا	بولنے میں لغزش ہونا۔ الفاظ اچھی طرح منہ سے نہ نکلنا	؎ وہ تند خو ہے اور ہے کمسن پیامبر ڈرتا ہوں لڑکھڑاتے نہ اسکی زباں کہیں	ض ی
زبان چار ہاتھ کی ہونا	زبان دراز ہونا۔ منہ زور ہونا گستاخ ہونا۔	؎ قلم نہ ہو کہیں روز حساب اے ناصح وہاں بھی تیری زباں چار ہاتھ کی ہو گی	ی
زبان کی ہونا	منہ کی بات ہونا	؎ پیغامبر کی بات پہ آپس میں رنج کیا میری زبان کی ہے نہ تمہاری زباں کی ہے	گ
زبانی خرچ ہونا	کوئی عملی بات نہ ہونا۔ جو کہنا وہ نہ کرنا۔	؎ کھلا کب مدعا ان کے بیاں سے زبانی خرچ تھا خالی زباں سے	ی
زبان ہلانا	کچھ کہنا	؎ للہ میرے ذبح پہ تکبیر تو پڑھ لو اتنی بھی زباں تم سے ہلائی نہیں جاتی	گ
زبان پکڑنا	منہ بند کرنا۔ کہنے سے روکنا اعتراض کرنا	؎ خدا جانے اسے کیا لکھ دیا حال زباں پکڑی نہیں جاتی قلم کی	ی
زخم میں نمک بھرنا	زخم میں نمک چھڑکنا۔ تکلیف میں اضافہ کرنا۔ زیادہ بے چین کرنا	؎ وار کرتے ہی بھرا زخم میں قاتل نے نمک تیغ پر ہاتھ کبھی ہے تو نمکداں میں کبھی	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
زخم کا انگور بندھنا	زخم کا اچھا ہونا	ع جراحت کا مزہ ہے چارہ گر ناسور ہو جاتے بندھا جس زخم کا انگور اس نے کیا ثمر پایا	گ
زخم آئے ہونا	گھاؤ ہرا ہونا	ع زخم آئے تو سبھی خشک ہوا کرتے ہیں داغ مٹتا ہی نہیں اس کا نشاں رہتا ہے	م
زخم بھر آنا	گھاؤ اچھا ہونا	ع اشک خوں کا رنگ پھیکا پڑ گیا زخم بھر آئے دل بسمل کے کیا	ی
زمانہ پلٹنا	رنگ دوسرا ہو جانا	ع دیکھتے دیکھتے پلٹا ہے زمانہ کیسا جلد جم جاتا ہے ہر شخص کا نقشہ کیسا	گ
زمانہ کو دیکھنا	بڑا تجربہ ہونا۔ گھاٹ گھاٹ کا پانی پینا	ع دیکھا ہے زمانے کو ان آنکھوں نے اے داغ اس رنگ پہ اس ڈھنگ پہ انکار محبت	گ
زمانے سے اٹھنا	معدوم ہونا۔ نشان باقی نہ رہنا۔	ع اٹھ گئی یوں وفا زمانے سے کبھی گویا کسی میں تھی ہی نہیں	گ
زمانے پر روشن ہونا	سب کو معلوم ہونا۔ سب پر ظاہر ہونا	ع تری آتش بیانی داغ روشن ہے زمانے پر پگھل جاتا ہے مثل شمع دل ہر اک سخن داں کا	گ
زمین پر پاؤں رکھنا	تیز چلنا۔ غرور نہ کرنا۔	ع تم شوخیوں سے پاؤں تو رکھو زمین پر کھل کھیلتے ہیں اب لب خاموش نقش پا	آ
زمانہ کا کروٹ بدلنا	انقلاب ہونا۔ تغیر ہونا۔	ع نہ اترائیے دیر لگتی ہے کیا زمانہ کو کروٹ بدلتے ہوتے	م
زمین پکڑنا	جنبش نہ کرنا۔ جگہ سے نہ ہلنا سہارا لینا	ع ہلا یا جب مری آہ و فغاں نے زمیں پکڑی ہے کیا کیا آسماں نے	م
زمین روکنا	زمین گھیر لینا۔ قبضہ جمانا	ع بساؤ نہ غیروں کو یہ رفتہ رفتہ تمہاری گلی کی زمیں روکتے ہیں	ی
زمانہ دیکھ ڈالنا	دنیا دیکھ لینا۔ بڑا تجربہ ہونا	ع کہوں کیونکر کہ دنیا میں تمہیں بے مثل دیکھا ہے زمانہ دیکھ ڈالا ہے مری آنکھوں نے تم کیا ہو	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
زمانہ نہ ہونا	وقت نہ ہونا۔ پہلے کی سی حالت نہ ہونا۔	تمہیں ہم دوست کیا جانیں تمہیں ہم دوست مانیں زمانہ ہی نہیں اس کا کہ اب کوئی کسی کا ہو	ی
زمانہ کی ہوا بگڑ جانا	دنیا کی حالت خراب ہو جانا	بگڑی ہوئی کچھ ایسی زمانے کی ہوا ہے دل زلف پریشاں سے پریشاں ہوا ہے	ی
زمانے سے نرالا	سب سے الگ۔ عجیب	ادا تیری ادا کیا کر سکے گا خوبرو کوئی ستم بھی تو زمانے سے نرالا ہو نہیں سکتا	ی
زمانے کے	اپنے وقت کے۔ دنیا بھر کا	وہ فیاض حاتم زمانے کے ہیں اُلٹے تھلے خزانے کے ہیں	ی
زمانہ دیکھنا	دنیا دیکھ ڈالنا۔ تجربہ ہونا	زمانہ ہم نے دیکھا ہے زمانہ ہم نے برتا ہے ہمیں دیتے ہیں وہ دھوکے ہمیں بالا بتاتا ہے	ی
زمانہ برتنا	دنیا سے تعلقات رکھنا۔ رسم و راہ سے رکھنا۔	ایضاً	ی
زمین اور آسمان ملانا	انتہائی مبالغہ کرنا	شاعر ملا رہے ہیں زمین اور آسماں	گ
زمین پولی ہونا	زمین کی تہ سخت نہ ہونا دھنس جانے والی زمین۔	اپنے کوچے میں رکھ سنبھل کے قدم مرے اشکوں سے زمیں پولی ہے	ی
زمین پر قدم رکھنا	چلنا	پسند آئی ہیں جب سے اُن کی طرز خرام قدم زمیں پہ سر رہگذر نہیں رکھتے	گ
زمین پر قدم نہ رکھنا	بہت غرور کرنا۔ تکبر کرنا	وہ ناز سے زمیں پہ رکھتے نہ تھے قدم تعریف کرکے اور بھی ہم نے اُڑا دیا	آ
زمین ناپنا	سیاحت کرنا۔ آوارہ پھرنا	دل لگانا تھا زمانے کی ہوا کو دیکھ کر آشنا کو دیکھ کر نا آشنا کو دیکھ کر	ی
زمانے کی ہوا کو دیکھنا	چلن دیکھنا۔ دنیا کا دستور دیکھنا	کیوں خضر زمیں ناپتے ہیں پیمائش طول عمر کرتے	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
زمین پر ٹپکنا	گرنا۔	سے اس گوہر نایاب کو تھا خاک میں ملنا ٹپکا جو زمیں پر تو نہ آنسو نظر آیا	ض ی
زمین پر کسی کے نام کی شراب چھڑکنا	مے نوشوں میں یہ دستور ہے کہ پینے سے پہلے ایک آدھ چھینٹا شراب کا زمین پر گرا دیتے ہیں۔	سے ساقی نہ رسم ترک ہو شرب مدام کی پہلے چھڑک زمیں پہ قاضی کے نام کی	گ
زمین ہلنا	زمین کا کانپنا۔ لرز جانا۔ مراد انتہائی اثر ہونا کہ زمین تک کانپ جاوے۔	سے ہلے کیوں کر نہ تیری رہگذر کی سرزمیں برسوں کہ نالوں سے مرے کانپا کیا عرش بریں برسوں	گ
زندہ درگور ہونا	بے کیف زندگی ہونا۔ زندہ لیکن مردہ کی طرح۔	سے زندہ درگور زمانے میں نہ ہونگے ایسے مرثیہ کہتے ہیں شاعر ترے بیماروں کا	گ
زور چلنا	بس چلنا۔ قدرت ہونا	سے زور قسمت سے چل نہیں سکتا دل سنبھالے سنبھل نہیں سکتا	گ
زور ہونا (کسی پر)	قدرت ہونا۔ قابو ہونا	سے نہیں اگر تجھ پہ قابو دل ہی پر کچھ زور ہو لینا کروں کیا یہ بھی تو نا طاقتی سے ہو نہیں سکتا	گ
زہر کے گھونٹ نگلنا	تلخ چیز کو حلق سے اتارنا۔ ناگوار کو گوارا کر لینا	سے اُن سے پوچھو نگا کسی پردے میں احوال رقیب زہر کے گھونٹ نگلتے ہیں نگل جاؤں گا	گ
زہر اُگلنا	برائیاں کرنا۔ لگانا۔ بجھانا	سے دیکھئے کیا ہوا الٰہی مرے نامہ کا جواب پاس اُن کے ہیں بہت زہر اگلنے والے	گ
زہر مار کرنا	باد دل ناخواستہ نگل جانا	سے فرقت میں ہم تو خون جگر بھی نہ کھا سکے وہ دل سے تھے زہر مار کیا ہم نے کیا کیا	م
زہر چڑھنا	زہر کا اثر ہوتا	سے زہر چڑھتا ہے تری زلف کے لٹکارے سے مار رکھتی ہے یہ ناگن یونہی کب ڈستی ہے	م
زہرہ آب ہونا	پتّا پانی پانی ہو جانا	سے شیر فلک خوف سے ماہی بے آب ہے شہرہ شیر افگنی۔ سن کے ہوا زہرہ آب	م
زہر لگنا	بہت کڑوی لگنا۔ نہایت ناگوار۔	سے لب شیریں کا بوسہ دیجئے زہر لگتی ہے گر ہماری بات	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
زہر گھولنا	زہر حل کرنا - زہر ملا دینا	گھل مل کے پلاتے ہو رقیبوں کو تو ساغر کیا میرے لئے زہر بھی گھولا نہیں جاتا	ی
زیست سے تنگ ہونا	زندگی سے بیزار ہونا - عاجز آنا	زیست سے تنگ ہیں نہ چھیڑ ہمیں دیکھ غصہ حرام ہوتا ہے	گ
زیور گلنا	سونے چاندی کا گھڑا ہوا زیور آگ میں تپا کر ڈلہ بنا لینا	آج وہ دن ہے کہ زیور بن کے گردوں جا گل لائے ڈالی میں لگا کر آفتاب و ماہتاب	ی
سانس لینے سے طبیعت بگڑنا	ذرا سی جنبش سے حال خراب ہونا	بن گئی جی پہ کچھ ایسی کہ الٰہی توبہ سانس لینے سے بگڑتی ہے طبیعت میری	گ
ساتھ دینا	رفاقت کرنا - مدد کرنا	جلوں گا حشر تک اے داغ میں سوز محبت سے نہ دیگی ساتھ تا روز جزا شمع حرم میرا	گ
سانچہ میں ڈھال دینا	خوبصورت بنا دینا - سڈول بنانا - نمونہ کے مطابق بنانا -	تمہیں کہو کہ کہاں تھی یہ وضع یہ ترکیب ہمارے عشق نے سانچہ میں تم کو ڈھال دیا	گ
سایہ گرنا	برا اثر پڑنا -	سایہ مری بخت سیہ کا ضرور اے شب غم تیری سحر پر گرا	گ
سایہ کے ساتھ جانا	پیچھا نہ چھوڑنا - ساتھ لگے رہنا	ناوک یار سے یہ دل نے کہا مجھ کو نہ چھوڑ سایہ کے ساتھ ترے میں بھی نکل جاؤں گا	گ
سایہ برابر آنا	برابر چلنا - برابر رہنا	میں ہوں وہ تیز رو راہ محبت اے خضر سایہ میرا نہ کبھی میرے برابر آیا	گ
ساتھ لگی ہونا	لازم ہونا - ضروری ہونا -	گر زندگی خضر و مسیحا ہوئی تو کیا ہے موت سب کے ساتھ مقرر لگی ہوئی	گ
سایہ سے تکرار کرنا	بہت زیادہ الجھنے یا نصیحت کرنیکا عادی ہونا -	یہ بات کیا دم رفتار ہوتی آتی ہے کہ اپنے سایہ سے تکرار ہوتی آتی ہے	گ
سانچہ میں ڈھلا ہونا	نہایت متناسب الاعضا ہونا موزوں بدن کا ہونا -	ڈھلا سارا بدن سانچہ میں گویا ذرا اترا نہیں ظالم کہیں سے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
سایہ سے جلتا	انتہائی کدورت۔ بے حد نفرت	؎ ملے محشر میں گر مجھ کو یہ کافی ہے عذاب اسکو کہ یارب وہ بت کافر مرے سایہ سے جلتا ہے	گ
ساتھ چلنا	رفاقت کرنا۔ ساتھ رہنا	؎ دکھائیں کوچۂ قاتل میں جاں نثاروں کو ہمارے ساتھ کبھی بوالہوس نہیں چلتا	آ
سات پانچ کرنا	ہیر پھیر نکالنا	؎ روز حساب کیا نہیں کرنے کا سات پانچ عیاریوں میں وہ بت پرفن تو پانچ ہے	ی
سایہ سے مفلس ہو جانا	نحوست افلاس کی شدت کا اثر	؎ ہاتھوں میں مرے آکے درم داغ بنے قارون بھی مرے سایہ سے مفلس ہو جائے	گ
سایہ سے بچنا	الگ الگ رہنا۔ نفرت کرنا	؎ ہمارے سایہ سے بچتا ہے ہر اک بزم میں اسکی ہمیں دیکھو کہ ہم تنہا بھری محفل میں رہتے ہیں	آ
سان لینا	لپیٹ لینا۔ شامل کر لینا	؎ وہ جھگڑتے ہیں جب رقیبوں سے بیچ میں مجھ کو سان لیتے ہیں	م
سامنے کی بات ہونا	روبرو کا واقعہ ہونا۔ آنکھوں کے سامنے کا واقعہ ہونا۔	؎ بات تک کرنی نہ آتی تھی تمھیں یہ ہمارے سامنے کی بات ہے	م
سانپ لوٹنا	حسرت ہونا۔ بڑا رنج ہونا	؎ سانپ سا لوٹ رہا ہے شب ہجراں کیا کیا لہر یہ لیتا ہے خیال خم گیسو دل میں	م
سامنے پڑنا	نظر آجانا۔ مقابل آجانا	؎ بتخانہ کا نظارہ بھی گردن کا بوجھ ہے جب سامنے پڑا سر تسلیم خم ہوا	م
سامنے ہو جانا	بے پردہ ہو جانا۔	؎ جس طرح جی چاہتا ہے اسطرح ہو بے حجاب یوں تو ہونے کو وہ ہو جاتا ہے اکثر سامنے	م
سادہ دل	بھولا۔ سیدھا سادا۔ ہر ایک پر اعتبار کرنے والا۔	ع سادہ دل ہے وہ بت آئینہ سیما کیسا	گ
سات گھر بھیک مانگنا	دردر مانگتے پھرنا۔ سات گھر یعنی بہت سے بھیک مانگ کر پیٹ بھرنا کثرت مراد ہے	؎ ہفت افلاک سے تاثیر دعا مانگتی ہے سات گھر بھیک یہ مانند گدا مانگتی ہے	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ساری خدائی چھان کر نکالنا۔	تمام دنیا میں تلاش کر کے پالینا	ے نکالوں چھان کر ساری خدائی اب اسکی جستجو ہے اور میں ہوں	م
ساون کی جھڑی لگنا	لگاتار مینہ برسنا	ے مضامین کی ایسی بندھی ہے لڑی کہ ساون کی گویا لگی ہے جھڑی	م
سایہ پڑ جانا	اثر پڑنا	ے فیل وہ شام بدن اور وہ شب رنگ ہے اسپ سایہ پڑ جائے جو اُن کا رخ کافر ہو سیاہ	م
سایہ ڈالنا	اثر کرنا	ے کچھ سیہ بختی عاشق میں سعادت ہوتی سایہ زلفوں نے تری اس پہ ڈالا اپنا	م
ساتھ چھوڑنا	رفاقت نہ کرنا۔ مدد نہ کرنا	ے اس بزم میں دل نے ساتھ چھوڑا ایک آتے وہاں سے دو گئے ہم	ی
ساون کی بھرن پڑنا	زور سے بارش ہونا	ے داغ فرقت سے مرے دل میں جلن پڑتی ہے جوشِ گریہ ہے کہ ساون کی بھرن پڑتی ہے	ی
ساون کی جھڑی لگنا	مسلسل موسلا دھار بارش ہونا۔	ے مضامین کی ایسی بندھی ہے لڑی کہ ساون کی گویا لگی ہے جھڑی	م
سانپ کی پھنکار	سانپ کی آواز	ے زلف پیچاں میں مرے دل کی صدا کم نہیں ہے سانپ کی پھنکار سے	ی
ساتھ کا نکلنا	رفیق ہونا۔ ہمسر ہونا	ے فتنۂ حشر اور کیا نکلا وہ تمہارے ہی ساتھ کا نکلا	ض ی
سانچے میں ڈھالنا	غیر معمولی اور غیر ضروری اخلاط تحلیل ہو کر جسم کا سڈول بنا دینا	ے عشق سب بل نکال دیتا ہے عشق سانچہ میں ڈھال دیتا ہے	ف
سامنا کرنا	گستاخی کرنا۔ زبان درازی کرنا۔ مقابلہ کرنا۔	ے دل اگر چاہے کہ روکوں کب رکے طفلِ سرشک آج کل کرتے ہیں لڑکے سامنا استاد کا	ی
سامنا ہونا	مقابلہ ہو جانا	ے جلوہ دیکھا جو حور طلعت کا سامنا ہو گیا قیامت کا	ف

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
سایہ سے ڈرنا	دل بقدر کمزور ہونا کہ اپنے سایہ سے بھی آدمی ڈرے یہ بعض احتیاط کے لئے بولا جاتا ہے کہ وہ اپنے سایہ سے بھی ڈرتا ہے یعنی دوسرے پر اعتماد ہی نہیں کرتا	؎ کبھی سایہ سے اپنے ڈر جانا کبھی کچھ بانکپن بھی کر جانا	ف
سانپ سا لوٹنا	قلق ہونا	؎ سانپ سا لوٹ رہا ہے سب ہجراں کیا کیا لہریں لیتا ہے خیالِ غمِ گیسو دل میں	م
سبق پڑھا دینا	سکھا دینا۔ طریقہ بتا دینا	؎ سبق ایسا پڑھا دیا تو نے دل سے سب کچھ بھلا دیا تو نے	گ
سبب کھلنا	وجہ ظاہر ہونا	؎ سبب کھلا یہ ہمیں ان کے منہ چھپانے کا اُڑا نہ لے کوئی انداز مسکرانے کا	م
سبز قدم ہونا	نحس۔ منحوس	؎ آسماں سبز قدم ہو کے بنا سبز اختر عکس افگن جو ہوا سبزۂ کہسار و دمن	م
سبز اختر	مبارک	؎ ایضاً	م
سبک کرنا	نادم کرنا۔ خفیف کرنا۔ ذلیل کرنا	؎ بٹھا کے بزم میں اپنے سبک نہ کر اتنا نہ لے اُڑیں کہیں ظالم مرے حواس مجھے	گ
سبک ہونا	خفیف ہونا۔ شرمندہ ہونا	؎ گھرے ہیں رقیبوں سے تو کچھ غم نہیں ہم کو نکلیں گے سبک ہو کے کوئی دن کی ہوا ہے	سی
ستم اٹھنا ستم اٹھانا	ظلم برداشت کرنا۔ سختی سہنا	؎ ہمارے دل نے وہ تنہا اٹھا لیا ظالم ترا ستم جو نہ اک روزگار سے اٹھا	آ
ستم اُٹُٹنا	آفت آنا۔ ظلم ہونا	؎ نہ آیا نامہ بر اب تک گیا تھا کہہ کے آب آیا الٰہی کیا ستم ٹوٹا خدایا کیا غضب آیا	س
ستم توڑنا	ظلم ڈھانا	؎ لے کے دل تم نے جب ستم توڑے پھر ہماری بغل میں آ دبکا	م
ستیا ناس ہونا	غارت ہونا۔ مٹ جانا	؎ دیدیار رنج اک خدائی کا ستیا ناس ہو جدائی کا	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ستارے بھاری ہونا	منحوس سیاروں کا اثر انداز ہونا	؎ غیر پر بھاری ستارے ہیں کئی تم اتارا دو کٹورا پھول کا	ی
ستیاناس کر دینا	بگاڑ دینا۔ برباد کر دینا	؎ ہمہ تن یاس کر دیا تو نے ستیاناس کر دیا تو نے	ف
سج دھج	وضع قطع۔ رنگ ڈھنگ	؎ دیکھے جو تیرے قد کو قیامت تو یہ کہے سج دھج ہی اور ہے یہ سراپا ہی اور ہے	آ
سخت گھڑیاں ہونا	کٹھن ہونا۔ مصیبت کا وقت ہونا	؎ دن نہ پورا ہو چکا ہم ہو گئے آخر تمام روز فرقت کی خدا کیا سخت گھڑیاں ہو گئیں	گ
سخت جان	مشکل سے مرنے والا	؎ ہم نے بھی کچھ قتل ان کا آسان یہ جانا ہم سخت جاں ہیں بلا کے قضا کو پہلے شریک کرنا یہ کام اپنی خوشی نہ کرنا	گ
سختیاں کھینچنا	تکلیفیں اٹھانا۔ مصائب برداشت کرنا۔	؎ سختیاں کھینچنے کی ہو گئی عادت دل کو بت چلے جائیں نہ کھنچ کر کہیں خانہ سے	گ
سختی کی گرہ آنا	برا وقت آنا۔ خراب ستارہ آنا۔ نحس طالع کا اثر پڑنا۔	؎ میری قسمت کی طرح رہتی ہے بل کھائی ہوئی زلف پر بھی کیا ہے سختی کی گرہ آئی ہوئی	آ
سدھ لینا	خبر لینا۔	؎ ادھر کی سدھ بھی لے اے پیامبر لینا خدا کے واسطے جلدی مری خبر لینا	م
سدھ رہنا	ہوش رہنا۔ بے خبر نہ ہونا	؎ تلاش تھی مجھکو یار کی خبر نہ تھی ہائے اس خبر کی نہ پاؤں کی سدھ رہی نہ سر کی گئی ہوا ایسی سنا کر	گ
سدھارنا	جانا۔ رخصت ہونا	؎ کہا مجھ سے دربان نے ان کی خبر لو بڑی دیر سے وہ سدھارے ہوئے ہیں	م
سد سکندری	ایک فولادی مضبوط دیوار جو سکندر اعظم نے بنوائی تھی۔	؎ جوش گریہ وہ ہے طوفان گر نہ روکیں اس کو ہم پار ہو سد سکندر کو یہ پانی توڑ کر	ی
سر پہ کھیل جانا	جان جوکھم کا کام کرنا۔ جان کی پروا نہ کرنا۔	؎ محبت میں اے دل نہ ڈر سر پہ کھیل وہ بازی نہیں یہ کہ ہر جائے گی	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
سر سے گزر جانا	حد سے باہر ہو جانا۔ انتہا پر پہونچ جانا۔	؎ حشر میں سر سے گذر جائیگا طوفان جس کا وہ ہماری ہی خجالت کا پسینا ہوگا	گ
سر جھکانا یا سر جھکنا	مغلوب ہونا۔ دبنا	؎ دشمن کے آگے سر نہ جھکے گا کسی طرح یہ آسماں زمیں سے ملایا نہ جائے گا	گ
سر میں سودا ہونا یا سودا ہونا	عشق ہونا	؎ جو سر میں زلف کا سودا تھا سب نکال دیا بلا ہوں میں بھی کہ آتی بلا کو ٹال دیا	گ
سر سہرا رہنا	کسی امر کا کسی شخص کی ذات پر موقوف ہونا۔ منحصر ہونا۔	؎ بنا کس دن تن مجنوں میں یہ رشتہ رگ جاں کا جنوں تیرے ہی سر سہرا رہا تار گریباں کا	گ
سر کے ساتھ جانا	سلامت جب تک ہے اس وقت تک قائم رہنا۔	؎ یہ سر کے ساتھ جائیں گے یہ دم کے ساتھ جائینگے ہمارے سر پہ آصف جاہ کے احسان ایسے ہیں	ض ی
سر پر سوار ہونا	سر پر منڈلانا۔ ساتھ ہونا	؎ اے داغ دھن بندھی ہے تجھے کوئے یار کی کمبخت موت ہے ترے سر پر سوار آج	گ
سر آنکھوں پر	قبول و منظور بسر و چشم، دل و جان سے	؎ بزم اغیار کا ظاہر ہے اثر آنکھوں پر مہرباں آپ کی خفت مگر سر آنکھوں پر	گ
سراغ ملنا	پتہ ملنا	؎ مرگ عدو سے آپکے دل میں چھپا نہ ہو میرے جگر میں اب نہیں ملتا سراغ داغ	گ
سر پیٹنا	ماتم کرنا۔ سر پر دو ہتڑ مارنا	؎ اس رنج بیکسی کی یارب خبر نہ پہنچے جائے نہ شام غربت سر پیٹتی وطن سے	گ
سر پر آرے چلنا	ناقابل برداشت تکلیف ہونا۔	؎ پاس غیروں کو بٹھا کر یہ دکھایا تم نے سر پہ دیکھے نہ تھے چلتے ہوئے آرے ہم نے	گ
سر پر بٹھا لینا	نہایت تعظیم کرنا	؎ مرید ایسے شیخ صاحب آپکو سر پر بٹھالیں گے بٹھاتے ہیں بھلا کب ایسوں کو میخوار پہلو میں	گ
سر پکڑ کر فریاد کرنا	رنج اور افسوس کے ساتھ شکایت کرنا۔	؎ پہلے کیوں اے داغ آنی پی گئے فرمایئے سر پکڑ کر اس سے جب فریاد میرا سر گرا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان کا
سر گرنا	سر بھنا جانا۔ درد ہونا۔ ہوش حواس جانا۔	؎ پہلے کیوں اے داغؔ اتنی پی گئے فرمایئے سر پکڑ کر اب جو ہے فریاد میرا سر گرا	گ
سر پر چڑھے آنا	حملہ آور ہونا۔ ہجوم کر کے اوپر آنا۔ گھیر لینا۔	؎ جگہ جگہ تھے زمیندار دار کی صورت چڑھے ہی آتے تھے سر پہ بخار کی صورت	گ
سر اٹھنے نہ دینا	برابری نہ کرنے دینا۔ آنکھ نہ اٹھانے دینا۔ مجبور رکھنا	؎ محشر میں کبھی عشاق کا سر اٹھنے نہ دینا دنیا میں بھلے کو ترا احساں نہ ہوا تھا	گ
سر مارنا	زبردستی دینا	؎ اے محبت دل آشفتہ کا سودا دیکھا اس کی زلفوں سے لیا اور مگر سر مارا	گ
سر ہونا	مخالف ہونا۔ پیچھے لگنا پیچھے پڑ جانا۔ اصرار کرنا۔ ضد کرنا	؎ بچتی تھی دختِ رز کی نہ حرمت کسی طرح پیر نیک بخت ہار کے قاضی کے سر ہوئی	گ
"	" "	؎ ہوا ہوں کشتہ پائے نگارین مرا خون سر ہوا رنگ حنا کے	گ
"	" "	؎ دیکھتے ہی مشکل راز دل سے باہر ہو گئے پھر نہ وہ ٹالے ٹلے جس بات کے سر ہو گئے	آ
سر پر بیٹھنا	سر پہ سوار ہونا	؎ جب کیا شکوہ کہ محفل میں لیے ہم تم سے دور اس نے جھنجھلا کر کہا کہ میرے سر پر بیٹھیے	گ
سر پہ بٹھانا	نہایت تعظیم تکریم کرنا	؎ تم بزم میں اپنی غیر کو سر پہ نہ بٹھاؤ محدود ہے ہر شخص کے انداز کا انداز	م
سر پر آ پڑنا	ناگہانی مصیبت نازل ہونا	؎ منظور کس کو ہے جو اٹھاتے بلائے عشق جب سر پہ آ پڑی تو کہو کوئی کیا کرے	آ
سر سے سودا جانا	خیال جاتا رہنا۔ محبت نہ رہنا	؎ سر جاتا ہے سر سے ترا سودا نہیں جاتا دل جاتا ہے دل سے تری الفت نہیں جاتی	آ
سر جانا	قتل ہو جانا۔ مر جانا	؎ ایضاً	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
سر پھرنا	چکر آنا۔ درد ہونا	؎ تھک کے بیٹھوں بھی جو وحشت میں تو سر پھرتا ہے پاؤں کے چرخ مرے سر میں چلے آتے ہیں	گ
سر پھرنا	دیوانہ ہونا	؎ سنا کرتے ہیں چھیڑ کر گالیاں ہم دگر نہ کوئی سر پھرا ہے کسی کا	م
سراغ لینا	پتہ لگانا	؎ پھرا کے دل کوئی چلتا ہوا ہے اے ہمدم سراغ چور کا ہر اک مقام پر لینا	م
سر پہ بلا لانا	مصیبت لانا	؎ کیا شب ہجر مرے سر پہ بلا لاتی ہے اپنے ہمراہ اجل کو بھی لگا لاتی ہے	گ
سر چڑھنا	گستاخ ہو جانا۔ بے تکلف ہونا۔ بے ادب ہونا	؎ رقیب روسیہ کیوں سر چڑھا ہے اسے صدقہ کرو تم داغ پر سے	م
سر بازار آبرو جانا	منظر عام پر عزت جانا	؎ چین سے بیٹھے ہو کیا تم کو خبر ہے کہ نہیں آبرو آج عدو کی سر بازار گئی	م
سر محفل برسنا	سب کے سامنے برا بھلا کہنا	؎ تم برستے رہے سر محفل کچھ بھی میری زبان سے نکلا	ی
سر پہ تھالی پھرنا	اسقدر ہجوم ہونا کہ تھالی پھینکو تو سروں پر سے گذر جائے اور زمین پر نہ گرے	؎ ذرا دیکھو تو مشتاقوں کا مجمع روزن در سے ہوتی ہے بھیڑ بھاڑ ایسی کہ پھرتی سر پہ تھالی ہے	ی
سر سے کفن باندھنا	مرنے کے لئے تیار رہنا	؎ محفل میں رقیبوں کی بلایا تو ہے اس نے جائیں گے وہاں ہم بھی کفن باندھ کے سر سے	ی
سرپٹ رواں ہونا	بہت تیزی سے دوڑنا	؎ توسن عمر ہے رواں سرپٹ یہ فرس پوٹیا نہیں جاتا	ی
سر چکرانا	دوران سر ہو جانا۔ چکر آنے لگنا	؎ ناصحا خاموش بس بک بک نہ کر سر مرا چکرا گیا بھنّا گیا	ی
سر بھنّا جانا	ایضاً	؎ ایضاً	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
سر پہ احسان ہونا	نوازشوں کا بوجھ سر پر ہونا۔ نہایت کرم ہونا۔ حسن سلوک ماننا	؎ یہ سر کے ساتھ جائیں گے یہ دم کے ساتھ جائیں گے ہمارے سر پہ آصف جاہ کے احسان ایسے ہیں	ص ی
سر پھوڑنا	سر کے ٹکڑے کرنا۔ بے فائدہ کام کرنا۔	؎ کوہکن ہم تو نہیں ہیں جو سر اپنا پھوڑیں چوم کر چھوڑ دیا کرتے ہیں بھاری پتھر	ی
سر پہ پٹّے ہونا	سر سے گردن تک بڑے بڑے بال ہونا۔	؎ آشیاں پورے بناتے نہ طیور سر پہ مجنوں کے جو پٹّے ہوتے	ی
سر کے بل چلنا	اظہار ادب تعظیم و شوق انتہائی شوق سے جستجو کرنا یا چلنا	؎ چلیں گے سر کے بل اس رہگذر میں نہ ہوگی ہم سے پابندی قدم کی	ی
سر پڑنا	ناگہانی اوپر آنا۔ ذمہ ہونا	؎ ہمارے سر ہی پڑا اب تو عشق کا سودا برا ہو یہ کہ بھلا ہو ہمیں مگر لینا	م
سر لینا	اپنے اوپر لینا۔ ذمہ لینا	؎ ایضاً	م
سر پر سے نکلنا	بہت قریب سے گذرنا	؎ محفل میں بٹھایا پھر انھیں کھینچ کے دامن وہ چھپ کے چلے تھے مرے سر پر سے نکل کر	م
سر سے بوجھ اتارنا	کسی بار سے سبکدوش کرنا۔ ہلکا کر دینا۔ ذمہ داریاں ہٹا لینا	؎ احسان زمانے کے بہت تھے مرے سر پر قاتل نے بڑا بوجھ اتارا مرے سر سے	ی
سر پر پگڑی باندھنا	فضیلت حاصل کرنا۔ عزت ملنا	؎ بیاباں کو مری وحشت سے حاصل سرفرازی ہے سر ہر خار پر باندھی ہے پگڑی تار داماں سے	ی
سر پر آنا	واقع ہونا۔ ہونا	؎ آگئی ہجر کی گھڑی سر پر یہ بلا جھیلنی پڑی سر پر	ف
سر پر بلا جھیلنا	آئی ہوئی مصیبت کو برداشت کرنا۔	؎ ایضاً	ف
سرمہ حلق میں ہونا	آواز بیٹھ جانا۔	؎ وصل کی شب میں جلوے تھے دن کے سرمہ تھے حلق میں موذن کے	ف

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
سر دھرنا	ذمہ لینا۔ ذمہ دار گردانناا	؎ اپنے سر کیوں دھروں پرائی بات کیوں بگاڑوں بنی بنائی بات	ف
سرد ہونا	ٹھنڈا پڑ جانا۔ ولولہ فرو ہونا افسردگی ہو جانا	؎ رنگت آخر تپش سے زرد ہوئی گرمیِ طبع داغ سرد ہوئی	ف
سر ٹپکنا	سر مارنا	؎ یہ سر پٹکنے کی دم پر ترے نشانی ہے ہمارے ماتھے کا کوئی درم ٹپکتا ہے	ی
سر جانا بات نہ جانا	بات کی پچ کرنا۔ جان چاہے چلی جائے مگر آبرو نہ جائے	؎ داغ سے رسم التفات نہ جائے سر بھی جائے تو جائے بات نہ جائے	ف
سڑی ہونا	دیوانہ ہونا۔ جنوں کے دورے پڑنا۔	؎ غیر کہتا ہے رشکِ قیس ہوں میں باولا ہے سڑی ہے پاگل ہے	ی
سفید و سیاہ دیکھنا	اچھا برا دیکھنا	؎ اسی کے واسطے آنکھیں خدا نے دیں ہم کو کہ روز و شب یہ سفید و سیاہ دیکھتے ہیں	گ
سکہ جاری رکھنا	چلن قائم رکھنا	؎ درہم داغ دیا داغ کو جیسا تم نے کچھ لگی اٹھی نہ ان کی نہ ہماری رکھنا	م
سکہ بیٹھنا	نقش جمنا۔ بڑا اثر رکھنا	؎ اس دل کا کوئی نقش وفا میں نہیں جواب بیٹھا ہوا ہے سکہ ترے زر خرید کا	گ
سکھانا۔ پڑھانا	بہکانا۔ الٹا بتا سکھانا	؎ سکھانے پڑھانے کو ہیں دوست دشمن یہاں کیسے کیسے وہاں کیسے کیسے	م
سلام	ترک کرنا۔ بے تعلق ہونا۔ کسی کو چھوڑ دینا۔ اظہار بیزاری و نفرت	؎ جنت اسی کا نام اگر ہے تو بس سلام محفل میں تری جو کوئی آیا خجل گیا	گ
سلام کرنا	طنز کرنا۔ چھیڑنا	؎ الٰہی غیر نے کی کونسی وفاداری کہ آج وہ مجھے جھک کر سلام کرتے ہیں	گ
سلوک کرنا	اچھا برتاؤ کرنا۔ مدد کرنا۔	؎ شب اس کی بزم میں دلوائی غیر سے تعظیم بڑا سلوک مرے ساتھ آبرو نے کیا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
سلونا	نمکین	؎ دیکھ کر سانولی صورت تری یوسف بھی کہے چٹ پٹا حسن نمکدار سلونا کیا ہے	م
سلام کرنا یا ہونا (دوسرے مفہوم میں)	اظہار بیزاری۔ چھوڑنا	؎ دل سے پہروں کلام کرتا ہوں زندگی کو سلام کرتا ہوں	ف
سلام لینا	سر یا ہاتھ کے اشارے سے کسی کے سلام کا جواب دینا۔	؎ کاش آئے سینہ تک ہی اُن کا ہاتھ وہ نہیں لیتے سلام اچھی طرح	ض ی
سم ہو جانا	زبان بند ہو جانا	؎ نکلی پیامبر کی زباں سے نہ کوئی بات کمبخت اس کے سامنے سم ہو کے رہ گیا	گ
سماں باقی رہنا	نقشہ۔ منظر۔ قائم رہنا	؎ مٹ گئے دنیا کے جلسے سینکڑوں ہے غنیمت جو سماں باقی رہا	م
سماں دیکھنا	فضا۔ نظارہ۔ نقشہ	؎ اس سے پوچھوں جو ہو بڑا سیاح کہیں دیکھا ہے یہ سماں کہیئے	م
سمائی ہونا	ضبط کرنا۔ بڑا ظرف ہونا	؎ یہ ممکن تھا کہ رسوائی نہ ہوتی سمائی بھی ہو تیرے رازداں میں	م
سماں باندھنا	اچھی فضا پیدا کر دینا۔ اچھا منظر پیدا کر دینا	؎ وہ گانا بجانا رجھانا لبھانا سماں باندھنا ہے خوش الحان کا سہرا	ی
سمائی دینا	حوصلہ۔ طاقت۔ ضد	؎ کیا غیر چھپائے گا ترا راز محبت اوچھے کو خدا اتنی سمائی نہیں دیتا	ی
سمجھنا	انتقام لینا۔ تادیب کرنا	؎ کبھی دھمکی یہ دی کہ سمجھیں گے کبھی گردن ہلی کہ سمجھیں گے	ف
سما جانا	دماغ میں بس جانا دل میں خیال پیدا ہو جانا	؎ کچھ کدورت سی آگئی اُس کو اور ہی کچھ سما گئی اُس کو	ف
سنگ مصیبت سر پر گرنا	سخت مصیبت آپڑنا۔	؎ چرخ سے جیب کی ہوس سروری سنگ مصیبت ہر سے سر پہ گرا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
سناٹا گذر جانا	انتہائی حیرانی	؎ خوگر رنج و بلا ہوں مجھ کو کچھ پروا نہیں تم کو سناٹا گذر جائے گا محشر دیکھ کر	گ
سن کے پی جانا	برداشت کر لینا۔ سہ جانا	؎ واعظ ترے لحاظ سے ہم سن کے پی گئے کیا ذکر ناگوار شراب طہور تھا	گ
سن کے اُڑا جانا	ٹال دینا۔ اثر نہ لینا	؎ ذکر میرا اگر آ جاتا ہے سن کے وہ صاف اڑا جاتا ہے	گ
سنبھالا ہونا	موت سے ذرا پہلے مریض کی حالت تھوڑی دیر کے لیے بظاہر اچھی ہو جاتی ہے اس وقت کو سنبھالا کہتے ہیں ؎	؎ جان اے کاش محبت میں سنبھل کر جاتی موت کی موت سنبھالے کا سنبھالا ہوتا	م
سندیسہ لانا	پیغام لانا۔ خوشخبری لانا	؎ سن کے وہ حال سحر اغیر سے فرماتے ہیں آئے ہیں آپ محبت کا سندیسہ لے کر	م
سند نہ ہونا	مانے جانے کے قابل نہ ہونا	؎ یہ کیا کہا کہ غیر کو تجھ سے حسد نہیں بن جاؤ تم گواہ تو اسکی سند نہیں	م
سن کے پی جانا	برداشت کرنا۔ خاموش ہو جانا۔ ٹال دینا۔	؎ ضبط ایسا ہے ہزاروں سن کے پی جاتے ہیں وہ حضرت ناصح سے کم ہیں بھاری بھرکم آدمی	ی
سنانا	برا بھلا کہنا	؎ خط میں مجھے اول تو سنائی ہیں ہزاروں آخر یہ ہی لکھا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا	گ
سوال دینا	دعویٰ کرنا۔ جرح کرنا	؎ سر عدالت محشر جواب کیا دو گے جو داد خواہوں نے تم پر کوئی سوال دیا	گ
سولی پہ کھنچنا	مار ڈالنا۔ سولی دینا۔ پھانسی دینا	؎ قامت دکھا کے آج صنوبر کو کر قلم سولی پہ سرو باغ کو اے نونہال کھینچ	گ
سوال کرنا	مانگنا۔ بھیک مانگنا	؎ دل کو اس عاجزی سے دیتا ہوں کوئی جانے سوال کرتا ہوں	گ
سونگھنے کو بھی میسر ہونا	نایاب ہونا	؎ محتسب مانع حلت ہے گماں سے سے سونگھنے کو بھی میسر مجھے انگور نہیں	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
سودا ٹھیرنا	لین دین قرار پانا	؎ متاعِ شوق بھی ہے مایۂ الفت بھی رکھتے ہیں اگر لیجئے تو سودا کچھ ہمارا آپ کا ٹھیرے	گ
سودا بننا	معاملہ ہونا۔ معاملہ طے ہو جانا	؎ آپ سے اب نہ بنے گا کوئی سودا اپنا پھیر دیجیے دلِ بیتاب ہمارا ہم کو	گ
سوغاتیں	تحفے	؎ بھیجے دیتا ہے انھیں عشق متاعِ دل و جاں ایک سرکار لٹی جاتی ہے سوغاتوں میں	آ
سوتے فتنہ کو جگانا	نیا فتنہ برپا کرنا۔ نیا جھگڑا پیدا کرنا۔ بھولے ہوتے فتنہ کو اٹھانا	؎ وصل کی شب چشمِ خواب آلو وہ کو ملتے اٹھے سوتے فتنہ کو جگاتا کوئی تم سے سیکھ جائے	آ
سودا پھرنا	مال خریدا ہوا واپس کرنا	؎ کچھ گرہ میں بھی ہے جو دل کے خریدار بنے یہ سمجھ لو کہ یہ سودا نہیں لے کر پھرنا	م
سونپ دینا	سپرد کر دینا۔ کسی کے ذمہ ڈال دینا	؎ کروں تو داورِ محشر کے سامنے فریاد تجھی کو سونپ نہ دے وہ معاملہ دل کا	م
سودا کرنا	مول تول کرنا۔ قیمت طے کرنا	؎ دل کا سودا جو کرے تم سے وہ سودائی ہے دام دیتے ہی نہیں مال پرایا لے کر	م
سوا ہونا	بڑھ جانا	؎ غیر اچھا میں برا یوں ہی سہی بس چپ رہو رفتہ رفتہ یہ نہ ہو حجت سوا ہونے لگے	آ
سوتے کو جا لینا	کسی کے پاس اس کے بیدار ہونے سے پہلے پہنچ جانا۔	؎ عمر ہے خواب شبِ وصل ہیں اے آہ رسا کام بن جائے گا سوتے کو اگر جا لے گی	م
سوئے ہوتے نصیب کو جگانا۔	بدقسمتی کو دفع کرنا	؎ ہمسائے جاگتے رہے نالوں سے رات بھر سوئے ہوئے نصیب کو کیونکر جگائیں ہم	ی
سوندھے سوندھے	کورے کورے مٹی کے برتن جن میں ہلکی ہلکی خوشبو آتی ہے۔ خوشگوار	؎ سوندھے سوندھے آبخوروں میں مزا آجائیگا تو جما دے برف اے ساقی مے انگور کی	ی
سولی پہ سو جانا	علامت محویت۔ غلبۂ خواب	؎ محو قدِ یار ہو گئے ہم سولی پہ چڑھے تو سو گئے ہم	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
سوا ہونا (۱)	زیادہ ہونا	؎ معذرت چاہئے کیا جرم وفا کی اُس سے کہ گنہ عذر بھی ہے اور گناہوں کے سوا	ض ی
سوا ہونا (۲)	علاوہ ہونا	؎ نہ سنے دا ورِ محشر تو کروں کیا لے داغ سب ہے اظہار ہوتے میرے گواہوں کے سوا	ض ی
سودا ہونا	عشق ہونا۔ دیوانہ ہونا	؎ کہا تجھ کو سودا ہے زلفِ پری کا یہ اٹھتی نہیں ایسی تہمت دھری ہے	گ
سو جان سے	نثار ہو جانے کا انتہائی شوق، گویا ایک کی جگہ سو جانیں ہوں تو قربان کردیں	؎ دیکھ کہتے ہیں اُسے آتے گئے کا سودا ہم ترے آتے ہی سو جان سے قربان گئے	م
سوجھنا	خیال آنا	؎ تھے ہم بغل عدو سے اسوقت یہ سوجھی سن کر چپکے کی ہم سے اب بغلیں جھانکتے ہو	ی
سوائی قیمت	زیادہ دام یعنی ایک کے بجائے سوا سوا کئے	؎ قیمت سوائی پہنچی ہے پہلے کشید سے جو مے فروش ہے وہ مرا قرضدار ہے	م
سولی پہ بسر ہونا	نہایت تکلیف اور مصیبت سے بسر ہونا۔	؎ قدِ جاناں کے تصور میں سحر ہوتی ہے شبِ فرقت مری سولی پہ بسر ہوتی ہے	ی
سولی پہ دن رات گذرنا	نہایت بے چینی اور تکلیف میں گزرنا بے چینی سے۔	؎ کیا کہوں گذرے ہیں دن رات مجھے سولی پر جب سمایا ہے کسی کا قد دل جو دل میں	ی
سونا پڑا ہونا	غیر آباد ہونا۔ ویران پڑا ہونا	؎ زیرِ پردہ سوتے ہیں غم میں عدو کے پلنگ آج کل ان کا سونا پڑا ہے	ف
سو کی ایک بات کہنا	مختصر مگر جامع بات کہنا	؎ مختصر واردات کہتا ہوں سو کی بس ایک بات کہتا ہوں	م
سہرا گوندھنا	سہرے کے پھول پرونا۔	؎ حور کو بھی یہ تمنا ہے کہ مالن بنتی اس میں یہ شرط ہے گوندھے گی سہاگن سہرا	م
سہاگن	جس کا شوہر زندہ ہو۔	؎ ایضاً	〃

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
سہارنا	گوارا کر لینا۔ برداشت کرنا	ے چوٹ کیا کیا نہ لگی دل پہ ہمارے لیکن درد پر درد محبت کے سہارے ہم نے	گ
سہارا دینا	تھامنا ۔ مدد کرنا	ے وہیں کشتیٔ نوح بھی ڈوب جاتی نہ دیتے جو اس کو سہارا محمد	گ
سہہ جانا	برداشت کر لینا۔ پی جانا	ے دم عشق میں گیا دل مجبور رہ گیا صدمہ کسی سے اٹھ نہ سکا کوئی سہہ گیا	گ
سہم جانا	ڈر جانا	ے خط پھینک کے سہما ہوا آتا ہے کبوتر اگلا سا نہیں ہے پر پرواز کا انداز	م
سہاگ کا وقت	محبت جو زن و شوہر میں ہوتا ناز و نیاز جو خاوند بی بی میں ہوتا ہے	ے کرتے ہوش کو ہے تم سہاگ کے وقت ہمیرو بین گاتے ہو سہاگ کے وقت	ی
سہی	مانا! ایسا ہی ہو!	ے مانا کہ عداوت ہی سہی غیر سے لیکن اتنے بھی نہیں آپ کہ بیدا د کریں گے	گ
سہارا رکھنا	تقویت رکھنا ۔ مدد رکھنا	ے غیرت یہی کہتی ہے نہ ہو عشق میں شرکت ہم حضرت دل کا بھی سہارا نہیں رکھتے	گ
سہارا ہو جانا	مدد مل جانا۔ گنجائش مل جانا	ے مل گئی کوچہ میں اس کے کچھ جگہ بیٹھ رہنے کا سہارا ہو گیا	ص ی
سیروں وزن بڑھ جانا۔	بہت تقویت ہو جانا۔ طاقت آ جانا۔ بالیدگی زیادہ ہو جانا	ے خون کتنوں کا پیا ہے تیغ خوں آشام نے وزن سیروں بڑھ گیا قاتل تری تلوار کا	د
سیروں لہو بڑھ جانا	بہت زیادہ تقویت ہو جانا	ے بڑھ گیا سیروں لہو ان کو جو آتے دیکھا خود نہ پہچان سکا میں کہ مرا دل ہے وہی	آ
سیفیاں پڑھنا	دعائے سیفی بہت با اثر ہے جس کام کیلئے پڑھی جائے ضرور اثر ہوتا ہے	ے مجھ پر افلاک سے میری ہی بلائیں آئیں سیفیاں پڑھتی ہوئی کچھ کے بلائیں آئیں	گ
سیدھیاں سنانا	ہلاکت اور دشمن کو مغلوب کرنیکے لیے پڑھتے ہیں۔ برا بھلا کہنا ۔ گالیاں دینا	ے باغ میں جاتے ہیں وہ تو گل کھلانے کے لئے سیدھیاں سرو و صنوبر کو سنانے کے لئے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
سینہ پہ چڑھ کے پلانا	زبردستی پلانا۔	؎ انکار مے کشی نے مجھے کیا مزہ دیا سینے پہ چڑھ کے اس نے خم مے پلا دیا	آ
سیدھے سادے ہونا	چالاک نہ ہونا	؎ چل گئی چال آپ کی ہم پر سیدھے سادے تھے آگئے دم میں	م
سیدھا سادا چلن	طور طریق میں بناوٹ نہ ہونا	؎ تھا سیدھا سادا اُن کا چلن کل کی بات ہے اب اینٹھے تو وہ پھرتے ہیں کس بانکپن کے ساتھ	ی
سینہ پھٹ جانا	کلیجہ کے ٹکڑے ہونا۔ سینہ شق ہو جانا۔	؎ دل مہجور کے نالوں سے جو ہو ہم آواز سینہ پھٹ جائے ترا کیا تری چھاتی ہے گھٹا	م
سیانے ہونا۔	ہوشیار ہونا	؎ بھولی باتوں میں بھی کرتے ہو ہزاروں گھاتیں کمسنی میں بھی ہو سیانے تمہیں ہم جانتے ہیں	ی
سیدھا ہونا	ٹھیک ہونا۔ مناسب برتاؤ کرنا	؎ دل جلوں سے آپ بل بھرتے ہیں یہ اچھا نہیں چرخ کج رفتار بھی گر ہے تو سیدھا ہم سے ہے	م
سیاہی پھوٹنا	روشنائی کاغذ پر پھیل جانا	؎ علامت پھوٹ کی ہے یہ بھی قاصد کہ پھوٹی ہے سیاہی اُن کے خط کی	ی
سیدھا کرنا	درست کرنا۔ راستہ پہ لگانا	؎ کج اداؤں کو بہت ہم نے کیا ہے سیدھا ہم سے کیا بل کی تری زلف چلیپا لے گی	م
شاخ نکالنا		؎ ہوتے ہیں بہت دفن گراں بار محبت اک شاخ نکالے گی نئی گاوِ زمیں اور	ی
شان نکلنا	وقار ظاہر ہونا	؎ سو حسن ابلتے ہیں سو ناز برستے ہیں اے صلِّ علیٰ تجھ میں کیا شان نکلتی ہے	گ
شامت	کمبختی۔ بدنصیبی	؎ شامت مری جو میں نے مسیحا انھیں جانا آئی تھی اجل درد کا درمان نہ ہوا تھا	گ
شامت آنا	مصیبت آنا۔ برے دن آنا	؎ بیٹھے بٹھائے آئے جو شامت تو کیا علاج دل نے کہا کہ آؤ چلیں یار کی طرف	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان گو
شادی مچنا	دھوم ہونا۔ خوشیاں ہونا	؎ فغاں بھی دے رہی ہے شادیانے مچی ہے دل میں شادی کس کے غم کی	ی
شادی رچنا	خوشیاں منانا۔ تقریب کا اہتمام کرنا۔	؎ ہمارے غم کدۂ دل سے یہ برستا ہے کسی زمانے میں شادی یہاں رچی ہوگی	ی
شام کا نکلا	سرِ شام سے گیا ہوا۔	؎ یہ سنا ہے کہ اب وہ ہرجائی صبح آتا ہے شام کا نکلا	م
شرم سے سر نہ اٹھانا	بار احسان سے دب جانا ندامت کی وجہ سے شرمندہ رہنا حجاب کی وجہ سے آنکھ سے آنکھ نہ ملانا	؎ سر اٹھاتا نہیں تو شرم جفا سے ظالم یا کئے ہیں کسی کمبخت نے احسان بہت	آ
شراب کھینچنا	شراب بنانا	؎ لے اڑے بو جس کی اے پیر مغاں ایسی ایسی تند و پر تاثیر کھینچ	گ
شرط باندھنا	بازی بدنا	؎ دیکھیں تو پہلے کون مٹے اس کی راہ میں بیٹھے ہیں شرط باندھ کے ہر نقش پا سے ہم	گ
شرم اٹھ جانا	حجاب دور ہو جانا	؎ عشق نے بے باک آخر کر دیا اب وہ شرم آہ و زاری اٹھ گئی	گ
شرم رکھنا	لحاظ رکھنا۔ لاج رکھنا	؎ اوپری دل سے بپا گریہ و زاری رکھنا آخری وقت ذرا شرم ہماری رکھنا	م
شرط ٹھہرنا	ہار جیت پر کچھ مقرر کرنا	؎ آج ٹھہرے مری تمہاری شرط وصل کی شرط بھی ہے پیاری شرط	م
شرط جیتنا	بازی جیتنا	؎ شرط بھی اور پھر تمہاری شرط جیت لی تم نے ہیں تمہاری شرط	م
شرط ہارنا	بازی ہارنا	؎ ایضاً	م
شرط بھاری ہونا	بہت مشکل شرط	؎ بے ستون کاٹتا نہ کیوں فرہاد کہ محبت کی تھی یہ بھاری شرط	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
شرم ہاتھ ہونا	عزت اس کے ہاتھ ہونا۔ اختیار میں ہونا۔	؎ ضعف سے اٹھتے نہیں دست دعا اب ہماری شرم اس کے ہاتھ ہے	م
شرم سے پانی پانی ہونا	ندامت سے پسینہ پسینہ ہو جانا	؎ ہے برخ پر نور اس کا گویا اک دریائے نور پانی پانی شرم سے ہوتا ہے اکثر آئینہ	ی
شرم کھا جانا	شرما جانا	؎ آئینہ سے نظر چرا جانا آپ اپنے سے شرم کھا جانا	ف
شرط ہونا (۱)	بازی لگانا۔ ہار جیت پر کچھ مقرر کرنا۔	؎ ادھر اڑتی ہے مے کھلتی ہے افیون بھنگ گھٹتی ہے ادھر پینے کی شرطیں ہو رہی ہیں نشہ بازوں میں	ی
شرط ہوتا (۲)	لازم ہونا	؎ جوش رحمت کے واسطے زاہد ہے ذرا سی گناہگاری شرط	م
شرط بدنا	شرط لگانا۔ بازی لگانا شرط باندھنا۔	؎ کون جیتے کون ہارے عشق میں بدگئی ہے شرط میری آپ کی	ی
شکل بننا	صورت پیدا ہونا۔ رستہ نکلنا	؎ شکل چلنے کی آہ کچھ نہ بنی وضع تھی سد راہ کچھ نہ بنی	ف
شکل کھینچنا	صورت بنانا۔ نقشہ تیار کرنا	؎ کھینچی تھی جب مصور قدرت نے دل کی شکل کہتا ہے کون تو نہ اسے بے خیال کھینچ	گ
شکل پڑنا	صورت درپیش آنا۔ بات آپڑنا۔	؎ پیش آئی جو امتحاں میں نہ تھی وہ پڑی شکل جو گماں میں نہ تھی	ف
شمع کا گل بنتا	جلی ہوتی لو ہونا	؎ گل شمع کا ہے تری محفل میں سب حسین آیا نہ ایک کا بھی ہمیں رنگ و بو پسند	گ
شعلہ بھڑکنا	آنچ تیز ہو جانا	؎ کسی نے پاتے حنائی جو نازسے رکھا بھڑک کے شعلہ ہمارے مزار سے اٹھا	آ
شعلہ اٹھنا	لو اونچی ہونا۔	؎ ایضاً	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
شمشیر کھینچنا	تلوار سونتنا۔ نیام سے باہر حملہ کے لیے تلوار نکالنا	؎ سنگِ مقناطیس ہیں ہم سخت جاں کھینچ اے قاتل ذرا شمشیر کھینچ	گ
شمار میں ہونا	گنتی میں ہونا۔ با اثر ہونا	؎ داغِ جگر کہ اشک رواں سب ہیں بے اثر یہ کس شمار میں ہیں وہ ہیں کس قطار میں	ی
شوب پڑنا	دھلنا۔ دھلائی ہونا	؎ شبنم سے شبِ ہجر کی ظلمت نہیں جاتی سو شوب پڑیں تو بھی یہ ظلمت نہیں جاتی	آ
شور اٹھنا	غل ہونا۔ چیخ پکار ہونا	؎ اس کی کافر نگہ کے اٹھتے ہی شور دیر و حرم سے اٹھتا ہے	گ
شور مچانا	غل کرنا۔	؎ رات بھر جاگے ہیں اب آنکھ لگی ہے اُن کی کہہ دو خاموش ہو کیوں شور مچاتی ہے گھٹا	م
شور بور ہونا	شرابور ہونا۔ بالکل بھیگ جانا۔	؎ ہولی کھیلی ہے تم نے کس سے آج رنگ میں شور بور آئے ہیں	ی
شہرہ ہونا	مشہور ہونا	؎ شہرے تھے کبھی عالم اسباب میں اپنے وہ جوش کہاں اب دلِ بیتاب میں اپنے	ی
شہر بدر ہونا	شہر سے نکالا جانا جلا وطن ہونا	؎ آج مے خانہ میں اس کی ہے خوشی محتسب شہر بدر ہوتا ہے	ی
شیشہ کو ہچکی لگنا	صراحی یا مینا سے انڈیلتے وقت قلقل کی آواز نکلنا	؎ رو کر بھی شکم کو بھریں کیوں نہ اہلِ حرص شیشہ کو ہچکی لگتی ہے ساغر کے روبرو	گ
شیشہ میں اُتارنا	بنا لینا۔ اپنے موافق کر لینا	؎ باتیں اُس آئینہ رو کی بھی ہیں گویا کہ طلسم آج تو خوب ہی شیشہ میں اتارا ہم کو	گ
شیشہ میں بال پڑنا	ترق جانا۔ خط پڑ جانا۔ ٹوٹنے کی علامت۔	؎ دل چوٹ جو کھاتا ہے تو رہتا نہیں ثابت اس شیشہ میں جس وقت پڑا بال نہ نکلا	ض ی
صاف اڑا جانا	قطعی ٹال دینا۔ سنی ان سنی کر دینا	؎ ذکر میرا اگر آ جاتا ہے ؎ سن کے وہ صاف اڑا جاتا ہے	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
صاف ہونا۔ (دیوان یا کتاب)	دوبارہ نستعلیق اور صحیح لکھا جانا	؎ مشغلہ ہے یہ جناب داغ کا ہو رہا ہے آج کل دیوان صاف	گ
صاف ہونا	دل میں کوئی کدورت نہ ہونا۔	؎ کیوں نہیں تم مجھ سے میری جان صاف چاہئے انسان سے انسان صاف	گ
صاحب سلامت ہونا	ملاقات ہونا۔ سلام کلام ہونا	؎ تمہارے در پہ ہم کیونکر نہ آتے کی تھی صاحب سلامت پاسباں سے	آ
صاف صاف سنانا	کھری کھری کہنا	؎ کوئی پارسا جب الجھتا ہے کچھ سناتا ہے پیر مغاں صاف صاف	م
صاف صاف بیان کرنا	اصلی حال کہنا۔ دل کھول کر بات کہنا۔	؎ وہ کہتے ہیں دل کی کہانی صاف صاف بظاہر ہے ان کا بیاں صاف صاف	م
صاف صاف ہونا	شکوہ شکایت میں باہم کوئی لگی لپٹی نہ رکھنا۔ کھلم کھلا تکرار ہونا	؎ بے دوبدو ہوئے نہ نکلتا کبھی غبار آج ان سے صاف صاف مری برملا ہوئی	م
صاف کرنا	سب چٹ کر جانا کل ختم کر دینا	؎ تلچھٹ بھی آج حضرت زاہد نے صاف کی مے نوش کیا ہوئے کہ بلا نوش ہو گئے	م
صبحدم	فجر کے وقت۔ صبح کے وقت	؎ برنگ بوئے گل ہے ہر نفس یاد الٰہی میں قیامت تک بھر گئی دم نسیم صبحدم میرا	گ
صبر لینا	بددعا سننا۔ کوسنے کھانا دلی بدعا لگنا۔	؎ صبر لے زاہد نا فہم نہ مے خواروں کا بخشنے والا بھی دیکھا ہے گنہگاروں کا	گ
صبر دینا	تسکین دینا۔ سمجھانا	؎ میں صبر دے بھی لوں گا دل بیقرار کو ٹھیرے جو ایک پل وہ تمہاری نظر نہیں	گ
صبر ایوب	ہر مصیبت و کلفت میں خواہ وہ کتنی ہو شدید ہو خوش رہنا اور اف نہ کرنا	؎ صبر ایوب کی اے داغ نہ کرنا خواہش کہ محبت میں تو یہ کام ہے بیکاروں کا	گ
صبر و خرد لوٹنا	صبر اور عقل جاتی رہنا۔ تحمل اور ہوشیاری باقی نہ رہنا۔	؎ تری دزدِ حنا نے مایۂ صبر و خرد لوٹے تری برق نگہ نے خرمن تاب و تواں پھونکا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
صبر پڑنا	بد دعا لگنا۔ برائی کا نتیجہ ملنا	؎ آئے شوخی میں کہاں سے نمکیں پڑگیا صبر تمنائی کا	گ
صبر کرنا	برداشت کرنا مصیبت میں خاموش رہنا	؎ میں صبر نہ کرتا کہ مرے حق میں الٰہی بہتر یہی ہوتا ہے کہ بہتر نہیں ہوتا	گ
صبر آنا	گوارا ہو جانا۔ مجبور ہو کر برداشت کر لینا۔	؎ ثابت جو بغض و کین ہو تو آجائے مجھکو صبر پھر کیا ہے دل میں آپکے یہ بھی اگر نہیں	گ
صبح کی پوچھنا تو شام کی کہنا۔	الٹا سیدھا جواب دینا	؎ کیا جانئے خط میں کیا ہے کہ قاصد کا ہے یہ حال پوچھی جو صبح کی تو کہی اس نے شام کی	گ
صبح کرنا	رات بھر جاگنا۔ صبح تک جاگتے رہنا	؎ ابر گھرا نہیں ہوتا ہے تو ہم فرقت میں صبح کر دیتے ہیں تارے شب غم گن گن کر	گ
صبح کی پوچھی شام کی کہی	بے محل جواب دینا۔ بدحواس ہونا	؎ کیا جانئے خط میں کیا ہے کہ قاصد کا ہے یہ حال پوچھی جو صبح کی تو کہی اس نے شام کی	گ
صبر سمیٹنا	صبر لینا۔ برائی کا نتیجہ برداشت کرنا۔ دکھے ہوئے دل کا اثر ہونا۔	؎ عاشق متحمل نہ ہوئے قہر و غضب کے بیٹھے رہو اب صبر سمیٹے ہوئے سب کے	ض ی
صبح اُٹھ کر کسی کا منہ دیکھنا		؎ اُٹھے ہیں آج صبح کو منہ کس کا دیکھ کر توڑا ہے آئینہ کو وہ بیزار سب سے ہیں	ض ی
صحبت نصیب ہونا	کسی کے پاس بیٹھنے کا موقع میسر آنا۔ ہم جلسہ ہونا۔	؎ رندان بے ریا کی ہے صحبت کسے نصیب زاہد بھی ہم میں بیٹھ کے انسان ہو گیا	گ
صحبت گرم ہونا	بہت ملنا جلنا رہنا مراسم و ملاقات بڑھی ہوئی ہونا	؎ داغ صاحب سے کبھی گرم تھی صحبت دن رات اب تو برسوں میں ملاقات ہوا کرتی ہے	ض ی
صدمہ دیکھنا	رنج سہنا۔ برداشت کرنا	؎ اب یہ نوبت ہے کہ میرا صدمہ ان سے دم بھر نہیں دیکھا جاتا	م
صدمے گذرنا	رنج پہنچنا۔ الم ہونا	؎ الٰہی دیدہ و دل تو نہ ٹھیرے رہگذر ٹھیرے کہیں حسرت گذرتی ہے کہیں صدمے گذرتے ہیں	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
صدقے میں اُتارنا	تصدق کرنا۔ وارنا۔ فدا کرنا	؎ جان و دل آپ پہ واللہ نہیں ہم کو عزیز جان و دل آپ کے صدقے میں اتارے ہم نے	گ
صدقہ میں اترنا	نثار ہو جانا۔ فدا ہو جانا۔ تصدق ہو جانا۔	؎ خوشنوائی نے رکھا ہم کو اسیر اے صیاد ہم سے اچھے رہے صدقہ میں اترنے والے	گ
صدقہ کرنا	اتار دینا۔ نثار کرنا	؎ رقیب روسیہ کیوں سر چڑھا ہے اُسے صدقے کرو تم واغ پر سے	م
صدقہ میں چھٹنا	دستور ہے کہ بادشاہوں کی بیماری کی حالت میں قیدیوں کو صدقہ میں چھوڑ دیتے ہیں آزاد کر دینا	؎ اللہ کرے تو بھی ہو بیمارِ محبت صدقے میں چھٹیں تیرے گرفتارِ محبت	گ
صدمہ اٹھانا	رنج برداشت کرنا	؎ دم عشق میں گیا دل مجبور رہ گیا صدمہ کسی سے اٹھ نہ سکا کوئی سہ گیا	گ
صدقہ ہونا	نثار ہونا۔ قربان ہونا	؎ صدقے ہوتے ہیں شمع رو اس پر گرد پروانہ وار پھرتے ہیں	گ
صف لگنا	قطار باندھنا	؎ ٹھیرے کبھی نہ اس صف مژگاں کے روبرو ہو سامنے اگر صف محشر لگی ہوئی	گ
صفات اڑانا	اوصاف اختیار کرنا۔ عادتیں سیکھنا۔	؎ زاہد نے اوڑائے تو صفات ملکوتی حضرت کا فرشتوں سے ابھی پرہیز ملتا	م
صفا کہنا	صاف صاف بتا دینا	؎ آئینہ منہ پہ برا اور بھلا کہتا ہے سچ ہے یہ صاف جو ہوتا ہے صفا کہتا ہے	گ
صلواتیں سنانا	برا بھلا کہنا	؎ اور سنئے ابھی رندوں نے جناب واعظ چلدئے آپ تو دو چار ہی صلواتوں میں	آ
صلاح دینا	مشورہ دینا	؎ میں پوچھتا ہوں آپ سے الفت کے باب میں دیجئے خدا کے واسطے اچھی کوئی صلاح	م
صلاح ملنا	رائے مل جانا۔ ایک خیال ہو جانا	؎ عادت میں فرق رائے جدا وضع مختلف اے پند گو ملیگی نہ میری تری صلاح	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
صلاح بدلنا	رائے بدلنا	؎ فاتم مزاج کیا تمہیں وہ نہیں رہے دل کی طرح بدلنے لگی ہر گھڑی صلاح	م
صورت کو ترسنا	باوجود اشتیاق بے حد نہ مل سکنا۔ دیکھنے کا شوق پورا نہ ہو سکنا	؎ وہ بولے داغ کی صورت کو ہم ترستے ہیں ملا ہے آج یہ خانہ خراب برسوں میں	گ
صورت نکالنا	تدبیر کرنا۔ ترکیب کرنا۔	؎ دل بڑی شے ہے کہ اغیار سے کہتا ہوں میں تم ہی للہ نکالو کوئی صورت میری	گ
صورت بنانا	نقل کرنا۔ روپ بھرنا	؎ کٹے ہیں حضرت زاہد نے خم کے خم خالی بنا کے آتے ہیں اب روزہ دار کی صورت	ی
صورت پیش آنا	واقعات پیدا ہونا۔ حالات سامنے آنا۔	؎ دیکھتے ہی دیکھتے گزرا طلسمات جہاں دیکھئے ہیں اور کیا پیش آنے والی صورتیں	ی
صورت سے جلنا	بیزار ہونا۔ نفرت کرنا۔ حسد کرنا۔	؎ تھے جو پروانہ سوز الفت سے اب وہ جلتے ہیں میری صورت سے	ف
صورت دیکھتے رہنا	اشارہ یا حکم کا منتظر رہنا	؎ ان کی صورت دیکھتے رہتے ہیں ہم دیکھئے کس وقت ہو ارشاد کیا	آ
صورت حرام ہونا	بری شکل ہونا۔ مکروہ صورت ہونا۔	؎ خوبرو وہ ہے جس کی خو اچھی شمع صورت حرام ہوتی ہے	آ
ضرور آنا	وقت پر آنا۔ بے شک آنا طنز	؎ پیامبر تری باتوں میں ہم کب آتے ہیں وہاں ضرور گیا اور تو ضرور آیا	آ
ضمانت کرنا	کسی کی ذمہ داری اپنے سر لینا	؎ قرض مل جائے گی وہ شے رمضان میں مجھکو حضرت شیخ جو کرلیں گے ضمانت میری	آ
ضمانت چاہنا	اطمینان چاہنا۔ مطمئن ہونا	؎ دل کے لینے کو ضمانت چاہیے اور اطمینان ضامن کے لئے	آ
طاق میں اٹھا کر رکھدینا	چھوڑ دینا۔ ترک کر دینا	؎ سرور بادۂ عشرت سے کس مست و بیخود ہیں اٹھا کر طاق پر رندوں نے رکھدی اپنی ہشیاری	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
طاق ہونا	ماہر ہونا۔ یکتا ہونا	؎ ناز ہم سے اور دشمن سے نیاز طاق ہے وہ فتنہ گر ہر کام میں	گ
طاقت کا جواب دیدینا	قوت باقی نہ رہنا	؎ ہوا جو اُن کی خموشی سے کچھ ملال مجھے جواب دینے لگی طاقت سوال مجھے	گ
طبیعت ہاتھوں سے نکلنا	بے قابو ہو جانا۔ قابو سے باہر ہو جانا۔	؎ جس طرح تو مرے آغوش سے نکلا اے شوخ یوں ہی ہاتھوں سے نکلتی ہے طبیعت میری	گ
طبیعت ٹھہرنا	قرار آنا	؎ مرے تڑپنے سے شب کو تمہیں تو چین آیا چلو تمہاری طبیعت تو مہربان ٹھہری	گ
طبیعت بھر جانا	سیر ہو جانا	؎ طبیعت کوئی دن میں بھر جائے گی چڑھی ہے یہ ندی اُتر جائے گی	گ
طبیعت تیز ہونا	ذہین ہونا۔ حاضر جواب ہونا زود فہم ہونا۔	؎ گو کہ تیزی ہے طبیعت میں تمہارے اے داغ بات پر سامنے اُن کے نہ کبھی تیز رہی	گ
طبیعت بے قابو ہو جانا	بے قرار ہو جانا۔ بے اختیار ہو جانا	؎ تجھے کب صبر اے بدخو کہوں گر کچھ کسی پہلو ابھی قابو سے بے قابو طبیعت ہو ہی جاتی ہے	گ
طبیعت آنا	کسی سے محبت ہو جانا۔ کسی پر عاشق ہونا۔	؎ تم سے تو واسطہ ہی کچھ نہ رہا اب طبیعت رقیب پر آئی	گ
طبیعت ہاتھوں سے نکلنا	سنبھالے نہ سنبھلنا	؎ جس طرح تو مرے آغوش سے نکلا اے شوخ یوں ہی ہاتھوں سے نکلتی ہے طبیعت میری	گ
طبع گھٹنا	دل ہی دل میں رنج کرنا یا پیچ و تاب کھانا۔	؎ دیکھ کر فیاض کو گھٹتی ہے یا کیا طبع بخیل موت بھی قارون کی ہوتا اگر ہاتم کے پاس	م
طبیعت بھٹکنا	جی چاہنا۔ خواہش ہونا۔ بے اختیار ہونا۔	؎ کبھی آتی ہیں تصور میں جو دو تصویریں کیا کہوں میں کہ بھٹکتی ہے طبیعت کیسی	م
طبیعت گدگدانا	طبیعت میں ولولہ پیدا ہونا	؎ نظر آتا ہے پری رو جو کوئی شوخ و شریر گدگداتی ہے پھر اے داغ طبیعت کیسی	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
طبیعت لڑنا	ذوق پیدا ہونا۔ دماغ کا کام کرنا۔ طبیعت کا متوجہ ہونا۔	؎ غزل اک اور بھی اے داغ لکھو طبیعت اس زمیں میں کچھ لڑی ہے	م
طبیعت سنبھلنا	حالت درست ہونا	؎ طبیعت میری جب سنبھلی ذرا انکو عجب آیا ہوا آرام کیونکر کیا سبب کیا وجہ کیا باعث	م
طبیعت لگنا	دل لگنا۔ جی بہلنا۔ جمع خاطر ہونا	؎ تقدیر یہ نہ جلے بنا اس جگہ مجھے اکھڑے قدم وہاں سے طبیعت جہاں لگی	م
طبیعت میں بل پڑنا	مکدر ہونا۔ بگڑنا۔ خفا ہونا	؎ ظالم کہاں سے تیری طبیعت میں بل پڑا کیا نہیں تھا زلف شکن در شکن کے پاس	م
طبیعت الٹ جانا	طبیعت بدل جانا۔ مزاج بدل جانا۔	؎ کہتے ہیں لوگ تیری طبیعت الٹ گئی یہ جانتے نہیں مری قسمت الٹ گئی	م
طبیعت بگڑنا	حالت خراب ہونا	؎ بن گئی جی پہ کچھ ایسی کہ الٰہی توبہ سانس لینے سے بگڑتی ہے طبیعت میری	گ
طبیعت قابو میں آنا	حالت سنبھل جانا	؎ صبر آتا دیکھ کر ظالم نے پھر تڑپا دیا میرے قابو میں طبیعت ابکی بار آنے کو تھی	گ
طبیعت روکنا	ضبط کرنا۔ خود کو سنبھالے رہنا	؎ طبیعت کو عاشق کہیں روکتے ہیں مگر کیا کروں ہمنشیں روکتے ہیں	ی
طبیعت بہلنا	فرحت ہونا۔ جی لگنا۔ وقت خوشی میں گذرنا	؎ ڈال کر پردہ گئے سیر کو تم پردے میں خوب بہلی کی سواری میں طبیعت بہلی	ی
طبیعت گرم رہنا	جوش رہنا	؎ عشق سے رہی ہے طبیعت گرم شعلہ رویوں کے ساتھ صحبت گرم	ف
طبیعت بحال ہونا	خوش ہونا۔ مطمئن ہونا۔ درست ہونا۔ اصلی حال میں ہونا	؎ امیدیں وصال کی اپنا وصال ہے خوشحال ہیں وہ اُن کی طبیعت بحال ہے	ی
طبیعت جمنا	دل جمعی ہونا۔	؎ کہیں جمتی نہیں اپنی طبیعت خیال چار سو ہے اور میں ہوں	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
طبیعت بھر بھرانا	دلولہ پیدا ہونا۔ طبیعت گدگدانا جوش پیدا ہونا۔	؎ خدا جانے ہمارا حال صورت دیکھ کر کیا ہو کہ اس کا حسن سن سن کر طبیعت بھر بھراتی ہے	ی
طبیعت رکنا	مائل نہ ہونا۔ دل نہ چاہنا۔ پس و پیش ہونا۔	؎ پڑا ہے بڑا پیچ پھر دل لگی میں طبیعت رکی ہے جہاں آتے آتے	م
طبیعت پر بوجھ پڑنا	دباؤ پڑنا۔ اثر ہونا	؎ دیکھئے پھر نزاکت مضمون جب طبیعت پر بوجھ پڑتا ہے	ی
طرز اڑانا	نقل کرنا۔ دوسرے کی کوئی وضع اختیار کرنا۔	؎ تم دل سے مہربان ہو اس کا یقیں نہیں یہ طرز التفات اڑائی ہوئی سی ہے	م
طرح دے جانا	ٹال جانا	؎ ہمیں پاس محبت سے طرح دے جاتے ہیں اکثر وگرنہ کیا تمہارے ہتکنڈوں سے کوئی غافل ہے	ی
طرفدار ہو جانا	مددگار بن جانا۔ جانبدار ہونا	؎ دل روزِ حشر اُن کا طرفدار ہو گیا بگڑا معاملہ مرے جھوٹے گواہ کا	ی
طوفان اٹھانا	جھوٹا الزام لگانا۔ حشر برپا کرنا۔	؎ کیا ہی دیندار اس صنم کو ہزاروں طوفاں اٹھا اٹھا کر لگائیں وہ تہمتیں کہ بولا خدا خدا کر خدا خدا کر	گ
طور دیکھنا	ڈھب دیکھنا۔ طریقہ دیکھنا	؎ نہ طور دیکھے نہ رنگ پرکھے غضب میں آیا ہوں دل لگا کر وگرنہ دیتا ہے دل زمانا یہ آزما کر وہ آزما کر	گ
طور بے طور ہونا	ڈھنگ بگڑنا۔ حال بے حال ہونا	؎ طور بے طور ہوتے دل کی خدا خیر کرے بے طرح گھات میں ہے اس ستمگار کی آنکھ	گ
طور بن پڑنا۔	ڈھنگ آنا۔ طریقہ آنا۔ کوئی تدبیر نکلنا	؎ فلک سے طور قیامت کے بن نہ پڑتے تھے اخیر اب تجھے آشوبِ روزگار کیا	گ
طوطے کی طرح پڑھنا	بے سمجھے پڑھنا۔ دوہرائے جانا	؎ نامہ بر کو نہیں کچھ عقل تو ذاتی لیکن جو پڑھاتے ہیں وہ پڑھتا ہے یہ طوطے کی طرح	ی
طور برے ہونا	اوسان جانا۔ حواس بگڑے ہونا	؎ ہو تسلی تو گذاروں شبِ ہجراں ساری طور میرے تو سرِ شام برے ہوتے ہیں	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
طرز نکالنا	نیا طریقہ۔ نیا انداز قائم کرنا	؎ داغ معجز بیاں ہے کیا کہنا طرز سب سے جدا نکالی ہے	گ
طور طور کی	ڈھنگ ڈھنگ کی	؎ آزردگی جو دل سے نہ ہو تو گلہ نہیں رنجش بھی اک ادا ہے مگر طور طور کی	گ
طعن کرنا	طعنہ دینا	؎ طعن کرتے ہیں زلیخا پہ نہ تھی اس کی نظر اور فرہاد تھا مزدور کہ ڈھوئے پتھر	گ
طرہ ہونا	امتیاز ہونا۔	؎ کہتے ہیں وہ یہ وصف گل نوبہار پر طرہ ہے اپنی ایک جوانی بہار پر	م
ظلم اٹھنا	سختی اٹھانا۔ ظلم برداشت کرنا۔ ناحق زیادتیاں سہنا۔	؎ ظلم تیرا اٹھائے جاتے ہیں جب تک اے یار ہم سے اٹھتا ہے	گ
ظلم اٹھانا	سختیاں برداشت کرنا۔ ناحق زیادتیاں سہنا	؎ ایضاً	گ
طلسمات گزرنا	رنگ رنگ کے حالات بدلتے رہنا۔	؎ دیکھتے ہی دیکھتے گزرا طلسمات جہاں دیکھتے ہیں اور کیا پیش آئیو الی صورتیں	ی
عاری ہونا	خالی ہونا۔ لاعلم ہونا	؎ ہنرمندوں کو ہے اپنے ہنر سے بہرہ وا طبیعت اہل ہمت کی کسی فن میں نہیں عاری	گ
عالم نکلنا	ادائیں ظاہر ہونا	؎ نظر کر دیدۂ مشتاق پر یا دیکھ آئینہ تجھے بھی کچھ خبر ہے تجھ میں کیا عالم نکلتا ہے	گ
عالم ہو جانا	حال ہو جانا	؎ دیکھ تو کیا تشنگی سے میرا عالم ہو گیا قطرہ مے ساقیا کیا جان آدم ہو گیا	گ
عالم نظر سے نکل جانا	ساری دنیا کو دیکھ لینا۔ بڑا تجربہ ہونا۔	؎ عالم ایک تو نظر آیا نظر فریب عالم تمام اپنی نظر سے نکل گیا	گ
عالم عالم ہونا	عالم طور پر ہونا۔ تمام دنیا میں ہونا۔	؎ وہ دعا جس کے شجر سے ہیں شجر تک مشتاق وہ دعا جس کا اثر آج ہے عالم عالم	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
عار اٹھنا	ندامت برداشت کرنا	؎ بات کب ناگوار اٹھتی ہے داغ سے کس کی عار اٹھتی ہے	ف
عار آنا	شرم آنا	؎ غیر کے ہمراہ پھرتے ہو خدائی خوار تم عار آتی ہے ہمارے پاس دم بھر بیٹھتے	گ
عذاب دیکھنا	بے حد تکلیف پانا	؎ نہ دل ہی گھبرا نہ آنکھ جھپکی نہ چین پایا نہ خواب دیکھا خدا دکھائے نہ دشمنوں کو جو دوستی میں عذاب دیکھا	گ
عذاب کھینچنا	مصیبت اٹھانا	؎ کھینچا غم فرقت کا دل تو نے عذاب ایسا ہم تجھ کو نہ سمجھے تھے اے خانہ خراب ایسا	گ
عذاب میں پڑنا	مصیبت میں گرفتار ہونا	؎ تم مجھ پہ جور کر کے پشیمان بھی نہیں میں تم سے دل لگا کے پڑا کس عذاب میں	م
عذاب سے چھوٹنا	نجات ملنا۔ دکھ دور ہونا	؎ یہ عشق کب دل خانہ خراب سے چھوٹا بہشت میں بھی نہ میں اس عذاب سے چھوٹا	ط ی
عذر خواہی	معذرت کرنا۔ عذر کرنا	؎ منا لیتے ہیں ہر مظلوم کو وہ عذر خواہی سے گنہگاروں کو نفرت ہو گئی ہے بے گناہی سے	گ
عرش ہل جانا	کونین لرز جانا۔ انتہائی اثر ہونا۔	؎ ترا دل آئے کسی پر تو عرش ہل جائے اثر تلاش میں ہے اس طرح کی آہ ملے	گ
عرش پر دماغ ہونا	غرور ہونا	؎ آسماں گر گیا نظر سے مری عرش پر جب ترا دماغ ہوا	گ
عرش کے تارے توڑنا	بہت بڑا کام کرنا۔ سب سے بڑھ کر قدم رکھنا	؎ بھرم اس کا رہا دل میں رہی ضبط محبت سے وگرنہ توڑتی کیا عرش کے تارے فغاں میری	ی
عرق شرم میں ڈوبنا	ندامت کی وجہ سے بہت پسینہ آنا۔ شرم سے پسینہ پسینہ ہونا۔	؎ عرق شرم میں ہم ڈوب گئے روز جزا ہر یں موسے ہمارے یہ پسینا چھوٹا	ی
عروج پانا	بلند درجہ ملنا۔ ترقی پانا	؎ اب ہمارے بخت نے پایا عروج اس کی پستی تھی بلندی کے لئے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
عرش کانپنا	عرش تک کو صدمہ پہنچنا۔	؎ ہلے کیونکر نہ تیری رہگذر کی سرزمیں برسوں کہ نالوں سے مرے کانپا کیا عرش بریں برسوں	گ
عزت رکھ لینا	بات بنی رہ جانا۔ شرم رہ جانا	؎ جا کر اس بزم میں آ جاتی ہے شامت کیسی مرے اللہ نے رکھ لی مری عزت کیسی	م
عزت خاک میں ملانا	ذلیل کرنا۔ بے آبرو کرنا۔	؎ خاک میں داغ ملاتے ہیں جو عزت تیری مر بھی کمبخت کہ ایسوں ہی سے تو ملتا ہے	گ
عطر میں ڈوبا ہونا	کثرت سے عطر لگانا۔ مہک اٹھنا۔	؎ گرچہ اکثر ہوا جنوبی تھی پر وہ عطر حنا میں ڈوبی تھی	ف
عقلمندوں کی دور بلا		؎ پھر یہ سمجھے کہ اپنا گھر ہے بھلا عقلمندوں کی داغ دور بلا	ف
عقدہ کھلنا	مشکل حل ہونا۔ راز معلوم ہونا۔	؎ عقدہ کھلتا ہی نہیں اس عاشق دلگیر کا بن گئی دل کی گرہ جو پیچ تھا تقدیر کا	گ
عقل میں فتور ہونا	خرابی عقل۔ بدحواسی	؎ خدا کے واسطے ناصح علاج کر اپنا ہمیشہ عقل میں تیری فتور رہتا ہے	سی
عقل اوندھی ہونا	الٹی سمجھ ہونا۔ صحیح طور پر نہ سمجھنا	؎ اسکی قسمت میں ہے واژونی ازل کے روز سے عقل اوندھی کیوں نہ ہوتی آسمان پیر کی	ی
عمر بھر کو نصیحت ہو جانا	ساری عمر کے لئے سبق حاصل ہو جانا	؎ مان کر دل کا کہا پچھتاتے ہم عمر بھر کو اب نصیحت ہو گئی	ی
عمل چلنا	کارگر ہونا۔ با اثر ہونا	؎ آپ کا زور مرے دل پہ نہ کیونکر چلتا کیا مراحب کا عمل تھا کہ جو چلتا ہی نہیں	گ
عہد لینا	اقرار لینا۔ وعدہ لینا	؎ دم دلاسے وہ مجھ کو دے کے گئے مجھ سے آنے کا عہد لے کے گئے	ف
عہد توڑنا۔	وعدہ کر کے بدل جانا۔ اقرار سے پھر جانا	؎ توڑ ڈالے ہیں ہزاروں کے دل اس کافر نے عہد توڑے وہ رقیبوں سے مگر کیا طاقت	ض ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
عیب لگانا	الزام دینا۔ برائیاں چھانٹنا	؎ دیکھنے والے ہی سو عیب لگا دیتے ہیں کوئی جو چاہے کرے آنکھ سے پنہاں ہو کر	آ
عیب ڈھانکنا	پردہ پوشی کرنا۔ عیب چھپانا۔	؎ فلک پردہ بنا اہل زمیں کی پردہ پوشی کو مگر اس دشمن جاں نے کسی کا عیب کب ڈھانکا	گ
عید منانا	بہت خوشی کرنا	؎ قتل کی سن کے خبر عید منائی میں نے آج جس سے مجھے ملنا تھا گلے مل آیا	گ
عید ہونا	خوشی ہونا۔	؎ سچ ہے کسی کا چاہنے والا ہو کوئی ہو دوزخ کو عید ہوتی ہے کافر کے حال سے	م
غبار دل سے اڑا کر لے جانا۔	کدورت مٹانا	؎ ہوا کے جھونکے سے کہتا ہوں میں جب آتا ہے کسی کے دل سے اڑا کر غبار لیتا جا	خ ی
غبار نکلنا	دل صاف ہو جانا۔ کدورت باقی نہ رہنا	؎ تلچھٹ بھی آج حضرت زاہد نے صاف کی بے نوش کیا ہوتے کہ بلا نوش ہو گئے	م
غرض اٹکی ہونا	کام آپڑنا۔ مطلب ہونا	؎ دیکھو نگاہ ناز کی بے اعتنائیاں اٹکی ہوئی غرض جو کسی مبتلا کی ہے	ی
غرض ہونا	مطلب ہونا۔ واسطہ ہونا	؎ بیداد و جور و لطف و ترحم سے کیا غرض تم کو غرض نہیں تو ہمیں تم سے کیا غرض	م
غرض سے دبنا	مطلب اٹکا ہونے کی وجہ سے مغلوب ہونا یا جھکنا۔ مجبور رہنا۔	آدمی کچھ غرض سے دبتا ہے جب اٹھا دے طمع تو پھر کیا ہے	ف
غش آنا۔	بے ہوش ہو جانا	؎ جو کہتا ہوں کہ مرتا ہوں تو فرماتے ہیں مر جاؤ جو غش آتا ہے مجھ پر تو ہزاروں دم بھی ہوتے ہیں	گ
غصہ میں بھرنا	بہت ناراض ہونا۔ بھنانا	؎ میں نے پتہ کی کہہ کر لی ہے جو دل میں چٹکی غصہ میں بھر کے کیا کیا وہ بڑبڑا رہے ہیں	ی
غصہ پی جانا	ضبط کرنا۔ برداشت کرنا۔	؎ اس نے غیروں کو بلائی بزم میں رشک سے ہم غصہ پی کر رہ گئے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
غصہ اترنا	کسی کو سزا دے کر اپنی تسکین کر لینا۔	؎ ہمیں پر اترتا ہے غصہ تمہارا ہمیں بے خطا ہیں سزا پانے والے	ض ی
غضب میں جان ہونا	مصیبت میں ہونا۔ عذاب میں جان ہونا۔	؎ غضب میں جان ہے کیا کیجیے بدلہ رنج فرقت کا بدی سے کر نہیں سکتے خوشی سے ہو نہیں سکتا	گ
غضب آنا	عذاب آنا۔ مصیبت آنا	؎ نہ آیا نامہ بر اب تک گیا تھا کہہ کے اب آیا الٰہی کیا ستم ٹوٹا خدایا کیا غضب آیا	گ
غضب ٹوٹ پڑنا	آفت آنا	؎ بے خود جو ہوا میں تو غضب ٹوٹ پڑا ہے آئینہ تمہیں دیکھ کے حیران نہ ہوا تھا	گ
غضب توڑنا	مصیبت برپا کر دینا	؎ کیا غضب توڑا نگاہ خانماں برباد نے خانۂ دل کیا گرا گویا خدا کا گھر گرا	گ
غضب ڈالنا	مصیبت برپا کرنا	؎ فلک نے قہر و غضب تاک تاک کر ڈالا تمام پردۂ ناموس چاک کر ڈالا	گ
غضب میں آنا	مصیبت میں آنا۔ مشکل میں پڑ جانا۔	؎ نہ طور دیکھے نہ رنگ تیرا غضب میں آیا ہوں دل لگا کر وگرنہ دیتا ہے دل زمانہ یہ آزما کر وہ آزما کر	گ
غضب کا	آفت بھرا۔ مصیبتیں سر لینے والا	؎ پھر نظارہ چلا ہے کوچۂ قاتل میں داغ کس بلا کا ہے کلیجہ کس غضب کا دیدہ ہے	گ
غضب کا دیدہ ہونا	دلیر ہونا۔ جسارت کرنا	؎ ایضاً	گ
غفلت کا پردہ پڑنا	بے خبر ہونا۔ کچھ پس و پیش نہ کرنا۔	؎ بیمار ہجر آنکھ ذرا کھولتا نہیں غفلت کا پردا اس پہ ہے کیسا پڑا ہوا	م
غلام کی صورت	مکروہ صورت۔ بری شکل	؎ ہو گرچہ بادشاہ رقیب سیاہ رو خالق مگر بنائے نہ صورت غلام کی	ی
غل مچ جانا	شور پڑنا۔ چیخ پکار ہو جانا	؎ ملتے ہی اس سے آنکھ جو غش آ گیا مجھے غل مچ گیا کہ سخت بلا ہے نظر بھی کیا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
غم اٹھنا	رنج سہنا	؎ عشق کا لطف غم سے اٹھتا ہے غم جو اٹھتا ہے ہم سے اٹھتا ہے	گ
غم غلط ہونا	دل بہلنا۔ رنج دور ہونا	؎ حوروں سے ملئے خلد بریں کو سدھاریئے دنیا میں آپ کا نہیں ہونے کا غم غلط	گ
غم کھانا	صدمہ اٹھانا۔ رنج سہنا	؎ کیجئے فکر سخن خاک وہ دل ہی نہ رہا داغ فرصت ہی نہیں روز کے غم کھانے سے	گ
غم کے مارے ہونا	غم زدہ ہونا۔ رنجیدہ ہونا	؎ ظلم و ستم کے کشتہ اندوہ و غم کے مارے	م
غم کھانا (دوسرے مفہوم میں)	ہمدردی کرنا	؎ مجھے کھائے جاتے ہیں اب طعنے دے کر مرے حال پر تھے جو غم کھانے والے	ض ی
غنیمت جاننا	قناعت کرنا۔ کافی سمجھ لینا	؎ مجھ پہ بیداد کرو تو بھی غنیمت جانوں تم سے امید کسی طرح کی محشر میں نہیں	گ
غنچہ چٹکنا	کلی کھلنا	؎ غنچے چٹک رہے ہیں پٹاخوں کی طرح سے شادی ہے کیا چمن میں عروس بہار کی	ی
غیب سے ہو جانا	بغیر تدبیر انسانی قدرت سے کام ہو جانا۔ خودبخود داب کامیابی پیدا ہونا	؎ کام رکنے کا نہیں اے دل ناداں کوئی خودبخود غیب سے ہو جائے گا ساماں کوئی	م
غیر کو اپنا بنا لینا	اجنبی یا بے تعلق شخص کو اپنے موافق کر لینا۔ دوستی کر لینا	؎ غیر کو اپنا بنا لیتے ہیں ہم تو وقت پر دوست کو دشمن بنانا کوئی تم سے سیکھ جائے	آ
غیروں پہ ڈھالنا	دوسروں کا نام لے کر سنانا	؎ کیا کوئی اس کنایہ کو پہچانتا نہیں دیتے ہو گالیاں مجھے غیروں پہ ڈھال کر	م
فاتحہ نہ درود	ثواب پہنچانے کا کچھ سامان نہ ہونا	؎ کیا قبر ناتواں کی ترے بے نمود ہے افسوس فاتحہ ہے نہ جس کی درود ہے	گ
فتنہ اٹھانا	شور و شر پیدا کرنا۔	؎ فتنہ نہیں ہوں جس کو اٹھایا کرے فلک مجھ سے گرے ہوئے کو اٹھایا نہ جائیگا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
فرشتوں نے خواب میں نہ دیکھا ہو	علم و گمان میں نہ ہونا	؎ تجھے خبر نہیں دل چیز کیا ہے اے ناصح ترے فرشتوں نے دیکھا نہ ہوگا خواب میں دل	ی
فرشتہ کا کان میں کہہ جانا	محسوس ہونا۔ دل میں خیال گذرنا	؎ وہ رشک حورشب کو کہیں گھر کے رہ گیا کوئی فرشتہ کان میں میرے یہ کہہ گیا	م
فرشتوں کے پر جلنا	فرشتوں کا بھی گذر نہ ہونا	؎ کیونکر انسان کا اس رشک پری تک ہو گذر آدمی کیا کہ فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں	ی
فرشتہ جاننا	معصوم سمجھنا۔ بالائے انسان	؎ تمہیں اے ناصح مشفق فرشتہ ہم تو جانیں گے کسی انسان کا فہم و شعور ایسا نہیں ہوتا	
فریب میں آنا	دھوکا کھانا	؎ فرہاد پیر زن کے فریبوں میں آگیا سر پھوڑنے کے ساتھ ہی پھوٹا ہی کیا نصیب	ض ی
فساد اٹھانا	برائیاں پیدا کرنا لڑائی جھگڑا کرنا	؎ میرے ہی جوش طبیعت نے اٹھاتے ہیں فساد خیر سے آپ کی طینت میں تو شہ کچھ بھی نہیں	گ
فقرو ہونا	بھاگ جانا۔ جدا ہونا	؎ آج وہ طنطنہ و دبدبہ شاہی ہے یوں فقرو ہوں ترے نام سے بدخواہ و عنید	م
فقیر کی صورت سوال ہے	مثل ہے کہ فقیر کی صورت سے مطلب ظاہر ہوتا ہے چاہے کہے یا نہ کہے۔	؎ میں کیا کہوں کہ جو مجھے شوق وصال ہے تم دیکھ لو فقیر کی صورت سوال ہے	م
فقرہ رواں ہونا	زبان پر چڑھا ہوا ہونا	؎ انکار رقیب سے بھی ہوگا یہ فقرہ تمہیں رواں بہت ہے	گ
فقرہ ترشنا	نئی ترکیب کے جملے کہنا نئی بات کہنا	؎ ترشتے ہیں قیامت کے غضب کے رات دن فقرے نئی جب بات نکلیگی تری محفل سے نکلیگی	آ
فقرہ دینا	چکمہ دینا۔ فریب دینا	؎ چال چکمہ فقرہ دم جھانسا فریب سیکھ جاتے کوئی اس دم باز سے	ی
فقرہ چلنا	دھوکہ دینا۔ چکمہ دینا	؎ مدعی پر نہ چلے گا کبھی فقرہ میرا وہ بڑھا جن ہے نہ آئیگا مرے قابو میں	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
فکر میں گھلنا	دل ہی دل میں رنج کرتے رہنے سے دُبلا ہونا۔	؎ داغ اس فکر میں دن رات گھلا جاتا ہے مجھ سے راضی مرے سرکار ہوتے ہیں کہ نہیں	م
فلک ٹوٹ پڑنا	آسماں پھٹ پڑنا۔ غضبِ الٰہی نازل ہونا۔ آفت آسمانی میں گرفتار ہونا۔	؎ امتحان نالۂ دل کا دکھا دو لیکن یہ تو سمجھو کہ فلک ٹوٹ پڑیگا کس پر	گ
فلک پر دماغ ہونا	غرور ہونا۔ خود کو بہت بڑا سمجھنا۔	؎ دل میں قمر کے جب سے ملی ہے اُسے جگہ اُس دن سے ہوگیا ہے فلک پہ دماغ داغ	گ
قی نکلنا	عیب ہونا۔ برائی ہونا	؎ سمجھنے والے سمجھتے ہیں پیچ کی تقریر کہ کچھ نہ کچھ تری باتوں میں قی نکلتی ہے	ی
قابو سے جانا	بس میں نہ رہنا۔ اختیار باقی نہ رہنا۔	؎ اس کا آنا تو درکنار اے داغ دل ہی قابو سے ہائے جاتا ہے	گ
قابو میں آنا	ہاتھ میں آنا۔ اختیار میں آنا	؎ میرے قابو میں نہ پہروں دلِ ناشاد آیا وہ مرا بھولنے والا جو مجھے یاد آیا	گ
قائل ہونا	ماننا۔ تسلیم کرنا	؎ ہم کسی کام میں تقدیر کے قائل ہی نہ تھے کچھ نہ بن آئی تو کہتے ہیں مقدر اپنا	گ
قابو چلنا	بس چلنا۔ قدرت ہونا	؎ دل کو ہم نے اپنے بس میں کر لیا کوئی اب چلتا ہے قابو آپ کا	ی
قابو سے نکل جانا	بے اختیار ہو جانا	؎ اُس کا قابو سے دل نکل جاتے ہے غضب اس پہ چال چل جاتے	ف
قدم نکلنا	پاؤں نکلنا۔ آوارہ ہونا۔	؎ ہم بھی دیکھیں تو کہاں تک ہے تری ہمراہی قدم اپنا بھی اب اے گردشِ دوراں نکلا	گ
قدم گن گن کر رکھنا	آہستہ چلنا۔	؎ رکھئے اب بہرِ عیادت نہ قدم گن گن کر لے رہا ہے یہ مریض آپ کا دم گن گن کر	گ
قدم غلط پڑنا۔	بے راہ چلنا۔ بہکی بہکی چال	؎ آتا ہے وہم لغزشِ مستانہ دیکھ کر پڑتے ہیں نامہ بر کے ہزاروں قدم غلط	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
قدم درمیان سے نکلنا	بے تعلق ہوجانا۔ واسطہ نہ رہنا	؎ غیر سے اُن سے عشق باہم ہے درمیان سے قدم مرا نکلا	ص ی
قدم لینا	پاؤں چومنا	؎ زنداں سے بیاباں میں تواضع ہوئی بڑھکر کانٹوں نے لئے میرے قدم اور زیادہ	گ
قدم گڑجانا	جم جانا	؎ وہ نزاکت سے تھم گئے چل کر لو قدم گڑ گئے قیامت کے	گ
قدم پہ قدم دھرنا	تقلید کرنا۔ کسی کے قدم پہ قدم رکھنا	؎ کس طرح غیر اس کے قدم پہ قدم دھرے میرا نشان سجدہ ہے روپوش نقش پا	آ
قدم درمیان میں ہونا	تعلق ہونا۔ واسطہ ہونا۔ دخل ہونا۔	؎ ہاتے کس طور سے بنے وہ کام ہو قدم دل کا درمیاں جس میں	گ
قدرت کے کارخانے ہونا۔	اللہ کے کام ہونا جو چاہے سو کردے	؎ بتکدہ ٹوٹ کر بنے کعبہ کارخانے ہیں اس کی قدرت کے	گ
قدم پھسلنا	لغزش ہونا۔ گر پڑنا۔	؎ لاتے مے خانہ پہ کیا آج قدم ہی پھسلے پھسلے مومن کا جو ایمان تو ہنڈ وکا دھرم	م
قدم پہ قدم رکھنا	نقل کرنا۔ تقلید کرنا	؎ رکھوں قدم جو غیر کے نقش قدم پہ میں انگشت پا مروڑے وہیں گوش نقش پا	آ
قدم رکھنا	آنا	؎ رکھا نہ بھول کر بھی قدم میری قبر پہ اے کوچہ گرد وعدہ فراموش نقش پا	آ
قدم بھاری ہونا	منحوس ہونا۔ سبز قدم ہونا	؎ آتے چکر میں جینا ہے زاہد دختر رز کا قدم بھاری ہے	م
قدم اکھڑنا	پاؤں نہ جمنا۔ نہ ٹھیرنا	؎ تقدیر نے نہ جم نے دیا اس جگہ مجھے اکھڑے قدم وہاں سے طبیعت جہاں لگی	م
قدموں سے جا لپٹنا	اظہار عجز کرنا۔ پناہ لینا کسی کام کیلئے منت سماجت کا طریقہ	؎ قیامت تھک گئی جب اٹھتے اٹھتے تیرے نالوں سے تو آخر مضطرب ہو کر ترے قدموں سے جا لپٹی	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
قدم دیکھنا	ادب اور انکساری سے اس طرح ظاہر کرتے ہیں کہ وہاں تک رسائی حاصل ہے	؎ ہمیں داغ کیا کم ہے یہ سرفرازی کہ شاہ دکن کے قدم دیکھتے ہیں	م
قدم اُٹھا دینا	پاؤں اکھاڑ دینا	؎ شاہ اس پر بھی اٹھا دیتے تھے اعدا کے قدم تیر تن پر دلبہ داغ جانستان بیٹھے ہوئے	م
قدم جم جانا	آگے پیچھے نہ ہٹ سکنا۔ قائم ہو جانا گڑ جانا۔	؎ گو خضر جہاں گرد ہی، مجھ کو یقین ہے جم جائیں قدم اس کے بھی اس راہگذر میں	ی
قدم چومنا	اظہار ادب و انکسار و عجز اظہار محبت۔	؎ بابِ عالی کی حضوری سے وہ حاصل ہے شرف جی میں آتا ہے کہ خود چوم لوں میں اپنے قدم	م
قدموں میں دم دینا	پاؤں پر سر رکھ کر جان دے دینا	؎ نہ گیا جیتے جی ترا عاشق تیرے قدموں میں دم دیا کہ نہیں	ی
قدموں پہ کلاہ رکھنا	پاؤں پہ ٹوپی رکھ دینا۔ اظہار عجز و منت۔	؎ خوف سے عجز سے لے دانتوں میں تنکا سنجر رکھ دے فغفور سر معرکہ قدموں پہ کلاہ	م
قدموں پہ گرنا	انتہائی عاجزی اور منت کرنے کی علامت۔	؎ کبھی قدموں پہ اس کے گرتا تھا کبھی میں اس کے گرد پھرتا تھا	ف
قدم نہ ہٹنا	جگہ سے نہ ہلنا	؎ ہے دم معرکہ حاصل تجھے وہ استقلال قطب تارے کی طرح سے نہ ہٹے تیرا قدم	م
قدموں پر لوٹنا	خوشامد اور عاجزی کرنا۔ نثار ہونا	؎ گر کرے توقیر اپنے طالب دیدار کی لوٹے قدموں پر تجلی شعلۂ رخسار کی	ی
قرض اترنا	بیباق ہونا۔ ادا کر دینا	؎ پینے والوں سے قرض کب اترا کب ادا ہم نے دام دام کیا	ی
قسم کھانا	خدا کو درمیاں لا کر اپنے قول کی صداقت کا یقین دلانا۔ یا کسی کے واسطے سے یقین دلانا	؎ خدا کی قسم اس نے کھائی تھی آج قسم ہے خدا کی مزا آگیا	گ
قسم ٹوٹنا	عہد کی پابندی نہ رہنا	؎ شب وعدہ عہد کرائے نزاکت قسم ٹوٹے نہ میرے ناز نیں سے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
قسمت کا مل جانا	تقدیر میں لکھا ہوا مل جانا۔ اپنا حصہ مل جانا۔	سو حسینوں میں تو آئیں گیا ایک دل گیا ملنا تھا جو مجھے مری قسمت کا مل گیا	گ
قسمت لڑنا	اچھے دن آجانا۔ موافق زمانہ آنا۔	ہزار رنج و مصیبت کے دن گذارے ہیں کبھی جو لڑ گئی قسمت تو وارے نیارے ہیں	م
قسمت الٹ جانا	تقدیر بدل جانا	کہتے ہیں لوگ تیری طبیعت الٹ گئی یہ جانتے نہیں مری قسمت الٹ گئی	م
قصہ چھیڑنا	داستان شروع کرنا۔ ذکر کرنا	رہ گیا چھیڑ کے ہیں قصۂ غم جب کہنا داغ اس سر کی قسم مجھ کو الم ہوتا ہے	گ
قصہ پاک کرنا	کام تمام کرنا۔ جھگڑا چکا دینا	لگا کر تیغ قصہ پاک کیجے دادخواہوں کا کسی کا فیصلہ گر منصفی سے ہو نہیں سکتا	گ
قصہ تمام ہونا	کام تمام ہونا۔ مرجانا	ہیں کوئی دم جو لڑائیاں یوں ہی ان کی نگاہوں کی درپیش تو ہمارے دل کا بھی مہرباں کوئی پل میں قصہ تمام ہے	گ
قصہ مختصر ہوجانا	جھگڑا کم ہوجانا۔ خلاصہ ہوجانا	بعد مدت کے وہ آئے تو ملاقات ہوئی مختصر قصہ ہوا آج بڑی بات ہوئی	ی
قطار میں ہونا	کسی صف میں ہونا۔ با اثر ہونا کسی مرتبہ پہ ہونا۔	داغ جگر کہ اشک رواں سب ہیں بے اثر یہ کس شمار میں ہیں وہ ہیں کس قطار میں	ی
قلم توڑنا	لکھنے میں قلم کا ٹوٹ جانا۔ کام حد کو پہنچا دینا۔	جنوں میں خامہ فرسائی سے توڑے ہیں قلم اتنے ہمارا گھر نہیں ہے اک نمونہ ہے نیستاں کا	گ
قلم چلنا	لکھا جانا۔	القاب ہی پہ ختم ہوا نامہ کیوں کیا چلتا نہیں مطلب پہ قلم اور زیادہ	گ
قلاش	مفلس۔ بے مایہ	یوں ہو مشہور قیس سا قلاش یوں ہو مشہور ایک سنگتراش	ف
قلعی کھلنا	حقیقت ظاہر ہوجانا۔ اصلی رنگ معلوم ہوجانا۔	آگے اس خورشید رو کے آتے تو قلعی کھلے قلعی سیماب کی ہے گو منور آئینہ	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
قلم ہونا	کٹنا ۔ کاٹا جانا	؎ قلم نہ ہو کہیں روزِ حساب اے ناصح وہاں بھی تیری زباں چار ہاتھ کی ہوگی	ی
قلم کرنا	کاٹنا ۔ چھانٹنا	؎ قامت دکھا کے آج صنوبر کو کر قلم سولی پہ سرو باغ کو لے نونہال کھینچ	س
قند مکرر کے مزے لینا	بہت زیادہ شیرینی کے مزے لینا ۔ نہایت لطف اندوز ہونا	؎ دیئے اس بوسہ لب نے مجھے شکر کے مزے کھا کے دشنام لیے قند مکرر کے مزے	س
قول دینا ۔	وعدہ کرنا ۔	؎ لب خشک ہو رہے ہیں کف دست سرخ ہیں لو سچ ہو کہ قول رقیبوں کو کیا دیا	آ
قول سے پھرنا	کہہ کر مکر جانا ۔ وعدہ پورا نہ کرنا ۔ اقرار کر کے انکار کر جانا ۔	؎ تو وعدہ کر کے مجھ سے مری جان پھر گیا حق سے پھرا جو قول سے انسان پھر گیا	س
قول و قسم کرنا	عہد اور اقرار کرنا ۔	؎ جن کو تم داغ بڑا عہد شکن کہتے تھے لو مبارک ہو وہ پھر قول و قسم کرتے ہیں	س
قہر ڈالنا	غصہ دکھانا ۔ مصیبت برپا کرنا	؎ فلک نے قہر و غضب تاک تاک کر ڈالا تمام پردۂ ناموس چاک کر ڈالا	س
قہر ٹوٹنا	غضب آ جانا ۔ نہایت غضبناک ہونا ۔	؎ سوچتا تھا جواب کیا لکھوں قہر ٹوٹے جو مدعا لکھوں	ف
قہقہے اڑانا	زور سے آواز کے ساتھ ہنسنا	؎ ہو گیا عید ان کو میرا سوگ قہقہے اڑ رہے ہیں ماتم میں	م
قیامت گزرنا	انتہائی تکلیف در پیش آنا	؎ قیامت ہی نہ کیوں گزرے نہیں واں سنگ رہ ہونا سنا جس رہگذر کو یہ ادھر سے وہ گزرتے ہیں	س
قیامت اٹھنا	مصیبت برپا ہونا	؎ پے تعظیم اٹھتی ہے قیامت کوئے جاناں میں اجل کہتی ہے بسم اللہ جہاں ہم پاؤں دھرتے ہیں	س
قیامت اٹھانا	شور و شغب کرنا ۔ ہنگامہ برپا کرنا ۔	؎ کوچے میں اس کے ہم تو قیامت اٹھائیں گے انصاف اپنا یا نہ ہوا آج یا ہوا	س

نام دیوان	شعر	تشریح	محاورہ
ی	کس قیامت کی ہے اٹھان نری یہ قیامت اٹھائے گی اک دن	بے حد ستم کرنا، ہل چل مچا دینا	قیامت اٹھانا
گ	جوان ہو تو قیامت ہوئی خدا کی پناہ وہ جب ہی فتنہ تھے جب عالم شباب نہ تھا	بہت بڑھ کر ہونا۔ سب سے زیادہ ہونا۔	قیامت ہونا
گ	وعدے پہ میری آن کی قیامت کی ہے تکرار اور بات ہے اتنی کہ ادھر کل ہے ادھر آج	بے انتہا۔ بے حد	قیامت کی
گ	تاریکی لحد سے نہیں دل جلے کو خوف روشن رہیگا تا بہ قیامت چراغ داغ	ہمیشہ قائم رہنا	قیامت تک روشن رہنا
آ	تمہارے دن ہیں قیامت اٹھائے پھرنے کے تمہاری عمر ہے ناز و ادا کے آنے کی	شور و شر، ہنگامہ برپا کرنے کی عمر۔	قیامت اٹھائے پھرنا
م	کیا لگاتے ہیں وہ اس چیز کی قیمت دیکھیں جائیں ہم آج وہاں دل کا نمونہ لے کر	دام مقرر کرنا	قیمت لگانا
ی	چکی تھی قیمت دل ایک بوسہ وہ نہ ملی یہ مال ڈال دیا ہم نے بٹے کھاتے ہیں	معاوضہ طے ہونا۔ مول قرار پانا۔	قیمت چکنا
ن	ہو رہی ہیں بلائیں کیا کیا ٹوٹتی ہیں قیامتیں کیا کیا	حشر برپا ہونا	قیامتیں ٹوٹنا
ن	ہائے جیتے ہیں ہم نہ مرتے ہیں کس قیامت کے دن گزرتے ہیں	نہایت سخت، قیامت کے دن کے مانند۔	قیامت کے دن گزرنا
گ	وہ قیامت توڑتے ہیں پوچھ کر کیا حال ہے پرسش دل بھی الٰہی پرسش اعمال ہے	بہت ستم کرنا۔ نہایت ظلم کرنا۔	قیامت توڑنا
گ	ہم آپ چھیڑ چھیڑ کے کھاتے ہیں گالیاں کانوں کو پڑ گیا ہے مزہ کوئی کچھ کہے	سننے کا چسکا لگ جانا	کانوں کو مزہ پڑنا
گ	کچھ تذکرہ عشق رہے حضرت ناسخ کانوں کو مزہ دیتی ہے گفتار محبت	سننے کو شوق ہونا، خوشگوار ہونا۔	کانوں کو مزہ دینا

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کان رکھ کر سننا	توجہ سے سننا	؎ کیوں نہ کرتے ہجر میں ہم دل سے باتیں صبح تک کان رکھ کر کوئی سنتا یہ وہ افسانہ نہ تھا	گ
کام سے جانا	بیکار ہو جانا۔ نکما ہو جانا	؎ دل کا آنا ہے کام سے جانا جائے گا کام سے تو آئے گا	گ
کان میں حرف ڈال دینا	برسرِ تذکرہ مطلب کی بات کہہ جانا۔	؎ بتائیں لفظِ تمنا کے تم کو کیا معنی تمہارے کان میں اک حرف ہم نے ڈال دیا	گ
کام تمام کرنا	مار ڈالنا	؎ کیوں کمی کی نگاہ نے تیری کام میرا تمام کرنا تھا	گ
کام بند ہونا	کاروبار ٹھپ ہو جانا	؎ بہم صرف مرے در پے ہرگز نہ ہوا غضب ہوا کہ زمانے کا کام بند ہوا	گ
کام بند رہنا	کام نہ چلنا۔ کام رک جانا	؎ اے حضرت دل جائیے مرا بھی خدا ہے بے آپ کے رہنے کا نہیں کام مرا بند	گ
کان لگانا	سننے کی کوشش کرنا	؎ چپ کھڑا ہوں پسِ دیوار جو اس کوچہ میں شورِ محشر کی طرف کان لگاتا ہوں میں	گ
کام پڑنا	کسی سے واسطہ پڑنا۔ کسی کے ہاتھ میں کسی کا کام ہونا۔	؎ کبھی فلک کو پڑا دل جلوں سے کام نہیں جلا کے خاک نہ کر دوں تو داغ نام نہیں	گ
کام آنا	مفید ہونا۔	؎ گرا جو میں درِ دلدار پر تو اٹھ نہ سکا بڑا ہی کام کیا میرے کام آئی چوٹ	گ
کان بھرنا	خلاف آمادہ کرنا۔ سن رکھنا	؎ ڈر ہے تاثیر نہ کر جائے کسی کی فریاد کان بھر لیجئے پہلے مرے افسانے سے	گ
کام سے کام ہونا	اپنے مشغلہ میں لگا رہنا دوسرے کے معاملہ میں دخل نہ دینا۔	؎ وہ تم سے ہاتھ اٹھاتے کیوں وہ کسی کا دل نہ دکھاتے کیوں کوئی اس [illegible] رہی نہ بتائے کیوں آپ کو اپنے کام سے کام	گ
کام کر جانا	اپنا اثر دکھانا۔ مقصد پورا کرنا۔	؎ ہائے مرے قاتل کو منت کی ہے بدنامی کام کر گئی ہوتی مرگِ ناگہاں اپنا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان کی
کام کا آدمی ملنا	مفید اور اچھا کام کرنیوالا آدمی میسر آنا۔	؎ لطف آرام کا نہیں ملتا آدمی کام کا نہیں ملتا	گ
کام بننا	کامیابی ہونا	؎ کام دورِ چرخ میں بگڑے ہوئے اکثر بنے تجھ سے بن کر جب بگڑ جائے تو پھر کیونکر بنے	گ
کافور ہو جانا	اُڑ جانا۔ بھاگ جانا	؎ وصل کی گرمی بھی ہے بار اپنی نازک طبع پر شمع سے کافور ہو جاتا ہوں وہ پروانہ ہوں	گ
کان میں کہنا	چپکے سے کہنا کہ دوسرا نہ سن سکے۔	؎ اُس سے پوچھو تم مری آشفتگی زلف کہہ دے گی تمہارے کان میں	گ
کانٹوں پہ لٹانا۔ لوٹنا۔	بے قرار کرنا۔ بے چین رکھنا ہونا۔	؎ شبِ فراق میں کانٹوں میں لٹاؤں اسکو سلاؤں طالع خفتہ کو اپنے بستر پر	گ
کانٹوں میں کھینچنا	تکلیف دینا۔ ذلیل کرنا	؎ دستِ جنوں میں قیس کا پیرو ہوا ہوں میں کانٹوں میں کھینچتا ہے مجھے جوشِ نقشِ پا	آ
کام نکلنا	مطلب پورا ہونا۔	؎ پیغام بر اس شوخ کو لایا مجھے لے چل خالی تری باتوں سے نہیں کام نکلتا	آ
کام بند رکھنا	کام میں رکاوٹ ہونا۔	؎ گو اُن کے گھر سے ہو گئے میرے ندیم بند رکھتا نہیں ہے کام کسی کا کریم بند	آ
کانوں پہ ہاتھ رکھنا	بات نہ سننا۔ نفرت کرنا۔ بے تعلقی ظاہر کرنا۔	؎ ہاتھ رکھ کر وہ اپنے کانوں پر مجھ سے کہتے ہیں ماجرا کہئے	آ
کانوں کان خبر نہ ہونا	کسی کو بھنک تک نہ لگنا مطلق بے خبر رہنا۔	؎ ہوا نہ اس سے کوئی اور کانوں کان خبر الگ الگ ہی کیا سب معاملہ دل کا	م
کان جانا	سننے سے تنگ آجانا۔ کان پھوٹ جانا۔	؎ آج کل نالۂ بلبل میں بھی تاثیر نہیں کیا عجب گل یہ پکارے کہ مرے کان گئے	م
کاجل گھلا رہنا	سرمہ لگا ہونا۔	؎ خبر سے کاجل گھلا رہتا ہے اب تو ہر گھڑی اس بلا کو پالنا آنکھوں میں دیکھا اچھا نہیں	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کاری لگنا	پورا اثر ہونا ۔ بھرپور وار لگنا	ناوک لگا جگر پہ تو دل پہ سناں لگی کاری لگی نظر تری کافر جہاں لگی	م
کان لگے ہونا	منتظر ہونا ۔ مشتاق ہونا	ہمارے کان لگے ہیں تری خبر کی طرف پہنچ ہی جائیگی جو کچھ بری بھلی ہوگی	ی
کان کھانا	ضرورت سے زیادہ باتیں کرنا ۔ دماغ چاٹ جانا ۔	ہم نے پھٹکار دیا ناصح کو کان کھانے کے لئے آتا تھا	ی
کام بن جانا	مراد پوری ہوجانا ۔ کامیاب ہوجانا ۔	کام سب بن گئے تھے میرے داغ میری قسمت نے پیچ ڈال دیا	ی
کان کے پردے پھوٹنا	ناگوار سماعت ہونا ۔ مسلسل آواز سے سماعت پر برا اثر پڑنا ۔	میرے نالے سنے تو وہ بولے کان کے پردے پھوٹے جاتے ہیں	ی
کان میں بات ڈالنا	سرسری طور سے تذکرہ کردینا	وہ اُسے سمجھیں نہ سمجھیں دیکھئے ڈال دی ہے بات انکے کان میں	ی
کانٹ چھانٹ	سنوارنا ۔ درست کرنا ۔ تراش خراش ۔	عجیب صانع قدرت نے کی تراش خراش یہ کانٹ چھانٹ تجھے باغباں نہیں آتی	ی
کانوں پہ ہاتھ دھرنا کسی کے نام سے	نفرت کرنا ۔ اظہار بے تعلقی کرنا	مرحبا اے دل و دین کے مکرنے والے ہاتھ کانوں پہ مرے نام سے دھرنے والے	گ
کام چلنا	مقصد پورا ہونا ۔ کافی ہونا	لگا دو تیر بھی انکار کے ساتھ چلیگا کام کیا خالی نہیں سے	گ
کام سنوارنا	درست کرنا ۔ بنانا	رہتے ہیں ہم ہی تری زلف پریشاں کی طرح کام بگڑے ہوتے ہر چند سنوارے ہم نے	گ
کال پڑنا	قحط ہونا ۔ کمیاب ہونا	دوست خوش ہونے لگے دشمن کے مرنے سے غم کا یہ کال پڑا ہے مرے غم کھانے سے	گ
کان میں بھنک کا پہنچنا	اڑتی سی خبر سن لینا	سرگوشیاں رقیب سے کیں تم نے بزم میں پہنچی تھی میرے کان میں کچھ کچھ بھنک سی	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کاوا	ایک حلقہ بنا کر اس میں گھوڑا دوڑانا اور چکر دینا۔	؎ سمندِ عمرِ رواں جب چلا تو تیز چلا نہ کاوا ہے نہ اٹھیرن نہ پھیرت اسکی	ی
کان تک جانا	سننے کی حد تک پہنچنا۔ سن لینا۔	؎ پہونچی ہے آسماں تک فریاد نہ گئی اس کے کان تک فریاد	ف
کان کھل جانا	چوکنا ہو جانا۔ خبردار ہونا	؎ کھل گئے کان جب سنی ایسی کھل گئی جان جب سنی ایسی	ف
کاجل بھری آنکھیں	سرمہ لگی ہوئی آنکھیں	؎ ہیں لال بھری نشہ مے سے پری آنکھیں پھر اس پہ دھواں دھار وہ کاجل بھری آنکھیں	م
کاٹ کرنا	تردید کرنا۔ جھوٹا ثابت کرنا نظروں سے گرانا۔	؎ کاٹ کرتا ہے وہ مری تم سے کاٹ ڈالوں گا میں زبان رقیب	ض ی
کان میں ڈالنا	گوش گذار کرنا۔ باتوں باتوں میں سنا دینا۔ مطلع کر دینا	؎ موقع ملے تو کان میں واعظ کے ڈالدوں جو کان میں پڑی ہے مرے برہمن کی بات	ض ی
کان میں پڑنا	سنی ہوئی ہونا۔ اطلاع میں آجانا	؎ ایضاً	ض ی
کام ہو جانا (۱)	ضرورت پیش آجانا۔ مصروفیت ہو جانا۔	؎ اب صبر کس طرح سے دل بدگماں کو ہو کیوں یہ کہا کہ شب کو ہمیں کام ہو گیا	م
کام ہو جانا (۲)	ختم ہو جانا۔	؎ دل جو اپنا کام ہوا جاتا ہے شوق کا کام ہوا جاتا ہے	ض ی
کان دھر کر سننا	توجہ کے ساتھ سننا	؎ سورۂ یوسف سنوں کیا کان دھر کر واعظو کان اس نے بھر دیئے ہیں لذت تقریر سے	گ
کان بھر دینا	کانوں میں بس جانا۔ کانوں میں وہی صدا آنا۔	؎ ایضاً	گ
کانٹے بونا	برائی کا سامان پیدا کرنا۔	؎ بوتے ہیں تیری محبت نے ہزاروں کانٹے دل ملا ہے کہ ملا وادی پر خار مجھے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کانٹے نکل جانا	رکاوٹ نہ رہنا	؎ سب حسرتوں کا یاس نے کھٹکا مٹا دیا جن سے خلش تھی دل میں وہ کانٹے نکل گئے	گ
کام ہونا (کسی سے)	مطلب ہونا۔ غرض ہونا	؎ رشک کس کو ہے نہ دو مفت کا الزام مجھے تم سے جب کام نہیں غیر سے کیا کام مجھے	گ
کام بننا	درست ہونا۔ مطلب نکلنا	؎ کام دورِ چرخ میں بگڑے ہوئے اکثر بنے تجھ سے بن کر جب بگڑ جائے تو پھر کیونکر بنے	گ
کاہے کو	کس واسطہ۔ کیوں۔ کب	؎ جواب کاہے کو تھا لاجواب تھی دلی مگر خیال سے دیکھا تو خواب تھی دلی	گ
کالوں کا کھیت	وہ زمین جہاں کالے سانپ بکثرت ہوتے ہیں۔	؎ ہر ایک مار سیہ زلف و گیسو و کاکل تمہارے بال ہیں یا کھیت ہے یہ کالوں کا	آ
کام بند رکھنا	کارروائی رک جانا مقصد پورا ہونے میں رکاوٹ کرنا	؎ گو اُن کے گھر سے ہو گئے میرے ندیم بند رکھتا نہیں ہے کام کسی کا کریم بند	آ
کام نکالنا	مطلب برآری کرنا۔ مقصد پورا کرنا۔	؎ دربان کے جھگڑے نے بڑا کام نکالا گھبرا کے وہ نکلے اسی تدبیر سے باہر	آ
کان پھوٹنا	سماعت جاتی رہنا۔ بہرا ہو جانا	؎ پھوٹیں یہ کان گر تم عیسیٰ کی ہو ہوس مرتے ہیں جس پہ ہم وہ مسیحا ہی اور ہے	آ
کاش	اظہارِ حسرت و آرزو کے لئے یہ لفظ بولتے ہیں۔	؎ موت آئے وہ ہی دم نزاع بہانہ کرلوں یاد آجاتے مجھے کاش بہانہ دل کا	م
کام لینا	فائدہ اٹھانا	؎ نظر آتا ہوں نہ اس بزم سے اٹھ سکتا ہوں ناتوانی سے بڑے کام لئے جاتے ہیں	م
کان پکڑنا	توبہ کرنا	؎ بھاگنے کی راہ ڈھونڈیں عیب جو اپنا اپنا کان پکڑیں حرف گیر	ی
کان میں بات پڑنا۔	سن لینا	؎ موقع ملے تو کان میں واعظ کے ڈال دوں جو کان میں پڑی ہے مرے برہمن کی بات	ض ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کان میں پھونک دینا	بھر دینا	منہ لگتے ہی اللہ رے غیروں کا تکبر شیطان نے کیا پھونک دیا کان میں سب کے	ض، ی
کان بھر جانا	سنتے سنتے اکتا جانا	کیسی بک بک لگاتی ناصح نے بھر گئے کان اسکی بک بک سے	ی
کبھی یار نہ ہونا	قطعی انجان بن جانا	ہمیں چُو کے غم دل قابل اظہار نہ تھا بات میں یار یہ بگڑا کہ کبھی یار نہ تھا	گ
کب کے	کس وقت کے	سن سن کے مرا حال وہ بولے تو یہ بولے یہ جھگڑے ہیں کس وقت کے یہ قصے ہیں کب کے	ض، ی
کپڑے چھڑانے مشکل ہونا	کسی سے پیچھا چھوڑانا	چارہ گر ہونگے تجھے کپڑے چھڑانے مشکل آڑے ہاتھوں مری وحشت کبھی ایسا لیگی	م
کپڑے چھڑانا	پیچھا چھڑانا	جو اطبا تے وحشت دل ہیں اُن کو کپڑے چھڑانے مشکل ہیں	ف
کتنے پانی میں ہیں!	اندازہ کرنا۔ جانچنا	کتنے پانی میں ہیں ذرا دیکھو وہ نہ آئیں گے تم بلا دیکھو	ف
کترا کے چلنا	بچ کر راستہ چلنا	خضر کیونکر نہ رہ عشق میں کترا کے چلیں طائر سدرہ بھی اس رہ سے پر افشاں نکلا	س
کترا کے پھر جانا	بچ کر لوٹ جانا	غربت میں عادت ہو گئی صحرا نوردی کی مجھے کترا کے پھر جاتا ہوں میں آتا ہوں جب منزل کے پاس	س
کٹ کٹ کے مرنا	زخمی ہو ہو کر لڑتے رہنا	تہ خنجر نہ کہتا تھا ستم گر سے گلا اپنا جو یوں کٹ کٹ کے لڑتے ہیں وہ کب گھٹ گھٹ کے مرتے ہیں	س
کٹی چھنی ہونا	دشمنی۔ مخالفت	بے طرح ہے نگاہ سے دل کی کٹی چھنی بے ڈھب ہے گرم معرکہ کار زار آج	س
کٹ کھنی	کاٹ کھانے والا۔ ڈراؤنی	نقشہ بگڑا رہتے رہتے غصہ ناک کٹ کھنی قاتل کی صورت ہو گئی	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کٹی چھٹی ہونا	آپس میں طنز و طعن ہونا۔ ایک دوسرے کے خلاف ہونا	؎ مزا ہے ان کو بھی مجھ کو بھی ایسی باتوں کا چلی کٹی یونہی باہم کٹی چھٹی ہو گی	ی
کٹ جانا (۱)	لفظی معنی دور ہو جانا۔ تراش دیا جانا یہاں مراد ہے شرما جانا۔ خفیف ہونا۔	؎ اس کا قامت دیکھ کر سب کٹ گئے بڑھ چلے تھے سرو بھی شمشاد بھی	ی
کٹ جانا (۲) (دوسرے مفہوم میں)	گزر جانا	؎ کٹ گیا ماہ صیام اچھی طرح کیجئے شرب مدام اچھی طرح	ض ی
کتنوں کا	کتنے کی جمع ہے۔ بہتوں کا	؎ خون کتنوں کا پیا ہے تیغ سے آشام نے وزن سیر دل بڑھ گیا قاتل تری تلوار کا	ض ی
کچھ اور ہوا لگنا	کوئی دوسرا چسکا لگنا۔ دوسرا رنگ اختیار کرنا	؎ اے راہ نما راہ لے تو اور طرف کی کچھ اور ہوا رہرو منزل کو لگی ہے	م
کچھ ہو!	جو ہو وہ ہو۔ جو بھی ہو	؎ کیا جانیں ہم زمانے کو حادث ہے یا قدیم کچھ ہو بلا سے اپنے کہ ہیں قافیوں میں ہم	ک تضمین
کچھ کا کچھ ہونا	تغیر ہونا۔ انقلاب ہونا	؎ دلی کے غدر میں بھی کیا انقلاب دیکھا آنکھوں کے دیکھتے ہی پل بھر میں کچھ کا کچھ تھا	ی
کچی نیند ہونا	نیند پوری نہ ہونا	؎ شور محشر نے اٹھایا مجھ کو کچی نیند اگر اونگ پر اونگ آئیگی صبح قیامت بھی مجھے	ی
کچھ اور ہو جانا	بدل جانا	؎ طور بے طور ہوتے جاتے ہیں وہ تو کچھ اور ہوتے جاتے ہیں	ض ی
کر بیٹھنا	کر گزرنا۔ کر ڈالنا	؎ چارہ گر بھی ہمنشیں تھا رات کو ناصح بھی تھا ورنہ بیتابی سے ہم کیا جانے کیا کر بیٹھتے	گ
کرارے ہونا	مضبوط ہونا۔ ہمت والے ہونا	؎ امتحاں گاہ محبت میں نہ ٹھہرے اغیار یوں نہ گھبراتے اگر دل کے کرارے ہوتے	م
گُربز	پر گر جانے کی حالت کو کہتے ہیں	؎ جینے نہ پائے پھر جو نکل کر گربز سے صیاد باغ باغ ہے بلبل کو دیکھ کر	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کر دکھانا	کچھ کام کر کے ظاہر کرنا ۔ نتیجہ خیز کام کرنا ۔	؎ کوہِ غم ہم نے اٹھایا ہے محبت میں تری کر دکھائے گا سوا اس سے بشر کیا طاقت	ض ی
کڑی بات سہنا	ناگوار بات کی برداشت کرنا	؎ کون ہوتا ہے کڑی بات کا سہنے والا گالیاں تم کو سکھا دیں یہ دعا دو مجھ کو	آ
کڑی بات سہہ جانا	ناگوار کو گوارا کر لینا	؎ ناصح بھی رشک رستم و اسفندیار ہے وقت کلام میری کڑی بات سہہ گیا	م
کسی بات پر جمنا	آمادہ ہونا اقرار کرنا ۔ دارو مدار کرنا ۔	؎ اس بات پہ جمتے نہیں کیوں حضرت واعظ بخشش کی یہاں شرط گنہگار سے ہو جاتے	ی
کسی بات پر قیام ہونا	جمنا ۔ استقلال ہونا	؎ وہ کاش وصل کے انکار پر ہی قائم ہوں مگر انھیں تو کسی بات پر قیام نہیں	گ
کسی کے آگے کسی کا چراغ بجھ جانا ۔	رنگ پھیکا پڑ جانا ۔ کچھ وقعت نہ رہنا	؎ بلبلوں میں شور پروانوں میں ماتم ہو گیا بجھ گیا گلرو کے آگے شمع و گل کا چراغ	گ
کسی بہانہ سے ٹال دینا	کچھ عذر کر کے رخصت کر دینا	؎ نہیں عدو تو خیال عدو ہے خلوت میں کسی بہانہ سے اس کو نہ تم نے ٹال دیا	گ
کسی کے حق میں	کسی کے واسطے	؎ عدو کے نیش زنی کی آپ سنتے ہیں وہ کہتا ہے کہ جب آنا اسے کانٹے ہمارے حق میں بو جانا	گ
کسی کے حق میں کانٹے بونا ۔	کسی کی خرابی کی بنیاد رکھنا ۔	؎ ایضاً	گ
کسی کے حق کا	حصہ کا ۔	؎ کہنا الگ بچا کے رقیبوں سے اے فلک آزار میرے حق کا جفا میرے نام کی	گ
کسی کا ہو رہنا	کسی کا عمر بھر کے لئے دوست ہو جانا ۔	؎ مراد دشمن بظاہر چار دن کو دوست ہے تیرا کسی کا ہو رہے یہ ہر کسی سے ہو نہیں سکتا	گ
کسی میں دم رہنا	کسی کی طرف ہر وقت خیال لگا رہنا ۔	؎ زندگی کا لطف ہے اس شخص کو رات دن جس کا تجھی میں دم رہے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کسی پر مرنا	عاشق ہونا	؎ یوں تو معشوق گل و شمع ہی کہلاتے ہیں دیکھنا یہ ہے کہ مرتا ہے زمانہ کس پر	گ
کسی پر گرنا	متوجہ ہونا۔ گرد ہونا	؎ اس کی تصویر جو یوسف کے مقابل رکھدوں دیکھئے گرتے ہیں پھر اہل تماشہ کس پر	گ
کسی کے نام کی	حصہ کی۔ کسی کے لئے مخصوص	؎ رکھنا الگ بچا کے رقیبوں سے اے فلک آزار میرے حق کا جفا میرے نام کی	گ
کسی کی طرف ہو جانا	کسی کا معاون ہو جانا	؎ چاہی تھی ہم نے داد دل صاف کی مگر آئینہ ہو گیا ترے رخسار کی طرف	گ
کسی سامان میں یا کسی جا گنتی ہونا۔	وقعت ہونا۔ شمار ہونا	؎ ناز کو فتنہ بناوٹ کو بلا کہتے ہیں سادگی اک تری گنتی کسی سامان میں نہیں	گ
کسی کے کہنے پر جانا	یقین کرنا۔ بات ماننا	؎ کس کے کہنے پہ آپ جاتے ہیں ہے غلط سر بسر بیان رقیب	ض ی
کسی کو رونا	کسی کا ماتم کرنا	؎ ہمیں گمان یہ ہوتا ہے ہم کو روتا ہے کسی جگہ جو کسی نوحہ گر کو دیکھتے ہیں	گ
کسی پردہ میں پوچھنا	کسی دوسرے ڈھب سے دریافت کر لینا	؎ اُن سے پوچھوں گا کسی پردہ میں احوال رقیب زہر کے گھونٹ نگلتے ہیں نگل جاؤں گا	گ
کسی کا زمانہ ہونا	وقت موافق ہونا۔ عروج ہونا	؎ مدعی دیکھ ہمیں چشم حقارت سے نہ دیکھ کل ہمارا تھا جو ہے آج زمانہ تیرا	م
کسی کو ماننا	کسی کا معتقد ہونا۔ اچھا سمجھنا	؎ مجھے مانتے سب ایسا کہ عدو بھی سجدے کرتا در یار کعبہ بنتا جو مرا مزار ہوتا	گ
کسی پر روشن ہونا	علم ہونا	؎ نہ پوچھو کچھ مصیبت دردمندان محبت کی خدا پر خوب روشن ہے گذر جس طرح کرتے ہیں	گ
کسی سے جانا	اس کے کام کا نہ رہنا۔ علیحدہ ہو جانا کنارا کر لینا۔	؎ دین و دنیا سے گئے تم سے گئے جی سے گئے آج یوں کوچ ہوا ہے کئی منزل اپنا	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کس منہ سے!	کس حوصلہ سے۔ کس برتے پر	؎ خط میں لکھا تھا کہ آتا ہے کلیجہ منہ کو اب دکھائیں انھیں کس منہ سے جگر کی صورت	م
کسی کی مار پڑنا	آفت آنا	؎ سینکڑے آتش رخسار سے دل کی چوٹیں عشق کی مار پڑی ہے ترے بیماروں پر	م
کسی سے تنگ ہونا	بیزار ہونا۔ عاجز آجانا	؎ زندگی سے تنگ تھا فرقت میں اللہ رے خوشی جان میں جان آگئی پیک قضا کو دیکھ کر	م
کسی پر چوٹ ہونا	حملہ ہونا۔ طنز ہونا	؎ طعنہ زن کیونکر نہ ہو گلزار پر چوٹ ہے اپنے دل افگار پر	م
کسی کو پہنچنا	مقابلہ کرنا۔ ہمسری کرنا	؎ تمہاری چال کو طاؤس و کبک کیا پہنچیں جدا جدا ہے ادائے خرام نام بنام	م
کسی کی آنکھیں دیکھنا	سبق لینا۔ سیکھنا	؎ شب غم آئے خواب مرگ کیوں کر یہاں دیکھی ہیں آنکھیں پاسباں کی	م
کسی کے فرمانے سے باہر ہونا۔	حکم نہ بجا لانا۔ کہنا نہ ماننا	؎ فرمائیے اب شوق سے جو مد نظر ہو دل آپ کے فرمانے سے باہر تو نہیں ہے	م
کسی کی اڑی رہنا	کام رکنا	؎ ہے فزوں کان جواہر سے جواہر خانہ نہیں رہنے کی کسی طرح اڑی سہرے کی	م
کسوٹی نہ چڑھنا	پرکھا ہوا نہ ہونا	؎ ہے وہ ٹکسال سے باہر جو کسوٹی نہ چڑھے نقرۂ ماہ نہ لوں میں نہ طلائے خورشید	م
کسی کا سر جھکا دینا	نیچا دکھانا۔ عاجز کر دینا	؎ اسکندر کو جم کا سر جھکا دے سرور ترا آستان اقبال	م
کسی کا کلمہ پڑھنا	کسی پر ایمان لانا۔ کسی کو ماننا۔	؎ تری چشم فسوں گر نے کیا کیا جانے کیا جادو ترا کلمہ وہی پڑھتے ہیں جو اللہ والے ہیں	ی
کسی بات پر اتر آنا	بے ربطی سے شروع کر دینا اسی بات یا کام کو جاری رکھنا	؎ مجھے تم دیکھتے ہی گالیوں پر کیوں اتر آتے کھڑے بیٹھے تھے کیا محفل میں یہ بھیڑ یار کیسی ہے	سی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کسی کے آگے پیش چلنا	بات مانی جانا۔	؎ آتی نہیں اب تک اسی بات سے قیامت کیا پیش چلے گی تری رفتار کے آگے	ی
کسی کے آگے نہ ٹھہرنا	مقابلہ نہ کرسکنا۔ نہ رکنا	؎ بجلی کی طرح کانپنے لگتی ہے اجل بھی ٹھیرا نہیں جاتا تری تلوار کے آگے	ی
کسی پر زور ہونا	اختیار رہونا۔ اثر ہونا	؎ آدمی کا ہے خدا پر زور کیا ہے بڑی سرکار جو چاہے کرے	ی
کسی کام پر کمر باندھنا	آمادہ ہونا۔ تیار ہوجانا	؎ یہ کام تو آسان ہے گر اس پہ کمر باندھو میرا بھی بھلا کرنا اپنا بھی بھلا کرنا	ی
کسی پر بات آنا	الزام آجانا	؎ بات آئے نہ ہم پہ اے قاصد یوں ادا کیجیو ہماری بات	ی
کسی سے اُڑ کے جانا	بچ کر نکل جانا	؎ اتراتی ہوئی آئی ہے تو کوچے صنم سے اے بادِ صبا اُڑ کے کہاں جائیگی ہم سے	ی
کسی سے بخار آنا	بہت ڈر معلوم ہونا	؎ دل کو ہے خوف زلف کا تیری اس بلا سے بخار آتا ہے	ی
کسی کو بھرنا	بھگتنا۔ پورا ڈالنا	؎ بُری اولاد کو بھی بھرتے ہیں کھوٹا پیسا بھی کام آتا ہے	ی
کسی پہ ہاتھ صاف کرنا	دھوکہ دینا۔ نقصان پہنچانا۔ مشق کرنا۔	؎ کیوں کسی بت پہ ہاتھ صاف کرو تم تو مسجد میں اعتکاف کرو	ف
کسی کو پیارا ہوجانا	کسی کو عزیز ہوجانا بھا جانا۔	؎ جب ستم اس نے کیا انداز سے وہ ستم گر مجھ کو پیارا ہوگیا	ض ی
کسی کے ہاتھ رہنا	کسی پر منحصر ہونا۔ کسی کے اختیار میں ہونا۔	؎ اس بے وفا کے ہاتھ رہا دل کا فیصلہ نامنصفوں سے طے ہو یہ جھگڑا ہی اور ہے	آ
کسی کی راہ پر آنا	متعلق ہوجانا۔	؎ گو طبیعت ہے اس کی ہرجائی پر مری راہ پر نہیں آتی	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان کی
کسی سے لگی ہونا	کسی سے رسم وراہ ہونا۔	؎ بے شک ہے کچھ لگاؤ جو کرتا ہے یہ گریز زاہد سے دختِ رز سے مقرر لگی ہوی	گ
کسی کے ہاتھ ہونا	اختیار میں ہونا	؎ کیا کہو لگا اگر اس بت نے کہا محشر میں داورِ حشر ترے ہاتھ ہے عزت میری	گ
کسی سے اڑا پھرنا	الگ الگ رہنا۔ متوجہ نہ ہونا	؎ آئے اترائے ہوئے کس کی گلی سے یارب کہ نسیم سحری ہم سے اڑی پھرتی ہے	گ
کسی کی خبر آنا	موت کی خبر آنا۔	؎ عادتاً ہی ہوتی رنج کی گو مر گیا عدو ہو روزنے سے ہیں کام کسی کی خبر آتے	گ
کسک مٹنا	درد جاتا رہنا۔ خلش رفع ہونا	؎ اے چارہ گر جگر کی کسک کس طرح مٹے گو درد کم ہوا بھی تو کم ہو کے رہ گیا	گ
کسی سے کھلنا	اپنا حال کہہ دینا۔ راز بتا دینا	؎ کھلا میں ان سے تو وہ اور داغ مجھ سے رکے خفا تو اُن کو مری شرح آرزو نے کیا	گ
کسی سے رکنا	جھجکنا۔ تکلف ہونا۔	؎ ایضاً	گ
کسی کے نام کی نیاز ہونا۔	کسی کی فاتحہ ہونا۔	؎ اے داغ قتل ہو کے ملا رتبۂ شہید ہوتی ہے اب نیاز وہاں میرے نام کی	گ
کسی کا پاس ہونا	لحاظ ہونا۔ خیال ہونا۔ خیال رکھنا۔	؎ بدسلوکی میں مزا کیا ہے مزا ہے اس میں کہ ہمارا ہو تمہیں پاس تمہارا ہم کو	گ
کسی میں چھننا	آپس میں چلنا	؎ نگاہ شوخ و چشم شوق میں در پردہ چھنتی ہے کہ وہ چلمن میں ہیں نزدیک ہم چلمن کے بیٹھے ہیں	آ
کسی سے چھننا	تکرار ہونا	؎ کیا صلح کریں دل کی تری تیر نظر سے چھنتی ہے صفائی میں بہم اور زیادہ	گ
کسی سے بننا	کسی سے دوستی ہونا۔ موافقت ہونا۔	؎ کام دورِ چرخ میں بگڑے ہوئے اکثر بنے تجھ سے بن کر جب بگڑ جائے تو پھر کیونکر بنے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کسی سے بگڑ جانا	ناموافقت ہو جانا	ے کام دور چرخ میں بگڑے ہوئے اکثر بنے تجھ سے بن کر جب بگڑ جائے تو پھر کیونکر بنے	گ
کس عذاب کا ؟	کس مصیبت کا ۔ کس تکلیف کا	ے روزہ رکھیں نماز پڑھیں حج ادا کریں اللہ یہ ثواب بھی ہے کس عذاب کا	م
کسی سے سمجھنا	بدلہ لینا ۔ مزا چکھانا	ے سمجھیں گے خوب اس بت نا آشنا سے داغ گر ایک بار اور خدا نے ملا دیا	آ
کسی پہ دھوکہ کھانا	نہ پہچاننا	ے ہم روز کے سلامی کیوں کھاتے ہم پہ دھوکے . . . . . جانے پہچانے آدمی ہیں	م
کسی پہ مرنا	عاشق ہونا	ے پھوٹیں پکان گر تم عیسٰی کی ہو ہوس مرتے ہیں جس پہ ہم وہ مسیحا ہی اور ہے	آ
کسی چیز کا اُڑ جانا	غائب ہو جانا ۔ خرچ ہو جانا ۔ ختم ہو جانا ۔	ے یہ ہی دولت کا مزہ ہے کہ اُڑیں گلچھرے ہاتھ آتے ہی جو اُڑ جاتے وہ مال اچھا ہے	آ
کسی کو اُڑانا	ہوا میں بھر دینا ۔ بنانا	ے وہ ناز سے زمیں پہ رکھتے نہ تھے قدم تعریف کر کے اور بھی ہم نے اُڑا دیا	آ
کسی پر جانا	مشابہ ہونا ۔ مقلد ہونا ۔ نقل کرنا ۔ کسی کے مانند ہونا ۔	ے آدمی ایسا کہاں کوئی فرشتہ ہو تو ہو شیخ صاحب یہ نہیں معلوم تم کس پر گئے	آ
کسی سے کام ہونا	غرض ہونا ۔ واسطہ ہونا ۔ مطلب ہونا ۔	ے رشک کس کو ہے نہ دو مفت میں الزام مجھے تم سے جب کام نہیں غیر سے کیا کام مجھے	گ
کسی کا کام کر دینا	جان لے لینا ۔ مار ڈالنا	ے کار تیشہ بے ستون کے واسطے اک کھیل تھا کام وہ تھا کام آخر کر دیا فرہاد کا	ی
کسر ہونا ۔	کمی ہونا	ے اتنی ہی تو بس کسر ہے تم میں کہنا نہیں مانتے کسی کا	م
کسی کے آگے پانی بھرنا	عاجزی ظاہر کرنا ۔	ے ہماری آنکھ میں بھی اشک گرم ایسے ہیں کہ جن کے آگے بھرے پانی آبلہ دل کا	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کسی کا نام لینا	تہمت لگانا	؎ اپنی آنکھوں سے تو دیکھی نہیں دل کی چوری کیوں گنہگار رہوں میں نام کسی کا لے کر	م
کسی سے الجھنا	بحث کرنا۔ معترض ہونا جھگڑا کرنا۔	؎ کوئی پارسا جب الجھتا ہے کچھ سناتا ہے پیر مغاں صاف صاف	م
کسی کو کسی پر رکھ لینا	طعنے یا گالیوں کی یا طعنوں کی یا فقروں کی یا تلواروں کی بوچھار شروع کر دینا۔	؎ یوں برس پڑتے ہیں کیا ایسے وفاداروں پر رکھ لیا تم نے تو عشاق کو تلواروں پر	م
کسمسا جانا	اکتانا۔ گھبرانا۔ بیتاب ہونا	؎ ہجر میں ہے خیال اس کا بھی کسمسا جائے ہمنشیں نہ کہیں	م
کس قیامت کے؟	کس بلا کے؟ کس غضب کے؟	؎ خط میں لکھے ہوئے رنجش کے کلام آتے ہیں کس قیامت کے یہ نامے ے نام آتے ہیں	م
کسی کی راہ میں کانٹے بچھانا۔	تکلیف کا سامان پیدا کرنا	؎ پھنسے جو راہ میں کسی لاغر کے ہاتھ پاؤں کانٹے بچھائے آپ نے دشمن کی راہ میں	م
کسی آن!	کسی وقت	؎ خوش کسی حال میں انسان رہا ہے نہ رہے ہو کے بے فکر کسی آن رہا ہے نہ رہے	م
کسی کی بلائیں کود پڑنا	دوسرے کی مصیبت اپنے سر لینا	؎ تو دوست ہے کس طرح نہ لیں تیری بلائیں ہم کود پڑا کرتے ہیں دشمن کی بلائیں	آ
کسک ہونا۔	ہلکا درد ہونا	؎ درد فرقت بھی الٰہی نہ دغا دے جائے آج یہ کیا ہے کہ تھم تھم کے کسک ہوتی ہے	م
کسر باقی رہنا	کمی رہنا۔ پختگی نہ ہونا	؎ کھل جاتے ہیں اکثر ترے فقرے تری چالیں باقی ہے کسر تجھ میں یہ عیار ذرا سی	م
کسی کا رونا رونا۔	کسی کا شکوہ کرنا۔	؎ روتے ہیں غیر کا رونا پہروں یہ ہنسی مجھ سے ہنسا کرتے ہیں	م
کسوٹی پہ چڑھنا	پرکھا جانا۔ آزمائش کیا گیا	؎ ہے وہ ٹکسال سے باہر جو کسوٹی نہ چڑھے نقرہ ماہ نہ لوں میں نہ طلائے خورشید	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کسی کی کاٹ کرنا	برائی کرنا ۔ اثر زائل کرنا	؎ کاٹ کرتا ہے وہ مری تم سے کاٹ ڈالوں گا میں زبانِ رقیب	ض ی
کسی کا کچھ جانا	کسی کا نقصان ہونا ۔ بگڑنا	؎ ہم جان سے جاتے ہیں محبت میں کسی کے اپنا ہے ضرر کچھ بھی کسی کا نہیں جانا	ی
کسی پہلو ۔ کسی طرح	ہر صورت سے ۔ کسی کروٹ ۔ ہر طریقہ سے	؎ کسی طرح کسی پہلو سے کل نہیں آتی پکارتے ہیں اجل کو اجل نہیں آتی	گ شہر آشوب
کس گنتی میں ہوں	کون سے شمار میں ہوں ۔ کون سے درجہ میں ہوں ۔ بے حقیقت ہونا	؎ میری شامت ہے دکھاؤں جو تمہیں داغ جگر میں تو کس گنتی میں ہوں قیس کا قصہ سن کر	گ
کسی کا دینا نہ ہونا	کسی کا زور یا دباؤ نہ ہونا ۔ کسی کا مقروض نہ ہونا ۔	؎ دل دیں گے ہم تو حضرت ناصح ہزار بار دینا نہیں ہے آپ کے کچھ قبلہ گاہ کا	ی
کسی پہ بھولنا	فخر کرنا	؎ دل کی مردانگی پہ بھولا ہوں عاشقی میں نہ ہو ہراس مجھے	ض ی
کسی پر جان جانا	فریفتہ و شیفتہ ہونا ۔	؎ جان اس بے وفا کو ہم نے دی جس کی جاتی ہے جان دشمن پر	ی
کسی پر جان دینا	"	؎ ایضاً	ی
کسی کے چکر سے نکلنا	کسی کے فریب یا پھندے سے نکل جانا ۔	؎ مرنے کی بھی فرصت نہیں اے گردش ایام آسودہ ہوں کیوں کر ترے چکر سے نکل کر	م
کسی پر ایک جہان جھک پڑنا ۔	عام طور پر مطعون اور بدنام ہونا	؎ لوگ کہتے ہیں کیا ؟ سنو تو سہی جھک پڑا اک جہان دشمن پر	ی
کسی سے صفائی کرنا	میل ملاپ کرنا ۔	؎ ناگہاں شکوۂ بیداد تو کر بیٹھے ہیں اب یہ ہے فکر کریں اُن سے صفائی کیونکر	ی
کسی پر زبان کھلنا	کسی کو بُرا کہتے کہتے بُرا کہنے کا عادی ہو جانا کسی کو برا کہنے میں تامل یا حجاب نہ ہونا	؎ اب برسنے لگے وہ ہم پر بھی کھل گئی ہے زبان دشمن پر	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کسی پہ ڈھالنا	مقصود کسی اور کو قرار دینا اور کہنا کسی اور کی نسبت۔	؎ بیان کی بے وفائی جب زمانے کی تو وہ بولے اجی ہم خوب سمجھے صاف تم نے ہم پہ ڈھالی ہے	سی
کسی کی آئی	کسی دوسرے کی موت	؎ اجل روزِ جدائی کیوں نہ آئی کسی کی مجھ کو آئی کیوں نہ آئی	م
کسی سے بخار آنا	ڈرنا۔ خوف زدہ ہونا۔	؎ دل کو ہے خوف زلف کا تیری اس بلا سے بخار آتا ہے	سی
کسی کا نمک کھانا	کسی کے ملازم ہونا	؎ اس طرح کس طرح سے رہ جاتے ہوتے باون برس نمک کھاتے	ضیا
کسی کروٹ کل آنا۔	کسی پہلو چین آنا۔ کسی طور قرار آنا۔	؎ کسی کروٹ سے کل نہیں آتی نہیں آتی اجل نہیں آتی	ضیا
کسی کی جڑنا۔	چغلی کھانا۔ برائی کرنا	؎ میری جڑی ہے غیر نے تم سے تو سات بار کب چوکتا ہوں سات کی ستر کہے بغیر	ض ی
کسی کو کھائے جانا	پریشان کرنا۔ طنزیہ شکایتوں سے ستانا۔	؎ مجھے کھاتے جاتے ہیں اب طعنے دے کر مرے حال پر تھے جو غم کھانے والے	ض ی
کسوٹی پہ کسنا	پرکھ لینا۔ اچھا برا پہچان لینا	؎ کھوٹے کھرے کی عشق میں پہچان ہو گئی اچھے ہم امتحان کی کسوٹی پہ کس گئے	ض ی
کسی پہ منہ آنا	سر ہو جانا۔ ناراض ہونا	؎ کسی نے جرم کیا مل گئی سزا مجھ کو کسی سے شکوہ ہوا مجھ پہ منہ ضرور آیا	آ
کسی سے کسی کا دم نکلنا	ڈرنا۔ خوف زدہ ہونا۔	؎ کسی کا دم نکلتا ہے کسی سے کسی پہ حال ہے روشن کسی کا	آ
کسی کو کسی پہ چھوڑنا	حوالے کرنا۔ سپرد کرنا۔ ذمہ دار بنانا۔ مگر یہاں مراد ہے پیچھے لگا دینا	؎ دیکھی نہ ہو گی سیر کبھی اس شکار کی دیکھو رقیب پر سگ دربان کو چھوڑ کر	آ
کسی کے نام ہونا	منسوب ہونا۔	؎ غیر جتنی برائی کرتے ہیں وہ ہمارے ہی نام ہوتی ہے	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کشتی چھوٹنا	روانہ ہونا	؎ مری کشتی اگر چھوٹے گی دریائے محبت میں تو سب سے پہلے بسم اللہ اب ساحل سے نکلے گی	آ
کف افسوس ملنا	پشیمان ہونا۔ پچھتانا	؎ ضعف کے لاکھ لاکھ احسان ہیں کف افسوس مل نہیں سکتا	گ
کلیجہ منہ کو آنا	شدت غم کا اظہار ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کلیجہ باہر نکل پڑے گا	؎ خاک آیا جو مرے منہ کو کلیجہ آیا کوئی دن کاش یہ پھر لب فریاد رہے	گ
کلیجہ میں اترنا	کلیجہ کے پار ہونا۔ چھیدنا	؎ الٰہی کیا کریں ضبط محبت ہم تو مرتے ہیں کہ نالے تیر بن بن کر کلیجہ میں اترتے ہیں	گ
کلیجہ کباب ہونا	جی پھنکنا۔ دل جلنا۔	؎ دل پہ گرمی سے پھرے ہے بلبل یوں کلیجا ہوا کباب کہاں	گ
کلیجہ ہونا	ہمت۔ حوصلہ۔ قوت برداشت	؎ جلوہ دیکھا تری رعنائی کا کیا کلیجہ ہے تماشائی کا	گ
کلیجہ ملنا	بے چین کرنا	؎ واں شب وعدہ ملی پاؤں میں مہندی اس نے یاں کلیجہ کوئی ملتا ہے تمنائی کا	گ
کلیجہ بروں کا کھانا	دشمنوں کا کلیجہ کھانا۔ مراد بدخواہی سے ہے۔	؎ ہائے جب زہر بھی نہ پائیں ہم کیا کلیجہ بروں کا کھائیں ہم	ن
کلیجہ ٹکڑے ہونا	انتہائی صدمہ۔ دل شق ہونا	؎ فکر ہے دوست کو احوال سناؤں کیونکر ٹکڑے ہوتا ہے کلیجہ مرے افسانے سے	گ
کلیجہ سے لگا رکھنا	بہت عزیز رکھنا	؎ آتش شوق کو کب دل سے جدا رکھا ہے اس لگی کو تو کلیجہ سے لگا رکھا ہے	گ
کلیجہ پر چھری پھرنا	بے حد تکلیف ہونا	؎ نگہ ناز جو غصہ سے کبھی پھرتی ہے دل پہ تلوار کلیجہ پہ چھری پھرتی ہے	گ
کلیجہ میں چٹکیاں لینا	ستانا۔ درد پیدا کرنا۔	؎ شرم سے گو اب کسی جانب پلک اٹھتی نہیں چٹکیاں لیں گے کلیجہ میں اسی نشتر سے آپ	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کلیجہ پک جانا	ناک میں دم ہوجانا۔ اکتا جانا	؎ قیامت کا تو وعدہ اس پر انکار کلیجہ پک گیا تیری نہیں سے	گ
کلیجہ پر تیر بیٹھنا	ایسی خلش ہونا جیسے کلیجہ میں تیر لگا ہوا	؎ دلوں پر سینکڑوں سکّے ترے جوبن کے بیٹھے ہیں کلیجوں پر ہزاروں تیر اس چتون کے بیٹھے ہیں	آ
کلیجہ جلنا	جی جلنا۔ بُرا معلوم ہونا	؎ غیر کا ذکر وفا اور ہمارے آگے داغ اس بات سے جلتا ہے کلیجہ کیسا	آ
کلیجہ سے لگا کر رکھنا	بہت آرام سے اور حفاظت سے رکھنا۔	؎ رکھ لوں ترے پیکاں کو کلیجہ سے لگا کر اپنا کبھی ہوتا ہے کبھی دل نہیں ہوتا	آ
کلیجہ پسینا	تکلیف ہونا جیسے کلیجہ بیٹھا جاتا ہے۔	؎ کلیجہ پستا ہے دل مسلتا ہے کوئی میرا کہاں سے آگئی ظالم تری رفتار پہلو میں	گ
کلیجہ کے پار ہونا	بے حد اثر کرنا۔	؎ شرم سے آنکھ ملاتے نہیں دیکھا آن کو پار ہوتی ہیں کلیجے کے نگاہیں کیونکر	آ
کلیجہ توڑنا	سخت آزار دینا	؎ مجھے آتا ہے تم پر رحم میرا منہ نہ کھلواؤ کلیجہ توڑ لے گی وہ دعا جو دل سے نکلے گی	آ
کل پڑنا	چین آنا۔	؎ کوئی دم کوئی گھڑی کل نہیں پڑتی دل کو میں بیاں کس سے کروں آٹھ پہر کی صورت	م
کل آنا	چین پڑنا۔ قرار آنا	؎ کسی طرح کسی پہلو سے کل نہیں آتی پکارتے ہیں اجل کو اجل نہیں آتی	گ
کلیجہ سے لگانا	چاہنا۔ دل سے پیار کرنا	؎ کلیجے سے لگا لیتا ہوں برگ لالہ و گل کو عجب کیا ہے اگر یہ بھی کسی کے دل کا ٹکڑا ہو	م
کلیجہ بلا کا ہونا	بہت مضبوط اور جری ہونا	؎ پھر نظارہ چلا ہے کوچۂ قاتل میں داغ کس بلا کا ہے کلیجہ کس غضب کا دیدہ ہے	آ
کلائی ہونا	آپس میں کلائی لڑانا۔ دو آدمی باہم ایک دوسرے کی کلائی پکڑ کر زور لگاتے ہیں جو کلائی چھڑا لے وہ جیت جاتا ہے	؎ نزاکت مانع زور آزمائی ہوتی جاتی ہے کہ شاخ گل سے جب انکی کلائی ہوتی جاتی ہے	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کلیجہ میں ٹھنڈک پڑنا	سکون ہو جانا۔ تسکین ہونا	؎ جلانا آگ کا ہے کام تو نے ہاتھ جب رکھا کلیجہ میں مرے ٹھنڈک پڑی دستِ حنائی سے	ی
کلیجہ نکال کر رکھ دینا	نہایت عزیز چیز کسی کو دیدینا	؎ ان سنگدل بتوں کو نہ اے داغ رحم آئے رکھدے جو کوئی اپنا کلیجہ نکال کر	م
کلیجہ ٹھنڈا ہونا۔	تسکین ہونا۔	؎ ہم اُن کی آتشِ فرقت میں جل جائیں کہ مرجائیں کسی صورت کلیجہ اُن کا ٹھنڈا ہو نہیں سکتا	ی
کل کی بات ہونا	تھوڑے دن پہلے کا واقعہ ہونا	؎ تھا سیدھا سادا اُن کا چلن کل کی بات ہے پھرتے ہیں آپ وہ اینٹھتے کس بانکپن کے ساتھ	ی
کلیجہ نکل پڑنا	درد کی شدت سے کلیجہ باہر نکل پڑنا سخت تکلیف ہونا۔ رعب یا دہشت یا خوف سے خون کی قے کرنے لگنا	؎ بدخواہ کا نظر سے کلیجہ نکل پڑے وہ دیدبہ حضور کا سطوت کے ساتھ ہے	ی
کلیجہ پھٹنا	شدتِ غم سے کلیجہ شق ہو جانا انتہائی صدمہ ہونا۔	؎ دوستوں کے کلیجے پھٹتے ہیں دشمنوں کے بھی دل الٹتے ہیں	ف
کلیجہ میں نیل ڈالنا	چٹکیوں کے نشان ہو جانا	؎ جو تم روکو نہ مجھ کو تو کہوں چبھتی ہوئی ایسی کلیجہ میں عدو کے نیل ڈالیں چٹکیاں میری	ی
کلام ہونا (کسی بات میں)	شک ہونا۔ اعتراض ہونا	؎ کیا مجرمانِ عشق کی ہوگی نہ مغفرت واعظ ترے کلام میں ہم کو کلام ہے	ض ی
کلی چٹکنا	کلیاں توڑنا۔ درخت میں سے کلی یا پھول توڑنا۔	؎ ہے یہی افسردہ دل کو لطفِ باغ ہم نے چن لی جو کلی مرجھائی تھی	ض ی
کمر کھولے ہوئے بیٹھنا	ارادہ ملتوی کئے ہوئے	؎ تلاشِ منزلِ مقصد کی گردش اٹھ نہیں سکتی کمر کھولے ہوئے رستہ میں ہم رہزن کے بیٹھے ہیں	آ
کمال کرنا	انتہا کو پہنچا دینا، حیرت میں ڈالنا گویا استعجاباً اس طرح کہتے ہیں۔	؎ ہزار کام مزے کے ہیں داغ الفت میں جو لوگ کچھ نہیں کرتے کمال کرتے ہیں	آ
کمان اتری ہونا	اثر کم ہو جانا۔ وقعت نہ رہنا	؎ درِ جاناں پہ ہنگامہ نہ دیکھا کمان اتری ہوئی ہے پاسباں کی	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کمر کسنا	اظہار ادب کے لئے کمر باندھ لینا	؎ بہر گلگشت جو آتا ہے وہ نازک اندام شاخ گل تار رگ گل سے کمر کستی ہے	م
کمر لچکنا	کمر کا بل کھانا	؎ کیا ایک ہی ڈورے میں بندھی اُنکی نزاکت جب ہلتی ہے گردن تو لچکتی ہے کمر بھی	م
کمر باندھنا	مستعد ہونا۔ کسی کام کرنے پر آمادہ ہوجانا۔	؎ جو نزاکت سے نہ خود کھول سکے بند قبا وہ مرے قتل پہ باندھیگا کمر کیا طاقت	ض ی
کنارے کرنا	الگ۔ جدا۔ سب سے دور کرنا ہٹا کر۔	؎ مطلب لے داغ نہیں دیر و حرم سے ہم کو بستر اپنا تو کیا سب سے کنارے ہم نے	گ
کنارے ہونا	علیحدہ ہونا۔ الگ ہوتا	؎ دن اچھے تھے جب تک کہ آشنا تھے بُرے وقت میں سب کنارے ہوئے ہیں	ی
کند چھری سے حلال کرنا۔	نہایت اذیت دینا۔ ایسی چھری سے حلال کرنا جسکی دھار تیز نہ ہو۔	؎ کچھ کچھ نگاہِ شرم سے تیزی بھی چاہئے دل ہوگا ایسی کند چھری سے حلال کیا	ی
کواڑ کی اوجھل	کواڑ کی آڑ میں	؎ آکر کھڑے ہوتے ہو تم اوجھل کواڑ کی جب تم نے بات کی تو عبث ہم سے آڑ کی	ی
کنکھیوں سے دیکھنا	گوشۂ چشم سے دیکھنا	؎ ادھر دیکھ لینا ادھر دیکھ لینا کنکھیوں سے اس کو مگر دیکھ لینا	م
کون سی	دوسری کیا۔ اس کے علاوہ اور کیا	؎ جس سے جانبر ہوں وہ تدبیر جفا کونسی ہے موت کی کوئی بتائے تو دوا کونسی ہے	گ
کوڑیوں کے مول بکنا	بہت سستی	؎ کہدو یہ اہل ہوس سے لے رکھیں کام آئیگی کوڑیوں کے مول بکتی ہے ہماری آرزو	گ
کوڑیوں پر بیچنا	بہت سستا	؎ ایمان کانپتا ہے اُن کی شہادتوں سے جو کوڑیوں پر اپنا ایمان بیچتے ہیں	ی
کوئی گھڑی جانا	بہت جلدی۔ تھوڑی دیر	؎ چھیڑنا زلف پریشاں کا بلا تھا اے دل آئی شامت تری اب کوئی گھڑی جاتی ہے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کوڑی نہ ہونا	کچھ پاس نہ ہونا	ع نہیں کوڑی یہاں کفن کو بھی اس سے لو جو بڑی اسامی ہے	ی
کوئی دن دیکھنا	تجربہ کرنا	ع اس کو حسرت نہ رہے دشمنِ ایماں ہو کر کوئی دن دیکھ لو اے داغ مسلماں ہو کر	آ
کوئی دم	تھوڑی دیر	ع آئینہ اپنی نظر سے نہ جدا ہونے دو کوئی دم اور بھی آپس میں ذرا ہونے دو	آ
کوئی دم کے کوئی دن کے	تھوڑی مدت کے	ع ہیں نغمہ مرغان خوش الحان کوئی دم کے ہیں رنگ بہار چمنستان کوئی دن کے	م
کوئی گھڑی	تھوڑی دیر	ع رات بھر ہجر میں جاگا ہوں میں اے داورِ حشر حال دل کوئی گھڑی آنکھ لگا لوں تو کہوں	آ
کوئی دن کی ہوا کھانا	تھوڑے دن کی زندگی اور ہونا	ع بہار باغ عالم ہم نے لوٹی داغ مدت تک کوئی دن کی ہوا کھاتے ہیں اب سامان السیں	ض ی
کوڑی ادھار نہ دینا	ذرا سی چیز بھی قرض نہ ملنا	ع دل چاہتا ہے مفت ملے نقد داغ عشق اس بدچلن کو کوئی کوڑی ادھار دے	گ
کوئی دن کی ہوا ہونا	تھوڑے دن کی بات ہونا	ع گھیرے ہیں رقیبوں کے تو کچھ غم نہیں ہم کو نکلیں گے سبک ہو کے کوئی دن کی ہوا ہے	ی
کوس کوس کر کھا جانا	بد دعائیں دے دے کر مار ڈالنا۔	ع بد دعا دیتے ہیں بشر مجھ کو کھا گئے کوس کوس کر مجھ کو	ف
کوئی آنے میں آتا ہے	مراد نہ آنے کے برابر	ع تسلی ہے نہ تسکیں ہے کوئی آنے میں آتا ہے عیادت کو مری وہ چند بار آئے تو کیا آئے	ط ی
کوئی دم کی دم میں	تھوڑی ہی دیر میں۔	ع داغ گھبراؤ نہیں اب کوئی دم کی دم میں لو مبارک ہو ترقی کی بھی ساعت آئی	ی
کوہ غم اٹھانا	انتہائی صدمات برداشت کرنا۔	ع کوہ غم ہم نے اٹھایا ہے محبت میں تری کر دکھائیگا بشر اس سے سوا کیا طاقت	ض ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کوزہ میں دریا بند کرنا	بڑی چیز کا چھوٹی چیز میں سما جانا	؎ ہم بحرِ اشک روک کے رکھتے ہیں آنکھ میں کوئی کرے تو کوزہ میں دریا حکیم بند	آ
کھینچنا	شراب بھپکہ سے تیار کرنا	؎ بے آڑے بو جس کی اے پیرِ مغاں ایکی ایسی تند و پر تا ثیر کھینچ	گ
کھینچ کرنا	رکاوٹ ہو جانا۔ ملنے میں تامل کرنا۔	؎ اے داغ جذبِ عشق کی رکھیں گے اب کشش کی اس کشیدہ رونے تو ہم سے کمال کھینچ	گ
کھوئے جانا	متحیر ہونا۔ ہک دھک ہو جانا	؎ دل گم گشتہ کے مذکور پر تم کھوئے جاتے ہو بڑی چوری بلیگی زلف پر خم میں اگر پایا	گ
کھٹکا جانا	خوف جانا۔ اندیشہ نہ ہونا	؎ چھوٹ کر کنجِ قفس سے بھی یہ کھٹکا نہ گیا جب صبا آئی تو جانا وہی صیاد آیا	گ
کھری سنانا	صاف صاف کہنا	؎ مرے نالے نے سنائی ہے کھری کس کس کو منہ فرشتوں پہ یہ گستاخ یہ آزاد آیا	گ
کھنچکر چلے جانا	زبردستی کہیں جانا۔ مجبور ہو کر کہیں جانا۔	؎ بت چلے جائیں نہ کھنچکر کہیں مے خانے سے	گ
کھا کے اگلنا	فائدہ اٹھا کر نقصان اٹھانا ڈنڈ دینا۔	؎ غم جو کھایا ہے کیا کہوں تجھ سے میں یہ کھایا اگل نہیں سکتا	گ
کھو کے پانا	کچھ نقصان کر کے حاصل کرنا۔	؎ دل نے صد مایۂ صد راحت و آرام و نشاط کھوئے پایا تھا اُسے پا کے کیا گم مجھ کو	گ
کھٹک ہونا	چبھن ہونا۔	؎ پہلے تھی دل میں کھٹک اب تو ہے رگ رگ میں کسک چین اے درد تجھے بھی شبِ ہجراں میں نہیں	گ
کھلنا (کلی کا)	کلی کا پھول ہو جانا۔ غنچہ چٹکنا۔	؎ دل کی کلی نہ تجھ سے کبھی اے صبا کھلی چمپا کھلی گلاب کھلا موتیا کھلی	گ
کھلنا (چاندنی)	چاند کی روشنی پھیلنا	؎ بے خود شبِ وصال عدو میں وہ مست ہے اب چاندنی اگرچہ کھلی بھی تو کیا کھلی	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کھلنا (دھوپ)	سورج کی روشنی پھیلنا	جام شراب ہاتھ سے ساقی نے رکھ دیا جب مینہ برس کے دھوپ چمن میں ذرا کھلی	گ
کھلنا (بہار)	رونق ہونا۔ اچھی فضا۔ ہر طرف پھول کھلے ہونا۔	ہم تو اسیر دام ہیں صیاد ہم کو کیا گلشن میں گر بہار بہت خوشنما کھلی	گ
کھلنا (رنگت)	رنگ نکھرا ہوا نکل آنا	مہتاب پر گمان ہوا آفتاب کا رنگت جو تیری لے کے مہ لقا کھلی	گ
کھلنا (شفق)	سورج چھپنے کے وقت افق پر سرخ رنگ نمودار ہونا۔	پھر دعا وہ دست حنائی جو اٹھ گئے طرفہ شفق زمین پہ روز جزا کھلی	گ
کہتے پھرنا	ادھر ادھر ہر کسی سے کہنا	داغ یہ بات وہ سن لے تو غضب ٹوٹ پڑے کہتے پھرتے ہو بلایا ہے سر شام مجھے	گ
کیا دھرا ہے؟	کیا رکھا ہے؟ کچھ باقی نہیں ہے	بیمار میں تیرے کیا دھرا ہے اوپر کے دم وہ بھر رہا ہے	ی
کیا طاقت!	کیا مجال۔ کیا قدرت؟	کر سکوں اس پہ محبت کی نظر کیا طاقت بزم میں پیار سے دیکھوں جو ادھر کیا طاقت	ض ی
کہاں	کب	باغ فردوس میں حوروں نے بھی دل لوٹ لیا جو ہے تقدیر کا نقصان کہاں جاتا ہے	آ
کہاں	کیوں۔	غیر جاتا تھا وہاں میں نے یہ کہہ کر روکا تجھ سے کچھ جان نہ پہچان کہاں جاتا ہے	آ
کہاں	کس جگہ	داغ تم نے تو بڑی دھوم سے کی تیاری آج یہ عید کا سامان کہاں جاتا ہے	آ
کسی کو اپنا کر رکھنا کسی کا ہو رہنا	عمر بھر کیلئے اپنا بنا لینا۔ عمر بھر کے لئے صرف ایک ہی سے محبت کرنا	کسی کو اپنا کر کے کسی کا ہو رہے کوئی کہیں دنیا میں کیا اے رشک حور ایسا بھی ہوتا	ی
کہاں	کبھی نہیں	پاؤں سے میرے بیابان کہاں چھٹتا ہے ہاتھ سے میرے گریبان کہاں جاتا ہے	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کیا سے کیا ہونا	کچھ سے کچھ ہونا۔ ایک دم بگڑ بیٹھنا	؎ غیر کے مذکور پر میرا بگڑنا تھا بجا ٹھیرو ٹھیرو سنبھلو سنبھلو کیا سے کیا ہونے لگے	آ
کیسے کیسے (۱)	کس کس طرح۔ کسقدر	؎ نشیب و فراز ان کو سمجھائے کیا کیا ملائے زمیں آسماں کیسے کیسے	م
کیسے کیسے (۲)	ایک سے ایک بڑھ کر	؎ سکھانے پڑھانے کو ہیں دوست دشمن یہاں کیسے کیسے وہاں کیسے کیسے	م
کیسے کیسے (۳)	کتنے اچھے	؎ نہیں حیدر آباد پیرس سے کچھ کم یہاں بھی سجے ہیں مکاں کیسے کیسے	م
کیسے کیسے (۴)	ہر قسم کے	؎ شکایت حکایت ہی میں رات گذری رہے تذکرے درمیاں کیسے کیسے	م
کیوں جی؟	طنزیہ استفسار	؎ دو دن ہی میں مزاج تمہارا بدل گیا کیوں جی! یہی قرار ہوا تھا نباہ کا	ی
کھینچے پھرنا	ساتھ لئے ہوتے ادھر ادھر جانا۔	؎ نہ دیا خواہش آرام نے آرام کہیں مجھ کو کھینچے مری راحت طلبی پھرتی ہے	گ
کہیں سے اترا ہوا ہونا	غیر متناسب ہونا۔ غیر موزوں ہونا۔	؎ ڈھلا سارا بدن سانچہ میں گویا ذرا اترا نہیں ظالم کہیں سے	گ
کھل کھیلنا	شوخیاں کرنا۔ بے تکلف ہو جانا	؎ کھل کھیلے وہیں آپ جہاں چار میں بیٹھے یہ شرم یہ پردہ سر محفل نہیں ہوتا	آ
کھل جانا	بے تکلف ہو جانا۔	؎ راہ پر اُن کو لگا لائے تو ہیں باتوں میں اور کھل جائیں گے دو چار ملاقاتوں میں	آ
کھیت رہنا	مر جانا۔ معمولی بات	؎ بھولا مجھے تو بھول گیا اپنا گھر بھی کیا جنگل میں جا کے کھیت رہا نامہ بر بھی کیا	م
کھیل بکھر جانا	معاملہ بگڑ جانا۔ سارا کام خراب ہو جانا۔	؎ رخنہ گروہ ہو تو محشر کا تماشا کیسا اُن کی آن میں سب کھیل بکھر جائیگا	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کہرام پڑنا	دفعتاً شور وغل ہونا۔ ماتم ہونا	؎ جب چلا داغ کوئے قاتل کو ایک کہرام اس کے گھر میں پڑا	م
کھُلنا	معلوم ہونا۔ انکشاف ہونا	؎ اے داغ وقت مرگ ہوا امتحاں ہمیں اس وقت میں یگانہ وبیگانہ کھل گیا	م
کھوج ملنا	پتہ ملنا	؎ کھوج ملتا ہے ہر مسافر کا عمر رفتہ کا کچھ سراغ نہیں	م
کھوٹے داموں ٹھیرنا	قیمت میں کھوٹے پیسہ دینا	؎ کھوٹے داموں میں یہ بھی کیا ٹھیرا درہم داغ کا رواج نہیں	م
کھنچنا	مکدر ہونا۔ ملنے میں تامل کرنا	؎ اے داغ اپنی وضع ہمیشہ یہی رہی کوئی کھنچا کھنچے۔ کوئی ہم سے ملا ملے	م
کہنا ہی کیا ہے!	مدعا حاصل ہے۔ تعریف کیا ہوسکتی ہے۔	؎ اگر سن لیں وہ حال زار اے داغ ترے کہنے کا پھر کہنا ہی کیا ہے	م
کہنا ماننا	درخواست منظور کرنا۔ جو کہے وہ کرنا۔	؎ بڑھے تکرار کیوں پہلے ہی اس کا فیصلہ کرلو یہ کہنا مان لیں گے ہم یہ کہنا ہم نہ مانینگے	م
کھٹکا مٹا دینا	اندیشہ دور کردینا خوف جاتا رہنا۔	؎ سب حسرتوں کا یاس نے کھٹکا مٹا دیا جن سے خلش تھی دل میں وہ کانٹے نکل گئے	گ
کھلکھلا کر ہنسنا	قہقہہ لگانا	؎ تجھ کو اے غنچۂ گل اس کی طرح کھل کھلا کر بھی ہنسی آتی ہے	ضمی
کھو جانا	گم ہوجانا	؎ کیوں نگہباں بنے آپ پرائے دل کے مفت کا مال ہے کھو جائیگا کھو جائیگا	آ
کھوٹی جڑنا	برائی کرنا	؎ بنا ہے مدعی پیغام بر بھی جڑی ہے جب مری کھوٹی جڑی ہے	م
کھٹکا ہوا ہونا	خوف زدہ ہونا	؎ کھٹکا ہوا ہوں خار تمنا سے اسقدر ڈرتا ہوں یاس سے بھی کہیں آرزو نہ ہو	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کہاسنا بخشوانا	مرتے وقت خطاؤں کو معاف کرا لینا۔	؎ کیا یوں ہی مر گئے ترے عاشق بخشوایا کہا سنا بھی ہے	م
کھٹکا ہونا	اندیشہ ہونا۔	؎ دل سے پیوستہ ہے خار عشق وہ ہے نازنیں مجھ کو یہ کھٹکا ہے کھٹکیگا یہاں آتے ہوتے	ی
کھنچے رہنا	مکدر رہنا۔ ناراض رہنا	؎ کب تک کھنچے رہو گے کب تک تنی رہیگی کس کی بنی رہی ہے کس کی بنی رہے گی	م
کہاسنا بخشوانا	قصور معاف کروانا۔ رخصت ہوتے وقت اپنا کہا معاف کرانا۔	؎ کیا یونہیں مر گئے ترے عاشق بخشوایا کہا سنا بھی ہے	م
کھل جانا	ظاہر ہو جانا	؎ کھل جاتے ہیں اکثر ترے فقرے تری چالیں باقی ہے کسر تجھ میں یہ عیار ذرا سی	م
کھوٹی کھری پرکھنا	اچھی بری چیز پہچاننا	؎ لگایا تم نے بٹا نقد دل کو پرکھ سیکھو کھری کھوٹی رقم کی	ی
کھینچ کر سر سے مارنا	زور سے پھینک کر مارنا	؎ میری نہ بجھی پیاس تو جھنجھلا کے سر بزم ساقی نے سبو کھینچ کے مارا مرے سر سے	ی
کھوکھل ہونا	کھوکھلا ہونا۔ اندر سے خالی ہونا	؎ اب ہو کیا سرسبز نخل آرزو یہ تو کھوکھل خشک پولا ہو گیا	ی
کھولنا	جوش میں آنا۔ پک جانا	؎ چھیڑ دو نشتر مژگاں سے اسے کھولتا دل کا ہے پکا پھوڑا	ی
کھرا ہونا	خالص ہونا۔ اعلیٰ قسم کا ہونا ایماندار ہونا۔ صاف گو ہونا۔	؎ برا کہہ کے کب مول دل کا لگایا کھرے مال کو تم نے بٹہ لگایا	ی
کھچڑی پکانا	آپس میں سازش کرنا۔	؎ ہمارے قتل کا ہے مشورہ یا اور جھگڑا ہے سنا ہے مدعی آپس میں کچھ کھچڑی پکاتے ہیں	ی
کھیل سمجھنا	معمولی بات سمجھنا۔ کوئی اہمیت نہ دینا۔	؎ کھیل سمجھے وہ اسے بھی جان پر کھیلے جو ہم ہو گئی کمزور بازی چڑھ کے یہ کیا ہار ہے	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کھٹکنا	خلش ہونا۔ ناگوار ہونا۔ ڈرنا۔	؎ دل سے پیوستہ ہے خارِ عشق وہ ہے نازنیں مجھ کو یہ کھٹکا ہے کھٹکے گا یہاں آتے ہوئے	ی
کہا کرنا	کہنا ماننا۔ جو کہا جائے وہی کرنا	؎ دعوئے مہر و وفا اُن کی زباں پر آیا اور سنئے کہ وہ میرا ہی کہا کرتے ہیں	آ
کھیل ہونا	آسان کام ہونا	؎ ڈرایا یوں انھیں دیوانہ بن کر عین حکمت سے نہیں ہے کھیل پھندے میں پھنسا لینا شرارت سے	گ
کھلبلی پڑنا	فکر و تشویش پیدا ہو جانا۔ سکون میں خلل آنا۔	؎ عیش سا عیش تھا نصیبوں میں کھلبلی پڑ گئی رقیبوں میں	ف
کھلی ڈھکی ہونا	کبھی کھلم کھلا اور کبھی پردے پردے میں چوٹیں ہونا۔	؎ رات کتنی ہنسی خوشی کیا کیا ہوتی رہتی کھلی ڈھکی کیا کیا	ف
کھنچ جانا	رک جانا۔ تامل کرنا۔	؎ جان جاتی ہے جن کے آنے سے کھنچ گئے اور بھی بلانے سے	ف
کھاتے جانا	پریشان کرنا۔ طنز سے کاٹنا۔ ہنسی سے ستانا	؎ مجھے کھاتے جاتے ہیں اب طعنے دے کر مرے حال پر تھے جو غم کھانے والے	ض ی
کھوتے جانا	کسی کے خیال میں محو ہو کر بدحواس ہو جانا۔	؎ ہم اس کی بزم میں کھوتے گئے تھے رقیبوں نے ہمیں پایا نہ پایا	گ
کئے کو پانا	جیسا کرنا۔ ویسا بھرنا۔	؎ تیری تلافیٔ جفا جب نہ ہوتا بروزِ حشر عاشقِ نامرادِ عشق اپنے کئے کو پائے کیوں	گ
کئی باتوں میں	چند واقعات میں	؎ یہ بھی تم جانتے ہو چند ملاقاتوں میں آزمایا ہے تمہیں ہم نے کئی باتوں میں	آ
کیا کہنا!	کلمہ تعریف! کیا تعریف کی جائے	؎ جذبِ وحشت ترے قربان ترا کیا کہنا کھنچ کے رگ رگ میں مرے نشترِ فصّاد آیا	گ
کیا بلا ہوئی	کیا ہو گیا؟ کیا مصیبت آگئی	؎ اے داغ کس کو دیکھ لیا تو نے خیر ہے اب تک تو ہوش میں تھا تجھے کیا بلا ہوئی	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
کیا سامنے آنا	جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ مکافات عمل	؎ حشر کے دن ہم ان سے پوچھیں گے آگیا سامنے کیا کہ نہیں	ی
کیا آئے کیا چلے	نہ آکر کچھ حاصل ہوا نہ جانے سے فائدہ۔ آنا جانا بیکار رہوا۔	؎ بیٹھے اداس اٹھے پریشاں خفا چلے پوچھے تو کوئی آپ سے کیا آئے کیا چلے	آ
کیڑے پڑنا	سڑ جانا۔ بد دعا ہے	؎ کیڑے پڑ جائیں زباں میں یا خدا ناصح بد مغز بھیجا کھا گیا	ی
کیا ٹھکانا!	کوئی حد نہیں۔ بے انتہا	؎ کیا ٹھکانا تری طبیعت کا ابتدا میں ہے انتہا کی شوخ	م
کیا ہو جانا	غائب ہو جانا۔ چلا جانا۔	؎ اب نئی روشنی ہے دنیا میں ہائے کیا ہو گئے پرانے لوگ	ی
کیا جان کسی کی	کیا طاقت کسی کی۔ کیا مجال کسی کی۔	؎ کیا جان کسی کی ہے نظر بھر کے جو دیکھے انداز پھر اس دلبر طناز کا انداز	م
کیا بات ہے؟	تعریف نہیں کی جاسکتی۔ ایسی کی خوبی تعریف کی حد سے بڑھی ہوئی	؎ سن کے افسانہ مرا یہ داد دی واہ باتونی تری کیا بات ہے	ی
کیا چیز!	کیسی اچھی چیز	؎ کچھ زہر نہ تھی شراب انگور کیا چیز حرام ہو گئی ہے	گ
کیسا!	کس طرح کا! کس قسم کا!	؎ ایک ہی رنگ ہے سب یہ تماشا کیسا کوئی کیسا ہے کوئی چاہنے والا کیسا	آ
کیسا!	کس قدر!	؎ روتے ہم پاس ہیں اس رنگ کا رونا کیسا پانی ہو ہو کے بہا خون تمنا کیسا	آ
کیسا!	کیوں! کیونکر!	؎ بخشدے اس بت سفاک کو اے داور حشر خون ہی مجھ میں نہ تھا خون کا دعویٰ کیسا	آ
کیسا!	کس کس طرح سے۔ کتنا	؎ خوبیاں لاکھ کسی میں ہوں تو ظاہر کریں لوگ کرتے ہیں یری بات کا چرچا کیسا	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
گات	وضع - انداز - معشوقانہ روش	؎ ہوں گے حوران بہشتی کے نرالے انداز آپ کی بات نئی گھات نئی گات نئی	آ
گانٹھ کترا	گانٹھ کاٹ کر مال چرانے والا	؎ دل نہ رکھ زلف میں اچکا ہے گانٹھ کترا اٹھائی گیرا ہے	ی
گالیاں پڑنا	برا کہنا - فحش بکنا	؎ جب پسند آتا ہے اُن کو میرا شعر گالیاں پڑتی ہیں میرے نام پر	م
گٹھڑی گناہ کی اترنا	بڑی مصیبت سے نجات پانا	؎ اترا جو یہ اُتر گئی گٹھڑی گناہ کی سرتن سے کٹ گیا تو بڑا پاپ کٹ گیا	ی
گت بننا	بری حالت کرنا - ذلیل کرنا	؎ گت بنی غیر کی دربان کے ہاتھوں بیشک کوئے جاناں سے پڑا پڑ کی صدا آتی ہے	ی
گداز غم سے پانی ہونا	وفور صدمہ سے رقیق ہو جانا - خون ہو جانا -	؎ یہ دل نازک گداز غم سے پانی ہو گیا گھر ہی گھر میں گھل گیا اندر ہی اندر آئینہ	ی
گذر کرنا	بسر کرنا - دن کاٹنا	؎ نہ پوچھو کچھ مصیبت دردمندان محبت کی خدا پر خوب روشن ہے گذر جس طرح کرتے ہیں	گ
گذر جانا	وقت گذرنا - زندگی بسر ہو جانا مر جانا -	؎ گذر جائیگی ہر صورت کروں کیوں داغ اندیشہ مرے مولا کو ہر دم فکر ہے میرے گذارے کا	گ
گذارا	ضروریات زندگی	؎ ایضاً	گ
گذارا ہونا	نباہ ہونا - بننا - پورا پڑنا گذر بسر ہونا -	؎ نکل کر مرے گھر سے یہ جان لو تم نہ ہوگا کسی گھر گذارا تمہارا	گ
گذرے ہوتے تیسرا دن ہونا -	مرے ہوتے تین دن ہو جانا - سوم کا دن ہونا -	؎ عیادت کو مریض غم کی اب آتے آپ سے گذرے ہوتے ہے تیسرا دن	ض ی
گذری لگی ہونا	چھوٹی سی ہاٹ بھرنا جہاں پرانا خراب مال بکتا ہو -	؎ کیا جہان گذراں میں بھی لگی ہے گذری مول لے جاتے ہیں یاں غم سے گذرنے والے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
گذر ہونا۔	رسائی ہونا۔ پہنچنا	؎ کثرت و مجمع اغیار سے محروم رہا نہ ہوا بزم میں مجھ تک گذرِ جامِ شراب	آ
گرہ سے دینا	اپنے پاس سے دینا	؎ کاش دے کر کچھ گرہ سے ہو نجات تجھ کو زاہد دین و دنیا چاہیئے	گ
گرہ کھلنا	مشکل آسان ہونا	؎ نہ کھلی ناخنِ تدبیر سے قسمت کی گرہ ہم کو عقدہ بھی ملا ہاتھ تو مشکل ہو کر	گ
گرہ میں رہ جانا۔	نفع ملنا۔ کچھ پلہ پڑ جانا	؎ ان کی تو بن پڑی کہ لگی جان مفت ہاتھ تیری گرہ میں کیا دلِ ناشاد رہ گیا	گ
گرہ میں باندھنا	ذہن نشین کر لینا۔ زیرِ عمل کرنا سبق حاصل کر لینا۔ یاد کر لینا	؎ جو کچھے خضر تو قولِ شہیدِ الفت کو گرہ میں باندھ رکھے عمرِ جاوداں کی طرح	گ
گرم ہونا	ناراض ہونا۔ غصہ ہونا	؎ معشوق کس طرح نہ کرم کی عوض ہوں گرم ہے اُنکی سرنوشت میں لفظ کرم غلط	گ
گرم ہونا۔ (دوسرے مفہوم میں)	عروج ہونا۔ خوب مشتعل ہونا۔ زور پر ہونا۔	؎ بے طرح ہے نگاہ سے دل کی کٹی چھنی بے ڈھب ہے گرم معرکہ کارزار آج	گ
گرداننا (کسی کو)	ماننا۔ خاطر میں لانا۔ سمجھنا	؎ سرباز و جاں نثارِ محبت وہ ہیں دلیر رستم بھی ہو تو کچھ اُسے گردانتے نہیں	آ
گرہ رنجش کی پڑنا۔	دل میں رنج بیٹھ جانا۔ دل میں شکن پڑ جانا۔	؎ گرہ جو پڑ گئی رنجش کی وہ مشکل سے نکلے گی نہ ان کے دل سے نکلے گی نہ میرے دل سے نکلے گی	آ
گرہ میں کچھ ہونا۔	کچھ پلہ ہونا۔ کچھ پاس ہونا	؎ کچھ گرہ میں بھی ہے جو دل کے خریدار بنے یہ سمجھ لو کہ یہ سودا نہیں لے کر پھرتا	م
گردِ ملال دل پر سے اڑنا	کدورت باقی نہ رہنا۔	؎ اکھڑا ہے دم مرا تو یہ حکمت سے چارہ گر دل پر سے اڑ نہ جائے گی گردِ ملال کیا	ی
گریباں پھاڑنا	شدتِ وحشت سے گریباں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔ بیحد گھبراہٹ کی علامت ہے	؎ نہیں رہتا ہے نچلا دستِ وحشت گریباں پھاڑتا ہوں فصلِ گل میں	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
گرہ سے کھونا	اپنے پاس سے کھونا۔ اپنی چیز کا نقصان کرنا۔	؎ خدا کا مال ہے جان اور دل ہے دلبر کا دھرا ہی کیا ہے جو عاشق گرہ سے کھوتا ہے	ی
گرہ پر گرہ لگی ہونا	مضبوطی سے بند ہونا۔ جس کا کھلنا دشوار ہو۔	؎ دل کیا کھلے مرا کہ تری زلف کی طرح مضبوط اک گرہ ہے گرہ پر لگی ہوئی	گ
گردنامہ باندھنا	ایک قسم کا تعویذ جو مطلوب کے حاضر آنے کیلئے لکھ کر درخت میں باندھتے ہیں جس کے اثر سے مطلوب طالب کے پاس پہنچ جاتا ہے	؎ مانع خلد اس کو ہوگا رشک حور گردنامہ باندھیں گے طوبا میں ہم	ی
گرہ دینا۔ (بند میں)	بھول نہ جانے کیلئے۔ یاد داشت کیلئے بند میں یا رومال میں گرہ دے لیتے ہیں۔	؎ نہ بھولیں وعدہ کرکے آپ کل تک گرہ دے لیجئے بند قبا میں	ی
گرہ میں باندھنا	اچھی طرح یاد رکھنا	؎ چھوڑ کر گیسو نہ پھرنا رات کو تم گرہ میں باندھ لو اس بات کو	ی
گردن میں پھانسی پڑنا	گلے میں پھندا لگانا۔	؎ گردنِ دل میں تری زلف کی پھانسی جو پڑی بے خطا جان دی بیچارے نے اس رسی میں	ی
گردن اونچی نہ ہونا	شرمندہ ہونا۔ خجل ہونا	؎ دیکھ کر آئینہ اونچی تری گردن نہ ہوئی سچ کہا ہے کہ بڑے بول کا سر نیچا ہے	ی
گرتوں کو تھام لینا	خراب حالت سنبھال دینا۔ برباد ہونے سے بچا لینا۔	؎ خبر ضعیفوں کی شاہ نظام لیتے ہیں سنبھال لیتے ہیں گرتوں کو تھام لیتے ہیں	ی
گرم فقرے	چست اور چبھتی ہوئی باتیں۔ پھبتیاں۔	؎ نرم باتیں کبھی نزاکت سے گرم فقرے کبھی شرارت سے	ف
گرد پھرنا	اصرار کرنا۔ پیچھا لینا۔	؎ کبھی قدموں پہ اس کے گرتا تھا کبھی میں اس کے گرد پھرتا تھا	ف
گرد چکر کھانا	چاروں طرف پھرنا۔ اصرار کرنا	؎ شعلۂ جوالہ کے مانند ہونے کو نثار گرد تیرے کھائیں چکر آفتاب و ماہتاب	ی
گڑگڑانا	منت سماجت کرنا۔ عاجزی سے التجا کرنا۔	؎ امتحاں میں دل کا بودا تھا عدو گڑگڑا کر پاؤں سر پر رکھ دیا	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
گڑے مردے اکھیڑنا	پرانی یا بھولی ہوئی باتوں کو یاد کرنا۔ پرانے قصے تازہ کرنا	؎ آگے کیا ایسے ذکر چھیڑوں میں گڑے مردے عبث اکھیڑوں میں	ف
گذرے ہوئے ہونا	مرے ہوئے ہونا	؎ عیادت کو مریضِ غم کی اب آئے اُسے گذرے ہوئے ہے تیسرا دن	ض ی
گلے مل کے رونا	رخصت ہوتے وقت مل کر آزردہ ہونا۔	؎ وہ جاتے ہیں آتی ہے قیامت کی سحر آج رونا ہے گلے مل کے دعاؤں سے اثر آج	گ
گلے کا ہار ہونا	پیچھے پڑنا۔	؎ چھیڑا جو اے جنوں سے تو نے تو جان لے تیرے گلے کا ہار مرا پیرہن ہوا	گ
گلے پڑی	بلا وجہ سر پڑی ہوئی	؎ تمہارے تیغ و تبر خاک کام کرتے ہیں گلے پڑی ہی کے سودے مدام ہوتے ہیں	گ
گل کھلانا	رنگ دکھانا۔ تماشا کرنا حال ظاہر کرنا۔	؎ اشک خونیں نے گل کھلاتے ہیں آج آئی ہے کس بہار سے آنکھ	گ
گلچھرے اڑانا	مزہ کرنا۔ عیش کرنا	؎ یہی دولت کا مزہ ہے کہ اڑیں گلچھرے ہاتھ آتے ہی جو اڑ جائے وہ مال اچھا ہے	آ
گل تکیہ	چھوٹے چھوٹے ملائم گول تکیہ جو سوتے وقت رخساروں کے نیچے رکھتے ہیں۔	؎ خوابگاہ شاہ میں گل تکیہ ہیں زربفت کے دو ہیں گویا زیب بستر آفتاب و ماہتاب	ی
گلا دبانا	بولنے سے روک دینا۔	؎ اُن کی محفل میں رقیبوں کے لئے آوازے بولتا ہیں تو گلا میرا دبایا جاتا	م
گلجھڑی پڑنا	دل میں گرہ پڑنا	؎ مٹی چین جبیں تو چاند سی تیری جبیں نکلی پڑی جب گلجھڑی دل میں نہیں سلجھی نہیں نکلی	م
گلے لگا کے رونا	گلے مل مل کے رونا	؎ بلائے عشق تو دشمن کو بھی نصیب نہ ہو مرا رقیب بھی رویا گلے لگا کے مجھے	م
گلے ملنا	ملاپ کرنا۔ سینہ سے سینہ لگانا علامت اور عمل ہے اظہار محبت اور اخوت کا	؎ نکال اہل حسد کی بے گناہی ورنہ اے واعظ رقیبوں سے گلے ملنا پڑے گا مجھ کو محشر میں	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
گمان جانا	شبہ ہونا۔ اندیشہ ہونا	؎ پڑتی ہے اُن کی آنکھ سر بزم جب کہیں جاتے ہیں اک نگاہ پہ سو سو گماں مجھے	گ
گن گن کر دن گذارنا	بڑی مشکل سے وقت کاٹنا	؎ تھا ہمیں ہجر میں ایک ایک مہینہ برسوں دن گذارے ہیں ترے سر کی قسم گن گن کر	گ
گنگا نہانا	کسی اہم کام سے فارغ ہونا۔ کسی معاملہ کا ختم ہونا۔	؎ غم سے کہیں نجات ملے چین پائیں ہم دل خون میں نہائے تو گنگا نہائیں ہم	ی
گناہوں کی پوٹ	بہت زیادہ گناہ۔ کثرت معصیت	؎ عدم کو لے کے یہ بار گراں چلا ہوں میں کہ میرے سر پہ گناہوں کی پوٹ بھاری ہے	ی
گنتی گننا	شمار کرنا۔	؎ شب وعدہ رہا یہ شغل اپنا گنی گنتی ترے قول و قسم کی	ی
گوں کے ہونا	ڈھب کے ہونا	؎ تم اگر اپنی گوں کے ہو معشوق اپنے مطلب کے یار ہم بھی ہیں	م
گواہی الٹی ہونا	مخالف پڑنا	؎ دم اظہار محبت ٹھہرائے نالۂ دل الٹی ہو جائے نہ کمبخت گواہی تیری	گ
گوش پھوٹ جانا	کانوں کی سماعت جاتی رہنا	؎ شور اس خرام ناز کا محشر سے بڑھ گیا کیا گوش خلق پھوٹ گئے گوش نقش پا	آ
گواہ ٹوٹنا	گواہوں کا برگشتہ ہو جانا۔ مخالف ہو جانا۔	؎ اب منصفی ہے داور محشر کے علم پر میرے گواہ ٹوٹ کے دشمن سے جا ملے	م
گھٹ گھٹ کے مرنا	انتہائی تکلیف ضبط کرنے سے مرنا بے چارگی کی موت۔	؎ تہ خنجر یہ کتنا تھا ستمگر سے گلو اپنا چھری یکلخت کٹتے لڑتے ہیں وہ کب گھٹ گھٹ کے مرتے ہیں	گ
گھر بگاڑنا	ویران کرنا۔ تباہ کرنا	؎ چشم صنم نے یوں تو بگاڑے ہزار گھر اک کعبہ چند روز کو آباد رہ گیا	گ
گھر میں محرم کا مہمان ہونا	گھر میں ماتم برپا ہونا۔	؎ روتے روتے چشم تر کو دل کا ماتم ہو گیا روز کا مہمان اپنے گھر محرم ہو گیا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
گہرے کرنا	خوب نفع اٹھانا	؎ کئے اے خضر تم نے خوب نقد عمر کے گہرے خیال آیا نہ سلے حضرت مگر آخر خسارے کا	گ
گھر میں بس جانا	آباد ہو جانا	؎ دل تنگ تر ہجوم غم و رنج بے شمار اس گھر میں جتنے آئے تھے یار وہ بس گئے	ض ی
گھڑی بھر دن آنا	صبح کے بعد کچھ دن چڑھنا	؎ میرے افسانے کو پورا نہ ہوا روز جزا ڈھل گیا دن تو یہ جانا کہ گھڑی بھر آیا	گ
گھر گھر کے مزے چکھتی پھرنا۔	گھر گھر مانگتے پھرنا۔ گھر گھر کی لوٹ کھانا۔	؎ کچھ پیا خون جگر دل کا لہو کچھ چاٹا چکھتی پھرتی ہیں نگاہیں تری گھر گھر کے مزے	گ
گھاٹ اتارے کا	دریا سے کنارے پر آنے کی جگہ۔	؎ تری شمشیر پرخم نے ہزاروں سر اتارے ہیں یہ ہی تو گھاٹ ہے بحر محبت کے اتارے کا	گ
گھی کے چراغ جلانا	خوشی منانا۔ رسم ہے کہ مراد پوری ہونے پر مسجد میں گھی کے چراغ روشن کرتے ہیں	؎ وہ آئیں گے شب وعدہ یقیں نہیں ہے دل چراغ گھی کے جلاؤں یہ ایسی شام نہیں	گ
گھاس کا پولا	گھاس کی گٹھی۔	؎ گھاس کے پولے کی صورت خشک ہیں سب ہڈیاں ناتوانوں کا تمہارے عشق میں یہ حال ہے	ی
گھات میں ہونا	فکر میں ہونا۔ تاک میں ہونا	؎ طور بے طور ہوئے دل کی خدا خیر کرے بے طرح گھات میں ہے اس بت عیار کی آنکھ	گ
گھائل ہونا	زخمی ہونا۔ مجروح ہونا	؎ وہ مرے دل کو اس طرح لاتے کوئی گھائل کو جس طرح لاتے	ف
گھر دل میں کر لینا	دلنشیں ہونا۔ دل میں بیٹھ جانا	؎ ایسے مزے سے مرے پائے فگار نے گھر دل میں کر لیا خلش نوک خار نے	گ
گھٹ گھٹ کے رہنا	نکلنا چاہنا مگر نہ نکل سکنا	؎ دل میں گھٹ گھٹ کے رہ گئی حسرت لب پہ آ آ کے رہ گیا مطلب	گ
گھر سے بڑھتی ہونا	فالتو ہونا۔ زائد ہونا۔ جان سے بیزار ہونا۔	؎ کوچۂ سفاک میں بے خوف چلانے دیکھو گھر سے یہ داغ بھی کمبخت مگر بڑھتی ہے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
گھونٹ گھونٹ کر رکھنا	مجبور کرکے ۔ دبا کر ۔ رکھنا	؎ جو گھونٹ گھونٹ کے رکھا تو دل کو کیا رکھا مصیبت اتنی نہ تھی روک تھام سے پہلے	ی
گھر میں کوسوں کی منزل ہونا ۔	گھر کے اندر ہی پھرتے رہنے سے اتنی مسافت ہوجانا ۔	؎ مضطرب اس فکر میں پھرتا ہوں جاؤں یا نہیں روز قاصد کو مرے کوسوں کی منزل گھر میں ہے	گ
گھر کے دھندوں میں پھنسا ہونا ۔	خانگی کاموں میں لگا ہونا ۔	؎ جنوں کی خانہ خرابی سے اب کہاں فرصت پھنسا ہوا ہے یہ دن رات گھر کے دھندوں میں	آ
گھر میں سفیدی پھرنا	قلعی کرانا ۔ گھر میں سفید رنگ کرانا	؎ آمد آمد ہے آج کس کی داغ یہ سفیدی جو گھر میں پھرتی ہے	آ
گھات کا توڑ آنا	مخالفت کا جواب دینا ۔ چالاکیوں کا جواب ۔	؎ مل کر تمام بھید کہوں گا رقیب سے آتا ہے خوب توڑ مجھے تیری گھات کا	آ
گھاٹا دیکھنا	نقصان ۔ خسارہ دیکھنا	؎ متاع حسن کی کب تک رہے گی گرم بازاری کمی پر بیچ ڈالا جس نے گھاٹا مال میں دیکھا	م
گھات کرنا	چکمہ دینا ۔ چالاکی کرنا ۔	؎ مرے دل کی قیمت اتنی نہ بڑھاؤ کون لیگا جو نہیں نہ جانتا ہو یہ اسی سے گھات کرنا	م
گھاتیں ہونا	فریب کی باتیں ہونا ۔ پھانس رکھنے کے قریب ہونا ۔	؎ کئے وعدے وفا کس دن یہ دھوکے ہیں یہ گھاتیں ہیں جو تم کہتے ہو وہ کرتے نہیں باتیں ہی باتیں ہیں	ی
گھر گھر چرچا ہونا	عام شہرت ہونا ۔ جگہ جگہ ذکر کرنا	؎ اشارے نہیں ہوتی تھیں مجھ سے ان سے آج کچھ یا یہ ہی چرچا ہے گھر گھر کیا سبب کیا وجہ کیا باعث	م
گھلا کر مارنا	اندرونی صدمے اور رنج دے دے کر مار ڈالنا ۔	؎ نہ کیا قتل یونہیں سب کو گھلا کر مارا مرنے والوں کے سر احسان رہا ہے نہ رہے	م
گھل مل کے بات کرنا	بے تکلفانہ محبت سے باتیں کرنا ۔	؎ چار باتیں بھی کبھی آپ نے گھل مل کے نہ کیں انہیں باتوں کا ہے رونا مجھے رونا کیا ہے	م
گھر پھونک دینا	جلا دینا ۔ آگ لگا دینا ۔ برباد کر دینا ۔	؎ گھر پھونک دیئے آتش الفت نے ہزاروں یہ آگ قیامت کی لگی دل کی لگی ہے	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
گھٹی میں پڑی ہونا	پیدائشی خصلت۔ خلقی عادت	؎ کریں کیا رند توبہ سے زاہد کہ یہ تو اُن کی گھٹی میں پڑی ہے	م
گھر گھر اعتراض ہونا	ہر شخص کا معترض ہونا	؎ اہل زباں کی قدر تو اہل زباں کو ہے بے سوچے سمجھے ہونے لگے گھر گھر اعتراض	م
گھر میں ہونا۔ جاننا	یہ سمجھ لینا کہ بس گھر کے اندر چلا آتے گا شدت تقاضہ کا اظہار	؎ در پہ آکر جلد تم سن لو جو ہے میرا سوال گر لگا دی دیر تو جانو یہ سائل گھر میں ہے	گ
گھل ملنا	بے تکلف ہو جانا	؎ گھل مل کے پاتے ہو رقیبوں کو تو ساغر کیا میرے لئے زہر بھی گھولا نہیں جاتا	ی
گھر پھونک تماشا دیکھنا	تماشہ دیکھنے کیلئے گھر کو جلا دینا اینٹ کے لئے مسجد کو ڈھا دینا	؎ ہو اثر اتنا تو سوز نالہ و فریاد کا ہم تماشا دیکھ لیں گھر پھونک کر صیاد کا	ی
گھرے ہونا	نفع ہونا۔ مزے اڑانا	؎ کہیں آج گھرے تمہارے ہوتے ہیں ہوتے ہیں بڑے وارے نیارے ہوتے ہیں	ی
گھڑیوں بڑھنا	گھڑی پہ گھڑی زیادہ ہونا	؎ گھڑیوں بڑھتا ہے حسینوں کا جمال اور سے اور ہوتے جاتے ہیں	ض ی
گھر بیٹھنا یا بیٹھ جانا	گھر دھنس جانا۔ منہدم ہونا	؎ تیرے کوچہ میں جو ہم بادیدۂ تر بیٹھے جوش طوفان سے زمیں میں سیکڑوں گھر بیٹھے	گ
گھر بھرا بھرا نظر آنا	آباد معلوم ہونا چہل پہل معلوم ہونا	؎ یہ گھر بھرا بھرا نظر آتا ہے کیا مجھے مہمان میرے دل میں وہ آئے داغ جب سے ہیں	ض ی
گھر کاٹے کھانا	بہت بھیانک معلوم ہونا گھر میں دل نہ لگنا۔	؎ مجھے گھر کاٹے کھاتا ہے تو بستر پھاڑے کھاتا ہے شب فرقت میں کیا شیر نیستاں شیر قالیں ہے	ی
گھڑے پانی کے پڑ جانا (کسی کے اوپر)	انتہائی ندامت کے موقعہ پر کہتے ہیں۔ بعید انفعال ہونا	؎ عرق شرم نے محشر میں ڈبویا ہم کو پڑ گئے مجھ پہ خجالت سے گھڑے پانی کے	ی
گھپ اندھیرا ہونا	تاریکی چھا جانا	؎ سامنا زلف سے کل جو میرا ہو گیا کیا مری آنکھوں کے آگے گھپ اندھیرا ہو گیا	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
گھورنا (کسی کو)	آنکھیں نکال کر دیکھنا۔ غصہ کی نظر سے دیکھنا۔ نگاہ جما کر دیکھنا	؎ وہ قہر کی نگہ ہے جب ہم کو گھورتے ہیں لے لے کے ہچکیاں ہم کیا کیا بسورتے ہیں	ی
گھن لگ جانا	آہستہ آہستہ لاغر ہونے جانا	؎ مریض عشق کو گھن لگ گیا ہے پنپتا ہی نہیں بیمار پڑ کر	ی
گھڑی میں	کسی وقت کچھ کسی وقت کچھ۔ ایک بات پہ قائم نہ رہنا۔	؎ تلون اس قدر اے داغ پھر یہ صبر کے دعوے گھڑی میں توبہ کرتے ہو گھڑی میں دم نکلتا ہے	گ
گھر بنا دینا	مالا مال کر دینا۔ آباد کر دینا	؎ دنیا میں اک یہ ہی ہے زیارت گہہ جنوں خانہ خرابیوں نے مرا گھر بنا دیا	آ
گھر دیکھ لینا	گھر پہچان لینا۔ کسی کے گھر میں بار بار وقت نا وقت چلے آنا۔	؎ سب عیش کے سامان بگڑ جاتے ہیں بنکر کیا خانہ خرابی نے یہ گھر دیکھ لیا ہے	ض ی
گھمنڈ دل سے دور کرنا	غرور دل سے نکال دینا	؎ چار دن کا ہے سب غرور گھمنڈ کیجئے اپنے دل سے دور گھمنڈ	م
گھاگ ہونا	تجربہ کار ہونا۔ چالاک ہونا	؎ اگلے وقتوں کی یہ باتیں ہیں تمہاری ناصح تم تو ہو گھاگ پرانے تمہیں ہم جانتے ہیں	ض ی
گیا گذرا ہونا	کسی کام کا نہ ہونا۔ نہ دین کا نہ دنیا کا۔	؎ تمہارے گھر میں ہے اس کا ٹھکانا گیا گذرا جو ہو دنیا و دیں سے	گ
گھر گھر	ہر ایک جگہ۔ جگہ جگہ	؎ نالۂ حزیں کر دل کی باتیں دل سے باہر چلا یہ بشارت یہ خبر یہ مژدہ گھر گھر لے چلا	آ
گھر کے دھندے	کام کاج۔ گھر کے انتظام کے کھیڑے	؎ جنوں کی خانہ خرابی سے اب کہاں فرصت پھنسا ہوا ہے یہ دن رات گھر کے دھندوں میں	آ
گھر چھوڑنا	گھر خالی کرنا۔ گھر میں رہنا ترک کر دینا۔ گھر سے نکل جانا	؎ داغ وارفتہ طبیعت کا ٹھکانا کیا ہے خانہ برباد نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا	م
گھر گھر دیکھنا	جگہ جگہ تلاش کرنا۔	؎ ہم جہاں ہیں وہیں دیکھیں گے تجھے ہم سے گھر گھر نہیں دیکھا جاتا	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
گھر کا گھر اٹھا کر لے جانا	سارا سامان لے جانا	؎ یہ کیسا ایسی وحشت ہوئی داغ کو اٹھا کر کہاں گھر کا گھر لے گیا	م
گھر میں پڑنا	کسی کے گھر میں بیٹھ جانا۔ شادی کر لینا۔	؎ جب وہ ناداں عدو کے گھر میں پڑا داغ اک داغ کے جگر میں پڑا	م
گھر جانا	پھنس جانا۔ مصروف ہو جانا	؎ وہ رشک حور شب کو کہیں گھر کے رہ گیا کوئی فرشتہ کان میں میرے یہ کہہ گیا	م
گھر کی صورت بھلا دینا	عمر بھر گھر نہ جانے دینا یا شادی میں گھر کا خیال جاتا رہنا۔	؎ سوچ لے پہلے ہی تو نفع ضرر کی صورت نامہ بر تجھ کو بھلا دیں گے وہ گھر کی صورت	م
گھڑیال	کانسی یا پیتل کا توا جس پر لکڑی کی موگری مار کر گھنٹہ بجاتے ہیں۔	؎ دل کی لگی فریاد ضرب عشق سے کیا گھڑیال گھڑیالی نہیں	ی
گھڑیالی	گھنٹہ گھڑیال بجانے والا۔	؎ ایضاً	〃
لاکھ کا گھر خاک کر دینا	دولت اور مال کو اڑا کر مفلس ہو جانا بھرا بھرا یا گھر پھونک دینا۔	؎ یکایک ایک جہاں کو ہلاک کر ڈالا غرض کہ لاکھ کا گھر اس نے خاک کر ڈالا	گ
لاکھ پہ بھاری ہونا	سب سے زیادہ وقیع اور وزنی ہونا سب کے مقابلہ میں با اثر ہونا۔	؎ ناصحا کہہ دے محبت میں خدا لگتی کچھ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری	گ
لاگ ہونا	دشمنی ہونا۔ ضد ہونا۔	؎ دو ظالموں میں لاگ ہوئی میرے واسطے نا مہرباں وہ ہے تو فلک مہرباں ہے اب	گ
لاکھ کا منہ خاک سے بھرنا	بہت سے آدمیوں کی خواہش پوری کرنی مشکل ہے۔	؎ چاہا اگر لاکھ کا منہ خاک سے بھرنا ہے محال مشک زخموں میں ہے بھرتے ہیں بھرنے والے	گ
لاکھوں من کے	بہت بھاری بھرکم۔ باوقار	؎ سبک ہو جاتے ہیں جا کے وہ بزم دشمن میں کہ جب گھر میں بیٹھے ہیں تو لاکھوں من کے بیٹھے ہیں	آ
لاکھے کا جمانا	پان کی لالی ہونٹوں پہ جمنا	؎ اے دل شیفتہ میں آگ لگانے والے رنگ لایا ہے یہ لاکھے کا جمانا تیرا	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
لاگ ڈانٹ ہونا۔	پرخاش ہونا چشمک ہونا	؎ جب غیر غیر ہے تو اُسے کیوں ہو لاگ ڈانٹ کچھ تم سے واسطہ ہے نہ کچھ ہم سے واسطہ	م
لاوبالی	بے پروا۔ خیال نہ رکھنے والا	؎ کوئی دیکھے تو بانکی وضع رند لاوبالی کی کہ اس کے سر سے ہے وہ لٹ پٹی دستار کیا لپٹی	م
لالے پڑنا	دشوار ہونا مشکل نظر آنا	؎ شباب آنے نہ پایا کہ عشق نے مارا یہاں بہار کے لالے پڑے خزاں کیسی	ی
لالے ہونا	مشکل در پیش ہونا	؎ نہیں نہیں وہ قلق آہ نارسا کے مجھے اثر اثر کے ہیں لالے دعا دعا کے مجھے	ی
لاگ لگاؤ ہونا	کھنچاوٹ اور لگاوٹ تعلق اور بے تعلقی	؎ کچھ لاگ کچھ لگاؤ محبت میں چاہیئے دونوں طرح کا رنگ طبیعت میں چاہیئے	ی
لاحول پڑھ کے بھگانا	مشہور ہے کہ لاحول سے شیطان بھاگتا ہے۔	؎ ٹھیرا ہمارے آگے نہ شیطان بزم میں لاحول پڑھ کے ہم نے عدو کو بھگا دیا	ی
لال آنکھیں ہونا۔	غصہ ہونا۔ علامت ہے شدید غصہ کی۔	؎ رہا کم ہو کے اُن کا غصہ مجھ پر گلابی سے ہوئیں اب لال آنکھیں	ی
لات مارنا (کسی چیز میں)	حقارت سے انکار کرنا۔	؎ نعمت حق کی جس نے قدر نہ کی لات ماری بہشت میں اس نے	ی
لاکھ لاکھ جان سے	شدت اور کثرت مراد ہے گویا ایک جان نثار کرنا گویا اپنی طرف سے لاکھ جانیں نثار کیں	؎ ہے لاکھ لاکھ جان سے صدقے تری خوشی ہے لاکھ لاکھ جان سے تجھ پر نثار عیش	گ
لاشہ اٹھنا	جنازہ اٹھنا	؎ ہوا ہے خون کے چھینٹوں سے پیرہن گلزار ترے شہید کا لاشہ بہار سے اٹھا	آ
لال پری	شراب	؎ یہ بھی اے محتسب اس لال پری کا ہی اثر اُڑ کے پہونچی ہے جو تجھ تک خبر جام شراب	آ
لب پہ رکھا ہونا	نوک زبان ہونا۔ فوراً کہنے کے لئے تیار رہنا۔	؎ ذرا دم لو کہیں گے حال دل بھی ہمارے لب پہ رکھا ہے گلا کیا	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
لب پہ آ آکے رہ جانا	کچھ کہنا چاہنا اور پھر نہ کہنا	؎ دل میں گھٹ گھٹ کے رہ گئی حسرت لب پہ آ آکے رہ گیا مطلب	گ
لب بند کرنا	خاموش رہنا	؎ تقریر سے ناصح کی ہو دل خاک شگفتہ کرتا نہیں کمبخت لب ہرزہ سرا بند	گ
لبوں پر آنا	انتہائی درجہ پر آجانا۔ قریب ختم ہونا۔	؎ زباں ہلاؤ تو ہوجاتے فیصلہ دل کا اب آچکا ہے لبوں پر معاملہ دل کا	م
لپکا جانا	عادت جانا	؎ وہ جلوہ تو ایسا ہے کہ دیکھا نہیں جاتا آنکھوں کو مگر دیدہ کا لپکا نہیں جاتا	ی
لپٹ ہونا	خوشبو ہونا۔ مہک ہونا	؎ نکہت گل میں ہے کچھ لپٹ اور ہی یہاں کس نے بند قبا وا کیا	م
لپکا پڑنا	عادت ہوجانا	؎ الٰہی دیکھئے کافر نگاہیں کیا دکھاتی ہیں بڑا لپکا پڑا ہے اس کی آنکھوں کو اشارے کا	گ
لپکا ہونا	عادت ہونا	؎ وہ تاک جھانک کا اول سے تھا مجھے لپکا کہ آج تک بھی نہ عہد شباب سے چھوٹا	ف
لتاڑا ہوا ہونا (مصدر۔ لتاڑنا)	ملامت کیا ہوا۔	؎ کہاں اس میں تیری سی محشر خرامی لتاڑا ہوا تیرا کبک دری ہے	گ
لٹکا چل جانا	جادو چل جانا۔ تدبیر کارگر ہونا	؎ دیکھتے رہ جاؤ گے گر کوئی لٹکا چل گیا جو تمہاری آنکھ میں ہے یاں وہ افسوں دل میں ہے	گ
لٹ پٹی دستار	ڈھیلی سی لپٹی ہوئی پگڑی۔ جس کے پیچ مربوط نہ ہوں۔	؎ کوئی دیکھے تو بانکی وضع رند لاابالی کی کہ اس کے سر سے ہے وہ لٹ پٹی دستار کیا لپٹی	م
لٹکے بتانا	ترکیب۔ طریقہ۔ منتر عمل	؎ دو چار وہ ہمیں نے تو لٹکے بتا دئے مشہور تم جہان میں ہو جس کمال سے	م
لٹک	نشہ کی سی حالت۔ وجد کی سی کیفیت۔	؎ عجب ترنگ میں تھا ہائے رے لٹک اسکی ملے تھے راہ میں کل داغ بادہ خوار سے ہم	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
لٹانا	بیقرار کرنا	؎ در دلدار پہ کیا کیا نہ پچھاڑیں کھائیں دل بیتاب نے کیا کیا نہ لٹایا ہم کو	ی
لچھا بندھا ہونا۔	مسلسل ہونا۔ سلسلہ ختم نہ ہونا	؎ میں اک سوال کر کے پشیمان ہو گیا لچھا بندھا ہوا ہے ہزاروں جواب کا	م
لچک ہونا	لوچ ہونا۔ نرمی سے مڑ جانا	؎ ہاتھ رکھ لیتے ہیں وہ ڈر کے کمر پر اپنی شاخ گلبن میں ہوا سے جو لچک ہوتی ہے	م
لحاظ ہونا	خیال رکھنا۔ پاس ہونا	؎ قول و قسم کی شرم ملاقات کا لحاظ انسان کو ضرور رہے ہر بات کا لحاظ	گ
لحظہ	لمحہ۔ سیکنڈ	؎ مہینا سال ہفتہ عشرہ روز و شب گھڑی لحظہ کوئی کیا وقت آنے کا مقرر ہو نہیں سکتا	ی
لڑی بندھنا	سلسلہ قائم ہونا	؎ مضامیں کی ایسی بندھی ہے لڑی کہ ساون کی گویا لگی ہے جھڑی	م
لڑنے مرنے کو کلیجہ ہونا	بڑا دل اور بڑا کلیجہ ہونا چاہیے	؎ دل مقابل اس صف مژگاں کے ہے لڑنے مرنے کو کلیجا چاہیے	ی
لشکر گرنا	حملہ کرنا۔ پڑاؤ کرنا	؎ نالہ و فریاد و فغاں اسقدر ہائے یہ لشکر نہ اثر پر گرا	گ
لعنت بھیجنا	اظہار نفرت کرنا	؎ نام سے اپنے تمہیں غیر نے خط بھیجا ہے نہ پڑھو پرزے کرو نامے کے لعنت بھیجو	ی
لکھے کو مٹانا	تقدیر بدل دینا	؎ کوئی یہ جبہہ سائی میرے لکھے کو مٹائیگی نصیبوں میں جو لکھی ہے برائی وہ نہ جائیگی	گ
لکیر پر فقیر ہونا	عمر بھر ایک ہی طریقہ پر عمل کرتے رہنا۔	؎ جٹی جٹی وہ بھدولا کی تحریر کیوں نہ دل اس لکیر پر ہو فقیر	ف
لگاؤ ہونا	محبت ہونا۔ میلان ہونا	؎ لاگ ہو یا لگاؤ ہو کچھ بھی نہ ہو تو کچھ نہیں بن کے فرشتہ آدمی بزم جہاں میں آئے کیوں	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
لحاظ ٹوٹنا	شرم ٹوٹنا۔ بے تکلف ہونا۔	؎ اے داغ بے کدہ میں گئے ہیں جناب شیخ ٹوٹا ہے آج قبلۂ حاجات کا لحاظ	گ
لگی بجھانا	خواہش پوری کرنا۔	؎ کبھی کب عندلیب سوختہ دل کی لگی تجھ سے چراغ دل کو کیا پھونکا جو لے باد خزاں نکلا	گ
لگائے رکھنا	متوقع رکھنا۔ امید میں رکھنا	؎ وعدۂ وصل میں ہر اک کو لگائے رکھئے کہ زمانہ اسی دھوکے میں اسی دم میں رہے	گ
لگی ہونا	خلش آرزو۔ محبت ہونا	؎ دل لگی دل لگی نہیں ناصح تیرے دل کو ابھی لگی ہی نہیں	گ
لگاوٹ ہونا	میل ہونا۔ فریب کی باتیں	؎ لگاوٹیں ہیں تجلی کی یہ تو اے موسیٰ کہ سر سے بن کے جو آنکھوں میں کوہ طور آیا	آ
لگ جانا	اثر کرنا	؎ جہاں لگ گئی کارگر ہو گئی مری آہ تیری نظر ہو گئی	گ
لگی رکھنا	رعایت کرنا۔ کسر رکھنا	؎ بے لاگ ہے تیغ جنگجو کی رکھتی ہی نہیں لگی گلو کی	گ
لگی لپٹی رکھنا	رو رعایت کرنا۔ مروت کرنا	؎ بوالہوس غیر ہیں یا ہم ہیں تم ہی منصف ہو کچھ لگی لپٹی نہ اُن کی نہ ہماری رکھنا	م
لگتی لگاتی بات کہہ دینا	چبھتی ہوئی بات کہہ دینا۔ کچھ پتے کی بات کہنا۔	؎ تر بتر ہوتے ہیں کیسے وہ برسے ہیں کس قدر لگتی لگاتی بات جو کہہ دی عتاب میں	م
لگی ہیں لگانا	تکلیف میں اور تکلیف پیدا کر دینا۔	؎ ہوا رشک عدو بھی عاشقی میں لگا دی اور قسمت میں لگی نے	م
لگے پڑے ہونا	ساتھ لگے ہونا۔ متعلق ہونا	؎ دل کی ہے پرورش خلش درد و غم کے ساتھ کتنے لگے پڑے ہیں یہاں ایک دم کے ساتھ	م
لگا لگانا	کسی کام کا شروع کرنا۔ کام جاری کرنا۔	؎ جام پر جام بھر کے اے ساقی آج لگا لگائے گا کہ نہیں	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
لگی لگائی	سوزِ محبت	؎ دل اُڑاتا ہے دل لگی کے مزے پوچھنا کیا لگی لگائی کا	م
لگاتار	پیہم ۔ سلسلہ جاری ہوجانا	؎ کسی میں کچھ بہانہ ہے کسی میں کوئی حیلہ ہے لگاتار آج میرے نام تار آئے تو کیا آئے	ی
لگّا لگنا	شروع ہونا ۔ جاری ہونا	؎ سچ تو یہ ہے قرض دے مجھ کو کہاں تک مے فروش دام پٹ جائیں اگر اگلے تو پھر لگّا لگے	ی
لگانے والے	برائیاں کرنے والے	؎ ہو بُرا ان لگانے والوں کا جھوٹی سچی سکھانے والوں کا	ف
لگانا	تحریک کرنا ۔ اشغلہ چھوڑنا ۔ آمادہ کرنا ۔	؎ یہ لگایا بلاؤ تو اُن کو تم کبھی آزماؤ تو اُن کو	ف
لگا رکھنا	میل رکھنا ۔ تعلق کو قائم رکھنا	؎ لگا رکھنا تمہیں آتا نہیں بس ہے کسر اتنی تمہارے دم میں کوئی بار بار آئے تو کیا آئے	ض ی
لگی ہوئی بجھنا	محبت زائل ہونا	؎ دل کی لگی ہوئی بھی کوئی دل لگی ہوئی بجھتی نہیں بجھاتے سے ایسی لگی ہوئی	ض ی
لگ چلنا	چھو جانا	؎ لگ چلی بادِ صبا کیا کسی مستانے سے جھومتی آج چلی آتی ہے میخانے سے	گ
لگا لینا آنا	میل کر لینا جاننا ۔ ملا لینے کا ڈھب آنا ۔	؎ خوب آتا ہے لگا لینا نگاہ یار کو ایک سے آن بن ہوئی تو دوسرا گرویدہ ہے	آ
للکار کے کہنا	ڈانٹ کر کہنا ۔ سخت لہجہ میں کہنا	؎ مے خانہ کو جاتا تھا چھپے چوری سے زاہد للکار کے میں نے بھی کہا دیکھ لیا ہے	ی
لن ترانی	لغوی معنی تو یہ ہیں جو اس شعر میں بھی ٹھیک اترتے ہیں کہ ۔ اگر دیکھنا تو مجھے ۔ اصطلاحی معنی ازخود بحث اور شیخی جوڑی گفتگو کے ہیں	؎ سن چکے بس لن ترانی ہوچکا مجھ سے حجاب آئیے اب آئیے اے بندہ پرور سامنے	م
لنگر مارنا	قیام کرنا ۔ ٹھیرنا ۔ جم کر بیٹھنا ۔	؎ آستاں سے ترے کوچے میں بہت روز رہے نہ ہٹے ایک قدم ہم نے جو لنگر مارا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
لنگوٹی میں پھاگ کھیلنا	مفلسی میں بھی زیادہ خرچ کا کام کرجانا۔ اپنے بوتے سے زیادہ خرچ کر دینے کا حوصلہ ہونا۔	؎ کھیلے وہ فاقہ مست لنگوٹی میں کیوں نہ پھاگ ہولی میں پھاگ کھیلتے ہو تم رقیب سے	ی
لوٹ جانا	بیتاب ہو جانا۔	؎ سینکڑوں لوٹ گئے ایک اشارے میں ترے آج ہم نے تری شوخی کا تماشہ دیکھا	ی
لو آؤ!	تیار ہو جاؤ۔	؎ نفرت ہے حرفِ وصل سے اچھا نہیں سہی لو آؤ اور بات سنو وہ نہیں سہی	م
لو لگنا	کسی کا خیال لگا ہونا۔ دھیان ہونا تصور ہونا۔	؎ یہ کس کی لو ہے اے دلِ مضطر لگی ہوئی اک آگ سی ہے سینہ کے اندر لگی ہوئی	گ
لوٹ ہونا	عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔	؎ جس پہ عاشق ہے صبا اس خاک کا ذرہ ہوں میں برق جس پر لوٹ ہے اس کھیت کا میں دانہ ہوں	گ
لو لگائے بیٹھنا	امید لگا کر بیٹھنا۔ کسی کا خیال کرنا	؎ شمع روشن ہے ہماری آہ سے لو لگائے بیٹھے ہیں اللہ سے	گ
لوٹنے لگنا	بے قابو ہو کر لوٹ جانا۔ بیتاب ہو جانا۔	؎ مجھ کو رُلا کے آپ ہنسی سے تڑپ گئے خود لوٹنے لگے یہ تماشا ہی اور ہے	آ
لو لگانا	لو لگانا۔ تصور میں بیٹھنا	؎ لو لگائے خدا سے بیٹھے تھے آگیا بیچ میں خیال ترا	ی
لوہا ماننا	برتری تسلیم کرنا	؎ کاٹنا مشکل ہے میرے ہی گلو تے سخت کو مانتا ہے کوہ بھی لوہا تری تلوار کا	ض ی
لوہا پانی ہو جانا	نرم ہو جانا۔ بے اثر ہو جانا	؎ دیکھ اے قاتل مرے سوز و گدازِ عشق سے گھل کے پانی ہو گیا لوہا تری تلوار کا	ض ی
لہو خشک ہونا	خون سوکھ جانا۔ خوف کی وجہ سے	؎ ہو گیا خشک لہو دیکھتے ہی قاتل کو داغ ٹپکے نہ مرے خونِ تنِ زار کی بوند	گ
لو اور سنو	لیجئے یہ ہی بات۔ یہ اور عجیب بات سنیئے	؎ لو اور سنو کہتے ہیں وہ دیکھ کے مجھ کو جو حال سنا تھا وہ پریشان نہیں دیکھا	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
لہو پانی ایک کردینا	دو مخالف چیزوں کو ملا دینا انتہائی صدمہ پہنچنا۔	؎ دیکھ تو قاتل کہ جوش گریہ بسمل نے کیا ایک کر ڈالا لہو پانی تری شمشیر کا	گ
لہو پانی ہونا	فرطِ رنج سے خون کا پانی ہوجانا۔ پانی کی طرح خون بہنا	؎ کیا رنگ خون بھی کاٹ دیا تیغ یار نے پانی ہوا ہے آج لہو ہر شہید کا	گ
لہو رُلانا	خون کے آنسو جاری ہوجانا۔ شدت گریہ۔ بے انتہا رلانا	؎ زخم کہن نے آج رلایا بہت لہو اُتری ہوئی بہار سے تازہ چمن ہوا	گ
لہو ہلکا ہونا	برداشت نہ ہونا۔ تحمل نہ ہونا	؎ غش آنہ جائے دیکھ کے قاتل کو موجِ خون نازک مزاج کا کہیں ہلکا لہو نہ ہو	آ
لہو سفید ہونا	محبت نہ ہونا۔ بے تعلق ہونا	؎ سُرخی ہے تیغ پر نہ حنا تیرے ہاتھ میں قاتل کہیں سفید عدو کا لہو نہ ہو	آ
لہو بڑھنا	تقویت پیدا ہونا۔	؎ بڑھ گیا سیروں لہو ان کو جو آتے دیکھا خود نہ پہچان سکا میں کہ مرا دل ہے وہی	آ
لہر بہر	چہل پہل۔ رونق	؎ یہ حسین یہ جبیں یہ شہر ایسی لہر بہر داغ کلکتہ سے لاکھوں داغ دل لے کر چلا	آ
لہری بندے	موجی آدمی۔ آزاد	؎ ہم ہیں لہری بندے آئے پی پلا کر چل دیئے جسکو لالچ ہو وہ ساقی جم کے بیٹھے خم کے پاس	م
لہو ملنا	موافقت اور میل ہونا۔ ہم رنگ ہونا۔	؎ مل گیا دل سے یکایک ترے سوفار کا رنگ ورنہ بیگانے سے برسوں میں لہو ملتا ہے	گ
لہو کے گھونٹ پینا	اپنی ہی جان جلانا۔ بوفور سوزشِ غم سے اپنا ہی جگر خون ہوجانا	؎ پیادہ پا ہوں رواں شہسوار صد افسوس لہو کے گھونٹ پئیں بادہ خوار صد افسوس	گ
لے کے گرنا	اپنے ساتھ دوسرے کو بھی خراب کرنا۔	؎ جلوہ یار ہے گو ہوش ربا اے ناصح ہوش تجھے لے کے گرونگا تو سنبھل جاؤنگا	گ
لے اُڑنا	اُڑا کر لے جانا۔	؎ اگر یہی ہے نزاکت تو وقت نظارہ نہ لے اڑے تمہیں دیکھو نگاہ کی گردش	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
لئے پھرنا	کسی چیز کو خیال میں رکھنا بار بار ذکر کرنا۔	؎ وہ ہی جنت ہے جو وحشت میں کہیں دل بہلے لوگ صحرا کی لئے پھرتے ہیں صحرا کیسا	آ
لینے کے دینے پڑنا	بھلائی کی بجائے الٹی برائی ہونا۔	؎ پڑ گئے لینے کے دینے سر محشر ہم کو ہو گیا نفع کی امید میں نقصان الٹا	م
لیپنا۔ پوتنا	مٹی کی دیواروں اور فرش کو گوبر سے لیپتے ہیں پھر کھریا کے پانی سے سفیدی کر دیتے ہیں:	؎ کیوں منگائی ہے یہ پنڈول تم نے لیپنا پوتنا بھی آتا ہے	ی
لیس ہونا۔	تیار ہونا۔ مستعد ہونا	؎ دل پہ دھاوا کریگی یہ بے شک لیس پلٹن ہے تیر مژگاں کی	ی
لے دے کے	کر دھر کے سب کچھ کرنے کے بعد	؎ جنوں کے ہاتھ سے تار نفس بچائے خدا رہا سہا یہ ہی لے دے کے تار باقی ہے	گ
لیتا جانا (۱)	ساتھ لے جانا۔ لینے کے بعد جانا	؎ نکل کے جلد نہ جا اسقدر توقف کر دعائے خیر دل بے قرار لیتا جا	ض ی
لیتا جا (۲)	لے کر جانا	؎ وہ مجھ سے کہتے ہیں جب بن سنور کے بیٹھے ہیں بلائیں ہاتھ سے تو بار بار لیتا جا	ض ی
لیتا جا (۳)	حاصل کرتا رہنا۔ لیتا رہنا لینا جاری رکھنا۔	؎ مزہ جبھی ہے کہ بھر بھر کے داغ جام شراب وہ دیتے جائیں تو اے بادہ خوار لیتا جا	ض ی
لے لوا کے چلنا	قبضہ کر کے لے کر چلتے بننا	؎ وہ مہماں نہیں ایسے کہ جائیں خالی ہاتھ کہ جب چلے تو مرے دل کو لے لوا کے چلے	ض ی
مال گلنا		؎ گرہ سے نقد دل کھوتے ہیں نقد عیش کی خاطر قمار عشق میں کیا کیا ہمارا مال گلتا ہے	گ
مال کھینچنا	دولت بنانا۔ روپیہ سمیٹنا۔ نفع اٹھانا۔	؎ ناصح قمارگاہ محبت میں جی نہ ہار دل کو لگا کے نفع اٹھا خوب مال کھینچ	گ
مال مارنا	کسی کے مال پر قبضہ کر لینا۔ بے جا طور پر مال چھین لینا۔	؎ ہمارے دل کو اگر لوٹ لو تو ہم جانیں کہ تم نے ایک زمانے کے مال مارے ہیں	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
مار رکھنا	ادھ موا کر دینا جان لے لینا۔	؎ تیری تمکیں کم نہ تھی کچھ مار رکھنے کے لئے اور پھر اس پر یہ شوخی یہ شرارت الحفیظ	م
مات ہونا (۱)	کمتر ہونا۔ نیچا ہونا۔ ذلیل ہونا	؎ چمپئی رنگ پھر اس میں بجلی کی چمک مات کندن ہے ترے رنگ سے سونا کیا ہے	م
مات کرنا	نیچا دکھانا۔ سبقت لے جانا	؎ وہ جو تیز رو نہ پائے کوئی تم کو حضرت دل رہ دوست میں جو چلنا تو ہوا کو مات کرنا	م
مار کر بچھا دینا	اتنا مارنا کہ آدمی لیٹ لیٹ جاوے۔	؎ گل نے جو ہمسری ترے عارض سے کی کبھی باد صبا نے مار کر اس کو بچھا دیا	ی
مارا مارا پھرنا	اِدھر اُدھر چکر لگانا	؎ تاک کر خط وہ لئے تیر و کماں بیٹھے ہیں مارا مارا مرا پھرتا ہے کبوتر باہر	ی
ماند ہونا	روشنی دھیمی ہوجانا۔ چمک کم ہوجانا۔	؎ ہوتے چاند سورج ستاروں کے ماند غضب کی چمک تیری افشاں میں ہے	ی
مال کا مول ہونا	جیسی چیز ویسی قیمت ہونا۔ چیز کی حیثیت کے مطابق قیمت کا کم زیادہ ہونا	؎ منحصر قدر ہے رحمت کی گنہگاروں پر مال کا مول ہے موقوف خریداروں پر	م
مانگ نکالنا	سر پہ پٹیاں دونوں رخ جھکانا یا جمانا۔	؎ نکالتے ہیں اسی وقت وہ بھی مانگ اپنی اندھیری رات میں جب کہکشاں نکلتی ہے	ی
ماتھا چھل جانا	رگڑ سے خراش آجانا	؎ دیکھئے ہوتا بھی ہے کوئی قبول سجدہ کرتے کرتے ماتھا چھل گیا	ی
مٹی برباد کرنا	تباہ کرنا۔	؎ آباد رہیں حضرت دل ان سے یقیں ہے یہ خوب ہی مٹی مری برباد کریں گے	گ
مٹی خراب ہونا	بری حالت ہونا۔	؎ ازل کے دن سے ہے مٹی خراب عاشق کی یہ مشت خاک یونہی خوار ہوتی آئی ہے	گ
مٹی کہاں کی ہے؟	معلوم نہیں کہ مر کر کس جگہ دفن ہوں۔	؎ کعبے کی ہے ہوس کبھی کوئے بتاں کی ہے مجھ کو خبر نہیں مری مٹی کہاں کی ہے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
مٹی دینا	دفن کرنا۔	؎ سو حسرتیں ہیں بلبلیں ہیں مرے ساتھ خاک میں مٹی بھی دی تو ان کو اسی خاکسار نے	گ
مٹا ہوا ہونا	شیفتہ و فریفتہ ہونا	؎ کس کس طرح سے اس کو جلاتے ہیں رات دن وہ جانتے ہیں داغ ہے ہم پر مٹا ہوا	م
مٹی کا لانا (مٹی لائی تھی)	موت کا کھینچکر کسی جگہ لیجانا۔ اس سرزمیں میں دفن ہونا۔ موت آجانا	؎ خاک اس سے عشق نے چھنوائی تھی دشت میں مجنوں کی مٹی لائی تھی	ی
مٹی برباد ہونا	تباہ ہونا۔ خراب ہونا	؎ نہ پامال مجھ کو زمانہ کرے نہ مٹی ہو برباد یا مصطفےٰ	ض ی
مٹی لینا	تبرک کے طور پر مٹی لے جانا	؎ کسی کی ٹھوکریں کھا کر بڑھا ہے اسقدر زندہ کہ جو آتا ہے وہ مٹی مری تربت کی لیتا ہے	ض ی
مٹ جانا	فریفتہ ہو جانا	؎ ہمارے ایک مشفق مٹ گئے ہیں دختر رز پر مزاج اسکا ہے آوارہ طبیعت لاابالی ہے	ض ی
مٹھی میں ہونا	قابو میں ہونا	؎ کرلیا رنگ حنا نے دل اسیر آپ کی مٹھی میں ہے صیاد کیا	آ
مٹی لے ڈالنا	مٹی تک نہ چھوڑنا	؎ ساقیا چاٹ لگی چاہئے پیمانے کی ہم تو لے ڈالینگے مٹی ترے میخانہ کی	م
مجرا	سلام	؎ ان کو مجرا ہے جو زیر آسماں بیٹھے ہوئے بھوکے پیاسے بے وطن بے خانماں بیٹھے ہوئے	م
مجذوب کی بڑ	دیوانے کی بکواس۔ بے سروپا گفتگو۔	؎ کہتا ہے یہ کیا اپنی سمجھ میں نہیں آتا ناصح کی بھی جو بات ہے مجذوب کی بڑ ہے	ی
مچل جانا	ضد کرنا	؎ دیکھنا حشر میں جب تم پہ مچل جاؤں گا میں بھی کیا وعدہ تمہارا ہوں کہ ٹل جاؤں گا	گ
محفل سے ابھرنا	نکلنا	؎ حضرت داغ جہاں بیٹھ گئے بیٹھ گئے اور ہونگے تری محفل سے ابھرنے والے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
مخمصے میں جان پڑنا	مشکل میں آنا۔ مصیبت میں مبتلا ہونا۔	؎ پڑی تھی مخمصے میں جان مجھ مے کش کی مرجاتا اگر کچھ دیر اے زاہد شراب ناب کو ہوتی	م
مدھم ہونا	گھٹنا۔ کم ہونا	؎ جس کے جلوے سے چمک مہر جہاں تاب کی ماند جس کے چہرہ سے دمک ماہ فلک کی مدھم	م
مدعا کھلنا	مقصد ظاہر ہونا	؎ کھلا کب مدعا ان کے بیاں سے زبانی خرچ تھا خالی زباں سے	ی
مٹ بھیڑ	مقابل آجانا۔ روبرو ہوجانا۔	؎ رستہ میں بھی تھمتا نہیں زاہد کا وظیفہ مٹ بھیڑ الٰہی کسی مے خوار سے ہوجائے	ی
مڈبھیڑ ہوجانا	باہم مل جانا۔ آمنا سامنا ہوجانا۔	؎ پس توبہ اگر مڈبھیڑ ہوجاتی ہے رستے میں سلام اک جھک کے کرتا ہے وہیں پیر مغاں مجھ کو	ی
مذکور اڑانا	ذکر ٹال جانا	؎ غیروں کا وہ مذکور اڑاتے ہیں یہ کہہ کر کیا پوچھتے ہو آپ کا ابھی وہ تو نہیں ہیں	ی
مرمر کے زندگانی کٹنا	نہایت تکلیف سے بسر ہونا	؎ لیکن یہ خبر نہ تھی کہ وقت پیری مرمر کے کٹے گی زندگانی میری	گ
مراد پانا	مقصد حاصل کرنا	؎ دل ویراں سے رقیبوں نے مرادیں پائیں کام کس کس کے مرا خرمن برباد آیا	گ
مرتبہ پانا	بڑا رتبہ حاصل کرنا۔ اونچی جگہ ملنا۔	؎ داغ کی لاش سر راہگذر ہے پامال مرتبے خوب تمہارے شہدا نے پائے	گ
مردے کا مال ہونا	لاوارث۔ ارزاں	؎ فلک نے لوٹ کے لٹوا دیا حسینوں سے سمجھ لیا کسی مردے کا اس نے مال مجھے	گ
مرمر کر پیدا کرنا	بہت محنت سے کمانا۔ جانفشانی سے حاصل کرنا	؎ جگر سے کم نہیں اے چارہ گر داغ جگر مجھ کو جو پیدا کی ہو مرمر کر وہ دولت رائیگاں کیوں ہو	گ
مرادیں ماننا	منت ماننا	؎ مرادیں مان رہا ہوں قضا کے آنے کی بری گھڑی تھی دل مبتلا کے آنے کی	آ

محاورہ	تشریح	شعر	تام دیوان
مردے کفن سے نکل جانا۔	ایسی مصیبت آنا کہ مردے تک آرام سے قبر میں نہ رہ سکے انتہائی مصیبت کیلئے مبالغہ ہے	؎ نہ پوچھو زندوں کو بے چارے جس چلن سے چلے قیامت آئی کہ مردے نکل کفن سے چلے	گ
مرغوں کی پالی ہونا	مرغوں کی لڑائی ہے	؎ لڑتے مرتے ہیں آپس میں تمہارے چاہنے والے یہ محفل ہے تمہاری یا کوئی مرغوں کی پالی ہے	ی
مرے دل سے	ناگواری سے ۔ بجھے پن سے ۔ مایوسی سے	؎ ہو گئی پاس عہد باطل سے ہم کو جینا پڑا مرے دل سے	م
مردے سے شرط باندھ کے سونا۔	کبھی نہ جاگنا	؎ نصیب ہوتے تو بیدار کوئی ہونا ہے کہ شرط باندھ کے مردے سے وہ تو سوتا ہے	ی
مردنی چہرے پہ چھا جانا	موت کے آثار ظاہر ہونا	؎ دیکھ آتے ہم ترے بیمار کو مردنی چہرے پر اس کے چھائی تھی	عش ی
مر چلے	مرنے لگنا	؎ دل جگر سب آبلوں سے بھر چلے مر چلے اے سوز فرقت مر چلے	م
مرگ سے پہلے واویلا کرنا	تکلیف یا مصیبت کے وقوع سے پہلے پریشانی و تشویش ظاہر کرنا۔	؎ لو ذرا سا ہوا جو دل میلا پیشتر مرگ سے ہے واویلا	ف
مزاج درست ہونا	خوش ہونا ۔ طبیعت ٹھیک ہونا	؎ کچھ ہیں بھی اپنا حال طبیعت بیاں کریں گر ہو مزاج آپ کا اے مہرباں درست	گ
مزہ آنا	لطف آنا	؎ رہی اُن کی ہماری دل ہی دل میں گفتگو چھپ چھپ مزا آتا رہا کیا کیا شکایت ہائے پنہاں کا	گ
مزہ دکھانا	تکلیف دینا ۔ بدلہ لینا	؎ جو دل دکھا رہا ہے مزہ ہر گھڑی مجھے آنکھوں سے سو برس بھی دکھایا نہ جائیگا	گ
مزاج پانا	طبیعت پہچاننا	؎ جہاں میں کیا نہ ڈھونڈھا کیا نہ پایا مزاج ان کا دماغ اُن کا نہ پایا	گ
مزے لوٹنا	لطف اٹھانا	؎ چاہ کر ہم تو حسینوں کو مزے لوٹا کئے پند گو تیرے دل بے مدعا نے کیا کیا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
مزہ ملنا	چسکا لگنا۔ لطف آنا	مزہ ہر ایک کو تازہ ملا ہے عشق جاناں کا نگہ کو دید کا لب کو فغاں کا دل کو ارماں کا	گ
مزہ چکھانا	مزا آنا۔ تکلیف دینا شدت و سختی کا تجربہ ہونا	دل ترا آئے کسی پر تو یہیں ہو انصاف عشق دنیا میں چکھا دے تجھے محشر کے مزے	گ
ایضاً	سزا دینا۔ بدلہ دینا	سختیٔ دل کا مزا تجھ کو چکھاتا کافر پر کروں کیا کہ خدا تیرا نگہباں نکلا	گ
مزاج کا رنگ بگڑنا	مزاج میں تغیر ہونا	بگڑا ہے مرے مزاج کا رنگ بیتاب مزاج واں بہت ہے	گ
مزہ جانا	لطف نہ رہنا	جب جوانی کا مزا جاتا رہا زندگانی کا مزا جاتا رہا	آ
مزے اڑانا	لذت اندوز ہونا۔ لطف حاصل کرنا	خلوت ناز کے تم نے بھی اڑائے ہیں مزے ہم نے بھی لطف تصور کا اٹھایا تنہا	م
مزے تلخ کرنا	ناگوار کر دینا	جستجو زہر ہے گر حاصل مطلوب نہ ہو آبِ حیواں نے کئے تلخ سکندر کے مزے	گ
مزہ پڑنا	چسکا لگنا	کاش بک کر ہی چھٹیں قید سے ہر روز اسیر تجھ کو صیاد ستمگار پڑیں زر کے مزے	گ
مزاج بدل جانا	رنگ بدل جانا۔ طبیعت پھر جانا۔	دو دن ہی میں مزاج تمہارا بدل گیا کیوں جی؟ یہی قرار ہوا تھا نباہ کا	ی
مزاج اکلکھرا ہونا	میل جول کی عادت نہ ہونا بد مزاج ہونا۔	تم کو ذرا سی بات کی برداشت ہی نہیں ایسا اکلکھرا بھی ہے کس کام کا مزاج	م
مزاج اٹھانا	ناز اٹھانا۔ برداشت کرنا	کہاں تک اٹھائیں یہ نازک مزاجی کسی اور کی اب غلامی کریں گے	م
مزا کھلنا	معلوم ہونا۔ لطف آنا	مزہ تو اس وقت جھوٹ سچ کا کھلے کہ ہے کون راستی پہ خدا کے آگے مری تمہاری اگر ہوں روزِ شمار باتیں	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
مزاج ملنا (۱)	طبیعت کا رنگ معلوم ہونا مزاج پہچاننا	؎ ہو سکیں ہم مزاج داں کیوں کر ہم کو ملتا ترا مزاج نہیں	م
مزے آنا	حقیقت معلوم ہونا۔ نتیجہ ملنا۔	؎ دل کا لگاؤ غیر سے کچھ دل لگی نہیں دم لو۔ تمہیں بھی اس کے مزے آئے جاتے ہیں	ی
مزاج بگڑنا	برہم ہونا۔ مزاج نادرست ہونا۔	؎ درد سر مجھ کو ہوا بگڑا مزاج حضرت ناصح تمہاری پند سے	ی
مزاج مل جانا (۲)	موافقت ہو جانا	؎ نا اتفاق نہیں پیام و سلام تک جب مل گئی نظر سے نظر مل گیا مزاج	م
مزاج بدلا ہوا ہونا	غصہ میں ہونا	؎ کل ان کا سامنا جو ہوا خیر ہو گئی بدلی ہوئی نگاہ تھی بدلا ہوا مزاج	م
مسودہ پورا ہونا	تدبیر بن آنا۔ کسی کام کا پورا ہونا۔ منصوبہ پورا ہونا۔	؎ پورا ہوا نہ ایک بھی اس دل کا مسودا مسودہ لاکھ بار قلم ہو کے رہ گیا	گ
مسی کی دھڑی جمنا	ہونٹوں پر بہت زیادہ مسی جمانا۔	؎ پٹیاں جمتی ہیں مسی کی دھڑی جمتی ہے آج سامان کدھر کا ہے کہاں جائے گا	ی
مشکل کام آسان ہونا	مرحلہ طے ہونا۔ دقت دور ہونا۔ کام آسان ہونا	؎ مر گئے ہم اک اشارے میں نگاہ ناز کے آج اپنی مشکلیں اک پل میں آساں ہو گئیں	گ
مشک زخموں میں بھرنا	زخم بھرنا	؎ چارہ گر لاکھ کا منہ خاک سے بھرنا ہے محال مشک زخموں میں مگر بھرتے ہیں بھرنے والے	گ
مضمون بندھنا	نظم ہو جانا	؎ داغ گنجائش ابھی اس قافیہ میں ہے بہت گرچہ ہر مضمون اچھا بندھ گیا تلوار کا	ض ی
مطلب کہنا	غرض ظاہر کرنا۔ مدعا کہہ دینا	؎ کبھی کہتا ہوں دل سے خوب کیا کبھی کہتا ہوں کیوں کہا مطلب	گ
مطلب کھلنا	مدعا ظاہر ہونا	؎ کیوں کہا یہ کسی سے کیا مطلب اسی کہنے سے کھل گیا مطلب	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
مطلب کے یار ہونا	خود غرض ہونا	؎ تم اگر اپنی گوں کے ہو معشوق اپنے مطلب کے یار ہم بھی ہیں	م
مطلب لے اڑنا	مدعا معلوم کر لینا	؎ بات پوری نہیں کہی میں نے کہ وہ طرار لے اڑا مطلب	گ
مطلب کی چن لینا	اپنے فائدہ کی بات اخذ کر لینا	؎ بناتیں اور باتیں آپ ان سے کیا غرض مطلب یہ چن لیتے ہیں مطلب کی ہمارے کان ایسے ہیں	ض ی
مطلب نکلنا	مقصد پورا ہونا	؎ مرگیا مژدۂ وصال سنے میں یوں بھی نکلا رقیب کا مطلب	گ
مطلب کی کہنا	اپنی غرض ظاہر کرنا	؎ ان سے رستے میں جو مطلب کی کہی پھپٹے سے منہ مجھ کو کہہ کر چل دیے	ی
مطلب کی سننا	اپنے کام کی بات سننا	؎ اپنے مطلب کی تو سن لو مجھ سے یہ نہ جانو کہ شکایت ہوگی	گ
مطلب ہونا	غرض ہونا	؎ کیوں کہا کسی سے کیا مطلب اسی کہنے سے کھل گیا مطلب	گ
مطلب پورا کرنا	غرض پوری کرنا۔ خواہش پوری کرنا۔	؎ حضرت داغ توبہ کرتے ہیں کاش پورا کرے خدا مطلب	گ
معرکۂ کارزار گرم ہونا	کھا گھپی سے لڑائی ہونا	؎ بے طرح ہے نگاہ سے دل کی کٹی چھنی بے ڈھب ہے گرم معرکۂ کارزار آج	گ
معرکہ گذرنا	مقابلہ درپیش آجانا	؎ سنتا ہوں رقیبوں سے بڑا معرکہ گذرا اس وقت مجھے بھول کے تم نے نہ کیا یاد	م
معرکہ ہونا	مہم ہونا۔ سخت مقام ہونا	؎ روز دیدار خدا خیر کرے معرکہ ہے تری زیبائی کا	گ
معرکہ مارنا	مہم سر کرنا۔ بڑا کام کرنا۔ میدان جیتنا۔	؎ مدعی کوئی بھی میدان سخن میں نہ رہا تو نے کیا معرکہ اے داغ سخنور مارا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
معاملہ کرنا	سودا طے کرنا	؎ خدا کے واسطے کر لو معاملہ دل کا کہ گھر کے گھر ہی میں ہو جائے فیصلہ دل کا	م
معمّا کھلنا	راز معلوم ہونا	؎ فسوں ہے یا دعا ہے یہ معمّا کھل نہیں سکتا وہ کچھ پڑھتے ہوئے آگے مرے مدفن کے بیٹھے ہیں	آ
معاملہ بگڑنا	کام خراب ہونا	؎ دل روزِ حشر اس کا طرف دار ہو گیا بگڑا معاملہ مرے جھوٹے گواہ سے	ی
مغز کھانا	زیادہ باتیں کر کے پریشان کر دینا۔	؎ کھا گیا مغز ناصح ناداں مجھ کو اس خیر خواہ نے مارا	گ
مفت ہاتھ لگنا	بغیر قیمت و محنت کوئی چیز ملنا	؎ اُن کی تو بن پڑی کہ لگی مفت جان ہاتھ تیری گرہ میں کیا دل ناشاد رہ گیا	گ
مفت ہاتھ آنا	بلا معاوضہ ملنا	؎ ڈھونڈھتے پھرتے ہیں بازار میں کیا ہم دیکھے مفت ہاتھ آئے تو فرماؤ وہ سودا کیسا	آ
مفت کے قصے مول لینا	پرائے جھگڑے اپنے سر لینا	؎ ان کو پروا نہیں کیوں دل کے خریدار بنیں مفت کے قصے ہی وہ مول لیا کرتے ہیں	م
مفت کی قاضی کو بھی حلال ہے۔	مزاجیہ مثل ہے کہ مفت کی چیز کیلئے تصرف کرنے میں جائز ناجائز نہیں دیکھتے۔ اصولاً یہ صحیح نہیں ہے۔	؎ میں ہوں گدائے میکدہ مجھ پر ہو کیوں حرام قاضی کو بھی تو مفت کی واعظ حلال ہے	م
مقدر آزمانا	تدبیر سے تقدیر کی جانچ کرنا	؎ بے وفا سارے حسینان وطن ہیں اے داغ آزمائیں گے کہیں اپنا مقدر باہر	ی
مقدر پھوڑنا	کوئی چارہ کار ڈھونڈنا۔ کوشش سے حاصل کرنا۔	؎ ہو نہیں سکتا ترے رخ کے برابر آئینہ رشک سے اپنا کہاں پھوڑے مقدر آئینہ	ی
مکرتے جانا	انکار کر جانا	؎ کہتے جاتے ہیں آپ سب کو بُرا اور کہہ کر مکرتے جاتے ہیں	ی
مکان بیٹھنا	گھر مسمار ہونا	؎ شاہ کے ماتم میں روتے ہیں بہت حور و ملک دیکھنا جنت میں بھی ہونگے مکان بیٹھے ہوئے	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ٹکرا لینا	جھٹلانا	؎ ہتھکنڈے غیر کے سن کر مجھے ٹکرا لوگے پہلے دو چار گواہی کو بلالوں تو کہوں	آ
مل جانا یا جا ملنا	سازش کر لینا۔ طرفدار ہوجانا۔	؎ حضرت ناصح نے پی کر کے یہ اچھی چال کی محتسب سے جا ملے رندوں کے مخبر ہوگئے	آ
ملاپ ہوجانا	موافقت ہوجانا۔ میل ہوجانا	؎ داغ اترائے ہوئے پھرتے ہو تم کیا ملاپ ان کا تمہارا ہوگیا	ض ی
مل کے دغا کرنا	پہلے میل جول کرنا پھر دھوکہ دینا۔	؎ ہم سے اب تک تو تری آنکھ بہت سیدھی تھی دیکھئے کرتی ہے یہ مل کے دغا کون سے دن	ض ی
ملنے سے کوئی ملتا ہے	باہم ملاقات سے اتحاد ہوجاتا ہے جو کسی سے ملتا ہے وہ دوسرا بھی اس سے ملتا ہے	؎ مثل مشہور ہے ملنے سے کوئی ملتا ہے ملو تو آنکھ ملے دل ملے نگاہ ملے	گ
مل کر مارنا	دوستی کے پردے میں دشمنی کرنا۔	؎ پھر گیا روز حشر دل مجھ سے مجھ کو مل کر گواہ نے مارا	گ
مل کے چلنا	موافقت سے رہنا	؎ وہی ہمارا طریق الفت کہ دشمنوں سے بھی مل کے چلنا نہ ایک شیوہ ترا ستمگر کہ دوست سے دوستی نہ کرنا	گ
مل بیٹھنا	صحبت ہونا۔ مجلس ہونا	؎ چار مل بیٹھے جہاں پھر وہی رنگ اور ترنگ کچھ عجب لطف ہے رندان خرابات کے ساتھ	گ
ملال کھینچنا	رنج اٹھانا	؎ غربت کی رنج فاقہ کشی کے ملال کھینچ اے داغ پر زمانے سے دست سوال کھینچ	گ
ملے ہوئے ہونا	ساز کر لینا۔ مل جانا۔ طرفدار ہوجانا۔	؎ بلا سے دعویٔ الفت نہ پیش کرتے ہم ملے ہوئے ہیں جو دشمن سے وہ گواہ ملے	گ
ملا لینا	سازش کر لینا۔ کچھ دے کر ساز باز کر لینا	؎ ہم اپنے کاتب اعمال کو ملا لیں گے گناہ سہل ثبوت گناہ مشکل ہے	ی
منہ کرنا	جانا۔	؎ میرے غبار نے بھی کیا منہ نہ اس طرف مجھ کو کدورتیں جو رہیں آسماں کے ساتھ	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
منہ پر رکھنا	کہنا ۔ بیان کرنا	؎ داغ کی شامت جو آئی اضطرابِ شوق میں حالِ دل کمبخت نے سب اس کے منہ پر رکھ دیا	گ
منہ دھونا	صاف کرنا	؎ فلک نے خوب خدمت لی ہمارے دیدۂ تر سے کہ ہر آنسو نے منہ دھویا شبِ جنتِ ہجراں کا	گ
منہ ذرا سا نکل آنا	چہرہ اتر جانا ۔ شرم یا خوف سے منہ فق ہو جانا ۔	؎ ڈر گئے نام شفا سن کے زہے خواہش مرگ منہ ذرا سا نکل آیا ترے بیماروں کا	گ
منہ کا نوالا ہونا	آسان کام ہونا	؎ شمع ساں گھلتے ہی گھلتے سحر آجائے گی اے شبِ ہجر کوئی منہ کا نوالا ہوں میں	گ
منہ کو لگنا	چاٹ لگنا ۔ مزہ پڑ جانا مزہ دینا ۔	؎ لیتا ہوں بوسہ ہائے خطِ سبز کے مزے ہے زہر ان دنوں مرے منہ کو لگا ہوا	گ
منہ ہی منہ میں پڑھنا	چپکے چپکے پڑھنا	؎ پڑھا جو میرے وقتِ ذبح تو نے منہ ہی میں کچھ پڑھی تکبیر یا کچھ پڑھ کے افسوں دل ستاں پھونکا	گ
منہ کا سخن ہونا ۔ منہ کی بات ہونا ۔	طرزِ کلام یا کسی اور وجہ سے پہچاننا کہ یہ لفظ فلاں کے منہ سے نکل سکتے ہیں ۔	؎ تو نے جو قاصد کہی دل کی لگی یہ اسی کافر کے منہ کی بات ہے	م
منہ پر نام نہ ہونا	ذرا بھی علامت نہ ہونا ۔ رمق بھی نہ ہونا ۔	؎ دل کو سنبھالے کہ ہیں ناوک فگن ہوا نالہ مرا رقیب کے منہ کا سخن ہوا	گ
”	ایضاً	؎ ماتم سے مرے وہ دل میں خوش ہیں منہ پر نہیں نام بھی ہنسی کا	م
منہ ڈھانکنا	منہ چھپانا ۔	؎ سرِ محفل مجھی سے تجھ کو ظالم پردہ کرنا تھا پھر اس پر یہ قیامت غیر کے دامن سے منہ ڈھانکا	گ
منہ ہونا	ہمت ہونا ۔ قدرت ہونا	؎ دخترِ رز ہے بہت تیز مزاج اے زاہد تیرا کیا منہ ہے اسے چھیڑتے ہیں پینے والے	گ
منزل کے پاس آنا	مقام مقصود کے قریب پہنچنا	؎ رہبر نے راہِ عشق میں برسوں دیئے چکر مجھے ظالم سے جب پوچھا کہا اب آگئے منزل کے پاس	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
منہ سے نکلنا	ظاہر ہونا۔ کہنا	؎ نام اس کا تو مرے دل میں نہاں تھا ناصح ہائے کمبخت ترے منہ سے یہ کیونکر نکلا	گ
منا لانا	راضی کر لانا	؎ جب کہیں جان سے میں ہو کے خفا جاتا ہوں منتوں سے مجھے تقدیر منا لاتی ہے	گ
منہ لگانا	خاطر کرنا۔ سر چڑھانا	؎ دی ہے مے اس نے غیر کو جھوٹی منہ لگانے کے ہیں ہزار طریق	گ
منہ دیکھنا	حیران ہونا۔ تکنا	؎ کچھ اس طرح کے وہ تجاہل سوال کرتا ہے ہمارے منہ کو ہمارے گواہ دیکھتے ہیں	گ
منہ پھیر دینا	دبا کر بھگا دینا	؎ منہ پھیر دیگا دل صف مژگاں یار کا گر جان اس دلیر سپاہی میں رہ گئی	گ
منہ پھیرنا	مخالف ہونا	؎ پھرا جاتا ہے اس بت کی طرف رخ اہل ایماں کا مسلماں اپنے قبلہ سے نہ منہ پھیریں یہ ممکن نہیں	گ
منہ دیکھنا	کنایہ ہے کسی شخص کی طاقت یا اثر کے انکار کرنے سے	؎ کیا تصور بھی نہ آنے دے گی منہ تو دیکھو شب تنہائی کا	گ
منہ تو دیکھو	ایضاً یعنی اس قابل بھی ہے ذرا غور کرو	؎ بوسہ مانگا تو یہ جواب ملا منہ تو دیکھو تم آئینہ لے کر	ی
منہ پہ آنا	مقابلہ کرنا۔ گستاخی کرنا	؎ میرے نالے نے سنائی ہے کھری کس کس کو منہ فرشتوں پہ یہ گستاخ یہ آزاد آیا	گ
منہ سیا جانا	منہ بند کیا جانا۔ بات نہ کرنے دینا۔	؎ رہرواں معرفت کا واں سیا جاتا ہے منہ جادۂ راہ حقیقت تار سوزن بن گیا	گ
منہ چھپانا	شرم کرنا۔	؎ جب خواب میں آتے ہو منہ مجھ سے چھپاتے ہو مشتاق سے شرم ایسی عاشق سے حجاب ایسا	گ
منہ چڑھانا	نقل کرنا	؎ بگڑی ہوئی بھی تیغ حقیقت کے زخم زخم ہنس کے منہ چڑھاتے ہیں عشق مجاز کا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
منہ بنا لینا	منہ بگاڑنا۔ بدمزگی ظاہر کرنا	سہ جب وہ سنتے ہیں بنا لیتے ہیں منہ مل گیا کیا زہر میرے نام میں	گ
منہ آنا	سر ہونا۔ مقابلہ کرنا گستاخ ہونا۔	سہ کس نے جرم کیا مل گئی سزا مجھ کو کس سے شکوہ ہوا مجھ پہ منہ ضرور آیا	آ
منہ پر کہنا	روبرو کہنا۔ سامنے کہنا	سہ غیر کا حال چھپانے سے کہیں چھپتا ہے گو کسی وجہ سے میں آپ کے منہ پر نہ کہوں	آ
منہ سے نکالنا	کچھ بات کہنا۔ بولنا	سہ ابھی کچھ منہ سے نکالا تو تم ہی جانو گے داغ پھر مجھ کو نہ کہنا جو برا بھلا نہ کہوں	آ
منہ سے دودھ کی بو آنا۔	بے شعوری کا زمانہ۔ بچپنے کی عمر ظاہر ہونا۔	سہ تلخی موت کو فرہاد کی وہ کیا جانے منہ سے شیریں کے ابھی دودھ کی بو آتی ہے	گ
منہ دکھانا	سامنے ہونا۔ روبرو ہونا	سہ ہو چکی ہے داغ تہمت میں بڑی بدنامی پھر منہ دکھلانے کے قابل ہے کہاں بندہ کہیں	آ
منہ دیکھے کی!	ظاہر داری کی	سہ آئینہ ہی اب بنے تھا آپ کے آگے کہہ سکتے ہیں منہ دیکھے کی الفت نہیں جاتی	آ
منہ کھلوانا	زبان کھلوانا۔ بولنے کا موقع دینا۔ کہنے کی جرأت دینا	سہ مجھے آتا ہے تم پر رحم میرا منہ نہ کھلواؤ کلیجہ تھام لو گے وہ دعا جو دل سے نکلے گی	آ
منہ بنوانا	کسی لائق ہونا۔	سہ حق پتھر ہے اگر اس سے سوا دل اپنا منہ تو بنوائے ذرا خنجر قاتل اپنا	م
منہ ہونا (۲)	کسی کا لحاظ ہونا۔ کسی کی خاطر ہونا۔	سہ ہیں جو خاموش ہوں یہ صورت کہا منہ ہے ورنہ ہر بات ہو اک تیر شکایت کیسی	م
منانا	راضی کرنا۔ ملاپ کرنا	سہ روٹھے کو مناتے ہیں وہ پیار سے کہکر تیری تو یہ عادت ہے ناحق کا گلا کرنا	ی
منہ پر لکھا ہونا	ظاہر ہونا۔ صورت سے پایا جانا۔	سہ کیوں ہو رہے بیتاب دہن کچھ بھی اس کی لکھا ہوا عاشق مرے منہ پر تو نہیں ہے	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
منہ سے پھوٹنا	بولنا۔ کہنا	کیوں تجھے چپ لگی ہے اے قاصد منہ سے تو پھوٹ کچھ کہا بھی ہے	م
منڈھا چھانا	شادی رچنا۔ برات کے جلسہ کی آرائش کی جگہ۔ کسی کام کا آغاز	خوب شادی کا یہ منڈھا چھایا نور کا جس کو آسماں کہیئے	م
منہ چھوٹا بات بڑی ہونا۔	نامناسب ہونا۔ اپنے منصب سے زیادہ بات کرنا۔	گل نے بلبل سے کہا نغمۂ شادی سن کر منہ ہے چھوٹا سا تری بات بڑی چھوٹے کی	م
منہ بگاڑنا	تلخ چیز سے منہ بدمزہ ہونا۔ ناگوار ہونے کی وجہ سے منہ بنانا	دُردِ مے سے منہ بگاڑا تو نے اے زاہد میکدہ جنت نہیں جو بادۂ اطہر ملے	گ
منہ زبانی	روبرو کہنا۔ زبان سے کہنا	نامہ بر نے طے کئے سارے پیام منہ زبانی کا مزا جاتا رہا	آ
منہ ہی منہ میں سنانا	چپکے چپکے گالیاں کوسنے دینا	عدو کے شکوے پہ پر انفعال ہی ہے نیا وہ منہ ہی منہ میں سناتے ہیں سر جھکا کے مجھے	م
منہ ہی منہ میں کہنا		دشنام یا دعا تھی یہ شکایت کہ شکر تھا وہ منہ ہی منہ میں چلتے ہوئے کچھ تو کہہ گیا	م
منہ میں پانی بھر آنا	جی للچانا۔ جی چاہنا	زاہد خشک کے منہ میں بھی بھر آئے پانی دست ساقی میں بھرا دیکھے اگر جام نبید	م
منہ چڑھنا	مقابلہ کرنا۔	منہ چڑھے کون تری تیغ کے یہ کوہ شگاف سرشکن صف شکن آہن شکن البرز شکن	م
منہ پہ قفل لگانا	منہ بند کر دینا۔ کچھ کہنے سے منع کر دینا۔	بدگمانی مجھے گھبرائے نہ دیتی اتنا منہ پر قاصد کے اگر قفل لگایا جاتا	م
منہ پر کہنا	روبرو سنانا	مجھ کو جو سننا تھا میں نے سن لیا اس کو جو کہنا تھا منہ پر کہہ گیا	ی
منہ پھر جانا	رخ بدل جانا۔ مغلوب ہو جانا	باد صرصر نے بچایا آشیان عندلیب ایک جھونکے میں اُدھر منہ پھر گیا صیاد کا	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
منہ نہ ہونا	قدرت ہونا۔ لیاقت ہونا۔ صلاحیت نہ ہونا۔	؎ خود مصور لوٹ جائے شوخ صورت ہے وہی اس کی شوخی کھینچ لے یہ منہ نہیں بہزاد کا	ی
منہ سے نکلی پرائی ہونا	بات منہ سے نکلتے ہی پھیل جانا مشہور ہونا۔	؎ کھل گئی بات جب اُن کی تو وہ یہ پوچھتے ہیں منہ سے نکلی ہوئی ہوتی ہے پرائی کیونکر	ی
منہ سے پھول جھڑنا	ہنس ہنس کر باتیں کرنا خوشگوار لطیف باتیں کرنا۔	؎ جھڑتے ہیں پھول منہ سے تری بات بات میں ان کو سخن کے پھول کہوں یا چمن کے پھول	ی
منہ سے نہیں نکلنا	انکار کر دینا۔ اسی طرح منہ سے ہاں نکلنا اقرار سے مراد ہوتا ہے	؎ منہ سے جس بات پہ نہیں نکلی دل سے پھر عمر بھر نہیں نکلی	ف
منہ دکھانا	سامنے ہونا۔ چار آنکھیں کرنا	؎ جلوہ دکھا رہا ہے وہ آئینۂ جمال آتی ہے ہم کو شرم کہ کیا منہ دکھائیں ہم	ی
منہ کی کھانا	زک اٹھانا۔ نیچا دیکھنا	؎ سنبل پیچاں کو کر دیتی ہے سیدھا تیری زلف منہ کی کھاتا ہے ترے رخ سے مقرر آئینہ	ی
من کے بیٹھنا	ملاپ کر کے بیٹھنا۔ راضی ہو کر بیٹھنا۔	؎ یہ گستاخی یہ چھیڑ اچھی نہیں ہے اے دل ناداں ابھی پھر روٹھ جائیں گے ابھی وہ من کے بیٹھے ہیں	آ
منہ اپنا سا لے کر حیران ہونا۔	قائل ہو کر حیرت میں رہ جانا	؎ جب ہوا محفل میں اس کا روئے انور آئینہ ہو گیا حیران منہ اپنا سا لے کر آئینہ	ی
من مانی گھر جانی ہونا	جب چاہے گھر چلا جانا۔ جو چاہو سو کرنا۔ اپنے حسب مرضی کام کرنا	؎ آتے ہی کہتے ہو اب گھر جائیں گے اچھی کہی یہ مثل پوری یہاں من مانی گھر جانی ہوئی	ی
منت لینا	احسان لینا	؎ بخشوانے کو جرم ان کی بلا منت داد خواہ لیتی ہے	ض ی
منت مان لینا	نذر ماننا۔ مراد ماننا	؎ نیند آ گئی نہ تم کو پہلوئے دشمن میں بھی مان لو منت ہمارے دیدۂ بیدار کی	ی
منہ اٹھائے جانا	بغیر کہے سیدھا چلا جانا	؎ در صنم سے گیا منہ اٹھائے کعبے کو اُڑا کے لے گئی وحشت مجھے کہاں سے کہاں	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
منہ پھوڑ کے مانگنا	بے حد شوق کے اثر سے جرأت کر کے مانگ بیٹھنا۔ کھینچ تان کر	؎ جس پہ قربان ہو بلبل وہ سخن کس کا ہے غنچہ منہ پھوڑ کے مانگے وہ دہن کس کا ہے	ی
من للچانا	دل کو ترسانا۔ رغبت رکھنا۔	؎ اے داغ بے وفا نہ کریں گے وفا کبھی نادان ان کو دیکھ کے للچا نہ من عبث	ض، ی
منتیں کرنا	التجا کے ساتھ اصرار کرنا۔ خوشامد کرنا۔	؎ اس نے مانی نہ کوئی میری بات منتیں کر کے بات بھی کھوئی	ی
منہ مانگی مراد پانا	خواہش کے مطابق مل جانا	؎ داغ کل تک تو دعا آپ کی مقبول نہ تھی آج منہ مانگی مراد آپ نے پائی کیونکر	ی
منہ کو لگنا	خوشگوار معلوم ہونا۔ مزا محسوس نہ ہونا۔	؎ اس قدر روزے کی گرمی ہے مجھے منہ کو لگتا نہیں ٹھنڈا پانی	ی
منہ کو لگنا	چاٹ لگنا۔ چسکا پڑنا۔	؎ لیتا ہوں بوسہ ہائے خطِ سبز کے مزے ہے زہر ان دنوں مرے منہ کو لگا ہوا	گ
منہ اٹھائے آنا	بلا سوچے سمجھے آنا۔ بلا تکلف آنا۔	؎ بے بلائے جو آئے کیا آئے منہ اٹھائے جو آئے کیا آئے	ف
منہ بنانا	غم زدہ صورت بنانا۔ غم و غصہ کا اظہار چہرہ سے کرنا۔ آزردہ ہونا	؎ اشک آنکھوں میں ڈبڈبائے ہوئے پاس بیٹھے تو منہ بنائے ہوئے	ف
منہ میں پھرنا	زبان پہ آ کے رہ جانا۔ چہرہ سے ظاہر ہو جانا	؎ گو چپ ہے پر یہ جنبشِ لب کہہ رہی ہے صاف قاصد کے منہ میں پھرتی ہے شوخی جواب کی	گ
منزل کھوٹی کرنا	راستے میں رہ جانا۔ منزل پر نہ پہنچ سکنا	؎ داغ اس ضعف نے کی اپنی تو منزل کھوٹی ہم رہے جاتے ہیں سب یار چلے جاتے ہیں	گ
منہ پھر جانا	رخ بدل جانا۔ برداشت نہ ہونا۔ ہار رہنا۔ دانت کھٹے ہو جانا	؎ سخت جاں پر شرم سے منہ پھر گیا تلوار کا پسینہ ہے کہ پانی ہے تری تلوار کا	ض، ی
منہ لگنا	سر چڑھنا	؎ منہ لگتے ہی اللہ رے غیروں کا تکبر شیطان نے کیا پھونک دیا کان میں سب کے	ض، ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
منہ چوم لینا	بوسہ لینا۔ پیار کرنا	؎ کیا محبت زخمِ دل کو ہے کہ ہر اک وار پر پیار سے منہ چوم لیتا ہے تری تلوار کا	ض ی
منہ پر پانی پھرنا	رونق آنا	؎ خیمۂ شاہ میں گمنام تھا پانی ایسا نہ پھرا عابدِ بیمار کے منہ پر پانی	ی
منہ پر صاف کہنا	لگی لپٹی نہ رکھنا۔ بے کم و کاست کہہ دینا	؎ صاف کہتا ہوں ترے منہ پہ کہ تو ہے عیار بات کھوٹی نہیں آتی ہے کھری آتی ہے	ض ی
مول چکنا	قیمت ادا ہونا۔ طے ہونا	؎ یہاں یہ غم کہ چکا دل کا مول اک بوسہ وہاں یہ فکر کہ قیمت بہت گراں ٹھہری	گ
موجیں کرنا	ہنسی کے مارے لبوں پر جنبش ہو کر رہ جانا۔	؎ ہے مرے قتل سے قاتل کی خوشی کو بھی خوشی موجیں کرتے ہوئے ہونٹوں پہ ہنسی پھرتی ہے	گ
موم کر دینا	ملایم کر دینا۔ نرم کر دینا	؎ وہ آج ناز سے لائے تھے خنجرِ فولاد اُسے بھی موم مری سختی گلو نے کیا	گ
موسلا دھار برسنا	تابڑ توڑ پانی پڑنا۔ زور سے مینہ برسنا۔	؎ ہمت اے دیدۂ تر قطرہ فشانی کب تک موسلا دھار نہ برسے تو وہ برسات ہی کیا	م
مورچہ بندھنا	کمین گاہ بنانا۔ لڑائی ہونا	؎ نگہ دل سے لڑے مژگاں جگر سے بندھا ہے مورچہ کیا گھر کے گھر سے	م
موتی پرونا	کوئی کام عمدگی سے کرنا۔ عمدہ طریق سے گفتگو کرنا	؎ کی گفتگوئے یار بڑی آب و تاب سے قاصد تو بات بات میں موتی پرو گیا	ی
مول ٹھہرنا	قیمت قرار پانا	؎ ان جلوہ فروشوں سے تو سودا نہیں بنتا جب مول نہ ٹھہرے کوئی کیا لے کوئی کیا دے	ی
موتی بیندھنا	موتی میں سوراخ کرنا	؎ مسلسل اشک ہیں پلکوں پہ دیکھو یہ موتی سوزنِ مژگاں نے بیندھے	ی
موقوف ہونا	برخاست کر دیا جانا۔ الگ کر دیا جانا۔	؎ جس کی موقوفی ہوئی ہوتا نہیں پھر وہ بحال عشق کی سرکار میں قانون جاری ہے یہی	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
مول تول	قیمت اور وزن	؎ دل مفت نذر کرتے ہیں قیمت نہ پوچھئے اس کا نہ بھاؤ تاؤ نہ کچھ مول تول ہے	ی
مہکا ہوا ہونا	خوشبو سے بسا ہوا ہونا	؎ مہکا ہوا ہے میکدہ اے مے کشو نوید پیر مغاں نے کھول دی بھٹی شراب کی	ی
مہک ہونا	لپٹ ہونا، ہلکی سی خوشبو ہونا۔ خوشبو بسی ہونا۔	؎ جس نے سونگھی ہے وہ خوشبو کوئی اس سے پوچھے باسی ہاروں کے جو پھولوں میں مہک ہوتی ہے	م
مورچہ بند ہونا	محصور ہونا۔ کمین میں بیٹھنا۔ مخالف ہونا۔	؎ باز آئے ہم ایسے آنے سے کہ بند ہیں مورچے زمانے سے	ف
مہار	اونٹ کی نکیل	؎ وادیٔ لیلیٰ دست عابد میں تو ہوان کی مہار اور اونٹوں پر چلیں کچھ ساربان بیٹھے ہوئے	گ
میدان ہاتھ سے جانا	ہار ہونا۔ شکست کھانا	؎ محشر میں داد خواہ جو اے دل نہ تو ہوا تو جان لے یہ ہاتھ سے میدان پھر گیا	گ
میدان صاف کر دینا	سب کو ختم کر دینا۔ ہجوم کو ہٹا دینا۔	؎ چھٹ گئی سب بھیڑ مشتاقوں کی آج کر دیا سفاک نے میدان صاف	گ
میدان ہاتھ رہنا	جیتنا۔ کامیاب رہنا	؎ جنوں میں دیکھئے میدان کس کے ہاتھ رہے پڑی ہے آبلوں میں پھوٹ اور ایکا	گ
میدان میں آنا	مقابلہ پر آنا۔ ظاہر ہونا	؎ آؤ میدان میں گر غیر کی الفت ہے تمہیں چھپ کے کیوں سیکھتے ہو طرز محبت میری	گ
میٹھی چھریاں چلنا	مزید از خلش۔ ظاہرا اچھی معلوم ہونا اور اثر برا ہونا۔	؎ ہے کلام لطف میں بھی اک طرح کی نوک جھوک میٹھی چھریاں چلتی ہیں شیرینی تقریر سے	گ
میرا ہی کلیجا ہے!	میں ہی برداشت کر سکتا ہوں	؎ سن سن کے ترے عشق میں اغیار کے طعنے میرا ہی کلیجا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا	گ
میری شرم اس کے ہاتھ ہونا	وہ بات رکھے۔ کامیاب کر دے۔ لاج رکھ لے۔	؎ داغ ہے روز قیامت مری شرم اس کے ہاتھ میں گنہگار ہوں سے جو محبوب خدا خوب ہوا	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
مِیلا لگنا	ہجوم ہونا	؎ مرے قتل کے روز میلا لگیگا یہ جلسہ وہ ایک دھوم دھامی کرینگے	م
میدان صاف ہونا	بھیڑ چھٹ جانا ہجوم منتشر ہو جانا ۔	؎ عرصۂ حشر میں وہ آ پہونچے صاف میدان ہوا جاتا ہے	م
میدان ہاتھ آنا	کامیابی ہونا	؎ دشت الفت نہیں بازی گہ طفلاں اے دل ہاتھ آتا ہے یہ میدان بڑی مشکل سے	ی
میدان صاف ہو جانا	کوئی باقی نہ رہنا	؎ واعظ کی بزم وعظ میں کیا بھیڑ بھاڑ تھی اتنے میں رند آتے تو میدان صاف تھا	ی
مے اُڑنا	شراب پی جانا	؎ اِدھر اڑتی ہے مے گھلتی ہے افیون بھنگ گھٹتی ہے اُدھر پینے کی شرطیں ہو رہی ہیں نشہ بازوں میں	ی
میدان کر دینا	صاف کر دینا ۔ کچھ باقی نہ رہنا	؎ تیغ نگاہ یار نے میدان کر دیا پل مارنے میں مار لیا ہے ہزار کو	ی
مینہ کی بوچھار	ہوا کے زور سے بارش کے تیزی سے گرنے والے چھینٹے ۔	؎ ٹھیرو، دم لو، چاہئے اسوقت میں کچھ آڑ بھی تیز چلتی ہے ہوا بھی مینہ کی ہے بوچھار بھی	ی
میوہ پل جانا	گلنا ۔ داغ پڑنا ۔ خراب ہونا	؎ نہ رہی اب ثمر عشق میں وہ کیفیت بے مزہ ہوتا ہے وہ میوہ جو پل جاتا ہے	ی
میدان خالی ہو جانا	سارا مجمع فرد ہو جانا ۔ سب کا چلا جانا ۔ کوئی موجود نہ رہنا	؎ ہمیں کیا غم قیامت میں جو پرسش ہونیوالی ہے کہ جب وہ فتنہ گر آیا تو پھر میدان خالی ہے	ی
میٹھی چھری	ظاہر میں خوشنما اور اصل میں مضرت رساں ۔	؎ سینکڑوں بات بات میں گھاتیں میٹھی چھریاں وہ رس بھری باتیں	ف
میرا ہاتھ تمہارا گریبان	فریاد کرنا ۔ بدلہ لینا ۔ مطالبہ کرنا	؎ خیر بہتر ہے رہے حشر پہ جھگڑا موقوف ہاتھ میرا تو گریبان تمہارا ہوگا	ض ی
میل کھانا	رغبت رکھنا ۔ مائل ہونا	؎ گو طبیعت تو گدگدائی تھی پر کسی سے نہ میل کھائی تھی	ف

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
میدان میں نہ ٹھیرنا	استقلال نہ ہونا۔ پاؤں نہ جمنا	میدانِ امتحاں میں نہ ٹھیرا ذرا کوئی گو کرکے حوصلہ بہت اہل ہوس گئے	ض ی
میرا ہاتھ تمہارا گریبان	انصاف طلبی اور داد خواہی کا ایک طریقہ۔	خیر بہتر ہے رہے حشر پہ جھگڑا موقوف ہاتھ میرا تو گریبان تمہارا ہو گا	ض ی
نام نکلنا	مشہور ہونا۔	ہم تو بے نام و نشاں آپ کی الفت میں ہوئے آپ کا نام نکلنا تھا ستم گر نکلا	گ
نام لے کے رونا	یاد کرکر کے رونا	کیا قتل حسرتیں ہوئیں دل میں کہ بیکسی لے لے کے نام روتی ہے اک اک شہید کا	گ
نام بکنا	اعتبار ہونا۔ بھروسہ ہونا ساکھ ہونا۔	اہل الفت کے لئے چاہئے شہرت اے دل نام بکتا ہے محبت کے خریداروں کا	گ
نام نکالنا	شہرت دینا، مشہور کرنا	اس پردے نے تمہارا نام اور بھی نکالا یہ بھی کوئی حیا ہے جو نام ہو حیا کا	گ
نالہ کھینچنا	آہ و فریاد کرنا	نالہ کھینچنگے اگر تاثیر الٹی ہو تو ہو راست ہے تدبیر گو تقدیر الٹی ہو تو ہو	گ
نام زندہ کرنا	وہی اوصاف ظاہر کرنا جو کسی شخص میں ہوں۔	زندہ عیسیٰ کا نام کرنا تھا اس طرف بھی خرام کرنا تھا	گ
ناک میں دم ہونا	تنگ ہونا۔ پریشان ہونا	کوئی سمجھ کی بات کریں تو جواب دیں دم ناک میں ہے ناصح جاہل کے ہاتھ سے	گ
ناحق نام بدنام ہونا	بلا وجہ رسوا ہونا۔	عشق اس رعنا جواں کا داغ کرتا ہے ستم نام ہے بدنام ناحق آسمانِ پیر کا	گ
ناحق کا	بلا وجہ	روٹھے کو مناتے ہیں وہ پیار سے یہ کہکر تیری تو یہ عادت ہے ناحق کا گلا کرنا	ی
نام رکھنا	طعنہ دینا۔ بُرا کہنا	نام رکھتے ہیں مسیحا کو وہ یہ کہہ کہہ کر لب میں اعجاز ہوا آنکھ میں جادو نہ ہوا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
نام پیدا کرنا	شہرت حاصل کرنا	؎ آسماں تو آسماں ہی رہ گیا نام تو نے فتنہ گر پیدا کیا	آ
نام پانا	شہرت حاصل کرنا	؎ گو جان گئی عشق میں پر نام تو پایا کہنے میں بھی کیا محنتِ فرہاد نہ آئے	آ
ناز اٹھانا	ہر بات مان لینا۔ کسی بات سے انکار نہ کرنا۔	؎ انساں کی مجال یہ طاقت بشر کی ہے تم جانتے ہو جیسے اٹھاتے ہیں ناز ہم	آ
نامی ہونا	مشہور ہونا	؎ چڑھا دے نیزے پہ سر میرا کاٹ کر قاتل کہ ہیں شہید بھی نامی ہو سر بلندوں میں	آ
نام خدا	اللہ اللہ کر کے	؎ کچھ وہ سرگرم سخن نام خدا ہونے لگے اب خدا چاہے تو مطلب بھی ادا ہوئینگے	آ
نام اچھالنا	مشہور کرنا۔ تشہیر کرنا اچھی یا بری شہرت حاصل کرنا	؎ پارسا کوئی اگر تاکنے والا ہوتا دخترِ رز نے بڑا نام اچھالا ہوتا	م
نام ہو جانا (۱)	مشہور ہو جانا۔ نام پڑ جانا	؎ جائیں جو لے کے داغ جنوں وحشیانِ عشق ہو جائے نام گلشنِ فردوس راغ داغ	گ
نام ہو جانا (۲)	تہمت لگنا۔ الزام آنا	؎ میں ہر طرح سے موردِ الزام ہو گیا تقصیر کی کسی نے میرا نام ہو گیا	م
نام کو باقی نہ رہنا	ذرا بھی باقی نہ رہنا۔ بالکل نہ رہنا۔	؎ مزا جب تھا نہ رہتا نام کو بھی اس میں دم باقی یہاں تک پیاس تیرے خنجرِ بے آب کو ہوتی	م
نام لینا	الزام دینا۔ منسوب کرنا	؎ شکوہ مہر و وفا کس نے کہا کس سے سنا پھر وہی آپ مرا نام لئے جاتے ہیں	م
نازک مزاجی اٹھانا	تنک مزاجی برداشت کرنا۔ ذرا ذراسی بات پر ناراضگی سہنا	؎ کہاں تک اٹھائیں یہ نازک مزاجی کسی اور کی اب غلامی کریں گے	م
نامۂ اعمال دھونا	اپنے کئے کو مٹانا	؎ ابرِ رحمت ہے اُدھر دیدۂ پرنم ہے ادھر مشکل اس نامۂ اعمال کا دھونا کیا ہے	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ناخن ٹوٹ کے گرنا	ناخن بیکار ہو جانا۔ عقدہ کشائی نہ ہو سکنا۔	؎ واے تقدیر گرے ٹوٹ کے ناخن اپنے رہ گئی تھی گرہ بند قبا تھوڑی سی	م
نام بنام گنے جانا	الگ الگ شمار کئے جانا۔	؎ گئے ہیں داغ وہاں چھپکے دیکھتے کیا ہو گنے گئے ہیں جہاں خاص وعام نام بنام	م
نام دینا	تعریف کرنا۔ نیک نام کرنا	؎ آبروعاشق بدنام کی کب رہتی ہے نام رکھتے ہیں مجھے نام کے دینے والے	م
نام روشن کرنا	نام چمکانا۔ شہرت حاصل کرنا	؎ دھوم ہے جابجا زمانے میں نام روشن کیا زمانے میں	ف
ناخنوں میں پڑا ہونا	بے وقعت ہونا۔ ناچیز ہونا	؎ ابروئے یار کیوں نہ کھنچے اس مثال سے اُس کے تو ناخنوں میں پڑے ہیں ہلال سے	م
نام کر جانا	شہرت حاصل کرنا	؎ برچھیاں کھا کر ادا وناز کی سینکڑوں میں نام کر جاتا ہے دل	ی
نام پر مرنا	نام پر جان دینا۔ انتہائی عشق ہونا۔ بے حد محبت کرنا۔	؎ وہ نشاں میرا مٹائے یا نصیب آج جس کے نام پر مرتا ہوں میں	ی
نام بدنام ہونا	بری شہرت ہونا	؎ نہ مٹا تو کسی عاشق کا نشاں نام بدنام ہوا جاتا ہے	ی
نام ہو جانا (۳۴)	شہرت ہو جانا	؎ باعث شہرت ہمارا عشق ہے نام دنیا میں تمہارا ہو گیا	ض ی
نام لیوا ہونا	معتقد ارادت مند ہونا۔ ماننے والا ہونا۔	؎ اورا ے قاتل زمانے میں کہاں تیرا جواب ترک گردوں نام لیوا ہے تری تلوار کا	ض ی
نام نہ لینا	ذکر نہ کرنا	؎ میرے کہنے کی داد دوگے تم نام اُن کا کبھی نہ لوگے تم	ف
نبیڑ لینا	جواب دینا۔ طے کرنا	؎ یاں تو نباہے جاتے ہیں عشق بتاں کے ساتھ زاہد نبیڑ لینگے وہاں کی وہاں کے ساتھ	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
نبھنا	آپس میں تعلقات اچھے رہنا	ہاتھ سے دامن ہمارا چھوڑ دیجے پاؤں پوجے نبھ چکی بس آپ سے	ی
نبضیں چھوٹنا	موت کی علامت ہے	نبضیں چھوٹی ہوئی غریبوں کی پیش چلتی نہیں طبیبوں کی	ف
نچلا رہنا	چین سے بیٹھنا۔ سکون سے رہنا	نہیں رہتا ہے نچلا دستِ وحشت گریباں پھاڑتا ہوں فصلِ گل میں	ی
نچوڑ لینا	دبا کر یا کھینچ کر رس نکال دینا لاغر کر دینا۔	تپ دوری نچوڑتی ہے مجھے دم بدم روح چھوڑتی ہے مجھے	ف
نچھاور کرنا	نثار کرنا۔	آج جشنِ عید ہے اس طرح دستار پر آسماں کر دے نچھاور آفتاب و ماہتاب	ی
نحوست چھانا	برا اثر ہونا۔ خوش حالی باقی نہ رہنا	چھٹ گئی بدلی فلک پر اڑ گئی بادِ بہار توبہ کرتے ہی ہمارے یہ نحوست چھا گئی	ی
ندی چڑھنا۔ ندی اترنا۔	طغیانی ہونا۔ پانی زیادہ ہونا۔ طغیانی فرو ہو جانا۔ پانی کم ہو جانا	طبیعت کوئی دن میں بھر جائے گی چڑھی ہے یہ ندی اتر جائے گی	گ
نشانہ اڑانا	ارادے کے مطابق اسی جگہ گولی یا تیر کا لگنا	ناوک ابھی ہے شست میں صیاد کی مگر اٹھتی ہیں انگلیاں وہ نشانہ اڑا دیا	آ
نزلہ گرنا	غصہ اتارنا	بزم سے گلدستہ سب اٹھوا دیئے داغ کا نزلہ گل تر پہ گرا	گ
نشان	پھریرا۔ جھنڈا۔ عزت اور ملک گیری کی علامت ہے۔	نصیب دار ہوتی ہے نشان کے بدلے ملا نہ گور گڑھا بھی مکان کے بدلے	گ
نشہ ہرن ہونا	نشہ اتر جانا	چوکڑی بھولے جو اس دشت کی سونگھے خوشبو کہ یہاں آہوئے تاتار کا ہو نشہ ہرن	م
نشہ میں چور ہونا	سرشار ہونا۔ مدہوش ہونا	پلائی مجھے ذکرِ واعظ نے الہی کہیں بزم سے نشہ میں چور نکلا	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
نشتر سے چھیڑ دینا	ذرا چھو کر مواد نکال دینا	؎ چھیڑ دو نشتر مژگاں سے اسے کھولتا دل کا ہے پکا پھوڑا	ی
نصیب لڑنا	قسمت جاگنا ۔ کامیابی ہو جانا	؎ اے مصور کاش لڑ جاتے نصیب ہم جبیں پر یہ خطِ تقدیر کھینچ	گ
نصیبوں کو کوسنا	انتہائی مایوسی میں تقدیر کو بُرا کہنا۔	؎ کوستا ہوں جو نصیبوں کو تو کہتا ہے وہ شوخ پھر محبت نہ کرے گا اگر انساں ہوگا	گ
نصیب کھل جانا	قسمت لڑ جانا ۔ تقدیر موافق ہونا ۔ نعمت مل جانا۔	؎ مکیں سے مکاں کی زیب ہے گو قید خانہ ہو نصیبا کھل گیا تھا حضرت یوسف سے زنداں کا	گ
نصیب پلٹنا	تقدیر بلند ہو جانا ۔ گردش کے دن نکل جانا۔	؎ نہ مزاج یار بدلا نہ مرا نصیب پلٹا نہیں اے فلک ہمیشہ تجھے انقلاب ہرگز	گ
نصیب ہونا	ملنا ۔ حاصل ہونا	؎ درد بھی سینہ سے اٹھ کر نہ بغل تک پہونچا شب فرقت میں نصیب اس کو بھی پہلو نہ ہوا	گ
نصیبوں کو رونا	قسمت کو رونا ۔ بُری تقدیر کا ماتم کرنا۔	؎ محفل سے تیری خوش نہ گیا آکے جو گیا ہر نامراد اپنے نصیبوں کو رو گیا	ی
نصیب چمکانا	بگڑی ہوئی قسمت کو بنانا	؎ لگا کے ماتھے پہ چمکا ئینگے نصیب اپنا چنیں گے ذرے بہت خاک کوئے یار ہم	ی
نصیبے کا سکندر ہونا	بلند اقبال ہونا ۔ سکندر کی طرح خوش نصیب ہونا	؎ حسن کی دولت سے تری ہے تونگر آئینہ ہوگیا اپنے نصیبے کا سکندر آئینہ	ی
نصیبے کے سکندر ہونا	بہت بلند نصیب ہونا ۔ بہت اچھی تقدیر ہونا ۔ سکندر جیسی اچھی قسمت ہونا	؎ ملتے جلتے ہیں ترے آئینۂ رخسار سے ہیں نصیبے کے سکندر آفتاب و ماہتاب	ی
نصیب سے کھانا	قسمت کا کھانا ۔ دوسرے کی محنت سے فائدہ اٹھانا۔	؎ کسی کی سعی سے ملتا ہے پھل کسی کو کبھی کوئی نصیب سے کھاتا ہے کوئی بوتا ہے	ی
نصیب پھوٹنا	بدقسمت ہو جانا ۔ نصیبہ بگڑ جانا	؎ فرہاد پیر زن کے فریبوں میں آگیا سر پھوڑنے کے ساتھ ہی پھوٹا ہے کیا نصیب	ش ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
نصیب کی قسم کھانا	خوش قسمتی کی قسم کھانا	؎ تیرے ہی نصیب کی قسم کھاتے پیدا ہو اگر زبانِ اقبال	م
نصیب کھلنا	تقدیر چمک اٹھنا۔ قسمت جاگ جانا۔ بھلے دن آجانا۔	؎ بوتل کھلی ہوئی ہے جو قاضی کے سامنے ہم جانتے ہیں دخترِ رز کا کھلا نصیب	ض ی
نصیبوں کی گرہ کھلنا	اور آجا گر ہو جانا	؎ یہ جشن وہ ہے کہ کہتی ہے ساری خلق اللہ کھلے نصیبوں کی یارب ذوالجلال گرہ	م
نصیب سونا	قسمت کی یاوری نہ کرنا۔ طالع نحس کے زیر اثر ہونا۔	؎ نالے کئے ہزار نہ جاگا کسی طرح ایسا شبِ فراق میں سوتا رہا نصیب	ض ی
نظر ٹھیرنا	نگاہ رکنا	؎ شوخی سے ٹھہرتی نہیں قاتل کی نظر آج یہ برق بھلا دیکھئے گرتی ہے کدھر آج	گ
نظر سے نکلنا	نگاہ سے گزرنا۔ دیکھا ہوا ہونا	؎ عالم میں ایک تو نظر آیا نظر فریب عالم تمام اپنی نظر سے نکل گیا	گ
نظر سے گرنا	بے وقعت ہو جانا۔ نگاہ سے اترنا۔	؎ آسماں گر گیا نظر سے مری عرش پر جب ترا دماغ ہوا	گ
نظر میں سمانا	دل میں بس جانا۔ اچھا معلوم ہونا۔	؎ نظر میں ہے تیری کبریائی سما گئی تیری خود نمائی اگرچہ دیکھی بہت خدائی مگر نہ تیرا جواب دیکھا	گ
نظر میں ہونا	ایضاً	؎ ایضاً	گ
نظر میں چبھنا	پسند آنا۔ اچھا معلوم ہونا	؎ وہ چشم آبلہ بھی دید کے قابل ہے اے وحشت نظر میں جس کی پہلے چبھ گیا کانٹا بیاباں کا	گ
نظر پڑنا	انتخاب کرنا۔ دیکھنا۔ عاشق ہونا	؎ مانا کہ لطفِ عشق میں ہے ہم مگر کہاں کیا سوجھتا نہیں کہ پڑی ہے نظر کہاں	گ
نظر پھرنا	مخالف ہونا۔ ناراض ہونا	؎ پھرا ہوا جو کسی کی نظر کو دیکھتے ہیں لگا کے تیر ہم اپنی نظر کو دیکھتے ہیں	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
نظر میں رکھنا	خیال میں رکھنا۔ محبت کرنا	؎ کس کو رکھوں نظر میں میں اپنی کوئی اتنا نظر نہیں آتا	گ
نظر چرانا	نگاہ بچانا۔ رُخ نہ کرنا۔ آنکھ سامنے نہ کرنا۔	؎ نظر چرا کے وہ یوں ہر بشر کو دیکھتے ہیں کسی کو یہ نہیں ثابت کدھر کو دیکھتے ہیں	گ
نظروں نظروں میں کھانا۔	للچاتی ہوئی نگاہ سے دیکھنا	؎ دل وہ نعمت ہے تجھ سا شیریں لب نظروں نظروں میں کھائے جاتا ہے	گ
نظر کو دیکھنا	رخ دیکھنا۔ منشا معلوم کرنا	؎ کسی سے کچھ نہیں مطلب کہ دیکھنے والے تمہاری آنکھ تمہاری نظر کو دیکھتے ہیں	گ
نظر میں رہنا	نگاہ کے سامنے ہونا۔	؎ اک زمانہ مری نظر میں رہا اک زمانہ نظر نہیں آتا	گ
نظر میں کھبنا	نگاہ پر چڑھ جانا اثر کر جانا۔ نظر میں سما جانا۔	؎ جو تجھ میں ہے وہ روپ کہاں ہے گل تر میں جوبن بھی وہ جوبن ہے کہ سب کھبتے نظر میں	ی
نظر لگانا۔ نظر لگنا	بدنظر۔ للچاتی ہوئی نگاہ کا بُرا اثر ہونا۔	؎ رکھا جو تشنہ لب مجھے ساقی نے سیر نے جس پر نظر لگی وہی پیمانہ چور تھا	گ
نظر لڑنا	کام کرتی رہنا	؎ بسمل ہی کیا اس کو جسے خواب میں دیکھا سوتے میں بھی لڑتی رہی قاتل کی نظر آج	گ
نظر میں صاف پھر جانا	اصلی نقشہ سامنے آجانا	؎ گریہ نے ایکدم میں بنا دی وہ گھر کی شکل میری نظر میں صاف بیابان پھر گیا	گ
نظر تاڑ جانا	نگاہ کو جان لینا۔ پہچان جانا	؎ حشر کو اس نے چن لئے داغ گناہ بکار عشق تاڑ گئی ہزار میں اس کی نظر الگ الگ	گ
نظر بد سے بچانا	بری نگاہ سے محفوظ رکھنا	؎ اللہ انھیں تو نظر بد سے بچانا بن ٹھن کے وہ بیٹھے ہیں مرا اہل عزا میں	آ
نظر ہو جانا	نظر لگنا۔ نظر کا بُرا اثر ہونا۔ اثر کم ہونا۔	؎ نگہ غیر پہ بے اثر ہو گئی تمہاری نظر کو نظر ہو گئی	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
نظر بھر کے دیکھنا	نگاہ جما کے دیکھنا۔ اچھی طرح دیکھ لینا	؎ کیا جان کسی کی ہے نظر بھر کے جو دیکھے انداز پھر اس دلبر طناز کا انداز	م
نظر لگنا	بری نگاہ کا اثر ہونا	؎ کچھ روتے ہیں کچھ مرتے ہیں کچھ لوٹ رہے ہیں کس کی نظر بد تری محفل کو لگی ہے	م
نظر سے ٹپکنا	ظاہر ہونا۔ ترشح ہونا	؎ ٹپکتا ہے یہ صاف اس کی نظر سے بہت باتیں ہوتی ہیں نامہ بر سے	م
نظر میں فرق پڑنا	نظر نہ ملنا۔ نگاہ مقابل نہ ہونا	؎ جلوہ گر دل ادھر، اُدھر رخسار فرق ان کی مری نظر میں پڑا	م
نظر میں رکھ لینا	بھانپ لینا۔ پہچان جانا	؎ ہر کسی کو نظر میں رکھ لینا خوب کھوٹا کھرا پرکھ لینا	ف
نظروں میں تول لینا	نگاہ سے جانچ لینا۔ اندازہ کر لینا۔	؎ دل کو نظروں میں تول لیتے ہیں مشتری کو وہ مول لیتے ہیں	ف
نظر گذر کے لئے	اتارا دینا۔ صدقہ اتارنا کہ بری نظر کا اثر نہ ہو جائے۔	؎ تجھ سے رونق نہیں ہے گھر کے لئے رکھ لیا ہے نظر گذر کے لئے	ف
نظر میں پھرنا	تصور میں آنا۔ خیال میں آنا	؎ ہم پریشان گھر میں پھرتے ہیں کہ وہ جلسہ نظر میں پھرتے ہیں	ف
نظر بچا کے جانا	چھپ کر جانا۔	؎ ابھی آئے ابھی تم آ کے چلے اور میری نظر بچا کے چلے	ی
نظر پر چڑھانا	عروج دینا۔ چاہنا۔ عزت دینا	؎ نظر پر کیوں چڑھا کر مجھ کو پٹکا گرایا کیوں زمیں پر آسماں سے	ص ی
نظر پر چڑھ کر پٹکنا	عزت دے کر ذلیل کرنا۔ مہربانی کر کے نفرت کرنا	؎ ایضاً	ص ی
نفس نفس سے آواز ہونا	ہر ایک سانس سے آواز آنا	؎ نگہ نگہ سے ٹپکتا ہے بادۂ عشرت نفس نفس سے یہ آواز ہے کہ آئی مراد	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
نقشہ کھنچنا	خاکہ تیار ہونا	؎ تیری صورت کا نقشہ جب کبھی کھنچ جائے گا پورا تو صنعت پر کریگا ناز صورت آفریں برسوں	گ
نقش بیٹھنا	اثر بیٹھ جانا	؎ نہ مٹا نقش غیر جی سے ترے یہ بھی میرے ہی دل کا داغ ہوا	گ
نقشہ جمانا	رنگ جمانا۔ قابو پانا۔ کسی کام میں کامیاب ہونا۔	؎ نا امیدی مٹائے جاتی ہے شوق نقشہ جمائے جاتا ہے	گ
نقشے گزرنا	حالت گزرنا۔ صورت پیش آنا	؎ نہ پوچھو داغ ہم سے انتظار یار کی صورت یہ آنکھیں جانتی ہیں خوب جو نقشے گذرتے ہیں	گ
نقشہ جما دینا	رنگ قائم کر دینا	؎ مٹ گئے دل سے نقش باطل سب نقشہ ایسا جما دیا تو نے	گ
نقشہ بنا رکھنا	صورت قائم رکھنا	؎ ہر گھڑی عاشق مضطر ہے وہ شوخی پہ بیٹھے ہیں نقشہ بگڑی ہوئی صورت کا بنا رکھا ہے	گ
نقش قدم پہ قدم رکھنا	پیروی کرنا۔ کسی کے قدم بہ قدم چلنا۔	؎ رکھوں قدم جو خضر کے نقش قدم پہ میں انگشت پا مروڑے وہیں گوش نقش پا	آ
نقشہ اترنا	خیال میں آنا۔ صورت یا خاکہ ذہن میں آنا۔	؎ اثر ہے اب کی مے تند میں وہ اے زاہد کہ نقشہ تک بھی نہ اترے شراب خانے کا	م
نقش گھول کر دینا	تعویذ کو پانی میں گھول کر پلانا	؎ خاکساران محبت کا یہی تو ہے علاج گھول کر ان کو ترا نقش قدم دیتے ہیں	م
نقشہ بگڑنا	صورت خراب ہو جانا	؎ نقشہ بگڑا رہتے رہتے غصہ ناک کا کٹ کھنی نائن کی صورت ہو گئی	ی
نقصان بھر دینا	تلافی کرنا۔ خسارہ پورا کر دینا	؎ لے کے دل مفت کا احسان مجھ پر دھر دیا بوسہ دے کر کہتے ہیں نقصان تیرا بھر دیا	ی
نکل جانا	چلا جانا	؎ احباب ڈھونڈتے ہیں پریشان ہیں رفیق کیا جانے آج داغ کدھر کو نکل گئے	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
نکل جانا (۲)	سبقت لے جانا	ع جس دل پہ وہ نگاہ پڑی دل کے پار تھی یہ تیر چھ ہزار سپر سے نکل گیا	گ
نکلنا (زبان سے)	کہنا	ع کون دنیا میں باوفا نکلا یہ تمہاری زباں سے کیا نکلا	ض ی
نکلنا	ثابت ہونا	ع ایضاً	″
نکلنا (آ)	اتفاق سے آجانا	ع وہ ادھر قبول کر جو آ نکلا میں نے جانا کہ مدعا نکلا	ض ی
″ (مدعا)	مراد پوری ہونا - آرزو بر آنا		″
نکلنا (حوصلہ)	شوق پورا ہونا -	ع اس نے کی مجھ پہ انتہا کی جفا جور کرنے کا حوصلہ نکلا	ض ی
نکلنا (ارمان)	تمنا پوری ہونا - آرزو کی تکمیل ہونا -	ع جان نکلی مریض فرقت کی اب تو ارمان آپ کا نکلا	ض ی
نکلنا (کام کا)	مفید ہونا	ع ستیاناس ہو ترا اے دل تو ہمارے نہ کام کا نکلا	ض ی
نکلنا (برا)	برا ثابت ہونا - نتیجہ مخالف ہونا -	ع پھر بھی اچھا ہو گے غیر کو تم امتحاں میں اگر برا نکلا	ض ی
نکلنا (نام)	شہرت ہونا	ع ارمان بھرے دل کا نہ یوں نام نکلتا ناکامی جاوید سے بھی کام نکلتا	آ
نکلنا (انجام)	نتیجہ پیدا ہونا	ع معلوم نہ تھا یوں تری باتوں میں ہیں گھاتیں آغاز میں کیا عشق کا انجام نکلتا	آ
نکلنا (کام)	مطلب پورا ہونا	ع پیغام بر اس شوخ کو لا یا مجھے لے چل خالی تری باتوں سے نہیں کام نکلتا	آ
نکلنا	ظاہر ہونا - پیدا ہونا	ع گھبرا کے نکلتا نہ ترا ناوک دل دوز پہلو میں اگر گوشۂ آرام نکلتا	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
نکلنا	قرار پانا	؎ اے داغ سناتے غزل اس شوخ کو ہم بھی گر شعر کوئی قابل انعام نکلتا	آ
نکلنا (قصور)	خطا ظاہر ہونا	؎ گھر سے تم کیوں نکالے دیتے ہو کیا قصور اس غلام کا نکلا	م
نکلنا (کام کا)	مفید ہونا	؎ دل مکدر مدام کا نکلا کب یہ آئینہ کام کا نکلا	م
نکلنا (پہلو)	صورت نکلنا	؎ گالیاں سنتے ہیں دعا دے کر خوب پہلو کلام کا نکلا	م
نکلا ہوا دامن	پھٹا ہوا	؎ پڑا تھا ہائے کس کمبخت کے ہاتھ کہ ہے نکلا ہوا دامن کسی کا	آ
نکیلا ہونا	چبھ جانیوالا	؎ ہر نکیلا شعر دل میں چبھ گیا اس سے بڑھ کر کوئی کیا مارےگا تیر	ی
نکالنا (۱)	ایجاد کرنا۔ پہلے پہل کرنا	؎ تم سے کیا شکوہ ہے گلہ اس سے جس نے رسم وفا نکالی ہے	گ
" (۲)	خارج کرنا۔ دور کرنا	؎ شب غم کا گذارنا کیا تھا گھر سے اپنے بلا نکالی ہے	گ
" (۳)	ظاہر کرنا	؎ نام نکلا جہاں میں پردہ نشیں یہ کہاں کی حیا نکالی ہے	گ
نگاہ کی گردش اٹھانا	مہر و قہر برداشت کرنا	؎ وہ سمجھے کیا فلک کینہ خواہ کی گردش اٹھائی جس نے تمہاری نگاہ کی گردش	گ
نگاہ لڑنا	نظر سے نظر ملنا	؎ رکھنا وہ روک روک کے لڑتی نگاہ کو رہنا وہ تھام تھام کے دل محو دید کا	گ
نگاہوں میں جواب ادا ہونا۔	آنکھوں آنکھوں میں طے ہوجانا	؎ جو نگاہوں میں ادا ہو وہ جواب اولیٰ ہے جو اشاروں میں ہو پورا وہ سوال اچھا ہے	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
نگاہ میں ہونا	آنکھوں میں بسنا۔ نظر میں سمانا	؎ آنکھیں بچھائیں ہم تو عدو کی بھی راہ میں پر کیا کریں کہ تو ہے ہماری نگاہ میں	گ
نگاہ ہونا	نیت لگنا۔ للچائی ہوئی نظر ڈالنا۔	؎ یقین ہے ہم کو ہونگے سب یہی انداز جنت کے فرشتوں کی نگاہیں ہیں تری مجلس کے ساماں پر	گ
نگاہ دیکھنا	نظر پہچاننا۔ منشا معلوم کرلینا	؎ سحر جو آئینہ یہ رشک ماہ دیکھتے ہیں نگاہ دیکھنے والے نگاہ دیکھتے ہیں	گ
نگاہ بدلی ہوئی ہونا یا نگاہ بدلنا۔	ناراض ہونا	؎ کل اُن کا سامنا جو ہوا خیر ہوگئی بدلی ہوئی نگاہ تھی بدلا ہوا مزاج	م
نگاہ سے ٹپکنا	ظاہر ہونا۔	؎ ٹپکی پڑتی ہے نگہ سے تری الفت اے داغ کوئی چھپتی ہے محبت کی نظر پیار کی آنکھ	گ
نگاہ میں رکھنا	متوجہ ہونا۔ نگرانی رکھنا	؎ غضب ہے جس کو وہ کافر نگاہ میں رکھے خدا نگاہ سے اس کی پناہ میں رکھے	گ
نگاہ نہ ٹھیرنا	نظر نہ جمنا۔ نظر خیرہ ہوجانا	؎ بارک اللہ زہے حسن کہ دل ہو بیتاب لو حش اللہ یہ جلوہ کہ ٹھیرے نہ نگاہ	م
نگہ نگہ سے ٹپکنا	ہر ایک نگاہ سے ظاہر ہونا	؎ نگہ نگہ سے ٹپکتا ہے بادۂ عشرت نفس نفس سے یہ آواز ہے کہ آئی مراد	م
نگاہیں اٹھنا	دیکھنا	؎ میں اٹھوں تو طرف غیر نگاہیں اٹھیں مگر اس بزم میں اس چشم کا پردا ہوں میں	گ
نگاہ میں بسنا	تصور میں رہنا۔ نظر میں سمانا	؎ کیا زانو نے رقیب بسا ہے نگاہ میں تکیہ نہیں ہے آج تری خوابگاہ میں	می
نگاہ ملنا	آنکھ سے آنکھ ملاکر دیکھنا۔ نادم نہ ہونا۔	؎ کہاں تھے رات کو ہم سے ذرا نگاہ ملے تلاش میں ہو کہ جھوٹا کوئی گواہ ملے	گ
نگاہ پھرنا	خیال بدل جانا۔ دل سے اتر جانا	؎ یہ نگاہیں کہیں نہ پھر جائیں ہم نظر سے تری نہ گر جائیں	ف

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
نگہ اٹک کر رہ جانا	نگاہ قائم ہو جانا ۔ نیت ہونا	ے میرے دل ہی سے نگہ تیری اٹک کر رہ گئی دوسری جانب جگر بھی تھا برابر کا جواب	گ
نمک کھانا (کسی کا)	ملازم ہونا ۔ ممنون ہونا	ے اس طرح کس طرح سے رہ جاتے ہوتے باون برس نمک کھاتے	ف
نمک پھوٹ پھوٹ کر نکلنا	کھایا پیا نکل جانا ۔ نمک حرامی کی سزا ملنا ۔	ے گر نمک خوار چلے گر نکلے تو نمک پھوٹ پھوٹ کر نکلے	ف
نمک چھڑکنا	زخم میں تکلیف بڑھانا ۔ ستے ہوئے کو ستانا ۔	ے پند گو اپنی اپنی بکتے ہیں زخم دل پر نمک چھڑکتے ہیں	ف
ننھے نادان بننا	کم عمر ۔ انجان بننا بھولے ۔ کم سمجھ بننا	ے اب وہ انجان بنے جاتے ہیں ننھے نادان بنے جاتے ہیں	ی
نگاہوں کی بانک		ے لڑتی ہیں کیا چھری کٹاری سے بانک دیکھو تو ان نگاہوں کی	ی
نوک پلک	خوبصورتی ۔ ناک نقشہ سیج دھج	ے دل میں عاشق کے تصور سے کھٹک ہوتی ہے ان حسینوں کی غضب نوک پلک ہوتی ہے	م
نوک جھوک	خاص پہلو	ے ہے کلام لطف میں بھی اک طرح کی نوک جھوک میٹھی چھریاں چلتی ہیں شیریں تقریر سے	گ
نوک زباں ہونا	ازبر ہونا ۔ خوب یاد ہونا	ے افسانے میں پڑتے ہیں بہت خار تمنا پر یاد کبھی نوک زباں ہو نہیں سکتا	ی
نوبت ہونا	حالت پیدا ہونا ۔	ے ہو گئی کثرت عصیاں سے مری وہ نوبت ہے یہ احسان ملا لیں جو گنہگار مجھے	گ
نوک کی لینا	دون کی لینا ۔ شیخی جتانا ناز کرنا ۔ خود کو دور کھینچنا	ے سنی نہ ہم نے کوئی بانکپن سے خالی بات ہمیشہ نوک کی لیتی ہے وہ زباں کیسی	ی
نوک کی لے جانا	ایضاً	ے دیا دوست کو بزم دشمن میں خط غضب نوک کی نامہ بر لے گیا	م

محاورہ	تشریح	شعر	
نہ نکلنا (مال)	مال برآمد نہ ہونا۔ مال نہ ملنا	؎ وہ اس لئے آئے تھے کہ ہم داغ کو لوٹیں ہر چند ٹٹولا کئے کچھ مال نہ نکلا	عن ی
نہ نکلنا (پیچ)	چکر دور نہ ہونا۔ بڑی دور نہ ہونا۔	؎ اک آن میں خم زلف کا شانے نے نکالا قسمت کا مری پیچ کئی سال نہ نکلا	عن ی
نہ نکلنا (براحال)	ظاہر نہ ہونا	؎ آئے تھے عیادت کے لئے غیر کو لے کر پوچھا سئے وہ میرا جو بُرا حال نہ نکلا	عن ی
نہ نکلنا (بال)	شیشہ میں جو دراڑ ہو جاتی ہے وہ نہیں جاتی۔	؎ دل چوٹ جو کھاتا ہے تو رہتا نہیں ثابت اس شیشہ میں جس وقت پڑا بال نہ نکلا	عن ی
نوک جھوک ہونا	چھیڑ چھاڑ رہنا	؎ ہر گھڑی نوک جھوک ہوتی تھی دم بدم روک ٹوک ہوتی تھی	ث
نہیں ہونا	انکار ہونا	؎ ناصح بجا اس کو یہاں عشق بتاں ہے پر ضد سے تری اب جو نہیں تھی تو ہاں ہے	گ
نہال کرنا	خوش حال بنا دینا۔ خوش کرنا	؎ یہ ستم کب نصیب ہوتے ہیں مجھ کو ظالم نہال کرتا ہے	گ
نہ بنی ۔ نہ بننا	نہ ہو سکی ۔ ممکن نہ ہوا	؎ شوق نے ہم کلام کر ہی دیا اس سے بے گفتگو کئے نہ بنی	ع
نئی پود	نئی نسل ۔ نئے پودے	؎ باغ عالم کی وہ بہار گئی اب نئی پود ہے زمانے کی	ی
نہ دیکھا نہ سنا	فہم و گماں سے باہر	؎ دیکھیں یوسف ہی جو حضرت کہیں صل علیٰ آپ سا حسن خدا داد نہ دیکھا نہ سنا	م
نیاز دلوانا	فاتحہ دلوانا	؎ کشتگان ابروئے پر خم کی دلوا دو نیاز تم نے رکھی ہے کماں اول ہی دل وعشق پر	گ
نیت بھر جانا	سیر ہو جانا	؎ رہینگی دم مرگ تک خواہشیں یہ نیت کوئی آج بھر جائیگی	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
نیند اڑنا	نیند نہ آنا	مرے فسانے کو سن سن کے نیند اُڑتی ہے دعائیں مجھ کو ترے پاسبان دیتے ہیں	م
نیلی پیلی ہونا	غضب ناک ہونا	لائے گر فصل خزاں کو فلک نیلی رنگ نیلی پیلی غضب دیکھ کے اس کو سوسن	م
نیا روپ	نئی شکل۔ نیا بھیس	روز جاتا ہوں نئے روپ سے اس کے در پر روز رکھتا ہوں نیا نام بدل کر اپنا	گ
نہ میں دوں نہ خدا دے	مثل ہے انتہائی بخل خود نہ دینا تو درکنار دوسرے کا دینا بھی ناگوار گذرنا	کوئی تو محبت ہیں مجھے صبر ذرا دے تیری تو مثل وہ ہے نہ میں دوں نہ خدا دے	ی
نئے سر سے نکلنا	پھوٹ کر ہری ہو جانا	اس گل پہ پڑا جس شجر خشک کا سایہ شاخیں ہوئیں سرسبز نئے سر سے نکل کر	م
نیت بدلنا	ارادہ بدلنا۔ جی للچانا	کچھ دیر نہیں لگتی ہے نیت کو بدلتے کیا شیخ حرم پیر مغاں ہو نہیں سکتا	ی
نیا شگوفہ کھلنا	نئی بات ظاہر ہونا	رکھدوں گا داغ وار جگر لالہ زار میں اک نیا شگوفہ کھلے گا بہار میں	ی
نیند اُڑانا	سونے نہ دینا	ملی یہ داد میرا قصہ سن کر اُڑائی نیند تیری داستاں نے	ض ی
نیا ڈھنگ ہونا	نیا طریقہ ہونا	اپنے بدلے رقیب کو بھیجا یہ نئے ڈھنگ ہیں عیادت کے	گ
نیند کے ماتے	آنکھوں میں نیند بھری ہونا	سر اٹھاؤ تو سہی آنکھ ملاؤ تو سہی نشے میں بھی ہیں نیند کے ماتے بھی نہیں	م
نیند کے جھونکے آنا	اتنی نیند آنا کہ آدمی اونگھنے لگے۔	وصل کی رات گذر جاتے نہ بے لطفی میں کہ مجھے نیند کے جھونکے سر شام آتے ہیں	م
نیمچہ اُتر جانا	نیمچہ ایک قسم کا چھوٹا سا خنجر ہوتا ہے خنجر گہرا بیٹھ جانا۔	دل چاک کرے کیوں نہ تری نیم نگاہی یہ نیمچہ وہ ہے کہ اتر جائے نظر میں	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
نئی سوجھنا	نئی اپجنا۔ اچھوتا خیال آنا	؎ شاعروں کی بھی طبیعت ہے ولی جو نئی سوجھی کرامت ہو گئی	ی
نیچا دکھانا	ذلیل کرنا۔ شرمندہ کرنا۔ خفیف کرنا۔	؎ شاہ کا بخت بلند ان کو اگر نیچا دکھائے فلس ماہی ہوں سراسر آفتاب و ماہتاب	ی
وائے ویلا۔ واویلا	فریاد	؎ وائے ویلا چل بسا دنیا سے وہ جو مرا ہم فن تھا میرا ہم صفیر	ی
واسطہ ڈالنا	پالا پڑنا۔ کام ہونا	؎ تیرے مریض غم کی دعا ہے یہ دمبدم ڈالے خدا نہ عیسیٰ مریم سے واسطہ	م
واسطہ رہنا	تعلق رہنا۔ رسم رہنا	؎ تم سے تو واسطہ ہی کچھ نہ رہا اب طبیعت رقیب پر آ گئی	ک
واسطہ پڑنا	کام آ پڑنا۔ تعلق آ پڑنا	؎ خدا جانے محبت کو سر حشر پڑیگا واسطہ مجھ سے کہ تم سے	گ
واردات کرنا	جرم کرنا۔ جھگڑا کرنا	؎ نکل آئیں گے وہ باہر وہیں شور سن کے دل کبھی اُن کے در پہ جا کر کوئی واردات کرنا	م
وار چلنا	حملہ کامیاب ہونا	؎ غیر کیا جانے کہ پردے پردے ہیں وار وہ جس پر چلے اُس پر چلے	م
وارے نیارے ہونا	خوب فائدہ ہونا۔ بے حد نفع ہونا۔	؎ ہزار رنج و مصیبت کے دن گزارے ہیں کبھی جو لڑ گئی قسمت تو وارے نیارے ہیں	م
وار بھرپور بیٹھنا	زخم گہرا آنا۔ حملہ کامیاب ہونا	؎ سخت جان ہو دل بسمل تو کرے کیا قاتل وار بیٹھے ہوتے بھرپور نظر آتے ہیں	م
وارث والی ہونا	مالک ہونا۔ ورثہ کا مستحق ہونا۔ رفیق نگراں ہونا۔	؎ ہماری توبہ زاہد کی جوانی دونوں بیکس ہیں نہ کوئی اس کا وارث ہے نہ کوئی اس کا والی	ی
واہ شاباش	تعریف کا کلمہ ہے	؎ بے گنہ تو نے قتل عام کیا واہ شاباش خوب کام کیا	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
وار اوچھا پڑنا	ہاتھ پوری طرح نہ لگنا۔ وار پورا نہ پڑنا	لذت زخم جگر میں رہ گئی تھوڑی کسر وار کچھ اوچھا پڑا قاتل تری تلوار کا	ض، ی
واہ واہ لینا	تعریف حاصل کرنا۔ داد ملنا۔ داد لینا۔	کس کس اہل سخن سے دیکھیں داغ یہ غزل واہ واہ لیتی ہے	ض، ی
وبال ہو جانا	مصیبت ہو جانا۔ آفت ہو جانا	مرض عشق سے شفا نہ ہوئی جیتے جی کا وبال ہو ہی گیا	م
ورم ٹپکنا		یہ سر پٹکنے کی در پر ترے نشانی ہے ہمارے ماتھے کا کوئی ورم ٹپکتا ہے	ی
وبال ٹال دینا	ناگہانی مصیبت دور کر دینا	باندھ دیا تھا ہم نے خود زلف جو اس کی اپنا دل رکھ نہ سکی وہ اس کو بھی ٹال دیا وبال سا	گ
ورد زبان	زبان پہ چڑھنا۔ زبان پہ جاری ہونا	کیوں عرض تمنا پہ مرے ہونٹھ سیتے تھے اپنا نام ترا ورد زباں ہو نہیں سکتا	ی
وحشت اچھلنا	دل گھبرانا۔ وحشت ہونا	حضرت داغ کو پھر کیا کہیں وحشت اچھلی آج گھر کو جو بیابان کئے بیٹھے ہیں	گ
وحشت کی لینا	وحشت کا اظہار کرنا	رہتا ہے کوئی جوش جنوں بے اثر کہیں وحشت کی جو نہ لے وہ مرا چارہ گر نہیں	گ
وزن بڑھ جانا	فخر و مسرت سے پھولا نہ سمانا خوشی کے مارے پھول جانا۔ زیادہ سیر ہو جانے سے بڑھنا۔	خون کتنوں کا پیا ہے تیغ خوں آشام نے وزن سیروں بڑھ گیا قاتل تری تلوار کا	ض، ی
وضعدار ہونا	پابند وضع ہونا۔ متلون مزاج نہ ہونا۔	یہ آپ جانیں داغ میں جو ہیں برائیاں اتنا تو کہیں گے بڑا وضعدار ہے	م
وظیفہ بھانتنا	کثرت سے وظیفہ پڑھنا	شیخ ہیں پہروں وظیفہ بھانتے کام آجاتا ہے جو ڈور الجھانتے	ی
وعدہ سے پھر جانا	اقرار کر کے انکار کر دینا	تو وعدہ کر کے مجھ سے مری جان پھر گیا حق سے پھرا جو قول سے انسان پھر گیا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
وعدہ پکا ہونا	سچا اقرار ہونا	؎ اس طرح اس نے کیا پیمان وصل ہم یہ سمجھے وعدہ پکا ہو گیا	ی
وعدہ پورا ہونا	موت آجانا	؎ اُن کے آتے ہی ہوا وعدہ ہمارا پورا وائے تقدیر کہ آئی ہے قضا کون سے دن	ض ی
وقت نکل جانا	موقع جاتا رہنا	؎ جرأت شوق پھر کہاں وقت ہی جب نکل گیا اب تو بھی یہ ندامتیں صبر کیا تھا کیوں	گ
وقت کاٹنا	وقت گذارنا کسی شغل میں	؎ نہ کروں نالہ تو کس شغل میں کاٹوں اوقات یہ تو مانا کہ یہ مانوس اثر کچھ بھی نہیں	گ
وقت پہ کام آنا	ضرورت کے وقت مدد کرنا	؎ تو نہیں حشر میں تجھ سے جو نہ یہ کہوا دوں دوست وہ ہوتے ہیں جو وقت پہ کام آتے ہیں	م
وقت قریب آجانا	موت کا وقت قریب ہونا	؎ عاجز جو طبیب آ گیا ہے اب وقت قریب آ گیا ہے	ی
وگرنہ	ورنہ ۔ نہیں تو	؎ ہمیں پاس محبت سے طرح دے جاتے ہیں اکثر وگرنہ کیا تمہارے ہتھکنڈوں سے کوئی غافل ہے	ی
ولی بن بیٹھنا	خواہ مخواہ بزرگ بن جانا	؎ مجھ کو ارشاد سے ناصح کے یہ مفہوم سر ہوا جس طرح سے کوئی بن بیٹھے ولی آپ ہی آپ	م
وہ	وہ	؎ اٹھاتے غیر نے جو نا نہ بیجا اس کو وہ جانے مجھے بھی تم نے وہ سمجھا مجھے بھی تم نے وہ جانا	گ
وہم سمانا	بلا وجہ خیال پیدا ہونا	؎ کبھی حال اہل عدم سنا تو انھیں یہ وہم سما گیا کسی بے نشاں کا تو ذکر کیا نہ رہے وہ اپنی کمر سے خوش	س
وہ آنکھ نہ ہونا	وہ نگاہ نہ ہونا ۔ تعلق نہ ہونا وہ خیال نہ ہونا	؎ تاثیر ہوتی ہے کس نظر کی وہ آنکھ نہیں ہے نامہ بر کی	گ
وہم بندھنا	گمان ہونا ۔ شک ہونا ۔	؎ لاکھوں بندھے ہیں وہم ایک فتنہ میں آ گیا ہیں ترے دل کا محرم اسرار کیا ہوا	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
وہم میں ڈالنا	پس و پیش میں ڈالنا	؎ بدگماں ہوں نظر آتی نہ ہو وہ زلفِ سیاہ وہم میں ڈالتے ہیں خواب میں ڈرنے والے	گ
وہ آپ ہی	وہ آپ ہی۔ وہ خود ہی	؎ نہیں قتل عشاق سے فائدہ کچھ وہ آپ ہی مصیبت کے مارے ہوئے ہیں	ی
وہ نہیں ہے	ایسی نہیں ہے جو	؎ نکل جائے یہ حسرت وہ نہیں ہے بدل جائے یہ قسمت وہ نہیں ہے	آ
وہ نہیں ہے	اُس جیسی	؎ پکارا دیکھ کر میں حور کی شکل خداوندا یہ صورت وہ نہیں ہے	آ
وہ نہیں ہے	پہلے جیسی	؎ وہ ہی تم ہو طبیعت وہ نہیں ہے وہ ہی صورت ہے سیرت وہ نہیں ہے	آ
ہاتھ پاؤں توڑ ڈالنا	نکما کر دینا۔ ضعیف کر دینا	؎ ضعف سے بیمار الفت کیا سنبھالے ہاتھ پاؤں اس تپ اعضا شکن نے توڑ ڈالے ہاتھ پاؤں	گ
ہاتھ لگانا	وار کرنا	؎ بازو دکھائے تم نے لگا کر ہزار ہاتھ پورے پڑیں تو دو بھی بہت امتحاں کے ہیں	گ
ہاتھ آنا	ملنا۔ دستیاب ہونا	؎ آغوش میں لوں پاؤں پڑوں کھینچ لوں دامن ہاتھ آئے جو تجھ سا اُسے چھوڑا نہیں جاتا	ی
ہاتھ میں لے لینا	سنبھالنا	؎ لے لیا ہاتھوں میں مجھ کو دیکھ کر بے اختیار آج اُن کا پاسباں میرا نگہباں ہو گیا	گ
ہاتھ کانوں پر رکھنا	پشیمان ہونا۔ نادم ہونا	؎ وہ میرا چھیڑنا آغازِ الفت میں شکایت سے وہ رکھ کر ہاتھ کانوں پر ترا کہنا کہ بھر پایا	گ
ہاتھ کا سچا	ایمان دار۔ دیانت دار	؎ ترے دست حنائی میں بھی ہے چور کسی کو ہاتھ کا سچا نہ پایا	گ ب
ہاتھ لگانا	چھونا۔ مس کرنا	؎ ہاتھ اپنا چارہ گر اس کو لگا سکتا نہیں دامن زخم جگر مرہم کا دامن بن گیا	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ہاتھ رہ جانا	ہاتھ تھک جانا	؎ مجھ سخت جاں کو ناز کہ یہ جور سہہ گیا قاتل کو یہ گلہ کہ مرا ہاتھ رہ گیا	گ
ہاتھ پاؤں نکالنا	نئی نئی باتیں کرنا۔ شرارتیں کرنا۔	؎ سینکڑوں کو قتل لاکھوں کو کیا ہے پائمال یہ نکالے میری جان تم نے نرالے ہاتھ پاؤں	گ
ہاتھ پاؤں بچائے رکھنا	اپنی حفاظت رکھنا۔ بچاؤ رکھنا	؎ ذبح کرتے ہیں یہی۔ پامال کرتے ہیں یہی پھر بچائے رکھتے ہیں یہ حسن والے ہاتھ پاؤں	گ
ہاتھ لال کرنا	ہاتھ رنگنا۔ شریک جرم ہونا	؎ تیغ کرتی ہے خون اے قاتل مفت تو ہاتھ لال کرتا ہے	گ
ہاتھ ملنا	افسوس کرنا۔ پچھتانا	؎ حسرتیں لے گئے اس بزم سے چلنے والے ہاتھ ملتے ہی اٹھے عطر کے ملنے والے	گ
ہاتھ پاؤں ہلانا	کچھ کام کرنا۔ بیکار نہ رہنا	؎ گر ترے وحشت زدہ کچھ بھی ہلا ئیں ہاتھ پاؤں شور محشر چیخ اٹھے نالۂ زنجیر سے	گ
ہاتھ پہ ہاتھ دھر کے بیٹھنا	بیکار بیٹھنا	؎ کر دیا صاف الگ دل نے ہمیں الفت میں ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں بیگانے سے	گ
ہاتھ پاؤں پیچ ڈالنا	بے بس ہو جانا۔ اپنے آپ کو حوالے کر دینا۔	؎ خواہ باندھیں خواہ جکڑیں انکو زنجیر وبیں وہ ہم نے ان زلفوں کے ہاتھوں پیچ ڈالے ہاتھ پاؤں	گ
ہاتھ کی ہاتھ کو خبر نہ ہونا	نہایت مخفی طور پر کوئی کام کرنا۔	؎ اس نزاکت سے قول اس نے دیا ہاتھ کی ہاتھ کو خبر نہ ہوتی	گ
ہاتھ سے میدان جانا	ہار ہونا۔ شکست ہونا	؎ محشر میں داد خواہ جو اے دل نہ تو ہوا تو جان لے یہ ہاتھ سے میدان پھر گیا	گ
ہاتھ کھینچنا	ہاتھ ہٹانا۔ چھوڑنا	؎ رو چکا تقدیر کے لکھے کو میں اب تو ہاتھ اے کاتب تقدیر کھینچ	گ
ہاتھ دھو بیٹھنا	مایوس ہو جانا۔	؎ چھک گئے ہیں آج اک ساغر سے ہم ہاتھ دھو بیٹھے مئے کوثر سے ہم	گ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ہاتھ کھینچ لینا	دینے سے رک جانا۔ دینا بند کر دینا۔	ہاتھ کیوں کھینچ لیا ایک ہی ساغر دے کر دو تو دو سو جو نہ دو اس سے تو کم ایک نہ دو	آ
ہاتھوں ہاتھ لانا	اٹھا لانا۔ زبردستی لے آنا	وہ کترا کر چلے ہیں مے کدے سے حضرتِ زاہد بڑے مرشد ہیں ہاتھوں ہاتھ لانا ان کو یارو تم	گ
ہاتھ پاؤں توڑ ڈالنا	نکما کر دینا۔ بہت کمزور کر دینا	ضعف سے بیمارِ الفت کیا سنبھالے ہاتھ پاؤں اس تپِ پُرعشق نے توڑ ڈالے ہاتھ پاؤں	گ
ہاتھ گل جانا	انتہائی ٹھنڈ سے ہاتھ رہ جانا۔ ٹھٹھر جانا۔ شدتِ سردی سے ہاتھ کام کرنے کے قابل نہ رہنا	کیا برف ہو گیا ہے دمِ سرد سے بدن دیکھی جو نبض ہاتھ طبیبوں کے گل گئے	گ
ہاتھا پائی کرنا	گتھم گتھا ہونا۔ لپٹا لپٹی کرنا۔ دھول دھپہ کرنا۔	ہاتھا پائی ہوئی مے خانے میں زاہد کہیں ہم نے تسبیح کے بکھرے ہوئے دانے پائے	گ
ہاتھ پاؤں سنبھالنا	تیار ہونا۔ درست ہونا	نام خدا سنبھالے ہیں قاتل نے ہاتھ پاؤں آئیں گے زیرِ خنجرِ براں نئے نئے	گ
ہاتھ مل کے رہ جانا	مقابلہ نہ ہونا	عشق پُرزور حسن زور شکن رہ گئے آج ہاتھ مل مل کے	م
ہاتھ رواں ہو جانا	مشق ہو جانا۔ ہاتھ خوب چلنے لگنا۔	آستیں سے پونچھ لے بہتے ہوئے آنسو مرے ہاتھ تیرا مجھ پر اے قاتل رواں ہو جائے گا	آ
ہاتھ سے کام نکلنا	تجربہ ہونا۔ کوئی کام کرتے رہنا	فرہاد کو آتی نہ کبھی سینہ خراشی گر لاکھ برس ہاتھ سے یہ کام نکلتا	آ
ہاتھ پاؤں ہلانا۔	کچھ کرنا۔ تدبیر کرنا	گر ترے وحشت زدہ کچھ بھی ہلا دیں ہاتھ پاؤں شورِ محشر چیخ اٹھے نالۂ زنجیر سے	گ
ہاتھ دوڑنا	ہاتھ چلنا۔ اس طرف بار بار ہاتھ کا جانا۔	پھر دوڑے ہاتھ جیب و گریباں کو ہو نوید پھر نکلے پاؤں خارِ مغیلاں کو ہو نوید	گ
ہاتھ ساننا	ہاتھ بھرنا۔ ہاتھ آلودہ کرنا	چھوٹے گی حشر تک نہ یہ مہندی لگی ہوئی تم ہاتھ میرے خون میں کیوں سان آئے	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ہاتھ چلنا	مارنا	؎ ہاتھا پائی بھی شبِ وصل تھی ضد بھی تھی انھیں ہاتھ چلنے کے لئے پاؤں مچلنے کے لئے	آ
ہاتھ آتے ہی اُڑ جانا	کچھ ملتے ہی جاتا رہنا۔ حاصل ہوتے ہی ضائع ہو جانا۔	؎ یہ ہی دولت کا مزا ہے کہ اڑیں گلچھرے ہاتھ آتے ہی جو اڑ جاتے وہ مال اچھا ہے	آ
ہاتھ جھاڑ کے اٹھنا	خالی ہاتھ اٹھنا	؎ مٹھی میں دل نہ تھا جو اٹھے ہاتھ جھاڑ کے الجھا ہوا ہے زلفِ شکن در شکن میں لیا	م
ہاتھ اُتر جانا	جوڑ پر سے نکل جانا	؎ بوجھ ڈالے نہ بہت دستِ دعا پر تاثیر مجھ کو ڈر ہے کہ مرا ہاتھ اُتر جائے گا	م
ہاتھ سے جانا	کھو دینا۔ قبضہ سے نکلنا	؎ معشوق اور اس کے خریدار ہو گئے اب داغ تیرے ہاتھ سے اے رشک مر گیا	م
ہاتھ پر ہاتھ مارنا	سچا وعدہ کرنا۔ پوری طرح آمادہ ہونا۔	؎ قول دینے میں کیا عذرِ نزاکت برسوں ہاتھ پر ہاتھ کبھی تم نے نہ مارا جھٹ پٹ	م
ہار جیت لگانا	شرط باندھنا	؎ لگاتے ہیں دل اس سے اب ہار جیت اِدھر ہو گئی یا اُدھر ہو گئی	آ
ہاتھ مارنا	بہت کوشش کرنا۔	؎ کھلے نہ بابِ اجابت تو کیا کرے کوئی بہت دعا نے پکارا ہے ہاتھ مارے ہیں	م
ہاتھ کے چالاک ہونا۔	چوری میں مہارت ہونا۔ چرانے کی مشق ہو جانا۔	؎ وہ رفتہ رفتہ ہاتھ کے چالاک ہو گئے رکھ رکھ کے ہاتھ میرے دلِ بیقرار پر	م
ہاتھ ملانا (۱)	موافقت کرنا	؎ آنکھ ہم سے بھی ملاؤ اموسیٰ عاشق روتے یار ہم بھی ہیں	م
ہاتھ پڑنا (۱)	لگنا۔ چھو جانا	؎ ایسے نشہ کے کیوں نہ ہوں قربان ہاتھ ان کا مری کمر میں پڑا	م
ہاتھ پڑنا (۲)	پالے پڑنا۔ اختیار میں ہونا	؎ حوروں کے ہاتھ پڑ گئے جنت میں ہم غریب کیا آدمی کا بس ہے جو اپنا مکان نہ ہو	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ہاتھ بہکنا	ہاتھ کو لغزش ہونا۔ ہاتھ کا صحیح طور پر کام نہ کرنا۔	بہکا تمہارا ہاتھ ہمارا قصور کیا خالی تمہیں نے وار کیا ہم نے کیا کیا	م
ہاتھ لا !	ہاتھ ملانا۔ دادطلبی کے موقع پر کہتے ہیں۔	تو بھی اے ناصح کسی پر جان دے ہاتھ لا استاد کیوں کیسی کہی	م
ہاتھ میں لے کر جانچ لینا۔	خوب دیکھ بھال کر لینا، پرکھ لینا اچھا بُرا دیکھ لینا۔	جانچ لو ہاتھ میں پہلے دل شیدا لے کر نہیں پھرنے کا مری جان یہ سودا لے کر	م
ہاتھ مل مل کے رہ جانا	بے بس ہونا۔ کفِ افسوس ملتے رہ جانا۔	عشق پر زور حسن زور شکن رہ گئے آج ہاتھ مل مل کر	م
ہاتھوں پہ لانا	اٹھا کر لانا۔ تعظیم کے ساتھ لانا	بت کیا کرتے ہیں پامال اسی مردے کو اپنے ہاتھوں پہ جسے خلق خدا لاتی ہے	گ
ہاتھ پکڑے دم نکلنا	اسقدر ناتواں ہونا کہ اشارہ میں مر جانے کا اندیشہ ہو۔	کوئی کیا نبض دیکھے دست گیری کیا کرے ترے بیمار غم کا ہاتھ پکڑے دم نکلتا ہے	گ
ہاں میں ہاں ملانا	خوشامد کرنا۔ موافقت کرنا	بنایا کئے مجھ کو مجرم وہ ناحق ملایا کئے ہاں میں ہاں کیسے کیسے	م
ہاتھ لگنا	ملنا۔ حاصل ہونا	میرا افسانہ تو نے جو اے پندگو سنا کچھ ترے ہات بات بھی اے نکتہ داں لگی	م
ہاتھ لگانا	وار کرنا۔ چھونا	کیجئے ہاتھ لگا کر جو مرا کام تمام یہ بھی آتا نہیں کام آپ کو بس بس جی بس	م
ہار کے	آخرکار۔ جب کچھ بن نہ آئے	بچتی تھی دختِ رز کی نہ حرمت کسی طرح یہ نیک بخت ہار کے قاضی کے سر ہوئی	م
ہاتھ سے چلی جانا	تنبیہ سے نکل جانا۔ بس سے باہر ہوجانا۔	وہ آئی گھٹا جھوم کے للچانے لگا دل واعظ کو بلاؤ کہ چلی ہاتھ سے توبہ	م
ہاتھ پورا پڑنا	بھرپور وار ہونا	ہاتھ کب قاتل کا پورا پڑ گیا نیم جانوں پر ادھورا پڑ گیا	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ہاتھ لینا	ہاتھ تھامنا	کر گیا تاثیر نالہ بلبل ناشاد کا ہاتھ لینا پاؤں اب جمنا نہیں صیاد کا	ی
ہاتھ سے دامن چھوٹ جانا۔	جاتا رہنا۔ ہاتھ سے نکل جانا چھوڑ دینا۔	ہاتھ سے دامن امید کرم چھوٹ گیا ہم یہ سمجھے کہ یہی وجہ تہی دستی ہے	م
ہاتھ جھونٹا پڑنا	وار صحیح نہ لگنا۔ ہاتھ کا بہک جانا۔	خون ناحق رنگ لایا ہے دم مشق ستم ہاتھ جھونٹا پڑ گیا آخر مرے جلاد کا	ی
ہاتھ پر ہارنا	کسی کے مقابلہ میں شکست پانا	یقیں ہے وہ آخر کو کچھ لے رہینگے ترے ہاتھ پر دل جو ہارے ہوئے ہیں	ی
ہاتھ سے کام نکلنا	مشق ہو جانا۔	فرہاد کو آتی نہ کبھی سینہ خراشی گر لاکھ برس ہاتھ سے یہ کام نکلتا	آ
ہاتھ سو جانا	سن پڑ جانا۔ تھوڑی دیر کے لئے خون کا دوران کم ہو جانے سے بے حس ہو جانا	چین آئے اسے تکیہ ترے سر کا بن کر کاٹ ڈالوں گا مرا ہاتھ جو سو جائے گا	آ
ہاتھ خالی ہونا	پلہ کچھ نہ ہونا۔	بقا کمال و دولت کو رہی قارون کو دیکھو کہ اس گنج فراواں پر بھی اس کا ہاتھ خالی ہے	ی
ہاتھ میں لکڑی پکڑا دینا	سہارے کے لئے ہاتھ میں لکڑی دینا	شیخ جی کے ہاتھ میں پکڑا دی لکڑی زندگی نے نشہ بھی تھا اور پیری بھی تھی چلتے کس طرح	ی
ہاتھوں پیش چلنا	کوئی تدبیر کارگر ہونا۔ کسی کے سامنے قدرت نہ ہونا	دل کے ہاتھوں پیش کچھ چلتی نہیں کیسے بے بس ہو گئے اللہ ہم	ی
ہاتھ پہ ایمان لانا	کسی کو ماننا۔ کسی پر اعتقاد رکھنا۔	رنگ لاتے گا ترا دست حنائی کافر ایک دن لائیں گے اس ہاتھ پہ ایمان بہت	آ
ہاتھ جوڑنا	خوشامد کرنا۔ ادب و احترام کرنا	اپنے مطلب کے لئے کیا نہیں کرتے عاشق ہاتھ بھی جوڑتے ہیں پاؤں پہ سر رکھتے ہیں	ی
ہاتھ بکنا (کسی کے)	کسی کا کسی کو خرید لینا	عاشقوں کو غلام سمجھے ہو بک گئے ہیں وہ کیا تمہارے ہاتھ	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ہائے کیا ہو گئے	افسوس کہاں چلے گئے۔ اُن کا کیا ہوا۔	؎ اب نئی روشنی ہے دنیا میں ہائے کیا ہو گئے پرانے لوگ	ی
ہاتھ سے کھو بیٹھنا	ہاتھ سے نکل جانا۔ ترکِ تعلق ہو جانا	؎ ہاتھ سے دوستوں کو کھو بیٹھے ہنسنے والوں کو ہم تو رو بیٹھے	می
ہاتھ اٹھا بیٹھنا	چھوڑ دینا۔ ترک کر دینا	؎ کہیں گے ہم کہ ہم کو چاہتے ہو اگر تم ہاتھ اٹھا بیٹھے ستم سے	م
ہاتھ اٹھا لینا	دست بردار ہو جانا۔ چھوڑ دینا	؎ توبہ کر لی پیام سے میں نے ہاتھ اٹھایا سلام سے میں نے	ن
ہاتھ ڈالنا (کسی کام میں)	بیڑا اٹھانا۔ کام کرنے کی ذمہ داری اپنے اوپر لینا۔	؎ ہاتھ ڈالا ہے محالات میں بخشش نے تری کہہ سکے کون عطا کو تری بے جا ممکن	م
ہاتھ بھر کے پاؤں پھیلانا	حد سے بہت آگے نکل جانا۔ بہت اثر ڈالنا۔	؎ پہونچی ہے اک آن میں باب قبول تک پھیلاتے کیا دعا نے مرے ہاتھ بھر پاؤں	گ
ہاں ہونا	اقرار ہونا۔	؎ زاہد بخدا کس کو بیان عشق بتاں ہے پوچھے تری لب سے تو نہیں بھی ہے تو ہاں ہے	گ
ہتّے چڑھنا	ہاتھ آنا۔ قابو میں آنا	؎ ہم خاک بوسہ لیں کہ تری راہ گذار میں ہتّے چڑھا صبا کی تن و توش نقش پا	آ
ہتیا لینا	چھین لینا۔	؎ دل کا سودا تری زلفوں سے بنا رکھا تھا کیا خبر تھی کہ نگہ مفت میں ہتیا لے گی	آ
ہتھکنڈے	چالیں۔ ترکیب	؎ کہیں پاس محبت سے طرح دے جاتے ہیں اکثر دگرنہ کیا تمہارے ہتھکنڈوں سے کوئی غافل ہے	ی
ہٹیلے ہونا	ضدی ہونا	؎ اُن کی عادت میں جھوٹ ہے سچ ہے وہ ہٹیلے ہیں بات کی پچ ہے	ی
ہچکچانا	تامل کرنا۔ پس و پیش کرنا	؎ چاہتے ہیں تو اُڑ کے آئیں گے ورنہ ہر طرح ہچکچائیں گے	ف

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ہر بات کا لحاظ ہونا	سب پہلو سوچنا۔ ہر ایک بات کا خیال رکھنا۔	؎ قول و قسم کی شرم ملاقات کا لحاظ انسان کو ضرور ہے ہر بات کا لحاظ	گ
ہراس آنا	ڈر لگنا۔ خوف کرنا	؎ بنا دیا غم فرقت نے سنگدل ایسا کہ موت سے نہیں آتی کبھی ہراس مجھے	گ
ہراس ہونا	مایوس ہونا	؎ دل کی مردانگی پہ بھولا ہوں عاشقی میں نہ ہو ہراس کہیں	ض ی
ہرجائی ہونا	ہر جگہ جانے والا۔ ہر ایک سے ملنے والا	؎ تو ترے سر پہ کھڑی رہتی ہے ہر دم اے اجل اور پھر سارا جہاں کہتا ہے ہرجائی مجھے	م
ہرا بھرا ہونا	سرسبز ہونا۔ شاداب ہونا۔ پھولا پھلا ہوا۔	؎ کیوں کر ہرا بھرا نہ ریت کا باغ ہو مشہر پہ بادشاہ کی نیت کے ساتھ ہے	ی
ہر پھر کر	لوٹ پھیر کر۔ آخرکار	؎ تمہیں دل دینے والا کون ہر پھیر کر وہی اک ہیں یہ شامت اور کس کی آئی ہے اے مہرباں میری	می
ہزار گھر پھرنا	ہر جگہ جانا۔ ہر در کو جھانکنا	؎ کیوں آئی صبا تری گلی میں پھرنے والی ہزار گھر کی	گ
ہزاروں سنانا	بہت برا بھلا کہنا	؎ خط میں مجھے اول تو سنائی ہیں ہزاروں آخر یہ ہی لکھا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا	گ
ہزار پر بند نہ ہونا	کسی سے نہ رکنا۔ کسی سے نہ چوکنا	؎ ہوتا ہے سب کا ایک اشارے میں فیصلہ وہ چشم شوخ بند نہیں ہے ہزار پہ	م
ہزار منہ ہزار باتیں	ہر شخص اپنی سی کہتا ہے۔ ایک ہی بات کو الگ الگ آدمیوں کا مختلف طور پر بیان کرنا۔	؎ مجال کس کی ہے اے ستمگر سنائے جو تجھ کو چار باتیں بھلا کیا اعتبار تو نے ہزار منہ ہیں ہزار باتیں	آ
ہزار میں نہ چوکنا	ہزار کے مجمع میں بھی برابر جواب دینے یا بولنے میں باز نہ رہنا۔	؎ زباں کھلی جو شکایت پہ ایک ہم کیا ہیں ہزار میں بھی نہ چوکیں کبھی ہزار سے ہم	ی
ہزار سے نہ چوکنا	ہزار کے مجمع میں سب کو برابر سے جواب دینے میں باز نہ رہنا	ایضاً	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ہزار ہاتھ کا بنانا	چھوٹی چیز کو بڑا بنانا	؎ ہوگا شبِ فراق کا غم بھی بہت بڑا دل کو ہزار ہاتھ کا کیوں کر بنائیں ہم	ی
ہل چل ہونا	ابتری ہونا۔ ہنگامہ ہونا۔ انقلاب ہونا۔	؎ نہ آتے داغ تو اچھا ہے ورنہ بڑی ہل چل تری محفل میں ہوگی	آ
ہل چل پڑنا	افراتفری پڑنا۔ ہنگامہ ہوجانا۔ بے چینی ہوجانا۔	؎ اس کی جنون پھرتے ہی محفل میں ہلچل پڑگئی مضطرب کو مضطرب، مضطر کو مضطر لے چلا	آ
ہمراہ لگا لانا	ساتھ لے آنا	؎ کیا شبِ ہجر مرے سر پہ بلا لاتی ہے اپنے ہمراہ اجل کو بھی لگا لاتی ہے	گ
ہمارا ہی کچھ آتا ہے	ہمارا ہی مطالبہ کچھ تم پر واجب رہتا ہے۔	؎ فقط وعدے پہ دو بوسوں کے دل لیکر وہ کہتے ہیں ہمارا ہی کچھ آتا ہے تمہارا کیا نکلتا ہے	گ
ہماری بلا جانے	ہم کو کیا غرض۔ ہم کو کیا معلوم	؎ جب اُن سے حالِ دل مبتلا کہا تو کہا تجھے تجھ سے چاہیے کچھ اور اس کے سوا مدعا کہا تو کہا ہماری جانے بلا	م
ہمت ہارنا	جی چھوڑ دینا۔ جان چرانا	؎ اب تو دو چار ہی نالوں کا رہا تھا جھگڑا ہار دی حضرتِ دل آپ نے ہمت کیسی	م
ہم بغل ہونا	پہلو میں ہونا۔ ملنا	؎ تھے ہم بغل عدو سے اس وقت پر سوجھی سن کر پتے کی ہم سے اب بغلیں جھانکتے ہیں	ی
ہمت پڑنا	حوصلہ ہونا۔ جرأت ہونا	؎ شوق کہتا ہے ابھی عرض تمنا کیجے دل یہ کہتا ہے کہ پڑتی نہیں ہمت میری	گ
ہنسی کرنا	شرمندہ کرنا۔ مذاق اُڑانا بے آبرو کرنا۔	؎ ہماری میت پہ تم جو آنا تو چار آنسو گرا کے جانا ذرا رہے پاس آبرو بھی کہیں ہماری ہنسی کرانا	گ
ہنسی اڑنا	مضحکہ ہونا۔ شرمندہ ہونا	؎ اے اشک ڈوب مر تری تاثیر دیکھ لی الٹی ہنسی اُڑی ہے مرے چشم پر آب کی	گ
ہنسی کھیل ہونا	معمولی بات ہونا	؎ آپ اپنے کو تو چشمِ شوق کہتے دیکھ لے کیا ہنسی ہے کھیل ہے یوں دیکھ لینا ہو دو بہت	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ہنستے بولتے	خوش وخرم ۔ ہوش حواس میں	؎ دن گذارے عمر کے انسان ہنستے بولتے جان بھی نکلے تو میری جان ہنستے بولتے	ی
ہنسی میں روتے دینا	مذاق میں بگڑنا ۔ بُرا ماننا	؎ تمہیں کیا چھیڑ کر خوش ہوں وہ اے داغ کہ تم تو روتے دیتے ہو ہنسی میں	م
ہو کے رہ جانا	کسی امر کے بعد کچھ نہ کرنا ۔ خیال کو پورا نہ کرنا ۔	؎ اُس بت کو جب خیال ستم ہو کے رہ گیا میں مضطرب خدا کی قسم ہو کے رہ گیا	گ
ہوتی آنا ہوتی چلی آنا	ایسا ہی دستور و طریقہ جاری ہونا	؎ تم ہی نے داغ نرالے نہیں اٹھائے ستم یوں ہی سلف سے مرے یار ہوتی آئی ہے	گ
ہونٹوں میں ہنسی پھرنا	مسکرانا ۔ مسکرائے دینا	؎ ہے مرے قتل سے قاتل کی خوشی کو بھی خوشی موجیں کرتی ہوتے ہونٹوں پہ ہنسی پھرتی ہے	گ
ہنس بول کر گذرنا	خوش وقتی سے زندگی بسر ہونا ہنسی خوشی دن کٹنا	؎ پڑا رویا کرے وہ داغ بے کس اس طرح تنہا کہ جس کی رات دن ہنس بول کر گذری ہو یاروں	گ
ہول رہنا	اندیشہ ہونا ۔ خوف رہنا	؎ نہ دیکھو دیکھو تم آئینہ کو کہ مجھ کو رہتا ہے ہول ہر دم کہیں نہ جم جائے عکس اس کا رخ مصفا پہ تنگ ہو کر	گ
ہوا لگنا	زیر اثر ہونا ۔ چسکا پڑ جانا ۔ مزا لگ جانا	؎ اے عندلیب تجھ کو لگی کب ہوائے عشق کلیوں کی طرح تجھ میں پھوٹے ہزار دل	گ
ہوش بکھرنا	حواس پریشان ہونا	؎ کبھی جھکتا ہوں شیشہ پر کبھی گرتا ہوں ساغر پر مری بے ہوشیوں سے ہوش ساقی کے بکھرتے ہیں	گ
ہوش اڑنا	بدحواس ہونا	؎ غفلت خوابیدگان خواب کے اڑتے ہیں ہوش میں شراب بے خودی سے اسقدر مستانہ ہوں	گ
ہوا کھانا	سیر کرنا	؎ اسی گلشن کی کھائی ہے ہوا تا زندگی میں نے جو مر جاؤں تو میرے پھول کرنا گلعذاروں میں	گ
ہوش اڑنے لگنا	اوسان خطا ہونا	؎ کیا سرزمین کوچۂ قاتل ہے فتنہ خیز اڑنے لگے ہوا کی طرح ہوش نقش پا	آ

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ہنسا بولنا	ہنسی خوشی وقت گذارنا۔ خوش مذاقی۔	؎ انقلاب دہر سے باقی نہیں ایسا مقام چار مل کر جس جگہ انسان ہنستے بولتے	ی
ہوا ہی اور ہونا	چلن اور رنگ ڈھنگ ہی دوسرا ہونا۔	؎ دیکھا تو شہر حسن میں چرچا ہی اور ہے اس کی ہوا ہی اور ہے وہ دنیا ہی اور ہے	آ
ہوش جاتے رہنا	بدحواس ہو جانا	؎ ہوش جاتے رہے رقیبوں کے داغ کو اور باوفا کہیے	آ
ہوا کچھ اور ہونا	رنگ کچھ اور ہونا۔ حال بدلا ہوا ہونا۔	؎ یہی قاصد پتا ہے اس کے گھر کا ہوا کچھ اور اس منزل میں ہوگی	آ
ہو چکا!	ہوگیا۔ آگیا۔ مرگیا۔ ختم ہوگیا	؎ گر یہی قسمیں ہیں تو تجھ کو یقین آپ کے سر کی قسم بس ہو چکا	م
ہونٹ چاٹنا	سیر نہ ہونا۔ رغبت باقی رہنا	؎ ہونٹ چاٹا ہی کیا ہر دہن زخم جگر آج جھنجھلا کے جو قاتل نے نمکداں الٹا	م
ہوا دیکھنا	چلن دیکھنا۔ حالات کا مطالعہ کرنا۔	؎ دل لگانا تھا زمانے کی ہوا کو دیکھ کر آشنا کو دیکھ کر نا آشنا کو دیکھ کر	م
ہوش اُڑ جانا	حیران ہونا۔	؎ شوق سے آپ آئینہ دیکھیں ہوش اڑ جائیں گے مقابل کے	م
ہوا ہو جانا	رخصت ہو جانا۔ اڑ جانا۔ بھاگ جانا۔ کافور ہو جانا۔	؎ جلوہ دکھا کے دیکھ لیا بزم ناز میں وہ مرگیا وہ روح کسی کی ہوا ہوئی	م
ہوا کے گھوڑے پر آنا	بہت تیز آنا۔ ہوا کی مانند تیزی سے آنا۔	؎ کبھی جو دھوپ کی گرمی سے رند چیخ اٹھے ہوا کے گھوڑے پہ ابر کرم سوار آیا	م
ہو چکنا	ختم ہو جانا۔ دم آخر ہو جانا	؎ کل جو اک داغ حزیں مشہور تھا آج وہ بیمار غم بس ہو چکا	م
ہوا دیکھنا	رخ دیکھنا۔ چلن دیکھنا	؎ مرے نفس سر پہ ہیں طعنہ زن احباب اس وقت زمانے کی ہوا کو کوئی دیکھے	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ہو پڑنا	تکرار ہونا۔ حجت ہونا	؎ حسینوں کو بُرا کہتا ہے زاہد انھیں باتوں پہ مجھ سے ہو پڑی ہے	م
ہوش پران ہونا	ہوش اڑنا۔ بد حواس ہونا	؎ کیا کہوں وجہ بد حواسی کی ہوش پرّاں ہیں رنگ محفل کے	م
ہوا سے لڑنا	بلا وجہ کسی سے لڑنا	؎ کیا وجہ بگڑنے کی میری آہ رسا سے یہ خوب ہوئی آپ تو لڑتے ہیں ہوا سے	م
ہوائی چھوٹنا، ہوائی چھٹنا۔	آتشبازی چلنا۔ دھوم گولہ چلنا۔	؎ وہ چھٹتی دیکھتے ہیں ہوائی جو چرخ پر کہتے ہیں مجھ سے آپ کا نالہ رسا ہوا	م
ہوا سے بچنا	بہت احتیاط کرنا۔ قطعی نہ ملنا	؎ اللہ رے کیا فتنہ گری ہے دم افتاد بچتی ہے قیامت ترے دامن کی ہوا سے	م
ہونٹ سینا	منہ بند کر دینا۔ چپ کر دینا خاموش ہو جانا۔	؎ کیوں عرض تمنا پہ مرے ہونٹ سیے تھے اب نام ترا وردِ زباں ہو نہیں سکتا	ی
ہوا ہونا	اُڑجانا۔ کافور ہو جانا	؎ غیر کے نقش قدم بھی تو ترے کوچے میں دور سے دیکھتے ہی مجھ کو ہوا ہوتے ہیں	ی
ہوش کی بنوانا	ہوش کی باتیں کرنا۔ ہوش درست کروانا۔	؎ کیوں ناصحوں کو فکر ہے مجھ بادہ نوش کی صدقہ وہ دیں حواسوں کا بنوائیں ہوش کی	م
ہوش و حواس سے کہنا	سوچ سمجھ کر بات کرنا۔ دل و دماغ کی صحت کی حالت میں کہنا	؎ کہتا ہوں حال دل تو وہ کہتے ہیں بار بار کچھ ہوش سے حواس سے اوسان سے کہو	ی
ہوش اڑنا۔	خوف زدہ ہونا۔ ہوش جاتے رہنا۔	؎ لینا سنبھالنا کہ مرے ہوش اڑ چلے آتا ہے کوئی مست قیامت کی شان سے	ی
ہوا باندھنا	اثر قائم کرنا۔ بات بنا دینا	؎ شمیم کاکل مشکیں نے مل کر ہوا باندھی نسیم صبحدم کی	ی
ہوا میں بھرنا	مغرور ہونا۔ کسی چیز کے اندر ہوا بھر جانا۔	؎ بڑا پتنگ اڑاتے ہیں وہ مجھے ڈر ہے ہوا میں بھر کے نہ اڑ جائیں وہ پتنگ کے ساتھ	ی

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ہوا بند ہونا	امس ہونا۔ ہوا نہ چلنا	؎ گلشن میں مزا بادہ کشی کا نہیں ملتا ہے ایسی ہوا بند کہ پتا نہیں ہلتا	ی
ہوک اٹھنا	رہ رہ کر درد و خلش محسوس ہونا	؎ چبھتی ہے کوئی شے کلیجہ میں ہوک سی اٹھتی ہے کلیجہ میں	ف
ہو حق کرنا	ذکر و شغل کرنا۔ یاد الٰہی کرنا	؎ شیخ ہو حق کر رہا ہے رات دن مستوں کے ساتھ آج کل ہے میکدہ اللہ کے گھر کا جواب	گ
ہو چکی!	بعض محاوروں کے معنی منشا متکلم کے محض لہجہ سے ظاہر ہوتے ہیں مراد یہ کہ نہیں ہو سکتی نہیں ہو سکتی	؎ دیکھ کر آئینہ آپ ہی آپ وہ کہنے لگے شکل یہ پریوں کی یہ حوروں کی صورت ہو چکی	آ
ہوائیاں چھٹنا	چہرہ پر مایوسی و پریشانی ظاہر ہونا	؎ اب کہاں وہ صفائیاں منہ پر چھٹ رہی ہیں ہوائیاں منہ پر	ف
ہوا بگڑنا	زمانہ ناموافق ہونا۔ حالات خراب ہو جانا۔	؎ بگڑی ہوئی کچھ ایسی زمانے کی ہوا ہے دل زلف پریشان سے پریشان ہوا ہے	ف
ہوا کے گھوڑے پر سوار آنا۔	جلدی کرنا۔ آن کی آن میں پلٹ جانا۔ دم زدن میں واپس ہو جانا	؎ چلے آتے ہی ایسے بیقرار آئے تو کیا آئے کہ گھوڑے پر ہوا کے تم سوار آئے تو کیا آئے	ف
ہونٹ ہلنے نہ پانا	کچھ نہ کہہ سکنا۔ کچھ نہ مانگنا	؎ بوسہ دینے کا لطف تو یہ ہے ہونٹ ہلنے نہ پائیں سائل کے	م
ہوش کی لینا	درستی حواس رکھنا۔ سمجھ بوجھ قائم رکھنا۔	؎ طرز دیوانگی نہیں جاتی ہوش کی لوں تو لی نہیں جاتی	ض ی
ہوش اڑانا	خوف زدہ کرنا بے ہوش کر دینا	؎ ہوش اڑا لے جائینگی اپنے پری دیکھتے ہیں ساغر و مینا میں ہم	ض ی
ہوا تک نہ آنا	کچھ خبر نہ آنا	؎ بلا سے ہوں برباد ہم اڑ کے پہنچیں نہیں آتی ہم تک ہوا تے وطن بھی	م
ہولی کھیلنا	آپس میں ایک دوسرے پر رنگ پھینکنا۔	؎ یہ ٹپکتا ہے رنگ بسمل سے ہولی کھیلے گا آج قاتل سے	م

محاورہ	تشریح	شعر	نام دیوان
ہیٹے رہنا	پیچھے رہنا۔ ہار جانا	؎ شرط تھی دیکھیں وفا کرتا ہے کون اس میں ہیٹے ہم رہے یا تم رہے	ی
ہے تو یہ	بات تو یہ ہے۔ اصلیت تو یہ ہے	؎ چھیڑ اس برق وش سے کرتا ہے ہے تو یہ۔ ایک ہی شریر ہے دل	ی
ہوا بندھنا	وقت موافق ہونا۔ اثر ہونا	؎ اڑتے اڑتے ہو بے پر کی تعریف میں بندھی ہے ہوا کس ہوا خواہ کی	ض ی
یاد شن بخیر!	اس کی یاد خوب آئی غائبانہ تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔	؎ نہیں معلوم اک مدت سے قاصد حال کچھ واں کا مزاج اچھا تو ہے یاد شن بخیر اس آفت جاں کا	گ
یا واللہ ہونا	فقیر لوگ بجائے سلام کے آپس میں کہتے ہیں۔	؎ کیوں جناب داغ یا واللہ میری یاد ہے بھیس بدلے رات کو آتے تھے کس گھر آپ	گ
یاد میں دیکھنا	اپنی عمر میں دیکھنا	؎ عشق کے کوچے نے ہم کو وہ دکھایا ہے بہشت حضرت آدم نے جو دیکھا نہ اپنی یاد میں	گ
یاد گھر گھر لگی ہونا	ہر جگہ یاد کیا جانا	؎ ناقوس بتکدے میں تو کعبے میں ہے اذاں ہے یاد میرے دوست کی گھر گھر لگی ہوئی	سگ
یا نصیب!	قسمت کو مخاطب کرکے گلہ کرنا	؎ وہ نشان میرا مٹاتے یا نصیب آج جس کے نام پر مرتا ہوں میں	می
یہ دن دکھانا	یہ نوبت آنا۔ ایسا حال ہونا	؎ قیامت کے آثار ہیں صبح ہجر نہ جانا تھا یہ دن دکھائیگی رات	سگ
یہ آئے!	گویا حد نظر میں ہیں۔ سامنے چلے آرہے ہیں۔	؎ وہ آتے اور اب آتے یہ آئے بشارت دی مجھے باد صبا نے	ی
یہ ہی نا! (۱)	یہیں نہیں	؎ وہ کیا چارۂ تلخ کامی کریں گے یہی نا کہ شیریں کلامی کریں گے	م
یہی نا! (۲)	اتنا ہی تو کہ!	؎ مشکیں دماغ کہ احسان چارہ گر کے اٹھائے یہی نا موت ہے بس انتہائے درد جگر	ی

شعر	تشریح	محاورہ
؎ غیروں کا وہ مذکور اڑاتے ہیں یہ کہہ کر کیا پوچھتے ہو ان کو اجی وہ تو یہیں ہیں	ایسا ہی ہونا۔ ناچیز ہونا ناقابل توجہ ہونا	یہیں ہونا
؎ زاہد مری تقدیر میں وہ دشمن دیں تھا مجبور ہوں اللہ کو منظور یونہیں تھا	یوں ہی۔ اسی طرح	یونہیں
؎ دھوم ہے حشر کی سب کہتے ہیں یوں ہے یوں ہے فتنہ ہے اک تری ٹھوکر کا مگر کچھ بھی نہیں	ایسا ہونا	یوں ہونا
؎ تو ہے مشہور دل آزار یہ کیا تجھ پہ آتا ہے مجھے پیار یہ کیا	کیوں۔ یہ عجیب بات ہے	یہ کیا (۱)
؎ یوں چلئے راہ شوق میں ~~جیسے~~ ہوا چلے ہم بیٹھ بیٹھ کر جو چلے بھی تو کیا چلے	اس طرح	یوں
؎ نہ کر ناصحا ایسی دیوانی باتیں یہ کیا کھینچ مارا جو پتھر کسی کو	ایسا کیا کرنا	یہ کیا! (۲)

کل ۴۴۶۳ محاورات اور اشعار ہیں، ۴ رنومبر سنہ ۴۲ء کو شروع ہو کر

۹ راپریل ~~سنہ~~ ۱۹۴۴ء اتوار کو اختتام پذیر ہوئی۔

اسرار احمد کاتب

DUE DATE